بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ہزار
انمول موتی
جلد — ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دینی کتب کی ورق گردانی کی توفیق ملتی رہتی ہے دوران مطالعہ ایسی مختصر اور اصلاح افروز باتیں جمع کرنے کا معمول ہے جو قاری کے دل و دماغ پر فکر عمل کی دستک دے اور عمل جذبہ متحرک کرنے میں مجرب ہو۔

اسی طرح اپنے اکابر و مشائخ کے حالات اور ملفوظات سے وہ باتیں جن کی عصر حاضر میں امت مسلمہ کو زیادہ ضرورت ہے انہیں بھی نشان زدہ کیا جاتا رہا۔ اس طرح مختصر لیکن اصلاح افروز ملفوظات... حکایات اور تاریخ اسلام سے ماخوذ ان واقعات کا خاطر خواہ مجموعہ تیار ہو گیا جس کی روشنی میں ہم اپنے تابناک ماضی سے بہت کچھ سیکھ کر اپنے حال کو درست کر سکتے ہیں۔ حالت کی یہی درستگی ان شاء اللہ مستقبل کو روشن اور آخرت کو منور کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

زیر نظر کتاب "دوران مطالعہ" منتخب ملفوظات... حکایات مجرب وظائف و عملیات اور اصلاح افروز واقعات اور عبرت و نصیحت سے مزین حکایات کا گلدستہ ہے جو سابقہ سلسلہ "ایک ہزار انمول موتی" کی پانچویں جلد ہے۔ آج کے مصروف حضرات جو طویل مضامین سے گریز کرتے ہیں وہ بھی فرصت کے چند لمحات میں اس کتاب کے ایک صفحہ کا مطالعہ کر کے اپنے دل و دماغ کو معطر کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے تمام مضامین ترغیبی ہیں اگرچہ کوشش کی ہے کہ ہر بات باحوالہ ہو لیکن ماخذ سب کے مستند ہیں اسی طرح ان چیزوں سے دینی احکام پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب تو حاصل کی جا سکتی ہے لیکن ان سے مسائل کا استنباط اور دلیل پکڑنا مناسب نہیں۔ یہ کام اہل علم کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی پہلی جلدیں بھی کافی مقبول ہوئیں زیر نظر جدید مجموعہ بھی ان شاء اللہ قارئین کی دینی و دنیاوی صلاح و فلاح میں معین ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس پرفتن دور میں اپنے اسلاف و اکابر کی تعلیمات اور ان کے نقش قدم پر چلنے اور ہم سب کو دین اسلام کی معتدل تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازیں آمین۔

(ناشر)... محمد اسحٰق غفرلہ۔ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا اسم اعظم ہے

اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء حسنیٰ مشہور ہیں۔ اور بڑے پیارے، عظیم اور بابرکت، ہر نام کا ایک امتیاز ہے اور خصوصی اثرات اور تاثیر ہیں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اسماء حسنیٰ میں اسم اعظم بھی ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ اس کے ساتھ دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ وہ کیا ہے؟ بڑی بحثیں ہوئی ہیں مستقل کتابیں لکھی گئیں، کسی نے کہا لفظ "اللہ" ہے، کوئی کہتا ہے کہ "ربنا" ہے۔ کسی کے خیال میں "یاحی یا قیوم" ہے "الصمد" "الاحد" کو بھی اسم اعظم کہا گیا ہے۔ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں انبیاء علیہم السلام کا علم مستند ان کا ایک ایک لفظ سب سے بڑی سند، ان کا ہر انداز جاذب، ان کی ہر ادا محبوب، خاص طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اولین و آخرین کا علم دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا جو انداز اختیار کیا، امت کیلئے سب سے بڑا وثیقہ یادستاویز ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام امام الموحدین، خدا تعالیٰ کے یہاں ان کا وہ مقام ہے کہ خلیل اللہ سے مشہور ہیں۔ خلیل وہ، جس کی محبت اور تعلق دل کی گہرائیوں میں اتر گیا ہو، خدا تعالیٰ کے یہاں ان کی اور ان کے خاندان کی ہر ادا نے وہ مقام حاصل کیا کہ دین کا جزء بنا دیا گیا۔ نماز کا درود دیکھئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود موجود ہے۔ حج تو گویا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خانوادے کی حسین یادگاروں کا مجموعہ ہے۔ مقام ابراہیم پر نوافل پڑھنا اور قربانی انہیں کی یادگار ہے۔ پانی کی تلاش میں ہاجرہ علیہا السلام

صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان دوڑیں۔ تو سعی میں الصفا والمروہ اہم رکن ہے۔ لخت جگر کی قربانی دینے کے لئے باپ "ابراہیم" چلے تو ملعون ابلیس نے اپنا مشہور کام بہکانے کا شروع کیا۔ ابراہیم نے دھتکارتے ہوئے کنکریاں ماریں۔ تو آپ کو بھی حج میں یہ کرنا ہے۔

اس سے آپ سمجھئے کہ ابراہیم اور ان کے خاندان کی کیا عظمتیں ہیں۔ ابراہیم عموماً اپنی دعا میں "ربنا" فرماتے ہیں۔ اور دوسرے انبیاء بھی رب کا تعارف۔ رب کون ہے؟ جس نے شکم مادر میں آپ کی پرورش کی، اور کس نرالے انداز میں آپ نے دنیا میں پہلا قدم رکھا، پرورش اور تربیت کے سارے مناسب اور ضروری انتظامات، ایک ایک عضو کو دیکھئے، تربیت کا نیا انداز لئے ہوئے ہے۔ دماغ کس قدر قیمتی ہے اسے کھوپڑی میں محفوظ کیا، مزید حفاظت کے لئے بال جمائے، آنکھیں نازک ترین عضو ہیں، ان کی حفاظت کے لئے غلاف بنا کہ گرد وغبار بینائی کو متاثر نہ کرے پلکوں کا سائبان کہ گرد وغبار نہ پہنچنے پائے، پھر بھی پہنچ جائے تو آنکھوں کی گردش جھاڑ دے کر اسے ایک کونے میں جمع کر دے، ناک میں گرد وغبار داخل نہ ہو تو اندرون ناک بالوں کی جھاڑن موجود، پھر بھی پہنچ جائے تو آلائش نکال دیجئے۔ دانت کی حفاظت، دل کی حفاظت، گردوں کی حفاظت، یہ سب پرورش و تربیت کے انتظامات ہیں۔ پھر لہلہاتی ہوئی کھیتیاں، سبزیاں، ترکاریاں، پھل پھلواری، بارشوں کا انتظام، پانی کے ذخیرے، ہواؤں کی سرسراہٹ، حرارت کے لئے سورج، ٹھنڈک کے لئے چاند، سورج پکاتا ہے، چاند مٹھاس پیدا کرتا ہے۔ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دماغ کی تفریح کے لئے چمن زار میں کھلے ہوئے پھول، بند شگوفے، نسیم سحری کے جھونکے یہ سب کچھ کون کر رہا ہے؟ پوری کائنات کا رب یا "ربنا" کہئے اور ربوبیت کو اپنی طرف متوجہ کیجئے یہ ربنا دل سے اٹھے گا تو ربوبیت آپ کی دستگیری کے لئے تیار ہوگی صرف زبان سے نکلے گا تو وہ بھی بے اثر نہیں۔

چهل رَبَّنا

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر لفظ رَبَّنَا آیا ہے انسان اس کو اگر پورے خشوع خضوع یعنی مکمل توجہ کے ساتھ پڑھے تو دل میں ایک عجیب رقت والی کیفیت محسوس کرے گا اس لئے نماز فجر سے پہلے یا بعد ان کو پڑھ لینا چاہئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرمایئے بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو نیز ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے۔ اور ہمارے حال پر (مہربانی سے) توجہ کیجئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری کیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچایئے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم پر استقلال (غیب سے) نازل فرمایئے اور ہمارے قدم جمائے رکھئے اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

اے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہارت ہو اور درگذر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحمت کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطا فرمایئے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد بیشک آپ سننے والے ہیں دعا کے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (اُن) رسول کی سو ہم کو اُن لوگوں کے ساتھ لکھ دیجئے جو تصدیق کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجئے اور ہم کو ثابت قدم رکھئے اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا ہم آپ کو منزہ سمجھتے ہیں سو ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ہمارے پروردگار بے شبہ آپ جس کو دوزخ میں داخل کریں اس کو واقعی رسوا ہی کر دیا اور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی ساتھ دینے والا نہیں۔

رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝

اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے زائل کر دیجئے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے جو تصدیق کرتے ہیں۔

رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّأَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائیے کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور بعد ہیں سب کیلئے ایک خوشی کی بات ہوجاوے اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہوجاوے اور آپ ہم کو عطا فرمادیجئے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجاوے گا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجئے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان فیصلہ کردیجئے حق کے موافق اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکالئے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کا تختہ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافروں سے نجات دے۔

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اے ہمارے رب اور میری (یہ) دعا قبول کیجئے اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے۔ اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمائیے۔ اور ہمارے لئے (اس) کام میں درستی کا سامان مہیا کر دیجئے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝

ہمارے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ (کہیں) وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھئے کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم برا ٹھکانہ اور برا مقام ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ

تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو اُن لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (شرک وکفر سے) توبہ کرلی ہے۔ اور آپ کے راستہ پر چلتے ہیں اور اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

اے ہمارے پروردگار اور اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے اُن سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے اور اُن کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں سے جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں اُن کو بھی داخل کر دیجئے بلاشبہ آپ زبردست حکمت والے ہیں اور اُن کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) تکالیف سے بچائیے اور آپ جس کو اس دن کی تکلیف سے بچا لیں تو اُن پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہے اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف

سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجئے بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے ہمارے رب ہمارے لئے اس نور کو آخیر تک رکھئے یعنی وہ گل نہ ہو جائے اور ہماری مغفرت فرما دیجئے آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

رحمت خداوندی کی اُمید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک کیوں نہ پہنچ جائیں تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا اے ابن آدم مجھے کوئی پروا نہیں اگر تو زمین کے برابر گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا (رواہ الترمذی)

اسی طرح انسان جب صدق دل سے توبہ کرتا ہے اگر چہ وہ گناہ بار بار کرے پھر بھی اللہ اس کے گناہ کو معاف کرنے والا ہے..... بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اس وقت تک عذاب نہ دے جب تک وہ شرک نہ کرے.....

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں اس بات کی "من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھی لوگ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے.....

اس حدیث کے بارے میں ابن رجب حنبلیؒ نے فرمایا کہ علماء کا اس بارے میں قول یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روکنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ رخصت والی احادیث پر عمل کرنا شروع کر دیں گے اور دوسری احادیث کو ترک کر دیں گے..... (اصول دین)

بیماری سے شفا

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (سورۃ الانعام: ۱۷)

ہر قسم کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کیلئے یہ آیات جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور پھونک دیں..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو

کسی دانا نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے صحبت کر جس کے پاس چاہے بیٹھا کرو۔ مگر ان پانچ کے قریب بھی نہ پھٹکنا۔

۱- جھوٹے کے پاس بھی نہ بیٹھو کہ جھوٹے کا کلام سراب کی مانند ہے جو قریب کو دور اور دور کو قریب کرتی رہتی ہے۔ (دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت جو دیکھنے میں پانی محسوس ہوتی ہے اور جوں جوں قریب پہنچو دور ہوتی جاتی ہے)

۲- کسی احمق کے پاس بھی نہ بیٹھو کہ وہ اپنے خیال میں تجھے نفع پہنچاتا ہے اور وہ تجھ کو نقصان ہوتا ہے....

۳- کسی حریص کے پاس ہرگز نہ بیٹھو کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا ایک گھونٹ کے عوض بھی بیچ دیگا

۴- کسی بخیل کے پاس بھی نہ بیٹھو.... کہ وہ تجھے عین اس وقت تنہا چھوڑ دے گا جبکہ تجھے اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی

۵- کسی بزدل کی صحبت بھی کبھی اختیار نہ کرنا کہ وہ تجھے اور تیرے والدین کو گالیاں دے گا اور ذرا پرواہ نہیں کرے گا... (دعوت عمل جنوری)

تعلق مع اللہ

ہر حال میں یا کوئی بات ناگوار پیش آرہی ہو یا پسندیدہ ہو۔ ناگوار بات پر صبر اور پسندیدہ بات پر شکر کی عادت ڈالو۔ گذشتہ غلطی کا خیال آئے تو اس پر استغفار کرتے رہو۔ اور مستقبل میں کسی ناگوار بات کا اندیشہ سامنے آئے تو استعاذہ کرو (یعنی اس سے اللہ کی پناہ مانگو) اور خیر کی دعا کرو۔ اس طرح انسان کی زندگی کا کوئی لمحہ ان چار اعمال سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر ان اعمال کو ہر وقت نباہنے کی مشق کرتے کرتے ان کی عادت ڈال لی جائے تو وہ "تعلق مع اللہ" جس کے حصول کے لیے لمبے چوڑے مجاہدات کیے جاتے ہیں وہ خود بخود حاصل ہو جائے گا (ان اعمال اربعہ کی تفصیل حضرت کے رسالہ "معمولات یومیہ" میں موجود ہے) (ارشادات مفتی اعظم)

اصلاح خلق میں نیت کی درستگی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ فرماتے ہیں: میں جودھ پور گیا تھا وہاں وعظ ہوا.... وعظ سے پہلے ایک صاحب نے میرے کان میں کہا کہ یہاں بہت سے سفتری لوگ ہیں تم لوگوں پر دو تہمتیں لگاتے ہیں ایک تو یہ کہ تم لوگ وہابی ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نعوذ باللہ) فضائل کے منکر ہو اور دوسرے یہ کہ تم غیر مقلد ہو اس لیے مناسب یہ ہے کہ وعظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور امام صاحب کے فضائل بیان کیے جائیں تاکہ شبہات جاتے رہیں لیکن الحمدللہ! میری سمجھ میں آ گیا کہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہم کو اچھا سمجھنے لگیں..... اس سے ان غریبوں کا کیا فائدہ ہوا..... میں نے کہا کہ وعظ مطب ہے طبیب دوا وہ بتلا دے گا جو مرض کے مناسب ہو کہ اس میں مریض کی مصلحت ہے..... اگر کوئی طبیب اس بات میں بدنام ہو جائے کہ یہ کڑوی دوا لکھتے ہیں تو اگر وہ اس عار کے دھونے کے واسطے حلوا لکھ دے جس کی مریض کو ضرورت نہ ہو وہ طبیب نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنی مصلحت کو مریض کی مصلحت پر ترجیح دی اس لیے میں اس وقت فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائل امام کو بیان کرنے میں ان مخاطبین کی تو کوئی مصلحت نہیں دیکھتا اس لیے اس کا بیان نہ کروں گا کہ اس میں صرف میری مصلحت ہے کہ میری بدنامی جاتی رہے بلکہ میں وہ امراض بیان کروں گا جو ان لوگوں کے اندر ہیں کہ اس میں ان لوگوں کی مصلحت تو ہے....

صاحبو! غیر ضروری موقع پر مذمت تو در کنار مدح بھی زیبا نہیں.... (اشرف العبرت)

نرینہ اولاد کے حصول اور رزق کی تنگی کیلئے نسخہ

وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

اگر آپ کے یہاں اولاد نرینہ نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی نو مہینے تک گیارہ مرتبہ روزانہ یہ آیت پڑھئے.... رزق کی تنگی کو دور کرنے کیلئے بھی اس آیت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھئے.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

نماز کی اہمیت

حدیث شریف میں ہے... کہ وصال کے وقت آخری اہمیت..... جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے... اُمت کے لیے فرمائی.... وہ یہ تھی: "الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم" یعنی نماز کی پابندی کرو... اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھو. یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی... اس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگایئے.... کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم... آخری وقت میں نماز ہی کی تاکید فرما رہے ہیں. معلوم ہوا کہ ہمارا ایمان... "صلوٰۃ" ہی کی پابندی سے محفوظ ہے... اس کی بڑی قدر کرو.... (ارشادات عارفی)

قناعت پسندی

آدمی قناعت پر اکتفا کرے ....اور ضروری سامان کے ساتھ رہے تو تھوڑی آمدنی میں بھی رہ سکتا ہے. اور قرض منی کو بھی ایسا ہی تھوڑا تھوڑا ادا کر سکتا ہے.. (ملفوظات مفتی اعظم)

عقل دو درجے

عقل میں دو درجے ہیں... ایک درجہ تو تقلید کا ہے. اور ایک درجہ تحقیق کا... دنیا کے جس عقلمند کی بات ہو... عقل مقلد نہیں ہے... کیونکہ اس میں بھی عقل ہے. لیکن بات ارسطو نے کہی... یا افلاطون نے یا ابن سینا نے تو ان کا ماننا ہمارے لیے ضروری نہیں ہے..... کیونکہ ہمارے اندر بھی عقل ہے... ممکن ہے کہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ ان کا کہا ہوا غلط ہے. اور یہی صحیح ہے جو ہم ثابت کر رہے ہیں. اور یہی وجہ ہے کہ فلسفے کے نظریات بدلتے رہتے ہیں... اگلا فلسفی پچھلے والے کا احمق ہوتا ہے. کہ اس نے نہیں سمجھا... میں نے سمجھا ہے.. (خطبات حکیم الاسلام)

اسلام و علم کے آثار

علم کا اثر قلب میں اور قلب سے جوارح (ہاتھ پاؤں) میں اس کا اثر آنا چاہیے. من حیث المسلم اور من حیث المولوی جوارح میں سنجیدگی... متانت... وقار... قلب میں علم... ایمان... ثبات... توکل... قناعت وغیرہ صفات حسنہ قلبیہ... رونما ہونے چاہئیں. یہ فضل علم جوں جوں بڑھتی جائے گی فضل قلبی اخلاق حسنہ بڑھتے چلے جائیں گے... (خطبات حکیم الاسلام)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار تھے.. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے گئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رونے لگ پڑے.... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو (انتقال کے بعد) اپنے ساتھیوں سے جا ملیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر جا ملیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں انتقال ہوا کہ وہ آپ سے راضی تھے...

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہ تو موت سے گھبرا کر رو رہا ہوں اور نہ دنیا کے لالچ کی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ وصیت فرمائی تھی کہ گزارے کے لئے تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنی دنیا ہونی چاہئے جتنا کہ سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور (میں اس وصیت کے مطابق عمل نہیں کر سکا کیونکہ) میرے ارد گرد یہ بہت سے کالے سانپ ہیں یعنی دنیا کا بہت سا سامان ہے.... راوی کہتے ہیں کہ وہ سامان کیا تھا؟

بس ایک لوٹا اور کپڑے دھونے کا برتن اور اسی طرح کی چند اور چیزیں تھیں..

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ ہمیں کوئی وصیت فرما دیں جس پر ہم آپ کے بعد بھی عمل کریں.... انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب آپ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرنے لگیں اور کوئی فیصلہ کرنے لگیں اور جب آپ اپنے ہاتھ سے کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں تو اس وقت اپنے رب کو یاد کر لیا کریں یعنی کوئی بھی کام کرنے لگیں تو اللہ کو ذکر ضرور کریں.... (حیاۃ الصحابہ)

بلڈ پریشر کے مریض کا علاج

والکٰظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ○ (آل عمران: ۱۳۴)

جو بلڈ پریشر کا مریض ۱۰۰ بار روزانہ ۱۱ دن تک پڑھے.. ان شاء اللہ ضرور فائدہ پہنچے گا..

(قرآنی مجربات)

عورتوں کی دو مثالی صفات

عورت کو مطیع بنانے کی یہی تدبیر کام کی ہے کہ اس کو خوش رکھے اور یہی شوہر کو راضی رکھنے کی تدبیر ہے۔۔۔ عورتیں قابل تعریف و ترحم ہیں ان میں دو صفات تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔۔۔۔

خدمت گاری اور عفت۔۔۔۔ عفت تو اس درجہ کی ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں۔۔۔۔ لیکن وسوسوں سے کوئی بھی خالی نہیں اور شریف عورتوں میں سے اگر سو کو لیا جائے تو شاید سو کی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا ہو۔۔۔۔ (پرسکون گھر)

جسم ادھار مال ہے

یہ جسم ہمیں مستعار ملا ہے ادھار کا مال ہے یہ ہماری ملکیت نہیں ہے۔۔۔۔ یہ اس پیدا کرنے والے کی ملک ہے۔۔۔۔ مالک وہ ہے ہمیں کچھ دیر استعمال کے لیے پروردگار نے عطا فرمادیا اور جو ادھار کے مال پر فریفتہ ہوتا پھرے اسی کو پاگل اور دیوانہ کہتے ہیں کہ ادھار کے مال پر فریفتہ ہوا پھر رہا ہے ہم اس جسم کو نیکی کے کاموں میں جتنا استعمال کر سکتے ہیں اتنا کر لیں۔۔۔۔ دستور یہی ہے کہ اگر گھر میں استری خراب ہو جائے اور ہم بھائی کے گھر سے منگا لیں کہ جی ہمیں دفتر جانا ہے تو بیوی ایک جوڑا استری نہیں کرتی وہ اپنے بھی کر لیتی ہے بچوں کے بھی کر لیتی ہے دو چار دن کے کر لیتی ہے کہ اپنی استری آنے میں ٹائم لگ جائے گا تو ادھار لی ہے بار بار مانگی بھی نہیں جاتی۔۔۔۔ یہ تھوڑی دیر میں جتنا کام نکال سکتے ہو نکال لو جس طرح ادھار کی چیز پر تھوڑی دیر میں زیادہ سے زیادہ کام لوگ نکالتے ہیں ہمیں بھی چاہیے یہ جسم ادھار کا مال ہے تھوڑے سے وقت میں اس سے زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کر لو۔۔۔۔

ایک اہم ادب

مصائب کو گناہوں کی سزا سمجھو۔۔۔ یا ایمان کی آزمائش۔۔۔ مگر یہ مت سمجھو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔۔ کیونکہ یہ خیال خطرناک ہے۔ اس سے تعلق ضعیف ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے۔۔۔۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سلام کہنے کا ضابطہ

عطا فرماتے ہیں کہ چلنے والے کو بیٹھے ہوئے پر، چھوٹے کو بڑے پر، سوار کو پیدل پر سلام کہنا چاہیے... اگر کوئی پیچھے سے آ رہا ہے تو اسے سلام کہنا چاہیے.. اور دو آدمی آمنے سامنے سے ملیں تو ہر ایک کو ابتدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے... حسن بصری فرماتے ہیں ایک طرف افراد تھوڑے ہوں تو ان کو پہلے سلام کہنا چاہیے...

زید بن وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سوار پیدل پر، چلنے والا بیٹھنے والے پر، اور قلیل کثیر پر سلام کہا کریں...

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ایک جماعت کسی جماعت کے پاس پہنچے تو اگر کسی نے بھی سلام نہیں کہا تو سب گنہگار ہوں گے.. اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کہہ لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اگر سب سلام کہیں تو افضل ہے... ایسے ہی اگر کسی نے بھی سلام کا جواب نہیں دیا تو تمام گنہگار ہوں گے... اگر ایک نے جواب دیا تو سب کی طرف سے کافی ہے... ہاں! اگر سب ہی جواب دیں تو افضل ہے... بعض علماء کا قول ہے کہ جواب دینا تمام افراد پر واجب ہے۔ اور یہی اصح ہے

سلام کہنے میں جمع کا صیغہ استعمال کرو

سلام کہنے والے کو چاہیے کہ سلام کہتے وقت جمع کا صیغہ استعمال کرے اور یہی بات جواب دینے والے کو مناسب ہے....

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص پر بھی سلام کہو تو السلام علیکم (یعنی جمع کے صیغہ کے ساتھ) کہو کیونکہ اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں

ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت دربار نبوت میں حاضر ہوئی اور علیک السلام کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سلام مردوں کو قبرستان میں کہا جاتا ہے اس وقت تجھے السلام علیکم کہنا چاہیے تھا... (بستان العارفین)

پردہ کی ضرورت

بے پردگی بڑھتی جا رہی ہے اس منکر کی اصلاح کی بڑی فکر کی ضرورت ہے ۔ ۔ کیوں صاحب جب آپ لوگ ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں ۔ تو اس کو چھپا کر کیوں لے جاتے ہیں تاکہ چیل نہ اڑا لے جائے ۔ ۔ اور سو روپے کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں تاکہ جیب کترا نہ اڑا لے جائے ۔ ۔ ۔ اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ چوہا نہ لے جائے ۔ ۔ ۔ اچھا صاحب یہ بتائیے کہ ۔ ۔ ۔ گوشت اڑ کر چیل کے پاس ۔ ۔ یا نوٹ اڑ کر جیب کترے کے پاس ۔ یا روٹی اڑ کر چوہے کے بل میں جا سکتی ہے یا نہیں ظاہر بات ہے کہ نہیں ۔ ۔ ۔ اگر چیل گوشت اڑا کر لے جائے اور پھر آپ کے گھر پر گرا دے تو آپ اسے دھو کر کھائیں گے ۔ ۔ ۔ یا عیب دار سمجھ کر پھینک دیں گے ۔ ۔ ۔ ظاہر ہے کہ اس گوشت میں کیا عیب آیا اور شکریہ بھی چیل کا ادا کیا ۔ ۔ ۔ چوہو گھر تک لانے سے بچے ۔ خود بچا گئی اسی طرح چوہا روٹی لے گیا اور آپ نے اس کے بل میں دیکھا کہ روٹی کا ایک حصہ بل میں اور تین حصہ بل کے باہر ہے آپ نے ہاتھ سے کھینچ کر ۔ ۔ اس کے کترے ہوئے حصہ کو کاٹ کر ۔ ۔ ۔ باقی حصہ کو کھایا ۔ تو کیا عیب ہوا ۔ ۔ ۔ اسی طرح نوٹ سو روپے کا جیب کترا لے گیا ۔ ۔ ۔ مگر قوت والوں نے اسے پکڑ کر چھینا ۔ ۔ ۔ اور اس سے چھین کر آپ کو دیا تو اس نوٹ میں کیا عیب آیا ظاہر ہے کہ وہ بے عیب رہا اور آپ کے کام کا اب بھی ہے ۔ ۔ ۔

اب عورت کے معاملہ میں سنجیدہ ہو کر غور کیجئے ۔ ۔ کہ اگر اس کو کوئی اڑا لے جائے ۔ ۔ اور واپس کر دے ۔ ۔ ۔ یا آپ تھانے کی مدد سے یا عدالت کی مدد سے واپس کرا لائیں ۔ تو وہ عورت آپ کیلئے عیب دار ہوگی یا نہیں ۔ ۔ ۔ اور عورت میں خود اڑنے کی صلاحیت ہے یا نہیں ۔ آپ لوگ خود فیصلہ کیجئے ۔ جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں کہ کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت ۔ ایک سو کے نوٹ اور ایک روٹی سے بھی کم تر ہے ۔ ۔ کہ ان سب کو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کر دیں ۔ ۔ ۔ درحقیقت ان چیزوں میں خود اڑنے کی صلاحیت نہیں ۔ اور عورت جو خود بھی نفسیاتی طور پر متاثر ہو کر بھاگ سکتی ہے اس کیلئے

پردہ کی ضرورت نہیں ۔ تو اب مرنے کی بات ہے اور کس قدر بے غیرتی کا مقام ہے ... اس پر ناز ہے کہ ہم ترقی یافتہ ہیں اور عقلائے زمانہ ہیں ۔ "واذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن" حضرات صحابہؓ کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے کوئی بات کرنا ہو یا پوچھنا ہو تو ۔ پردے میں بات پوچھو ۔ یہ قرآن پاکیزہ نفوس کیلئے حکم ہے ۔ تو ہمارا کیا حال ہے ۔ جو ہم اس حکم سے اپنے کو مستغنی سمجھتے ہیں....([illegible])

پُرخلوص سجدہ

ایک نکتہ کی بات ہے کہ اہتمام کر کے اگر آخری سجدہ بھی اخلاص سے کر لیا... تو پوری نماز مقبول ہو جائے گی ۔ اخلاص پر فرمایا کہ بس اعتقاد کہ میرا یہ سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے... فرمایا کہ اگر نماز کا آخری جزو بھی ایسے اخلاص سے ہو گیا تو بھی پوری نماز مقبول ہے....(ارشادات عارفی)

گناہوں سے بچنے کا نسخہ

کم گوئی اور لوگوں سے کم میل جول کی عادت ڈالے گا تو وقت بھی بچے گا ۔ اور ان شاء اللہ بہت سے گناہوں سے نجات بھی مل جائے گی... (ارشادات مفتی اعظم)

صبر کے متعلق حضرت عمرؓ کی تدبیر

جب کوئی مصیبت آئے تو سب سے پہلے یہ غور کرو کہ یہ مصیبت میرے دین پر آئی ہے یا دنیا پر ۔ اگر دین محفوظ ہے تو خوش ہونے کی بات ہے کہ اصل سرمایہ محفوظ ہے ۔ بس اسی خیال کے ساتھ صبر آ جائے گا ۔ باقی دنیا تو خود ہی جانے والی ہے ۔ بعض دفعہ زندگی میں یہ چھن جاتی ہے ورنہ موت سے تو چھن جانا ضروری ہے ۔ تو جو چیز چھننی تھی وہ چھن گئی ۔ وہ جانے ہی والی تھی اور جو چیز بچانے کی تھی وہ الحمد للہ محفوظ ہے ۔ اس طرح صبر آ جائے گا کہ بڑی چیز بچنے میں ہے اور چھوٹی چیز چلی گئی... ([illegible])

جب گم شدہ مال مل گیا

ایک شخص مال دفن کر کے جگہ بھول گیا... اپنی مشکل کے حل کیلئے امام ابوحنیفہؒ کے پاس پہنچا... آپ نے فرمایا: یہ کوئی فقہی مسئلہ تو نہیں کہ میں تمہیں کوئی حیلہ بتا دوں... اچھا تم آج ساری رات نماز میں گزارنا... چوتھائی رات ہی نماز میں گزری تھی کہ اسے جگہ یاد آ گئی اور مال نکال لایا... صبح امام سے ذکر کیا تو فرمایا: کہ میں نے یہ اس خیال سے کہا تھا کہ شیطان تمہیں رات بھر عبادت کی مہلت نہیں دے گا اور جگہ یاد دلا دے گا لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ باقی رات شکر کے طور پر نماز پڑھتے... (یادگار ملاقاتیں)

عورت کے مقابلہ میں مرد کا مقام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے یعنی بڑی فوقیت بڑی اونچائی حاصل ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو مرد کو چاہئے کہ اس کے خلاف طبیعت ہونے پر متحمل ہو... برداشت کرے... خلاف پیش آنے پر صبر کرے...

ایک طالب تربیت نے حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ میری بیوی بڑی زبان دراز ہے ایسا دیسا کہتی رہتی ہے میں کیا کروں... حضرت والاؒ نے لکھا کہ تمہاری طرف سے اس کے ساتھ عدل اور اس کی بے عدلی پر صبر ہونا چاہئے...

اب کوئی پوچھے کب تک ایسا کروں تو زندگی بھر تک... تاحیات یہی عمل ہو... اگر تم نے بھی اس جیسا ہی معاملہ کیا تو پھر درجہ کا کیا سوال یا تم بھی عورت درجہ کی عورت... جب تمہارا درجہ اونچا ہے تو اس کے ساتھ تمہاری طرف سے تو عدل ہی ہے اور اس کی بے عدلی پر صبر ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت)

برائے دفع ظلم

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ انعام ۴۵)

ظالم کو دفع کرنے کیلئے ۳ دن تک ۴۱ دفعہ پڑھنا مفید ہے... یہ آیت بڑی جلالی ہے... اس کو ناجائز پڑھنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے... جب ظالم کا ظلم ناقابل برداشت ہو جائے جب اس دعا کا استعمال کریں... (قرآنی مستجاب دعائیں)

کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے لوگ ایسے معاملات میں سہل انگاری اور تسامح سے کام لیتے ہیں جنہیں وہ معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اصولی غلطیاں ہیں... مثلاً طلبہ وعلماء کتاب مانگ کر لیتے ہیں پھر واپس نہیں کرتے یا بعض لوگ کسی کھانے والے کے پاس اس نیت سے جاتے ہیں کہ کھانے کو ملے گا یا ایسی دعوتوں میں شرکت کر لیتے ہیں جن میں ان کو بلایا نہ گیا ہو یا کسی مخالف کی آبروریزی ہوتے دیکھ کر محض اپنی لذت کے لیے اور اس جیسے گناہ کو معمولی خیال کر کے نظر بچا جانا یا مثلاً حرام موقع پر گناہ کو معمولی خیال کر کے نظر کو آزاد چھوڑ دینا وغیرہ...

ایسے لوگوں کے ساتھ سب سے کمتر سزا کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو ان لوگوں کے مرتبہ سے جو صحیح وغلط میں تمیز رکھنے والے ہیں نیچے اتار لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مرتبہ کی بلندی سے محروم کر دیا جاتا ہے... کبھی ایسے لوگوں سے زبان حال سے کہا جاتا ہے کہ "اے وہ شخص! جس پر ایک معمولی سی چیز میں بھروسہ کیا گیا تھا لیکن اس نے خیانت کر دی وہ اپنے مرتبہ سے اتر جانے کے باوجود اللہ کی رضا کی امید کیونکر رکھتا ہے؟"

بعض سلف کا قول ہے کہ "میں نے ایک لقمہ تسامح سے کام لیتے ہوئے کھالیا تو چالیس سال سے آج تک میں پیچھے ہٹتا جا رہا ہوں..." لہٰذا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور ایسے شخص سے سنو جسے خوب تجربہ ہو چکا ہے کہ اپنے ایک ایک فعل کی نگرانی کرو نتائج کو سوچ لیا کرو اور گناہوں سے روکنے والی ذات کی عظمت کو پہچانو اور سوچو کہ اس پھونک سے ڈرو جسے معمولی سمجھا جاتا ہے... لہٰذا اس چنگاری سے بھی بچنے کی کوشش کرو جسے معمولی خیال کیا جاتا ہے کیونکہ کبھی وہ پورا پورا شہر جلا ڈالتی ہے...

یہ مضمون جسے میں نے اشارۃً بیان کیا ہے گو دیکھنے میں مختصر ہے لیکن اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے... گویا یہ ایک نمونہ ہے جس کو دیکھ کر دوسرے وہ تمام گناہ بھی سمجھ میں آ جائیں گے جن کو حقیر اور معمولی خیال کیا جاتا ہے...

علم اور مراقبہ تمہیں ان چیزوں کی معرفت کرا دیں گے جنہیں تم بھول چکے ہو اور تمہیں گناہوں کی نحوست کا اثر جتلا دیں گے... بشرطیکہ تم نگاہ بصیرت سے کام لو... گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے کرنے کی قدرت اللہ کی توفیق سے ہو سکتی ہے... (مجالس جوزیہ)

فتنۂ ارتداد کی روک تھام

مشہور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کا ہم وطن تھا... اس نے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا.. لیکن آفتاب حقیقت پر اس کی تاریکی غالب نہ آ سکی... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ بڑے زور و شور کے ساتھ اٹھا اہل یمن اس کے دام تزویر میں پھنس کر مرتد ہو گئے اور مسیلمہ نے یمن پر قبضہ کر لیا... اس زمانہ میں ثمامہ وطن ہی میں موجود تھے انہوں نے اہل یمامہ کو ارتداد سے بچانے کی بہت کوشش کی.. ہر شخص کے کانوں تک یہ آواز پہنچاتے تھے کہ لوگو! اس تاریکی سے بچو جس میں نور کی کوئی کرن نہیں ہے لیکن مسیلمہ کی آواز کے سامنے ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی... جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے پند و نصائح کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور لوگ مسیلمہ کے دام میں پھنس چکے ہیں تو خود یمامہ چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا...

اسی دوران میں علاء بن حضرمی جو مرتدین کے استیصال پر مامور ہوئے تھے... یمامہ کی طرف سے گزرے ثمامہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بنی حنیفہ کے ارتداد کے بعد میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا... عنقریب خدا ان پر ایسی مصیبت نازل کرے گا کہ ان سے اٹھتے... بیٹھتے نہ بنے گا... مسلمان اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے آئے ان سے نہ بچھڑنا چاہیے تم میں سے جس کو چلنا ہو وہ فوراً تیار ہو جائے... غرض اپنے ہم خیال اشخاص کو ساتھ لے کر علاء کی مدد کو پہنچے جب مرتدین کو یہ معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ بھی علاء کی امداد پر آمادہ ہیں تو وہ کمزور پڑ گئے یمامہ کی مہم خالدؓ کے سپرد تھی اور علاء بحرین کے مرتدین پر مامور تھے... چنانچہ ثمامہ بھی علاء کے ساتھ بحرین چلے گئے اور مرتدین کے استیصال میں برابر کے شریک رہے...

مرتدین کے استیصال کے بعد بنی قیس کے مرتد سردار حطیم کا حلہ اس کے قاتل سے خرید لیا اور اسے پہن کر چلے... بنو قیس نے ان کے بدن پر حطیم دیکھ کر سمجھا کہ انہی نے حطیم کو قتل کیا ہے اور یہ حلہ انہیں سلب میں ملا ہے اس شبہ میں ثمامہ کو شہید کر دیا... (سیر صحابہ)

صبر اور اس کی تشریح

نعمت سے مسرت ہوتی ہے.. اور مسرت کی وجہ سے منعم کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے... بخلاف مصیبت کے . کہ اس میں ناگواری ہوتی ہے اور صبر کا موقع مصیبت ہے... اور مصیبت کہتے ہیں . اس حالت کو جو نفس کو ناگوار ہو اس کی دو قسمیں... ایک صورت مصیبت . دوسری حقیقت مصیبت جس سے انقباض اور پریشانی بڑھے . وہ تو گناہوں کی بدولت ہے ...اور حقیقت مصیبت ہے. اور جس سے تعلق مع اللہ .. میں ترقی ہو.. تسلیم و رضا زیادہ ہو... وہ حقیقت میں مصیبت نہیں . گو صورت مصیبت کی ہے عارفین کو مصیبت کا احساس . تو ہوتا ہے بلکہ بوجہ ادراک لطیف ہونے کے دوسروں سے زیادہ احساس ہوتا ہے مگر ان کا رنج و غم حد سے نہیں بڑھتا ....کیونکہ اس میں ان کی نظر . اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے....

مصیبت کے وقت اول تو..... اپنے گناہوں کو یاد کریں تاکہ اپنی خطاؤں کا استغفار .....ہو کر مصیبت سے پریشان نہ ہو . کیونکہ اپنی خطاؤں پر . . جو سزا ہوتی ہے ... اس سے دوسرے کی شکایت نہیں ہوتی. .. بلکہ انسان خود نادم ہوتا ہے کہ . میں ہی غافل تھا ... پھر اجر کو یاد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مصیبت کا بہت ثواب رکھا ہے . یاد کر کے غم کو ہلکا کریں اور مصیبت میں ثابت قدم رہیں ..خدا تعالیٰ کی شکایت نہ کریں کوئی بات ایمان اور اسلام کے خلاف ... زبان و دل پر نہ آئے.. اور یہ مت سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو گئے ہیں . کیونکہ یہ خیال خطرناک ہے. .. اس سے تعلق ضعیف ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے....

مصائب کو سزا سمجھیں . یا آزمائش سمجھیں اور اس کے ثواب کو یاد کریں ... شریعت نے مصیبت کے وقت صبر و تحمل کی تعلیم دی ہے.... (خطبات حکیم الامت)

صحبت نیکاں

اللہ والوں سے محبت کے نتیجے میں ان شاء اللہ دنیا میں کسی نہ کسی وقت اصلاح ہوگی اور آخرت میں نجات کی توقع ہوتی ہے... لہٰذا جس حال میں بھی ہو انسان کو چاہیے کہ اللہ والوں سے اپنے آپ کو لگائے رکھے... (ارشادات مفتی)

فرزدق کی ہشام کے سامنے حق گوئی

ہشام بن عبدالملک بن مروان اپنی خلافت کے زمانے میں ایک سال حج کے لئے آیا اور خانۂ کعبہ کے طواف کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لئے اس کی طرف بڑھا لیکن ہجوم کی وجہ سے حجرِ اسود تک نہ پہنچ سکا.... جب وہ منبر پر کھڑا ہوا تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف لائے.... آپ اپنے کپڑوں میں جلووں اور عطر کی خوشبو سے مہک رہے تھے اور آپ کا چہرۂ مبارک چمک رہا تھا... طواف کے بعد جب آپ حجرِ اسود کی طرف بڑھے تو تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے اور جب تک حجرِ اسود کے بوسے سے فارغ ہو کر خود پیچھے نہیں ہٹ گئے باقی لوگ پیچھے ہٹے رہے.... ہشام کے ساتھ جو لوگ دمشق سے آئے ہوئے تھے انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی اور ان میں سے ایک نے ہشام سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہے؟

لوگوں نے آپ کی تو کوئی پرواہ نہیں کی حالانکہ آپ امیر المومنین ہیں اور اس کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں.... ہشام نے اپنی سبکی پر پردہ ڈالنے کے لئے از راہِ تجاہلِ عارفانہ جواب دیا کہ میں تو اسے نہیں پہچانتا کہ یہ کون ہے؟

فرزدق جو اس کا درباری شاعر اور قصیدہ گو تھا اس کی غیرت ایمانی جو بڑی سوئی ہی تھی.... ہشام کے منہ سے یہ اہانت آمیز کلمات سن کر فوراً جوش میں آ گئی اور اس نے کہا کہ اگر آپ کو نہیں معلوم کہ یہ کون ہے تو غور سے سنو میں بتاتا ہوں کہ یہ کون ہے؟

اور اس کے بعد فی البدیہہ حسبِ ذیل اشعار امام زین العابدینؓ کے تعارف میں کہے:

هذا الذي تعرف البطحاء وطاته هذا التقي النقي الطاهر العلم

"یہ وہ ہے جس کے قدموں کے نشان تک وادیٔ بطحاء پہچانتی ہے.... یہ سب سے پرہیز گار.... سب سے پاکیزہ صفت اور سب سے زیادہ بے داغ نشان والا ہے...."

والبيت يعرفه والحل والحرم هذا ابن خير عباد الله كلهم

گھر اور حل اور حرم سے باہر کے علاقے سب پہچانتے ہیں.... یہ خدا کے بندوں میں سے بہترین بندے کا فرزند ہے....

هذا ابن فاطمة الزهراء ان كنت جاهله بجده انبياء الله قد ختم

"اگر تو اسے نہیں جانتا تو یہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) کا نورِ نظر ہے....

یہ وہ ہے جس کے جد امجد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خدا کے انبیاء کا سلسلہ ختم ہوا...."

یبین نور الدجیٰ عن نور طلعته کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

"یہ وہ ہے جس کی پیشانی کے نور سے ظلمت اسی طرح بھاگتی ہے جیسے سورج کے طلوع ہونے سے تمام اندھیرے چھٹ جاتے ہیں...."

یغضی حیاء و یغضیٰ من مهابته فما یکلم الا حین یبتسم

"یہ وہ ہے جو حیا کی وجہ سے آنکھ ہمیشہ نیچی رکھتا ہے اور لوگ اس کی ہیبت کی وجہ سے اس کے روبرو آنکھ اونچی نہیں کر سکتے اور بات کرتا ہے تو منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔"

اذا رأته قریش قال قائلها الیٰ مکارم هذا ینتهی الکرم

"یہ وہ ہے جسے قریش (مکہ معظمہ کے لوگ) جب دیکھتے ہیں تو ہر ایک بول اٹھتا ہے کہ بخشش و عطا اور خصائل حمیدہ اس پر ختم ہیں...."

ینمی الیٰ ذروة العز التی قصرت عن نیلها عرب الاسلام و العجم

"یہ عزت و شوکت کی ان چوٹیوں پر چڑھا ہے جن پر عرب و عجم کے مسلمانوں میں سے کوئی دوسرا نہیں چڑھ سکتا ہے...."

من جده دان فضل الانبیاء له و فضل امته دانت له الامم

"یہ وہ ہے جس کے جد امجد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار اور جس کی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور تو بھی انہی کی امت ہے...."

یکاد یمسکه عرفان راحته رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم

"یہ وہ ہے کہ بعید نہیں کہ جب وہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھتے تو حجر اسود بھی اس کی خوشبو کو پہچان کر اس کا ہاتھ تھام لے۔"

فی کفه خیزران ریحه عبق من کف اروع فی عرنینه شمم

"اس کے ہاتھ میں بید مشک کی چھڑی ہے جو اس کی خوشبو خوب پھیلا رہی ہے اس کی ناک بلند ہے اور اس کے ہاتھوں خوبرو ہونے کے نشانات سے ثبات و جمال میں حیرت انگیز ہیں..."

سهل الخليقة لا يخفى بوادره   يزينه اثنان حسن الخلق و الشيم

"وہ بہت نرم خو ہے اور اس کی خوبیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں وہ حسن خلق اور بلندی کردار کی دونوں خوبیوں سے مزین ہے"

مشتقة عن رسول الله نبعته   طابت عناصره و الخيم و الشيم

"اس کی شاخ نبوت اور اس کے خصائل و عناصر تو سب کے سب اس نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پائے ہیں بہت ہی عمدہ ہیں..."

فليس قولك من هذا بضائره   العرب تعرف من انكرت و العجم

"اس لئے تیرا یہ کہنا کہ (تو نہیں جانتا کہ) یہ کون ہے اسے کچھ نقصان نہیں دے سکتا جس کا تو انکار کر رہا ہے عرب و عجم سب جانتے ہیں...."

كلتايديه غياث عم نفعهما   تستوكفان و لا يعروهما العدم

"اس کے دونوں ہاتھ ایسے ہیں جن کا فیض بارش کی طرح عام ہے ان کی بخشش ہر وقت جاری رہتی ہے کبھی تنگ دستی بدحالی میں بھی ختم نہیں ہوتی..."

عم البرية بالاحسان فانقشعت   عنها الغيابة و الاملاق و الظلم

"تمام مخلوق پر ان کا احسان عام ہے اور ان کی بدولت جہالت و فاقات ... تنگدستی اور ظلم و زیادتی سب دور ہو گئے ..."

لا يستطيع جواد بعد غايتهم   ولا يدانيهم قوم و ان كرموا

"کوئی بڑے سے بڑا سخی بھی ان کی سخاوت کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی گروہ بھی خواہ وہ کتنا ہی بخشش کرنے والا ہو ان کے مرتبے کے قریب نہیں پھٹک سکتا..."

هم الغيوث اذا ما ازمة ازمت   والاسد اسد الشرى و البأس محتدم

"یہ وہ لوگ ہیں جو اس وقت بھی بارش کی طرح برستے ہیں جب قحط سالی کے آثار رونما ہوتے ہیں اور جو اس وقت بھی شیر بنے رہتے ہیں جب لوگ جنگ کے میدان میں آگ جلانے والے ہوں..."

من معشر حبهم دين و بغضهم   كفر و قربهم منجى و معتصم

"یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی محبت دین ہے اور جن سے بغض کفر ہے اور جن کا
قرب نجات اور پناہ دینے والا ہے...."

ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم   وقيل من خير اهل الارض قيل هم

"اگر اہل تقویٰ اور صفا ترین لوگوں کو جمع کیا جائے تو یہی ان کے امام ہوں گے اور اگر یہ
پوچھا جائے کہ دنیا میں افضل ترین لوگ کون ہیں تو بھی جواب ملے گا کہ یہی لوگ..."

سيان ذالک ان اثرو او ان عدموا   لا ينقص العسر بسطاً من اكفهم

"ان کے لئے صاحب ثروت اور نادار ہونا دونوں برابر ہیں ان کے ہاتھوں کی
فراخی کو ان کی تنگ دستی بھی کم نہیں کر سکتی...."

الله فضله كرماً و شرفه   جرى بذالک فى لوح له القلم

"اللہ تعالیٰ نے اسے بزرگی اور شرف سے نوازا ہے اور لوح قلم میں یہ حکم جاری ہو چکا ہے...."

مقدم بعد ذكر الله ذكرهم   فى كل بدو و مختوم به القلم

"ان کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد ہر جگہ مقدم ہے اور اس کے ذکر کے بعد قلم نے ہر
جگہ لکھنا بند کر دیا ہے...."

من يعرف الله يعرف اوليته   والدين من بيت هذا ناله الامم

"جو شخص اللہ کو جانتا ہے اس شخص کو بدرجہ اولیٰ جاننا چاہئے کیونکہ اس کا دین اسی
شخص کے گھر سے امت تک پہنچا ہے...."

اى القبائل ليست فى رقابهم   لاولية هذا او له نعم

"وہ کون سے قبیلے ہیں جن کی گردنوں پر اس کے بزرگوں یا اس کی نعمتیں اور
بخششیں لدی ہوئی نہیں ہیں..."

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اس تعارف کے ساتھ فرزدق نے دوسرے
اہل بیت میں سے بھی بعض کی شان بیان کی۔ ظاہر ہے کہ ہشام کے تو چھکے چھوٹ گئے اس
نے فوراً حکم دیا کہ اسے عسفان (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ) میں قید کر دیا جائے....

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ فرزدق کی اس جرأت ایمانی اور بے باکی سے خوش ہوئے اور اس ابتلاء میں اس کی مدد اور دلجوئی کے لئے بارہ ہزار درہم دے کر اس پیغام کے ساتھ بھجوائے کہ اے ابوفراس! ہم معذور اور محتاج ہیں اگر اس سے زیادہ مال ہمارے پاس ہوتا تو وہ بھی ہم تجھے دیتے....

فرزدق نے وہ مال واپس کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے یہ کام کسی دنیوی لالچ یا انعام و اکرام کے لئے نہیں کیا بلکہ میں بادشاہوں کے جھوٹے قصیدے اور ان کی جھوٹی مدح سرائیاں کر کر کے گناہوں کا پلڑا بہت بھاری کر چکا ہوں میں نے اسی کے کسی حد تک کفارے کے طور پر یہ کام کیا ہے اور خدا ہی سے اجر کے لئے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی دوستی اور محبت کی طلب رکھتا ہوں.... (کشف المحجوب)

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کا بوسہ لے لیا (جماع نہیں کیا) پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قصور بیان کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود کی یہ آیت نازل فرمائی " اے پیغمبر دن کے دونوں کناروں اور رات کے وقتوں میں نماز پڑھا کر بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم میرے لئے خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ ساری امت کیلئے خاص ہے.... (صحیح بخاری)

دوسری حدیث شریف میں مذکور ہے جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور اس کی موت پر اللہ اس کو خوشخبری دیتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ" (فصلت)

اس شخص کو خوشخبری دی گئی ملائکہ کے اترنے کے ساتھ اور واپس اس کی روح اس کی حفاظت کرتے ہوئے اوپر جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دیتے ہیں.... (اعمال دل)

گھر کا انتظام بیوی کے ہاتھ میں ہونا چاہئے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ فتویٰ تو نہیں دیتا لیکن مشورہ ضرور دیتا ہوں کہ گھر کا انتظام بیوی کے ہاتھ میں رکھنا چاہئے یا خود اپنے ہاتھ میں۔ عزیزوں کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہئے چاہے وہ بھائی ہو، بہن ہو، ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ اس سے بیوی کی بڑی دل شکنی ہوتی ہے یا تو خاوند اپنے ہاتھ میں رکھے ورنہ اور رشتہ داروں میں سب سے زیادہ مستحق بیوی ہے... بیوی کا صرف یہی حق نہیں کہ اس کو صرف کھانا کپڑا دے بلکہ اس کی دلجوئی بھی ضروری ہے۔ دیکھئے فقہاء نے بیوی کی دلجوئی کو یہاں تک ضروری سمجھا کہ اس کی دلجوئی کیلئے جھوٹ بولنا بھی جائز فرما دیا۔ اس سے کتنی بڑی تاکید اس امر کی ثابت ہوتی ہے یہاں سے بیوی کے حقوق کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی دلجوئی کے لئے خدا نے بھی اپنا ایک حق معاف کر دیا۔ (حسن العزیز۔ اشرف الاسلام)

زندگی کا ہر دن اہم ہے

یہ زندگی بہت اہم ہے.... یہاں بھی تاکن کر کے سوئیں کیونکہ جو بہت سوتے ہیں وہ اپنا وقت کھوتے ہیں.... بعض ایسے بھی ہیں کہ چھٹی کے لیے پلان بناتے ہیں کہ اس دن کو کس طرح لہو ولعب میں گزارنا چاہیے..... اصولی طور پر تو چھٹی کے دن بھی کوئی تعمیری کام کرنا چاہیے.... کسی کا دل خوش کر لیں.... عبادت کر لیں..... دین کی ضروری باتیں پڑھ لیں.... سیکھ لیں.... ہمارا ایک ایک منٹ ہیرے موتی اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے....

اللہ تعالیٰ خیر ہی خیر

بادشاہ کے اندر خیر کا غلبہ ہونا چاہیے.... اور جب اللہ بادشاہ ہے..... تو وہاں خیر ہی خیر ہے۔ وہاں شر کا نشان ہی کوئی نہیں.... پھر وہ خیر ایسی ہونی چاہیے کہ اپنی ذات ہی تک محدود نہ ہو۔ بلکہ وہ نکل کر دوسروں تک بھی پہنچے.... اگر اپنی ذات سے بہت با خیر ہے۔ ایک شخص۔ مگر دوسروں کو اس کی خیر سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ تو دوسروں کے حق میں ہونا نہ ہونا برابر ہوا.... لیکن حق تعالیٰ شانہ.... کی خیر یہ ہے کہ پورے عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ ذرّے ذرّے کے اندر پھیلی ہوئی ہے.... (خطبات حکیم الاسلام)

عجب اور کبر کا علاج

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معرفت سے محرومی کے باوجود معرفت کا دعویٰ بڑا عجیب ہے.... واللہ خدا تعالیٰ کی معرفت اسی کو حاصل ہے جو اس سے ڈرے اور جو شخص مطمئن ہو رہا وہ عارف نہیں ہو سکتا....

زاہدوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو غفلت میں مبتلا ہیں لیکن دل میں یہ خیال بٹھا رکھا ہے کہ ہم ولی.... محبوب خدا اور مقبول بارگاہ ہیں جس پر لطف یہ کہ کبھی ان پر خدا کے ایسے الطاف وعنایات ہو جاتے ہیں جنہیں وہ اپنی کرامات سمجھ لیتے ہیں اور اس استدراج کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے جو سارے لطف وکرم کو سمیٹنے والا ہے.... ایسے لوگ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے مرتبہ کو محفوظ گمان کرتے ہیں.... دو چار معمولی رکعتیں جنہیں وہ ادا کر لیتے ہیں یا وہ عبادت جس میں وہ لگے رہتے ہیں انہیں اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کر دیتی ہیں اور کبھی یہ گمان باندھتے ہیں کہ ہم روئے زمین کے قطب ہیں اور ہمارے بعد کوئی شخص ہمارا مقام نہیں پا سکتا.... لگتا ہے انہیں یہ خبر نہیں ہے کہ ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی میں مشغول تھے کہ حضرت یوشع علیہ السلام کو نبوت دے دی گئی....

حضرت زکریا علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے اس کے باوصف انہیں آری سے چیر دیا گیا....

ایک طرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سید کہا جا رہا تھا اور دوسری طرف ان پر ایک کافر غالب ہو گیا اور اس نے آپ کا سر جدا کر دیا....

بلعم باعور کے پاس اسم اعظم موجود ہے اس کے باوجود اس کی حالت کتے جیسی ہو جاتی ہے...

ابھی ایک شریعت پر عمل کیا جا رہا تھا کہ وہ منسوخ کر دی گئی اور اس کا حکم باطل ہو گیا....

ابھی دیکھو کہ بدن خوب تندرست نظر آتا تھا کہ اس پر ویرانی آ گئی اور اس پر بلائیں مسلط ہو گئیں....

اور دیکھو ایک عالم سخت مشقتیں برداشت کر کے اس مرتبہ تک پہنچا تھا جس کا وہ خواہش مند تھا کہ اسی کے زمانے میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور ترقی کر کے اس کے عیوب اور اس کی غلطیوں پر تنقید شروع کر دیتا ہے....

کتنے خطیب کہا کرتے تھے کہ میرے جیسا کوئی نہیں حالانکہ اگر وہ زندہ رہتے اور جو فصاحت وبلاغت ان کے بعد ظاہر ہوئی اس کو دیکھ لیتے تو اپنے کو گونگا شمار کرتے.... پھر دیکھو

ابن سماک... ابن عمار اور ابن مسعود کے سوا اسلاف میں ہمارے بعض تلامذہ کے بھی شایانِ شان نہیں ہیں اور وہ انہیں خاطر میں نہیں لاتے...

پھر کیونکر ہم میں سے کوئی شخص اپنے اوپر عجب اور ناز کرے... ممکن ہے کہ ہمارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمیں کسی گنتی میں نہ لاویں...

پس کسی بھی مرتبہ پر قرار پانے سے اور کسی بھی مقام کی مخالفت کرنے سے اللہ کا لحاظ کرو اور بیدار مغز بیدار طبیعت شخص کو اپنی طاعت کو معمولی خیال کرنے اور اپنے اوپر زمانہ کی گردشوں اور تقدیر کے فیصلوں کے واقع ہونے کے خوف سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے...

خوب سمجھ لو ایسے مضامین کا مراقبہ جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے عجب کی گردن توڑ دیتا ہے اور تکبر کی جڑ ختم کر دیتا ہے.... (مجالس جوزیہ)

اللہ کو کون قرض دے گا

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بھی حتی الامکان ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تھے سخاوت و فراخی پر تلے ہوئے تھے.... ابوالدحداح ؓ کو معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جہاد کی شکل ہے تو جو کچھ پاس تھا اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرنے میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کیا....

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں ابوالدحداح ؓ کی سخاوت کا قصہ نقل کیا ہے کہ جب آیت من ذا الذی الخ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے "کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دے اور اللہ تنگی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں... اور تم اسی کی طرف لے جائے جاؤ گے..." یہ آیت سن کر ابوالدحداح ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ ہم سے قرض مانگتے ہیں حالانکہ وہ تو آپ سے مستغنی ہیں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ تمہیں اس کے بدلے میں جنت میں داخل کرنا چاہتے ہیں.. وہ عرض کرنے لگے کہ اگر میں اللہ کو قرض دوں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو جنت عطا فرما دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور عطا فرمائیں گے (قرطبی)

حضرت امام محمد شیبانی رحمہ اللہ امام اعظم رحمہ اللہ کے درس میں

علامہ کوثری نے لکھا ہے کہ جب امام محمد بن تیرہ و پہنچے تو امام اعظم ابوحنیفہ کی مجلس میں گئے اور ایک مسئلہ دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا رات کو سو گیا اور عشاء پڑھ چکا تھا صبح کو جب اٹھا تو اس کو احتلام ہو چکا تھا تو کیا وہ عشاء دوبارہ پڑھے گا؟

امام صاحب نے فرمایا کہ دوبارہ قضا پڑھے گا اس لئے کہ اس نے سونے سے پہلے عشاء پڑھی تھی... چونکہ اس وقت وہ نابالغ تھا اب رات کو جب وہ بالغ ہو گیا تو وہ پچھلی نماز قضا پڑھے گا.... امام محمد کو یہ جواب بڑا پسند آیا اور مجلس سے جانے پر امام صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ انہوں نے اپنے لئے پوچھا ہے ان کے ساتھ یہ واقعہ خود ہوا ہے آگے جا کر انہوں نے نماز قضا پڑھی اور واپس آئے اور کہا کہ حضرت میں آپ کے پاس علم پڑھنا چاہتا ہوں تو امام صاحب نے فرمایا کہ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا ہے؟

فرمایا نہیں۔ فرمایا پہلے حفظ کرو پھر آؤ... وہ چلے گئے ایک ہفتہ کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ امام صاحب کی مجلس میں آ گئے۔ والد صاحب نے کہا کہ حضرت یہ میرا بیٹا ہے اور انہوں نے ایک ہفتہ میں حفظ مکمل کر لیا ہے۔ یہ لڑکا آپ سے علم پڑھنا چاہتا ہے... یہ تھے امام محمد بن حسن شیبانی۔ جو امام اعظم ابوحنیفہ کے جانشین بن گئے (بحوالہ علامہ کوثری)

عقل کی سلامتی کا وظیفہ

ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ التکویر ۲۰ تا ۲۹)

[illegible]

غیبت کے مفاسد

غیبت کرنے کو... حدیث پاک میں زنا سے بھی اشد فرمایا ہے علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ المغترین میں لکھا ہے... کہ جو شخص غیبت کرتا ہے... اپنی نیکیوں کو منجنیق میں رکھ کر منتشر کر رہا ہے... اور دوسروں کو دے رہا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ... ہم اپنی مجلس میں کسی کو غیبت نہ کرنے دیں حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم مہمان تھے۔ میزبان نے کسی کی غیبت کی تو اٹھ گئے... فرمایا پہلے ہی گوشت کھلا دیا اور وہ بھی مردہ بھائی کا... اگر شرم کی جگہ ختم ہے تو سوائے معالج کے کسی کو دیکھنا یا چھونا جائز نہیں۔ اسی طرح اپنے بھائی کے عیب کو صرف اس کے معالج اور مصلح کے علاوہ کسی سے کہنا حرام ہے... غیبت کرنا اور اس کا سننا دونوں ہی حرام ہے ایسا شخص قیامت کے دن مفلس اٹھے گا۔ کیونکہ اپنی نیکیاں کو غیبت کر کے دوسروں کو دے رہا ہے۔ جو شخص بدنگاہی نہ کرے اور غیبت نہ کرے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تمام گناہوں سے بچ جائے گا۔ (مجالس ابرار)

عفو و درگزر

حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ... لوگوں کے پاس مال ہے...... وہ تیرے راستے میں خیرات کرتے ہیں۔ میرے پاس مال نہیں ہے... ہاں آبرو ہے..... میں اسے ہی خیرات کرتا ہوں۔ ... آج تک کسی نے بھی میری آبرو خراب کی مجھے ذلیل کیا... میں نے ان سب کو معاف کیا ... ان کے نبی پر وحی آئی کہ اس سے کہہ دو...... کہ تیرے سب گناہ معاف کر دیئے گئے..... اس پر فرمایا کہ شدت اختیار کرنا کوئی بہادری نہیں اور عزت نہیں ہے.... آخرت میں ذلت ہوگی...(ارشادات مفتی اعظم)

بیت اللہ کی مرکزیت

بیت اللہ اور مکہ مکرمہ اول عالم بھی ہے مرکز عالم بھی ہے۔ اور اصل عالم بھی ہے اول عالم ہونے کا مقتضی یہ ہے کہ دین کے کاموں کی یہیں سے اولیت ہو اس کا مرکز عالم ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ یہاں دین کی مرکزیت ہو اور اس کا اصل عالم ہونا اس کا مقتضی ہے کہ یہیں سے چہار طرف آواز پھیلے گی... (خطبات حکیم الاسلام)

انسانی وجود اور وقت کی اہمیت

انسانی وجود چکی کے مانند ہے چکی میں گندم پیس لیں تو آپ نے فائدہ اُٹھالیا اور خالی چلتی رہے گی تو نقصان ہو۔ ہم بھی اگر اس جسم سے عبادت کرلیں تو ہم نے اس سے فائدہ اٹھالیا ورنہ یہ جسم بے کار رہا۔ بعض بزرگوں نے کہا کہ انسانی جسم برف کی مانند ہے.....برف کو آپ پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرلیں تو برف سے فائدہ اٹھالیا۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو برف تو پگھلنی ہی ہے.....

ایک بزرگ فرماتے تھے کہ مجھے ایک برف والے نے سبق سکھادیا انھوں نے کہا وہ کیسے؟ کہنے لگے میں بازار میں گیا..... میں نے ایک برف والے کو دیکھا کہ اس کی برف پگھلتی جارہی ہے اور قدردان خریدنے والا کوئی نہیں.....اب اس کو پریشانی لاحق ہے کہ اگر کوئی نہیں خریدے گا برف تو وہ پگھل جائے گی.. میرے پیسے تو ضائع ہو جائیں گے... بالآخر وہ بازار میں کھڑے ہو کر آواز لگانے لگا...لوگو! رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ پگھل رہا ہے تو یہ زندگی بھی سرمایہ ہے جو پگھلتی چلی جارہی ہے....

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم — رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

جو دن آج ہماری زندگی میں غروب ہوا یہ لوٹ کے دوبارہ طلوع نہیں ہوسکتا یہ دن گزر گیا۔۔اب جو دن باقی ہیں وہ گزریں گے اور بالآخر زندگی گزر جائے گی...انسان یہی سوچتا رہتا ہے.... جب پوچھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے کہ بھئی کیا حال ہے.. وقت اچھا گزر رہا ہے؟ ہم یہی کہتے ہیں کہ وقت اچھا گزر رہا ہے اور موت کے وقت پتہ چلے گا کہ وقت نے تو گزرنا ہی تھا میں خود ہی گزر گیا... ہم جیسے بھی آئے اور گزر گئے...

اس لیے کسی عارف نے کہا کہ بیکار انسان سے تو مردار بھی بہتر ہے اس لیے کہ مردار کم جلد بگڑتا ہے... بیکار انسان زیادہ جلد بگڑتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو پانی ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اس میں کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں جس طرح کھڑے پانی کے اندر کیڑے جنم لیتے ہیں اسی طرح فارغ ذہن کے اندر بھی خیالات جنم لیتے ہیں جو شخص اپنے دل و دماغ کو اللہ کی طرف متوجہ نہیں رکھے گا شیطانی.. شہوانی.. نفسانی خیالات خود بخود اس کے ذہن میں آئیں گے....

حفظ اوقات

صاحب صید الخاطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عام لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے اوقات کو مختلف طریقوں سے برباد کر دیتے ہیں.... اگر رات لمبی ہوتی تو بے فائدہ باتیں کر کے یا ناول اور فضول تاریخ وغیرہ کے مطالعہ میں اور اگر دن لمبا ہوا تو سو کر پورا کرتے ہیں اور دن کے دونوں کناروں (صبح و شام) کے وقت دریا دجلہ کے کنارے یا بازاروں میں گزارتے ہیں... میں ایسے لوگوں کو ان لوگوں سے تشبیہ دیتا ہوں جو کشتی میں سوار باتوں میں اس طرح مشغول ہوں کہ کشتی چل رہی ہو اور ان کو کچھ احساس نہ ہو.....

ایسے لوگ بہت کم ملے جنہوں نے وجود کا معنی سمجھا ہو اور درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو توشہ کی تیاری اور کوچ کی فکر میں ہیں لیکن ان میں بھی آپس میں تفاوت ہے جس کا سبب آخرت میں چلنے والے سکے کے متعلق معلومات کی کمی اور زیادتی ہے....

کیونکہ جو لوگ بیدار مغز ہیں وہ وہاں چلنے والے سکوں کے متعلق پوری معلومات رکھتے ہیں اس لیے انہیں زیادہ مقدار میں حاصل کرتے ہیں اور جو غافل ہیں انہیں جو ملتا ہے سب لے لیتے ہیں اور بغیر رہبر کے سفر میں نکل پڑتے ہیں... پھر کتنے ایسے ہیں جن پر لوٹ پڑ گئی اور وہ مفلس ہو گئے... زندگی کے موسم میں اللہ کا لحاظ کرو اور موقع کے فوت ہونے سے پہلے تیاری کر لو... علم کو گواہ بناؤ... حکمت سے استدلال کرو... زمانے سے مقابلہ کرو... لوگوں سے مناقشہ کرو اور توشہ کا سہارا حاصل کرو... قافلہ کا حدی خواں آواز لگا رہا ہے... اب جس نے اس کی صدا نہیں سنی وہ ندامت اٹھائے گا... (بحالہ بجوہرہ)

اولاد کی صحت یابی کا عمل

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾ (یوسف ۵۶)

اگر کوئی بچہ یا شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا سوکھتا چلا جا رہا ہو اور بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آتی ہو تو اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۱۱ دن تک ۱۱۳ دفعہ اس کو پڑھے۔ (آزمودہ مجرب عمل)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی امام مالک رحمہ اللہ سے پہلی ملاقات

امام ابوحنیفہؒ بھی اس شہر کے رہنے والے تھے جس کے بارے میں مشہور تھا "الکوفی لا یوفی" کوئی بھی وفا نہیں کرتا)....ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ مدینہ طیبہ گئے....وہاں امام مالکؒ رہتے تھے....انہوں نے تعارف پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے کوفے سے" آیا ہوں! حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا "کوفے کے لوگ تو منافق ہوتے ہیں...کوفہ منافقوں کا گڑھ ہے....حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہایت ادب سے کہنے لگے حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے عمر میں بڑے تھے لیکن اخلاق شریفہ کے ساتھ متصف تھے اور مدینے کے زائر تھے...حاضری دینے والے تھے....مدینے کے رہنے والے نہیں تھے....

اہل مدینہ کا ادب کرتے تھے....حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے:

حضرت! اجنبی آدمی ہوں...ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہوں...

امام مالکؒ نے فرمایا: کہیے! فرمایا کہ ذرا اس آیت کا مطلب پوچھنا ہے کہ....

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ (التوبہ ۱۰۱)

"تمہارے گردوپیش میں بہت سے منافق رہتے ہیں اور مدینے میں بھی وہ لوگ موجود ہیں جو نفاق رکھے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں...."

یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ کا تو رنگ فق ہو گیا...کہنے لگے آپ کا نام کیا ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہے؟

حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا مجھے نعمان کہتے ہیں....ابوحنیفہ کہتے ہیں....حضرت امام مالک کھڑے ہو گئے معانقہ کیا اور اس گستاخی کی معافی چاہی...تو امام ابوحنیفہ بھی دیتے کہ یہ ہیں....جیسا وہ مدینہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں...اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں اہل مدینہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جو نفاق میں پکے ہیں...." (واقعات اسلاف)

رضا اور اس کی علامت

اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ بندے کے حق میں کر دیا تو اور فیصلہ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو اس پر راضی رہنا... مثال کے طور رزق میں تنگی... بیماری... پریشانی وغیرہ ان پر صبر کرے اور راضی رہے اور راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ ہر اس کام کو بجا لائے جس کا اللہ نے حکم دیا اور رکے جس سے اللہ نے رکنے کا حکم دیا... (اتحاف ال)

میں وہی بچہ ہوں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے ایک عالم نے دریافت کیا کہ آپ کو بھی اپنے کسی اجتہاد پر افسوس اور پشیمانی بھی ہوتی ہے فرمایا کہ ہاں ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ایک حاملہ عورت مرگئی ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے کیا کرنا چاہئے؟

میں نے ان سے کہا... عورت کا شکم چاک کر کے بچہ کو نکال دیا جائے لیکن بعد میں مجھے اپنے اجتہاد پر افسوس ہوا کیونکہ بچے کے زندہ نکلنے کا تو مجھے علم نہیں... تاہم ایک مردہ عورت کو تکلیف دینے کے فتویٰ پر مجھے افسوس ہوا... پوچھنے والے عالم نے کہا کہ یہ اجتہاد تو قابل افسوس نہیں بلکہ اس میں تو اللہ کا فضل شامل رہا... کیونکہ آپ کے اس اجتہاد کی برکت سے زندہ نکل کر اس مرتبہ کو پہنچنے والا وہ بچہ میں ہی ہوں... (حدائق الحنفیہ)

افضل سلام اور اس پر نیکیاں

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے...

اور جواب دینے والے کو بھی یونہی کہنا چاہیے... کیونکہ ان کلمات کا اجر بہت زیادہ ہے اور وبرکاتہ سے زیادہ کوئی کلمہ نہ کہے...

سہل بن حنیف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں... اور جو کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (بستان العارفین)

عورتوں سے حسن سلوک

مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھی پسلی سے پیدا فرمایا ہے... اس کی سرشت میں یہ بات رکھ دی کہ وہ مرد سے مغلوب نہیں ہوتی غالب ہی رہنا چاہتی ہے....

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان کے سامنے کسی بات کا جواب دے دیا... یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمرؓ پریشان ہو گئے... انہیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ بیوی شوہر کے سامنے بولے... خیر بیوی کو کچھ نہ کہا... بیوی نے کہا کہ آپ کو اس قدر تعجب ہو رہا ہے ذرا اپنی صاحبزادی (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لیجئے... وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی جواب دے دیتی ہیں... صاحبزادی سے جا کر پوچھا... وہ بولیں ہم تو اس سے بڑھ کر بعض مرتبہ بولنا تک چھوڑ دیتے ہیں... لیکن یہ سب پیار اور ناز کی باتیں ہیں... امہات المومنین کو یقین تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ ان کی ناز برداری کریں گے...

اس خلق عظیم کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کریم النفس شریف ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب نہیں ہوتا... بلکہ بیوی کی ناز برداری کرتا ہے اس سے مغلوب رہتا ہے اور جو ذلیل کم حوصلہ ہوتا ہے وہ بیوی پر غالب رہنے کی کوشش کرتا ہے... بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی درجہ کی حد نہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سے بہتر شخص وہ ہے جس کا معاملہ اپنی بیوی کے ساتھ درست ہو... بیوی کو دبا کر رکھنا اس پر غالب رہنا کوئی کمال نہیں... (انوار الرشید)

وقت واقعات کا ایک دریا ہے

وقت گزرتے ہوئے واقعات کا ایک دریا ہے... اس کا بہاؤ تیز اور تند و تیز ہے... جونہی کوئی چیز اس کی حد میں آتی ہے اس کی لہریں اسے اپنے ساتھ بہا لے جاتی ہیں... پھر اور کوئی شے اس کی جگہ لے لیتی ہے لیکن وہ بھی اسی طرح بہہ جاتی ہے... خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صدیاں رحمت کے ذروں کی طرح گرتی ہیں....

نگہدار فرصت کہ عالم دمے است　　　دمے پیش عاقل بہ از عالمے است

اہل علم و اہل زہد

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مریض کے حق میں سب سے زیادہ مضر چیز بد پرہیزی ہے اور ہم میں سے ہر ایک خواہش نفس کا مریض ہے.....

پرہیزی اصل دوا ہے کیونکہ بد پرہیزی مرض کو بڑھاتی رہتی ہے.....

اور ارباب آخرت کی بد پرہیزی دو طرح کی ہے.....ایک تو علماء کی بد پرہیزی ہے یعنی امراء و سلاطین سے ملنا جلنا کیونکہ امراء ان کے یقین کی قوت کو کمزور کرتے ہیں اور جب اختلاط یعنی میل جول زیادہ ہو گا تو یہ اپنے مریدین کے حق میں اپنا اعتماد کھو بیٹھیں گے.....خود میرا یہ معاملہ ہے کہ جب کسی طبیب کو دیکھتا ہوں کہ وہ بد پرہیزی کرتا ہے اور مجھے احتیاط کا مشورہ دیتا ہے تو یا تو ان کے اس مشورہ میں شک رہتا ہے یا التفات نہیں ہوتا.....

دوسری قسم زاہدوں کی بد پرہیزی ہے جو کبھی تو دنیاداروں سے اختلاط کی شکل میں ہوتی ہے اور کبھی خشوع کا مظاہرہ کر کے اپنی ناموس کی حفاظت کی صورت میں ہوتی ہے تا کہ عوام کا اعتماد حاصل کر سکیں.....لہٰذا اللہ سے ڈرو اجر کو پرکھنے والا دیکھ رہا ہے.....اخلاص باطن میں ہوتا ہے.....صدق دل میں ہوتا ہے اور سلامتی کا راستہ اپنے احوال کو چھپا کر رکھنا ہے.....(مجالس جوزیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شفقت

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی.....پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نہانے لگے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کیا.....(غسل کے بعد) برتن میں کچھ پانی بچ گیا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسی سے غسل کر لو اور چاہو تو اس میں اور پانی ملا لو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا بچا ہوا یہ پانی مجھے اور پانی سے زیادہ محبوب ہے.....

چنانچہ میں نے اسی سے غسل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پردہ کرنے لگے تو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پردہ نہ کریں.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جس طرح تم نے میرے لئے پردہ کیا اسی طرح میں بھی تمہارے لئے ضرور پردہ کروں گا.....(حیاۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۸۰)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کمال تقویٰ

تاتاری نو مسلم سردار قازان نے شہر دمشق پر دھاوا بول دیا تھا۔ پورے شہر میں ہراسانی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حاکم شہر ملک ناصر نے راہ فرار اختیار کی۔ اور اس کے پیچھے علماء، فقہاء اور تجار وغیرہ سب کے سب دمشق چھوڑ کر مصر کی طرف بھاگ گئے۔

افراتفری کے اس عالم میں حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وفد ترتیب دے کر قازان سے ملاقات کی۔ اللہ کے اس شیر نے بڑی بے باکی کے ساتھ کہا

"قازان! تم مسلمان ہو کر ہمارے ساتھ ایسا نازیبا سلوک کر رہے ہو؟

حالانکہ تمہارے کافر باپ دادا نے بھی ایسا ناروا برتاؤ ہم سے نہیں کیا۔ انہوں نے وعدہ کیا اور اس کو نبھایا۔ تم نے وعدہ کر کے توڑ دیا..." امام کی گفتگو اتنی تیز... اور جوشیلی تھی کہ وہ بار بار قازان کے قریب ہو جاتے.. اور ان کے گھٹنے اس کے گھٹنوں سے ٹکرا جاتے۔ اس شدت گفتار کو دیکھ کر اراکین وفد کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ قازان ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کا حکم دے دے گا۔ پھر کچھ دیر بعد قازان کے حکم سے دسترخوان چن دیا گیا۔ وفد کے تمام لوگ کھانے میں شریک ہو گئے۔ لیکن امام موصوف نے انکار کر دیا۔ قازان نے وجہ دریافت کی تو آپ نے صاف صاف کہہ دیا۔

"دسترخوان کی تمام چیزیں لوٹ مار اور غارت گری کے مال سے تیار کی گئی ہیں میں یہ حرام کھانا نہیں کھا سکتا..." ... (واقعات دنیا)

بڑوں کا حق ہے

ہر انسان کا لازم ہے کہ اپنے سے بڑے کا حق پہچانے اور اس کی توقیر و تعظیم کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی جب تعظیم و توقیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت کسی نوجوان کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کی تعظیم و توقیر کرتا ہے۔

ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن معروف کے ساتھ چلا تو وہ میرے آگے چلے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ مجھے اگر یہ معلوم ہو کہ تو مجھ سے ایک رات کے بقدر عمر میں بڑا ہے تو میں تیرے آگے نہ چلوں۔ ([illegible])

ہر حال میں خدا پر یقین ہو

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جواں مرد وہ نہیں ہے جس نے امن و سلامتی کے زمانے میں اللہ عزوجل کے ساتھ حسن معاملہ کے ساتھ زندگی گزاری ....

ہاں اگر اس پر مصیبتوں کے ایام میں زمانے کی گردشیں حائل ہو جائیں تو یہ ہے کسوٹی ....

بادشاہ مطلق ایک چیز دیتا ہے اور اسے توڑ دیتا ہے پھر دیتا ہے اور اسے چھین لیتا ہے ایسے وقت میں اس کے ساتھ حسن معاملہ اور اس کے فیصلہ پر رضا مندی سے انسان کا مرتبہ ظاہر ہوگا کیونکہ جس پر مسلسل نعمتیں ہی برستی رہتی ہوں وہ نعمتوں کے تسلسل کی وجہ سے راضی اور خوش بخت ہے اور اگر بلاؤ آزمائش کا اسے ایک جھونکا بھی پہنچ جائے تو وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا....

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "لوگ نعمتوں کی حالت میں ایک دوسرے کے بالکل برابر رہتے ہیں لیکن جب کوئی مصیبت اترتی ہے تب ایک دوسرے میں فرق ظاہر ہوتا ہے..."

لہٰذا سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنے لیے ذخیرہ تیار رکھے اور توشہ حاصل کرے اور بلاؤ مصیبت کی جنگ میں مقابلے کے لیے ہتھیار تیار رکھے کیونکہ بلاؤ آزمائش کا سامنا ہونا ضروری ہے اگر زندگی میں نہیں تو موت کے جھٹکے کے وقت تو ضروری سامنا ہوگا اور ایسے وقت میں جبکہ بلاؤ آزمائش اللہ کی پناہ... اتر آوے اور وہ اس معرفت کو نہ پاوے جو رضا یا صبر کا سبب بنتی ہے تو کفر کا خطرہ ہو جاتا ہے....

خود میں نے ایک ایسے شخص سے جس کو میں صالح اور نیک سمجھتا تھا سنا کہ وہ اپنے مرض الوفات کی راتوں میں کہہ رہا تھا کہ "میرا رب مجھ پر ظلم کر رہا ہے" بس اسی وقت سے میں ہمیشہ لرزتا کانپتا اور زاد سفر کے حصول کے لیے اہتمام کرتا رہتا ہوں....

ایسی حالت کیوں نہ ہو؟ جب کہ مروی ہے کہ شیطان اس وقت اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اسی وقت پکڑلو اگر چھوٹ گیا پھر کبھی اس پر قابو نہ پا سکو گے...

اور کون سا قلب ہے جو سانس رکنے... گھٹن پیش آنے... جان کے نکلنے اور محبوب و پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ کر انجانی چیزوں کی طرف جانے کے وقت جنہیں کبھی جانا نہ گیا ہو... ثابت قدم رہ سکتا ہے؟ جبکہ بظاہر قبر اور آزمائشوں کے سوا کچھ نہیں ہے...

اس لیے ہم اللہ عزوجل سے ایسے یقین کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں اس دن کے شر سے بچائے تاکہ قضاء وقدر کے فیصلوں پر ہم صبر کر سکیں یا (ترقی کرکے) رضا کا مرتبہ حاصل کر سکیں اور ہم سارے معاملات کے مالک کی جانب... نیز ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی اپنے بڑے بڑے وہ انعامات عطا فرمائے جو [illegible] جنتوں کو عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ اس کی ملاقات ہم کو اپنی زندگی سے زیادہ محبوب ہو [illegible] اور تمام معاملات میں اس کی تقدیر پر توکل [illegible] ہمارے لیے اپنے اختیار سے [illegible] پیدا ہو جائے....

اپنی تدبیروں کے کمال کے اعتقاد [illegible] کی پناہ کہ جب کوئی معاملہ الٹ جائے تو تقدیر کے فیصلوں پر راضی ہونے [illegible] خالص جہالت اور صریح محرومی ہے...

اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھیں (مجالس [illegible])

تنہائی میں اپنی ذات سے پردہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ حمام (غسل خانہ) میں بے لنگی باندھے نہ جائے....(ترمذی)

معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس موقع پر بدن چھپائیں اور کس موقع پر ویسے ہی چھوڑ دیں؟

آپ نے فرمایا سب سے اپنے ستر کو محفوظ رکھو سوائے بیوی یا باندی کے انہوں نے سوال کیا کبھی آدمی تنہائی میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا مناسب ہے..(ترمذی)

فائدہ... حدیث مذکور سے یہ معلوم ہوا کہ تنہائی میں بھی بلا ضرورت [illegible] (یعنی بالکل ننگا ہونا) جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرشتوں سے شرم کرنا چاہیے...([illegible] ص ۹۸)

بھٹکے آدمی کی اصلاح کا نسخہ

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ [illegible]

اگر کوئی سیدھی راہ سے بھٹک جائے [illegible] روزانہ [illegible] ۳۰۳ [illegible] پڑھا کرے [illegible] اس وقت تک پڑھا کرے جب تک اس کی حالت درست نہ ہو جائے ([illegible])

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جانثاروں کی شہادت

واقعہ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جانبازوں کی شہادت کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف چند جان نثار باقی رہ گئے تھے ان کے مقابلہ میں کوفیوں کا ٹڈی دل تھا...

اس لئے ان کے قتل ہونے سے ان میں کوئی کمی نظر نہ آتی تھی لیکن حسینی فوج میں سے ایک آدمی بھی شہید ہو جاتا تو اس میں کمی محسوس ہوتی تھی...

یہ صورتحال دیکھ کر عمرو بن عبداللہ صعدی نے امام سے عرض کیا کہ "میری جان آپ پر فدا ہو اب شامی بہت قریب ہوتے جاتے ہیں اور کوئی دم میں پہنچنا چاہتے ہیں... اس لئے چاہتا ہوں کہ پہلے میں جان دے لوں... اس کے بعد آپ کو کوئی گزند پہنچے... ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے... نماز پڑھ کر خدا سے ملنا چاہتا ہوں"..

ان کی اس درخواست پر حضرت حسینؓ نے فرمایا ان لوگوں سے کہو کہ "تھوڑی دیر کے لئے جنگ ملتوی کر دیں تاکہ ہم لوگ نماز ادا کر لیں"... آپ کی زبان سے یہ فرمائش سن کر حصین بن نمیر شامی بولا... تمہاری نماز قبول نہ ہوگی... حبیب بن مظاہر نے جواب دیا کہ "کمبخت! آل رسول کی نماز قبول نہ ہوگی اور تیری قبول ہوگی؟" یہ جواب سن کر حصین کو طیش آ گیا اور حبیب پر حملہ کر دیا... حبیب نے اس کے گھوڑے کے منہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ وہ دونوں پاؤں کھڑا ہو گیا اور حصین اس کی پیٹھ سے نیچے آ گرا...

لیکن اس کے ساتھیوں نے بڑھ کر بچا لیا... اس کے بعد حبیب اور کوفیوں میں مقابلہ ہونے لگا... کچھ دیر تک حبیب نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے... لیکن تن تنہا کب تک انبوہ کثیر کے مقابل ٹھہر سکتے تھے... بالآخر شہید ہو گئے..

ان کی شہادت کے بعد حضرت حسینؓ کا دل اور بازو ٹوٹ گیا... اور آپ بہت شکستہ خاطر ہوئے۔ مگر کلمہ صبر کے علاوہ زبان مبارک سے کچھ نہ نکلا.. حر نے آقا کو غمگین دیکھا تو رجز پڑھتے ہوئے بڑھے اور مشہور جان نثار زہیر بن قین کے ساتھ مل کر بڑی بہادری اور شجاعت سے لڑے... لیکن کب تک لڑتے... آخر میں کوفی پیادوں نے ہر طرف سے ہجوم کر دیا... اور یہ پروانہ بھی شمع امامت پر سے فدا ہو گیا...([illegible])

رعایا کا مامون سے مطالبہ

ایک شہر کے لوگوں نے مامون کے سامنے شہر کے والی کی شکایت کی.... مامون نے انہیں جھٹلایا اور کہا کہ مجھے اس کے متعلق یہ بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ بہت عادل ہے اور اپنی رعیت پر احسان کرتا ہے.... شکایت کرنے والے لوگوں کو شرم آئی کہ مامون کی بات رد کریں چنانچہ ان میں سے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس عادل والی نے پانچ سال تک خوب عدل و انصاف کر لیا ہے اب آپ اسے کسی اور شہر بھیجیں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس کے عدل و انصاف سے مستفید ہو سکیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دعائیں ملیں.... مامون ہنس پڑے اور شرمندہ ہوئے اور والی کو اس شہر سے ہٹانے کا حکم دے دیا....

سلام کے جواب کے فرض ہونیکی دلیل

قرآن پاک میں ہے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا (اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کر دیا کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو)۔۔ آیت میں سلام کا جواب دینے کا حکم ہے.... اور اللہ تعالیٰ کا حکم فرض کا درجہ رکھتا ہے اور بعض علماء نے ابتداء سلام کہنے کو افضل فرمایا ہے اس لئے کہ یہ سابق اور پہل کرنے والا ہے لہٰذا اسے سبقت کی فضیلت حاصل ہوگی.... (بستان العارفین)

گناہوں کا وبال

مردوں پر یہ دنیا کا وبال ہے کہ خود حاکم ہوتے ہوئے عورت کے محکوم بنے ہوئے ہیں.... دراصل یہ اللہ کے تابع نہیں ہوتے.... اس لئے ان کی عورتیں ان کے تابع نہیں ہوتیں.. مردوں نے اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ دکھاتے ہیں کہ یہ عورتیں تمہارے تابع پیدا کی تھیں یہ تمہارے اوپر غالب ہو رہی ہیں... انہیں اللہ نے مسلط کر دیا ہے کہ یہ ہمارا نافرمان ہے.... ذرا اس کا دماغ درست کرو

نظام الاوقات

لے کو زندگی کے لیے کم نہ جانئے — یہ گزر گیا تو سمجھئے صدی گئی
ایک پل کو کم نہ سمجھئے دور ہوگی منزل — صرف ہم نہیں چلتے راستے بھی چلتے ہیں

طلبہ کو چاہیے کہ رات دن کے اوقات کا نظام بنائیں لیکن بہت افسوس ہوتا ہے کہ طلبہ کا اکثر وقت ضائع ہوتا ہے... اگر غور سے دیکھا جائے تو عام طور پر مدارس میں تعلیمی وقت چھ سات گھنٹے ہوتے ہیں اور بعد المغرب اور بعد العشاء ایک ایک گھنٹہ تکرار وغیرہ کے لیے اس طرح یہ آٹھ نو گھنٹے ہوئے اور سونے میں چھ گھنٹے اور نمازوں کے لیے دو گھنٹے ایک گھنٹہ شام کو تفریح کے لیے اس اعتبار سے اٹھارہ گھنٹے ہوئے تو باقی چھ سات گھنٹے فضول باتوں اور لغو باتوں میں گزر جاتے ہیں... لہٰذا ان اوقات کو تحصیل علم میں ہی لگانا چاہیے... (وقت ایک عظیم نعمت)

سورۃ المزمل کی برکات

رزق کی ترقی اور برکت کیلئے یا کوئی کام بس سے باہر ہو اور کوئی وسیلہ نظر نہ آتا ہو یا اگر کسی کام میں آسانی اور جلدی مطلوب ہو تو سورۃ المزمل ایک بیٹھک میں ۴۱ مرتبہ تین دن تک پڑھیں... اس عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود نہیں ہونا چاہیے... (الدر النظیم)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مستقل مزاجی

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن لکھ رہے تھے اسی اثناء میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے استاذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اسی دوران وہ وقت آیا جو تصنیف کا تھا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس وقت تصنیف کا معمول ہے اگر اجازت ہو تو کچھ کام کر لوں تاکہ ناغہ نہ ہو... پھر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور چند سطریں لکھیں... دل نہیں لگا تو پھر واپس آ گئے لیکن بہرحال ناغہ نہ ہونے دیا... (وقت ایک عظیم نعمت)

دنیا کی فلاح

مسلمان جب تک دین کی حفاظت نہ کرے اس کو دنیا کی فلاح کبھی بھی نہ ہوگی... (ارشادات مفتی اعظم)

موت کا استحضار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موت کے قریب پہنچ کر افاقہ پا جانا بڑا عجیب خیز اور دلچسپ امر ہے کیونکہ اس وقت وہ اتنا بیدار ہوتا ہے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اسے اتنا قلق ہوتا ہے جس کی تحدید دشوار ہے اس لیے کہ وہ اپنے گزشتہ دنوں پر بے حد مغموم ہوتا ہے اور موت کے یقین کے بقدر اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ کاش اسے چھوڑ دیا جاتا کہ وہ مافات کی تلافی کر سکے اور صدق دل سے تائب ہو سکے بلکہ شدت غم کی بنا پر ایسا لگتا ہے کہ مرنے سے پہلے ہی مر جائے گا...

حالانکہ اگر ان احوال میں سے جو قریب الموت کو پیش آتے ہیں ایک ذرہ بھی عافیت اور صحت کے زمانے میں پایا جائے تو مقصود یعنی تقویٰ پر عمل حاصل ہو جائے گا...

پس سمجھدار وہی ہے جس نے اس وقت کا تصور کیا پھر اس کے مطابق عمل کیا اور جسے اس وقت کا سچا تصور نہ ہو سکے وہ اپنی بیداری کے بقدر ہی تصور کرے کیونکہ اتنا مراقبہ بھی اسے خواہشات سے روکنے کے لیے اور عمل کی کوشش پر ابھارنے کے لیے کافی ہے اور اگر کوئی ایسا ہو جس کی نگاہوں میں ہر وقت وہ گھڑی پھرتی رہتی ہو تو وہ اس حالت کا قیدی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب صبح کرتے تو اپنی بیوی سے فرماتے کہ اگر آج میں مر جاؤں تو فلاں مجھے غسل دے اور فلاں اٹھا کر لے جائے...

اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاؤ۔ اس نے کہا اگر ظہر کی پڑھاؤں گا تو عصر کی نماز نہیں پڑھاؤں گا... آپ نے فرمایا "اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں امید ہے کہ تم عصر تک زندہ بھی رہو گے طول امل سے اللہ کی پناہ..."

اور ایک آدمی نے آپ کے سامنے کسی دوسرے کا غیبت کے طور پر ذکر کیا تو اس سے فرمایا "اس وقت کو یاد کرو جب لوگ تمہاری آنکھوں پر روئی کا ٹکڑا رکھیں گے" (جب تم مر جاؤ گے) (مجالس جوزیہ)

جسمانی روحانی امراض کیلئے نسخہ شفا

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ (سورۃ انبیاء ۶۹)

بخار کی تیزی ختم کرنے کیلئے پڑھ کر مریض پر دم کریں اور غصہ و ضد کو ختم کرنے کیلئے بھی اس دعا کا استعمال مفید ہے... (قرآنی مستجاب دعائیں)

تکبر کے درجات

کبر کے تین درجے ہیں:

(۱)..... دل میں ہو یہ ۔ استکبار ہے....

(۲) دل میں ہو... اور افعال سے بھی ظاہر ہو یہ اختیال ہے..

(۳)..... دل میں ہو.... افعال سے ظاہر کرتا ہو اور زبان سے بھی کہتا ہو... یہ فخر ہے.. (ارشادات مفتی اعظم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تواضع

تواضع کا خاصہ ہے رفعت اور عظمت تو جو جتنا رفیع المرتبہ ہوگا اتنی ہی اس کے اندر تواضع ہوگی.. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں. اور اکمل الخلائق ہیں... اس لئے جتنی بھی آپ کی عظمت اور آپ کا احترام ہو وہ کم ہے لیکن تواضع کا غلبہ یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر آپ کسی اونچی جگہ کو خود منتخب نہیں کرتے تھے صحابہ ادھر ادھر بیٹھے ہیں بیچ میں آپ بھی بیٹھے ہیں یہ اللہ کی دی ہوئی بڑائی تھی کہ جس مجلس میں آپ ہوتے تھے سب سے بلند آپ ہی نظر آتے تھے... آپ چلتے تھے تو یہ نہیں کہ مجمع آپ کے پیچھے پیچھے ہے بلکہ کچھ آگے ہیں کچھ پیچھے کچھ دائیں کچھ بائیں اس طرح چل رہے ہیں... (خطبات حکیم الاسلام)

صحبت میں نیت کے مطابق اثرات

بزرگوں کی طرف لوگوں کے آنے کی اور ان کی صحبت میں رہنے... بیٹھنے اٹھنے کی اور بیعت ہونے کی اور تعلق قائم کرنے کی نیتیں مختلف ہوتی ہیں. اسی نیت کے اعتبار سے نفع ہوگا اگر اس کی نیت حق تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط اور قوی تر بنانے کی ہے تو ویسا ہی فائدہ ہوگا. اور اگر کسی دنیوی منفعت حاصل کرنے کی ہے تو اسی نسبت سے دنیا بھی حاصل ہو جائے گی.. کہ لوگوں کی نظروں میں اعتبار و اعتماد قائم کر لیتا ہے کہ یہ صاحب فلاں بزرگ کے پاس بیٹھتے ہیں.. فلاں بزرگ سے خصوصی نسبت کی قدر رکھتے ہیں یہ ان کی اولاد میں سے ہیں ان کے دوستوں میں سے ہیں ان کے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں جب دنیا کے حاصل کرنے کی نیت کی ہے تو ان کو دنیا کا نفع پہنچ جائے گا. (ملفوظات [illegible])

شہدائے بنو ہاشم کی تعداد اور ان کی تجہیز و تکفین

واقعہ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہتر (۷۲) آدمی شہید ہوئے....
ان میں بیس (۲۰) آدمی خاندان بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے....

۱- حسین بن علی رضی اللہ عنہ
۲- عباس بن علی رضی اللہ عنہ
۳- جعفر بن علی رضی اللہ عنہ
۴- عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ
۵- عثمان بن علی رضی اللہ عنہ
۶- محمد بن علی رضی اللہ عنہ
۷- ابوبکر ابن علی رضی اللہ عنہ
۸- علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ (علی اکبر)
۹- عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ
۱۰- ابوبکر بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۱- عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۲- قاسم بن حسن رضی اللہ عنہ
۱۳- عون بن عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ
۱۴- محمد عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
۱۵- جعفر بن عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۱۶- عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۷- عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۸- مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۹- عبداللہ بن مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
۲۰- محمد بن ابو سعید بن عقیل رضی اللہ عنہ

امام کی شہادت کے بعد اہل بیت نبوی میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ.... حسن بن حسن رضی اللہ عنہ... عمرو بن حسن رضی اللہ عنہ اور کچھ شیر خوار بچے باقی رہ گئے تھے... زین العابدین رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیئے گئے اور بچے شیر خواری کی وجہ سے بچ گئے...

شہادت کے دوسرے یا تیسرے دن غاضریہ کے باشندوں نے شہداء کی لاشیں دفن کیں... حضرت حسین کا لاشہ بے سر کے دفن کیا گیا... سر مبارک ابن زیاد کے ملاحظہ کے لئے کوفہ بھیج دیا گیا...

ابن زیاد کے سامنے جب سر مبارک پیش ہوا تو چھڑی سے لب و دندان مبارک کو چھیڑنے لگا... حضرت زید بن ارقم بھی موجود تھے... ان سے یہ نظارہ نہ دیکھا گیا... فرمایا... "چھڑی ہٹا لو... خدائے واحد کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کو ان لبوں کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے"... یہ کہہ کر رو دیئے... ابن زیاد بولا... خدا تیری آنکھوں کو ہمیشہ رلائے... اگر تو بڑھاپے سے سٹھیا نہ گیا ہوتا اور تیرے حواس جاتے نہ رہے ہوتے... تو تیری گردن اڑا دیتا....

سلام کا جواب نہ دینا

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو فرشتے اس کو جواب دیتے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت کرتے ہیں جنہوں نے جواب نہیں دیا...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے ارشاد فرمایا آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ ...(ایمان حرمین)

اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا

۱... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھائے تو اللہ کی تعریف کرے اور جب پانی پیئے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے....

۲... دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس وقت تک راضی رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور تفرقہ بازی نہ کریں اور قیل وقال کو مکروہ فرمایا اور کثرت سوال اور مال کے ضیاع کو بھی مکروہ دیکھا....

۳... ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے رب کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے.... ۴... ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اس میں رب کی رضا ہے.. (اعمال ولی)

بیوی کو شوہر نہ بنائیں

میاں بیوی کا آپس میں تعلق ایسا ہو کہ شوہر شوہر رہے بیوی بیوی رہے ..شادی سے پہلے مرد یہ طے کرے کہ میں مرد رہوں گا بیوی نہیں بنوں گا.... اگر اسی وقت یہ فیصلہ کر لیا تو پوری زندگی راحت اور سکون سے گزرے گی.. اگر شروع ہی سے میاں بیوی یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہم دونوں اللہ کے بندے ہیں.... اس لئے اللہ کے حکم کے مقابلے میں ہم اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دیں گے تو پھر معاملہ بہت آسان ہو جائے گا. الغرض عورتوں سے خدمت وغیرہ اور حسن معاشرت میں ان کو زیادہ سے زیادہ رعایت کی جائے (بے جا سختی.. بدکلامی سے بچا جائے بلکہ محبت سے پیش آئیں) اور حدود اللہ پر قائم رکھنے میں عورتوں کی ذرا بھی رعایت نہ کی جائے....

حضرت اجمیری رحمہ اللہ کے نفع عام کی وجہ

حضرت خواجہ صاحب اجمیریؒ سے تو بے انتہا لوگ مسلمان ہوئے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔ بعض لوگ اسلام نہ لائے ۔۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی پانچ طرح کے ہوتے ہیں....

ا...عاقل سائل ...مائل جاہل مجادل ...

اول چار قسم کے لوگوں کو نفع ہوتا ہے... پانچویں قسم کے آدمی کو ہدایت نہیں ہوتی خواجہ صاحب سے جو اسلام لائے ۔وہ انہیں چار قسم کے لوگ تھے .. اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض لوگ جو اسلام نہیں لائے... وہ پانچویں قسم کے تھے .. مجادل کو نفع نہیں ہوتا ۔ شیطان مجادل تھا مردود ہوا مجادل کی طبیعت ضدی ہوتی ہے اس کی مثل مشہور ہے پنچوں کا فیصلہ سر پر مگر پرنالہ یہیں بہے گا یہیں پر اس تقریر سے اشکال جاتا رہا...(مجالس [illegible])

نماز معراج مومن

ایک دفعہ نماز میں امام کو سہو ہو گیا ۔ سلام پھیر کر انہوں نے موذن سے پوچھا...کیا بے وضو اذان دے دی تھی .. اللہ اللہ یہ لوگ تھے طہارت کامل والے .. ان کی نظر کہاں تک پہنچی تھی .. ان کے ادراکات کس درجہ لطیف تھے... میں نے جو کچھ پایا ہے...اپنے حضرت سے ہی پایا ہے ...ان ہی کے فیض کا اثر ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر قیامت تک ... مسلمانوں کو جو کچھ ملا ہے... وہ نماز میں ہی ملا ہے اور جو ملے گا نماز میں ملے گا... نماز کی حالت سجدہ میں بندہ کا سر خدائے پاک کے قدموں میں ہوتا ہے ...اس حالت سے بڑھ کر اور کیا حالت ہوگی... یہی معراج مومن ہے .. جب اللہ کا قرب حاصل ہو گیا .. تو جو کچھ بھی ملے وہ کم ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ پاک کی باتیں ہوئیں اللہ پاک نے فرمایا میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو ...(ارشادات مدنی)

حقیقی بالغ

طبعی بالغ وہ ہے جس سے منی نکلے... اور حقیقی بالغ وہ ہے جو منی سے نکل جائے (یعنی خودی اور غیر سے نکل جائے). (ارشادات مفتی اعظم)

اللہ والوں نے وقت کیسے گزارا؟

(۱)... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک قرآن پاک دن میں تلاوت کرتے اور ایک قرآن پاک رات میں تلاوت کرتے اور تین قرآن پاک تراویح میں پورا کرتے تو کل ان کے تریسٹھ (۶۳) قرآن پاک ہو جاتے تھے....

(۲)... ایک بزرگ تھے ان کی اسی (۸۰) سال عمر تھی اور اسی سال کی عمر میں روزانہ ستر مرتبہ کعبۃ اللہ کا طواف کیا کرتے تھے.... ایک طواف کے سات چکر ہوتے ہیں تو ستر طواف کے چار سو نوے چکر اور ہر طواف کی دو رکعت واجب الطواف.... ان کو ستر سے ضرب دو تو ایک سو چالیس نفلیں ہو گئیں.... اب ہم اگر کسی دن ایک سو چالیس نفلیں پڑھیں تو پھر آخر کی سمع اللہ کی جگہ اوئی نکلے گی اور یہ ان کی زندگی کا ایک معمول تھا.... باقی اعمال اور معمولات اس کے علاوہ ہوا کرتے تھے...

(۳)... امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وقت کے چیف جسٹس تھے... عالم اسلام کے اپنے زمانے میں سب سے بڑے قاضی تھے.... وہ سارا دن دین کا کام کرتے... جب رات ہوتی تو ہر رات میں دو سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے.... اتنے معروف بندے اور رات کو اتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے انہوں نے دین کے لیے اپنی زندگیاں خوب گزاریں۔

(۴)... چنانچہ ہمارے ایک بزرگ گزرے ہیں خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں وضو کر کے اپنی زمین میں کام کرنے کے لیے نکلتا تھا اور زبان سے اللہ کا ذکر بھی کرتا تھا.... ہر روز ستر ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کرنے کا میرا معمول ہوا کرتا تھا.... ہمارے لیے ایک تسبیح پڑھنی سبحان اللہ کی مشکل ہوتی ہے.... چنانچہ کتنے لوگ ہیں روزانہ دس ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں....

(۵)... ایک عالم ایک بزرگ سے بیعت ہوئے تو انہوں نے شیخ کے ناشتے کے لیے دعوت دی.... کہنے لگے کہ حضرت میرے والد عاشق قرآن تھے.... میں نے ان سے کہا کہ بھائی اب ہمیں ناشتے میں اتنی دلچسپی نہیں رہی.... ان کے حالات سننے میں دلچسپی زیادہ ہو گئی ہے.... آپ ہمیں اپنے والد کے واقعات سنائیں.... وہ کہنے لگے کہ میں ایک واقعہ سناتا ہوں.... میرے

والد گرامی کو کسی بزرگ نے بتایا کہ اگر دو سال تک روزانہ ایک قرآن مجید کی تلاوت کرو گے تو قرآن مجید کا فیض تمہاری آئندہ نسل میں جاری ہو جائے گا.... میرے والد صاحب نے اس کا ارادہ کر لیا اور روز قرآن پاک پڑھنے کا معمول بنا لیا.... ایک قرآن مجید روزانہ پڑھنا.... سردی.... گرمی.... خوشی.... غمی.... صحت.... بیماری.... دکھ.... چونکہ ہر حال میں انہوں نے روزانہ ایک قرآن مجید پڑھا.... حتیٰ کہ دو سال مکمل ہوئے.... کہنے لگا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرے والد کے جتنے بیٹے اور جتنی بیٹیاں ان کے آگے جتنے بیٹے جتنی بیٹیاں دس سال سے اوپر کی عمر کے سب کے سب قرآن پاک کے حافظ ہیں.... میرے والد کی نسل میں نرینہ اولاد یا مادینہ اولاد ہمارے خاندان کا دس سال کے اوپر کا ہر بچہ قرآن پاک کا حافظ ہے.... اللہ اکبر! یہ لوگ ابھی زندہ ہیں.... قرون اولیٰ کی باتیں نہیں کر رہے.... اگر یہ لوگ آج کے اس دور میں اتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے ہیں تو کیا ہم روزانہ ایک پارے کی تلاوت نہیں کر سکتے....

(۲).... ہمارے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک بزرگ عالم تھے وہ کہنے لگے جب میں اپنے حضرت سے بیعت ہوا تو انہوں نے مجھے ایک قرآن پاک روزانہ تلاوت کا حکم دیا.... خود مجھے فرمانے لگے کہ اس وقت مجھے بیعت ہوئے چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ان چالیس سالوں میں ایک دن بھی قرآن پاک کا ایک پارہ پڑھنا اس میں ناغہ نہیں ہوا تو پھر سوچیں کہ ہم اس دن کیا کریں گے؟ کرنے والے آج کے دور میں بہت کچھ کر رہے ہیں ہم نے تو دیکھا حفاظ کو بھی رمضانی حافظ بس رمضان آیا تو دن رات بھاگ دوڑ کر کے پکا کر لیا اور اس کے بعد ان میں اور عام نوجوان میں کوئی فرق نہیں....

(۳).... ایک قریبی تعلق والے دوست کی والدہ صاحبہ قرآن مجید کی حافظہ ہیں.... اللہ تعالیٰ کی شان ان کو قرآن مجید اس طرح یاد ہے کہ جس طرح عام لوگوں کو سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے.... جب چاہیں جس وقت چاہیں جہاں سے پوچھیں ایک لفظ بولیں وہ اسی سے آگے پڑھنا شروع کر دیتی ہیں.... اللہ تیری شان وہ حیران ہوتی ہیں کہ کیا حافظ قرآن بھی بھولتے ہیں اور واقعی جو محنت کرتے ہیں اللہ رب العزت ان کو نعمت عطا فرماتے ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

عرفانِ خداوندی ایک عطیہ ہے

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت میں عارفین سے بہتر زندگی گزارنے والا کوئی نہیں کیونکہ عارف اپنی خلوتوں میں اللہ سے انسیت حاصل کرنے کا خوگر ہوتا ہے....

اگر اسے نعمتیں ملتی ہیں تو وہ جانتا ہے کہ کہاں سے آئی ہیں اور اگر تلخیاں پیش آئی ہیں تو اس کے پاس پہنچ کر شیریں بن جاتی ہیں کیونکہ اسے مبتلا کرنے والی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اگر وہ کچھ مانگتا ہے اور مقصود کے ملنے میں تاخیر ہوتی ہے تو اس کا بھی مقصود وہی بن جاتا ہے جو تقدیر کا فیصلہ ہو کیونکہ اسے اللہ کی حکمت اور اس کی مصلحت بینی کا علم ہوتا ہے اور اس کی حسن تدبیر پر اعتماد ہوتا ہے.... اور عارف کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مراقبہ کرتا رہتا ہے اور اس کی نظروں میں ہونے کا تصور رکھتا ہے اور اس کی طرف یقین کی نگاہ سے دیکھتا ہے.... پھر اس کی معرفت کی برکت اس کے ایک ایک عضو میں سرایت کر جاتی ہے اور اسے سنوار دیتی ہے....

فَإِنْ نَطَقْتُ فَلَمْ أَنْطِقْ بِغَيْرِكُمْ   وَإِنْ سَكَتُّ فَأَنْتُمْ عَقْدُ إِضْمَارِي

"اگر بولتا ہوں تو آپ کے سوا کسی اور کی گفتگو نہیں کرتا اور اگر چپ رہتا ہوں تو آپ ہی میرے دل کے راز ہوتے ہیں...."

جب اس پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کی نظر سبب سے ہٹ کر مسبب تک پہنچ جاتی ہے.... لہٰذا وہ اس کی معیت میں خوشگوار زندگی گزارتا ہے اگر چپ رہتا ہے تو اس کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے اور اگر بولتا ہے تو وہی باتیں بولتا ہے جن سے وہ راضی ہو.... اس کا دل بیوی بچوں میں نہیں لگا رہتا اور کسی کی محبت کا دامن نہیں پکڑتا.... اپنے جسم سے تو وہ مخلوق کے ساتھ رہتا ہے لیکن اس کی روح روح کے مالک کے پاس رہتی ہے....

یہی وہ شخص ہے جس پر دنیا کا کوئی فکر نہیں اور اسے دنیا سے کوچ کے وقت کوئی غم نہ ہوگا قبر میں اسے ذرا بھی وحشت نہ ہوگی اور حشر میں اس پر کچھ خوف نہ ہوگا....

رہا غیر عارف! تو وہ لغزشیں کرتا رہتا ہے اور مصیبتوں میں چیخ و پکار کرتا رہتا ہے کیونکہ اسے مبتلا کرنے والے کی معرفت نہیں ہوتی اور اپنی ضرورت پوری نہ ہونے پر وحشت زدہ

ہوتا ہے کیونکہ اسے سلطنت کی معرفت نہیں ہوتی ... اپنے ہم جنسوں سے مانوس ہو جاتا ہے
کیونکہ اسے رب کی معرفت نصیب نہیں ہوتی .. دنیا کے کوچ سے اس لیے ڈرتا ہے کہ اس
کے پاس توشہ نہیں ہوتا اور منزل کی پہچان نہیں ہوتی ...

کتنے علماء اور زہاد ایسے ہیں جنہیں معرفت کا اتنا ہی حصہ ملتا ہے جتنا عام افراد کو ملتا ہے
بلکہ کبھی کبھی تو کاروبار کی معرفت میں ان لوگوں سے بڑھ جاتا ہے ..

عوام میں سے کتنے افراد ہیں جن کو وہ معرفت مل گئی جو باوجود عالم و زاہد کی کوششوں کے ان
کو نہ مل سکی... معرفت خدا تعالیٰ کی عطیہ اور تقسیم ہے اور اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا
ہے... ([illegible])

دین الٰہی اور عقل

قرآن کریم میں جتنے احکام ہیں وہ مدلل ہیں ان میں دلائل اور مسائل سب جمع
کر دیئے گئے ہیں یہ علمی معجزہ ہے دلائل کا سمجھنا یہ عقل کا کام ہے ان کو سمجھ کر عقل
دین کے حقائق کو سمجھے گی پھر انہیں حقائق میں سے اجتہاد اور استنباط کرے . مسائل
نکالے گی جب اجتہاد چلے گا قیاس چلے گا استنباط چلے گا تو دین پھیل کر ایک گلدستہ بن
جائے گا.. کہ اصول میں سے فروع نکال لے اور بہت سے فروع جمع کر کے اصول بنا
لے یہ عقل ہی کا کام ہے کہ اس نے بنے بنائے دین کو جو آسمان سے اترا ہے اس
میں کاوش کر کے اس کی تفصیلات کو کھول دیا اس لئے عقل بے کار نہیں. بلکہ ضروری ہے
اسلام تو ایک ایسا دین ہے جو بے وقوفوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا. وہ جب سمجھ میں آئے گا
تو عقلمندوں ہی کی سمجھ میں آئے گا اس لئے کہ اس میں دلائل ہیں... (خطبات حکیم الاسلام)

گناہوں کا خیال

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت جنید بغدادی کے استاذ بھی ہیں) کا
ارشاد ہے کہ کسی گناہ کو دل میں خیال بھی نہ لاؤ یعنی اس سے بچتے رہو مگر دل میں وقت
گزری کسی گناہ سے بچنے کا خیال آنا یہ بھی ذکر ہے ([illegible])

معاملات ومعاشرت

نوافل اور اذکار و اوراد سے قلب میں جو انوار پیدا ہوتے ہیں... اس سے ایک روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے... لیکن اس طاقت کا استعمال بارگاہ خلوت حق میں نہیں ہے... بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا... بے جا غصہ کو ضبط کرنا... بدنظری سے آنکھوں کو محفوظ رکھنا... مخلوق کی خطاؤں کو معاف کرنا... شہوت اور غضب سے مغلوب نہ ہونا... کسی کو حقیر نہ سمجھنا... انتقام نہ لینا... اپنے کو مخلوق خدا کا خادم سمجھنا... اکرام مومن کرنا... اپنے کو بڑا نہ سمجھنا وغیرہ وغیرہ میں ہے... اگر خلوت میں ذاکر شاغل ہے... اور مخلوق خدا پر ظالم اور مغلوب الغضب ہے تو اس شخص نے روحانی طاقت کا صحیح استعمال نہیں کیا... (ارشادات عارفی)

دین اور اس کی حفاظت

دین مجموعہ ہے عقیدہ اور عمل کا... جس شخص نے عقیدہ اور عمل اپنے دل میں محفوظ کر لیا تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ امر دینی محفوظ ہو گیا... یہ دین کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو مجسمہ یا تصویر ہو اس کی حفاظت کرو... یہ تو ہر شخص کے اندر ہے... جس نے اپنے اندر محفوظ کر لیا وہ محفوظ ہو گیا... اب لوگ اسلام کے تحفظ کی صورتیں تلاش کرتے ہیں... اور اسلام کو ایک مجسمہ فرض کر رکھا ہے... کہ وہ کھڑا ہے اور الیکشن کے موقعہ پر زیادہ فکر کرتے ہیں... کہ یہ کیسے باقی رہے گا اور اس کی تدبیر الگ سے کرتے ہیں... کہ اس کی حفاظت کرو حالانکہ وہ اپنے اندر ہے اور وہ عقیدہ اور عمل ہے... (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر و شغل فہم قرآن کیلئے مثل شرط ہیں

ذکر شغل... وہ قرآن پاک اور حکم احکم الحاکمین کو ماننا ہے... تو بطور قاعدہ کلیہ کے سمجھنا چاہیے کہ ذکر و اشغال فہم قرآن پاک کے لیے مثل شرط ہے... جیسے وضو شرط ہے صحت صلوٰۃ کے لیے جس طرح نماز بلا وضو کے صحیح نہیں ہو سکتی... اسی طرح قرآن کے صحیح معانی و مطالب کو سمجھنا بلا ذکر و شغل کے نہیں ہو سکتا... کیونکہ ذکر و شغل سے باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے... جس سے قرآن کے معانی سمجھنا آسان ہو جاتا ہے... (خطبات مسیح الامت)

استقامت کا مقام

ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ جا رہے تھے.....دوپہر کا وقت تھا.....انہیں نیند آئی.....وہ قیلولہ کی نیت سے ایک درخت کے نیچے سو گئے.....کچھ دیر لیٹنے کے بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو انہیں ایک آواز سنائی دی.....انہوں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ اس درخت میں سے آواز آرہی تھی جس کے نیچے وہ لیٹے ہوئے تھے.....جی ہاں.....جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تو ایسے واقعات رونما کر دیتے ہیں.....درخت ان سے کہہ رہا تھا

"یاسری اکن مثلی" اے سری تو میرے جیسا ہو جا.....وہ یہ آواز سن کر بڑے حیران ہوئے.....جب پتہ چلا کہ یہ آواز درخت سے آرہی ہے تو آپ نے اس درخت سے پوچھا....."کیف اکون مثلک" اے درخت میں تیرے جیسا کیسے بن سکتا ہوں؟

درخت نے جواب دیا" ان الذین یرمونی بالاحجار فارمیھم بالاثمار"

اے سری! جو لوگ مجھ پر پتھر پھینکتے ہیں میں ان لوگوں کی طرف اپنے پھل لوٹاتا ہوں.. اس لئے تو بھی میرے جیسا بن جا.....وہ اس کی بات سن کر اور بھی زیادہ حیران ہوئے.....

مگر اللہ والوں کو فراست ملی ہوتی ہے لہٰذا ان کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ اگر یہ درخت اتنا ہی اچھا ہے کہ جو اسے پتھر مارے.....

یہ اسے پھل دیتا ہے تو پھر اللہ رب العزت نے درخت کی لکڑی کو آگ کی غذا کیوں بنایا؟

انہوں نے پوچھا کہ اے درخت! اگر تو اتنا ہی اچھا ہے تو "فکیف مصیرک الی النار" پھر کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ کی غذا کیوں بنا دیا؟

اس پر درخت نے جواب دیا اے سری! میرے اندر یہ خوبی بہت بڑی ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک خامی بھی بہت بڑی ہے.. اس خامی نے میری اتنی بڑی خوبی پر پانی پھیر دیا.. اللہ تعالیٰ کو میری خامی اتنی ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ کی غذا بنا دیا ہے...

میری خامی یہ ہے کہ "انا ملت بالھوا ھکذا ھکذا" جدھر کی ہوا چلتی ہے میں ادھر کو ہی ڈول جاتا ہوں.. یعنی میرے اندر استقامت نہیں ہے.....(اللہ اکبر کبیرا)

رضا کے درجات اور اس کے مراتب اور اس کا حکم

اللہ پاک کی رضا کا مدار نیک اعمال میں کثیر اعمال پر ہوتا ہے اور اس کے مختلف درجات اور منازل ہیں... مثلاً صوفیا کے منازل... سالکین کے منازل وغیرہ....

اس کا حکم یہ ہے کہ اصل رضا کا حصول واجب ہے اور بلند منازل کا حصول مستحب ہے رضا کے حصول کیلئے ایک اصل ہے اور اس اصل کے اعلیٰ مراتب ہیں... لہٰذا ان اصول کے ذریعے سے رضا کا حاصل کرنا واجب ہے... جس کے پاس اللہ کی رضا اور رسول کی رضا اور دین و شریعت اور احکام کی رضا ہو اگر ان امور کی رضا نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں....

لہٰذا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ وحدہ لا شریک اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور رضا کے درجات کے ساتھ ساتھ اور بھی لازم ہیں ..

یہاں رضا بالشرع سے مراد یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے بندے پر واجب کی ہے اس کو عمل میں لائے خواہ وہ اس کے نفس پر گراں کیوں نہ گزرے... اور جس چیز سے اللہ نے روکا ہے اس سے رکے اگرچہ اس کے نفس پر گراں گزرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا اور بندوں کے کفر پر بھی راضی نہیں ہوتا... جس طرح منافقین کو اللہ کا یہ فرمان اچھا نہیں لگتا بلکہ وہ ایسی چیز کی پیروی کرتے ہیں جس پر اللہ ناراض ہوتا ہے اور اللہ کی رضا مندی ناپسند ہے.... ([illegible])

امیر المومنین کی حالت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اندر اس درجہ بے نفسی تھی کہ تنہائی میں بیٹھ کر حیرت میں ہیں کہ مجھے کس طرح خلیفہ بنا دیا مجھ میں تو یہ لیاقت نہیں تھی... جن لوگوں کے قلوب اتنے پاک اور صاف ہیں کہ سلطنت اتنی بڑی کہ سلاطین عالم کانپتے ہیں حضرت عمرؓ کا نام سن کر... اور خود حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھو تو ان کے دل میں خطرہ بھی نہیں کہ میں کوئی چیز ہوں۔ حیرت سے خود کہہ رہے ہیں کہ کیا میں امیر المومنین ہوں" (ملفوظات حکیم [illegible])

سفر آخرت کی شان

آخرت کی منزل عظیم الشان ہے... کہ ایک غریب آدمی... مرنے کے بعد بڑے بڑے سلاطین اور بڑے بڑے مشائخ اور علماء کے کندھوں پر قبرستان تک جاتا ہے... جو مقتدی تھا... اب امام کے کندھے پر جا رہا ہے... عظیم الشان سفر کا اکرام ہے... جنازہ کے آگے نہ چلو... جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے زندہ لوگ نہ بیٹھیں... بادشاہوں کی سواری کا رہی ہوتی ہے... اور مرنے کے بعد اشرف المخلوقات کے کندھوں پر جا رہا ہے... خادم کا جنازہ مخدوم کے کندھوں پر ہے۔ جس سفر کی ابتداء کی یہ شان ہے تو اس کے اور منازل کی کیا شان ہوگی...

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے   تابکے غفلت سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے   ختم ہر فرد بشر ہونے کو ہے
قبر میں میت اترنی ہے ضرور   جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
تو برائے بندگی ہے یاد رکھ   ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے   کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

(مجالس ابرار)

تقویٰ کا مفہوم

تقویٰ بہت آسان ہے۔ سارے گناہوں سے بچنے کا نام۔ تقویٰ نہیں... گناہوں سے بچنے کی کوشش کا نام تقویٰ ہے۔ قرآن میں ہے۔ جتنا تم کر سکتے ہو... اتنا کرو... (ارشادات مفتی اعظم)

نماز کا ثمرہ

نماز چونکہ حقیقی عبادت ہے اس پر ثمرہ کیا مرتب ہوتا ہے تو حقیقی معنی میں جو ثمرہ ہے وہ یہ ہے کہ نماز استعداد پیدا کرتی ہے دیدار خداوندی کی۔ قیامت میں جو دیدار ہو گا اس کی مشق یہاں سے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب آدمی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے تو ظاہر میں اس کی نگاہ چٹائی پر ہے لیکن حقیقت میں وجہ اللہ پر ہے... (خطبات حکیم الاسلام)

بیوی کا پیار والا نام رکھنا سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہت ہی محبت کیساتھ پیش آتے تھے....
چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں تم میں سے اپنے اہل خانہ کیلئے سب سے بہتر ہوں"....

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے۔ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پیالے میں پانی پی رہی تھیں... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے فرمایا... حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا... ان کا نام تو عائشہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو محبت کی وجہ سے حمیرا فرماتے تھے۔ اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کا محبت میں کوئی ایسا نام رکھے جو اسے بھی پسند ہو اور اسے بھی پسند ہو... ایسا نام محبت کی علامت ہوتا ہے اور جب اس نام سے بندہ اپنی بیوی کو پکارتا ہے تو بیوی قرب محسوس کرتی ہے یہ سنت ہے...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرمایا کہ حمیرا میرے لئے بھی کچھ پانی بچا دینا تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی پیا اور کچھ پانی بچا لیا... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے پیالہ حاضر خدمت کر دیا... حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ ہاتھ میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے لگے تو آپ رک گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا "حمیرا تو نے کہاں سے لب لگا کر پانی پیا تھا؟ کس جگہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا؟" انہوں نے نشاندہی کی کہ میں نے یہاں سے پانی پیا تھا... حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اپنے مبارک لب اسی جگہ پر لگا کر پانی نوش فرمایا... خاوند اپنی بیوی کو ایسی محبت دے گا تو وہ کیوں گھر آباد نہیں کرے گی...

اب سوچئے کہ رحمۃ للعالمین تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ آپ سید الاولین والآخرین ہیں۔ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ کا بچا ہوا پانی پیا... ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچا ہوا پانی وہ پیتیں... مگر یہ سب کچھ محبت کی وجہ سے تھا۔ (اصلاحی خطبات)

لفظ "اَللّٰہ" کا ذکر نفسیاتی امراض کیلئے بہترین علاج

ہالینڈ کے ماہر نفسیات نے انکشاف کیا ہے کہ لفظ "اَللّٰہ" کا ذکر افسردگی اور ذہنی تناؤ کے شکار مریضوں کے لئے بہترین علاج ہے بلکہ اس شخص کو دیگر نفسیاتی بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے... ڈچ ماہر نفسیات وینڈر ہاون نے اپنی نئی دریافت میں اعلان کیا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ اور لفظ "اَللّٰہ" کا بار بار ورد کرنا مریض یا صحتمند شخص پر بہتر اثر کرتا ہے... ڈچ پروفیسر نے مطالعہ اور تحقیق سے گزشتہ ۳ سال سے مریضوں پر تجربے کر رہے ہیں... ان میں بیشتر مریض غیر مسلم تھے جو عربی نہیں بول سکتے تھے... انہیں لفظ "اَللّٰہ" صاف طور پر بولنے کی تربیت دی گئی... اس کا غیر معمولی نتیجہ برآمد ہوا... خاص طور پر ان مریضوں پر جو افسردگی اور تناؤ کا شکار تھے...

سعودی روزنامہ "الوطن" نے لکھا ہے کہ مسلمان جو کہ عربی پڑھ سکتے ہیں اور قرآن مجید کا مطالعہ باقاعدہ کرتے ہیں وہ خود کو نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں... ماہر نفسیات کے مطابق "اَللّٰہ" کا ہر حرف نفسیاتی امراض کے سدباب میں مؤثر ہے... اپنی تحقیق کی مزید وضاحت کرتے ہوئے وینڈر ہاون نے بتایا کہ لفظ "اَللّٰہ" کا پہلا حرف "الف" نظام تنفس سے خارج ہوتا ہے اور سانس کو کنٹرول میں رکھتا ہے... حرف "ل" کی ادائیگی کے لئے زبان کو معمولی سا تالو سے لگا کر تھوڑا وقفہ کرنے کے بعد اس عمل کو اسی ادائیگی سے دہرانے اور سانس لینے کا عمل باوقفہ جاری رکھنے سے تناؤ کو راحت حاصل ہوتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ لفظ "اَللّٰہ" کا آخری حرف "ہ" کی ادائیگی سے پھیپھڑے اور دل کا رابطہ ہوتا ہے اور ہوتے ہی یہ رابطہ دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتا ہے... (ضرب مومن ۳۰....)

وقت ایک عظیم نعمت ہے

وقت وہ سرمایہ ہے جو ہر شخص کو قدرت کی طرف سے یکساں عطا ہوا ہے جو لوگ اس سرمائے کو معقول طور سے اور مناسب موقع پر کام میں لاتے ہیں جسمانی راحت اور روحانی مسرت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے... وقت ہی کے استعمال سے ایک وحشی مہذب بن جاتا ہے اور ایک مہذب فرشتہ سیرت... اسی کی برکت سے جاہل... عالم... مفلس... تونگر... نادان... دانا بنتے ہیں... وقت ایک ایسی دولت ہے جو شاہ و گدا... امیر و غریب... طاقتور اور کمزور سب کو یکساں ملتی ہیں...

تقویٰ اور استحضار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے تقویٰ کے ذریعہ بلند رتبہ حاصل کرنے والے شخص! تجھے خدا کا واسطہ تقویٰ کی عزت کو گناہوں کی ذلت کے عوض بیچ نہ دینا اور شہوت کی دوپہر میں خواہشات کی پیاس پر صبر کرنا اگرچہ پیاس سخت ہو اور جلا ڈالے... پھر جب صبر کے مراتب حاصل کر لیتا تب جو چاہتا خدا سے مانگ لیتا کیونکہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو اگر اللہ پر قسم کھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتے ہیں..

واللہ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر نہ کیا ہوتا تو زمین کو کوڑے سے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ کر پاتے اور اگر انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواہشات کو ترک کرنے کی مشقت نہ برداشت کی ہوتی (جبکہ ان کے عزم و ارادہ کا واقعہ جس نے سنا کہ اگر اللہ نے مجھے کسی جنگ میں حاضر ہونے کا موقعہ عطا فرمایا تو دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں.. چنانچہ احد کے موقع پر جنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ قتل کر دیئے گئے. پھر صرف اپنی انگلیوں کی پوروں سے پہچانے جا سکے اگر ان کا یہ عزم نہ ہوتا تو جس وقت یہ قسم کھائی

واللہ لا یکسر سن الربیع... (خدا کی قسم ربیع کا دانت نہیں ٹوٹے گا)

اس وقت چہرے پر اس قدر اطمینان نہ ہوتا...

تمہیں خدا کا واسطہ! ذرا ممنوعات سے باز رہنے کی عادت چکھ کر دیکھو... یہ ایسا درخت ہے جس پر دنیا کی عزت اور آخرت کے شرف کا پھل آتا ہے اور جب بھی خواہشات کی طرف تمہاری پیاس بڑھے تو دعا و امید کے ہاتھ اس کی ذات کے سامنے پھیلاؤ جس کے پاس مکمل آسودگی کا سامان ہے اور اس سے عرض کرو کہ "بار الہا! طبیعت اپنی خشک سالیوں کے سبب صبر سے عاجز ہو گئی ہے اس لیے وہ بادل جلدی بھیج دیجئے جس میں لوگوں کی فریاد رسی کر سکوں اور خوب عرق نچوڑ دوں..."

تمہیں خدا کی قسم! ان لوگوں کے بارے میں سوچو جنہوں نے اپنی اکثر عمر تقویٰ اور طاعت میں گزاری پھر آخر وقت میں انہیں کوئی حادثہ پیش آ گیا تو ان کی سواری نے دیا

کے گلے پر ٹکر ماری اور دونوں جنے کے وقت میں ڈوب گئے....

"واللہ دنیا پر تف ہے نہیں بلکہ جنت پر بھی تف ہے اگر اس کا حاصل ہونا محبوب سے بے رخی کا سبب بنے..."

عام آدمی اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اہل تقویٰ حضرات نسبت سے پہلے اپنے لقب سے ہی پہچان لیے جاتے ہیں....

اے وہ شخص! جو ایک لمحہ کے لیے اپنی خواہشات سے صبر نہیں کر پاتا مجھے بتا کہ تو ہے کون؟ تیرا عمل کیا ہے؟ اور تیرا مرتبہ کس مقام تک بلند ہے؟

تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ "مرد" کون ہے؟

واللہ مرد وہ ہے جسے کسی حرام شے پر دسترس حاصل ہو اور تنہائی بھی ہو اور اس کے حصول کی شدید خواہش بھی ہو لیکن اسی حالت میں اس کی نظر اس طرف چلی جائے کہ حق تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں اس لیے حق تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کو سوچنے سے بھی شرما جائے اور اس حیاء کی وجہ سے اس کی خواہش ٹھنڈی ہو جائے....

تیری حالت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ تو ہمارے لیے ایسی چیزیں چھوڑتا ہے جن کی تجھے خواہش نہیں ہوتی یا جن میں تیری شہوت ہی نہیں ہوتی یا جن پر تجھے قدرت نہیں ہوتی....

اسی طرح تیری عادت یہ ہے کہ جب تو صدقہ کرتا ہے تو روٹی کا وہ ٹکڑا دیتا ہے جو تیرے کام کا نہیں ہوتا یا ایسے شخص کو دیتا ہے جو تیری مدح سرائی کرے....

جھوٹے دعویدار! تم ہماری ولایت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک کہ تمہارے معاملات ہمارے لیے خالص نہ ہو جائیں.... اچھی چیزیں خرچ نہ کرنے لگو.... اپنی خواہشات کو چھوڑ نہ دو اور تکلیف دہ چیزوں پر صبر نہ کرنے لگو....

اگر تم اپنے کو اجیر (مزدور) سمجھ کر عمل کرتے ہو تو اس کا یقین رکھو کہ تم اپنا ثواب ہمارے پاس ذخیرہ کر رہے ہو اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے (جب غروب ہوگا تب مل جائے گا) اور اگر تم محبت کی بناء پر عمل کرتے ہو تو اس اجر کو اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کے مقابلے میں قلیل سمجھو گے اور ہماری گفتگو کی تیسرے سے نہیں ہے....(مجالس جوزیہ)

رضا کی تشریح

دنیا کی ہر تکلیف پر حق تعالیٰ کی طرف سے اجر مرحمت ہوگا اور ہر مصیبت و صدمہ پر اس قدر ثواب عطا ہوگا جس کے مقابلہ میں اس عارضی تکلیف کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ تو اس یقین سے وہ ضرور مسرور و شاداں ہوگا۔ جس وقت مولائے حقیقی کی جانب سے جو عطا ہوتا ہے اس وقت کے وہی مناسب ہوتا ہے۔ اس کے خلاف کی تمنا نہ چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ بظاہر ہمارے مقصودات حق کو بہتر سمجھ رہے ہیں۔ تو ہم کو اس میں صدمہ کی کون سی بات ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے جیسا بنایا ہے۔ اس کے لئے وہی مناسب تھا گو ہر شخص دوسروں کو دیکھ کر یہ تمنا کرتا ہے کہ میں ایسا ہوتا اور اپنی حالت پر قناعت نہیں ہوتی۔ لیکن غور کرکے دیکھے اور سوچے تو اس کو معلوم ہوگا کہ میرے لئے مناسب حالت یہی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو رکھا ہے البتہ دعا کرنا خلاف رضا نہیں

تنبیہ: شیطان کے خطرے اور شر کو دفع کرنے کے لئے معمولی توجہ اور ذکر اور دعا حول کا ورد کفایت کرتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ان کید الشیطان کان ضعیفا یعنی واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے اصل علاج شیطانی وساوس کا یہ ہے کہ قطعاً اس طرف التفات نہ ہو اور التفات نہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ان وساوس پر مغموم و متفکر نہ ہو بلکہ وسوسے سے پہلے جو حال تھا اسی طرح رہے بلکہ وسوسے کا آنا ہے مومن ہونے پر دلیل سمجھ کر مسرور ہو (افاضات حکیم الامت)

گناہوں کے ساتھ وظائف بے اثر رہتے ہیں

ایک صاحب نے رزق کیلئے دعا کرائی۔ وظیفہ بھی دریافت کیا پھر وظیفہ کے بے اثر ہونے کا شکوہ کیا میں نے عرض کیا روک آگے سے ساتھ ہیں [illegible] ہے کوئی راستہ نہیں ہے وہ کیسے منزل تک پہنچے گا ادھر وظیفہ جاری ہے ادھر گناہ بھی جاری ہیں وظیفہ موجب رزق ہے اور معاصی برکت رزق کو گھٹاتے ہیں۔ (ملفوظات)

حضرت ثابت بن وحداح رضی اللہ عنہ

معرکہ احد میں مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان جنگ بھڑک اٹھی... مسلمان یک آواز احد احد پکار رہے تھے ... یہ مسلمانوں کا اس معرکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منتخب کردہ شعار تھا...

حضرت ابوالدحداح مشرکین کی صفوں میں گھس رہے ہیں اور اپنی تلوار سے انہیں کاٹ رہے ہیں... مسلمانوں کی اگلی صفوں میں چند جانبازوں کی ایک جماعت تھی جن میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ... زبیرؓ اور ابودجانہؓ، طلحہؓ اور ان کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر شہسوار و جانباز تھے... جنہوں نے شجاعت و بہادری کی خوب داد دی... مگر جب تیر اندازوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی خلاف ورزی کی اور پہاڑی سے نیچے اتر آئے تو جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور اس غیر متوقع گھبراہٹ کی وجہ سے مسلمانوں میں اضطراب اور کھلبلی مچ گئی...

اسی گھبراہٹ کے دوران کسی نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے... یہ آواز مسلمانوں پر بجلی بن کر گری جس نے مسلمانوں کی باقی ہمت و قوت کو بھی ختم کر دیا... بعض نا امید ہو کر شکست خوردہ ہو بیٹھے کیونکہ ہر طرف پریشانی اور اضطراب کا عالم تھا اور بے خیالی اور حواس باختگی کی وجہ سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا...

جب ابوالدحداحؓ نے دیکھا کہ بعض مسلمان گم صم ہیں اور انہوں نے قتال موقوف کر دیا تو بلند آواز سے پکارا اے انصار کی جماعت میری طرف آ جاؤ میں ثابت بن وحداح ہوں... اگر نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو زندہ ہیں جن پر فنا نہیں ہے...

ان خطرناک لمحات میں حضرت ابوالدحداحؓ نے مشرکین کے شہسواروں کی ایک بڑی جمعیت کا مقابلہ کیا اور پہاڑوں کی طرح جمے رہے مگر شہادت ان کے انتظار میں تھی جو انہیں مل کر رہی...

علامہ واقدی نے ابوالدحداح رضی اللہ عنہ کی شہادت کا قصہ ذکر کیا ہے... فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں جب مسلمان متفرق تھے تو ابوالدحداح رضی اللہ عنہ آگے بڑھے جب کہ مسلمان حیران و پریشان تھے... تو وہ چلا چلا کر کہہ رہے تھے اے انصار کی جماعت میری

طرف آئے تو ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ بولے: اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالفرض شہید ہو چکے ہیں تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو زندہ ہیں انہیں موت نہیں آسکتی... اپنے دین کے لئے قتال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کریں گے اور تمہاری مدد فرمائیں گے۔

انصار کی ایک جماعت اٹھی اور ان کے ساتھ ملکر مشرکین پر حملہ کر دیا۔ ان کے مقابل ایک بڑی جمعیت تھی جس میں ان کے سردار و شہسوار تھے جیسے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ (یہ چاروں حضرات بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) یہ باقاعدہ آمادہ ہو رہے تھے ...خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو کہ لشکر کفار کی قیادت کر رہے تھے انہوں نے ان پر نیزے سے حملہ کیا جو پار ہو گیا اور یہ گر پڑے اور ان کے ساتھ جو انصار تھے وہ بھی شہید ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں میں سے یہ آخری شہید تھے۔

اسی طرح حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شہادت سے ٹھنڈی ہو گئیں جبکہ یہ جانبازی اقدام اور بہادری کی فہرست میں روشن صفحات رقم کر چکے تھے۔

پھر شہادت کی نعمت انہیں حاصل ہوئی جو جنت النعیم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بشارت والی اور شہداء کے درجات کی طرف لے گئی... وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی ملتا ہے اللہ نے انہیں اپنے فضل کرم اور احسان سے ان کی نعمتوں سے نوازا... [illegible]

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے والی عورت ملعون ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب عورت اپنے گھر سے شوہر کی رضا اور اجازت کے بغیر نکلے اس پر آسمان کے تمام فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ واپس گھر لوٹ کر نہ آجائے"...

اس حدیث سے ان خواتین کو سبق لینا چاہیے کہ جو شوہر کی عدم موجودگی میں گھر سے نکل کر جہاں دل چاہے جس کے ہاں دل چاہے چلی جاتی ہے اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ اگر شوہر کو علم ہو گیا تو کتنی ناراضگی ہوگی...

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کہتا تھا اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وجاہت تو سارے کوفہ میں تھی ہر شخص اور دوست عزت کرتا تھا اور جو بڑا آدمی صاحب اخلاق بھی ہو اور صاحب علم و فضل بھی ہو تو تمام طبقے کے لوگ اس کا احترام کیا کرتے ہیں وہ اپنے اخلاق اور اپنے اعمال کی بنا پر سب کے نزدیک محترم ہوتا ہے تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ اس شخص کے پاس گئے اس نے پوچھا کیسے تشریف آوری ہوئی؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے ایک رشتے کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ جناب کی صاحبزادی کے رشتے کا پیغام لے کر آیا ہوں... وہ بہت خوش ہوا۔ لڑکے کے بارے میں بتایا کہ لڑکا بہت اچھا ہے... پرہیزگار ہے۔ عالم ہے... وغیرہ وغیرہ اور دنیا میں جو وجاہت کی چیزیں رائج ہیں ساری گنوا دیں... وہ آدمی کہنے لگا بہت اچھا! منظور ہے... حضرت فرمانے لگے کہ جس میں نے اس کے ہنر بتا دیے ہیں تھوڑے سے عیب بھی بتا دینے چاہئیں تاکہ دھوکہ نہ ہو... تھوڑا سا اس میں عیب بھی ہے کہ وہ لڑکا یہودی ہے... یہ سن کر اس کو تو آگ لگ گئی... چہرہ سرخ ہو گیا... کہنے لگا کہ اتنے بڑے امام ہو کر آپ مجھ سے مذاق کرنے کے لئے آئے ہیں؟

وہ بھی میری بیٹی کے معاملے میں! حضرت امام صاحب برافروختہ نہیں ہوئے... بلکہ نہایت متانت سے فرمانے لگے کیوں کیا بات ہے؟

یہ برافروختہ ہونے کی چیز ہے؟

میں نے تو سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو دو بیٹیاں دی تھیں جب اس شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے ہاتھ جوڑے اور کہا آئندہ میں توبہ کرتا ہوں حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا میں یہی مسئلہ سمجھانے کے لئے آیا تھا... تیری بیٹی کے لئے اگر میں یہودی کا رشتہ لاؤں تو تجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو جائے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے شوہر کو کوئی یہودی کہہ دے تو وہ واجب القتل نہیں؟ ([illegible])

حکمت کے اسرار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اللہ عز وجل کے احکام کی تمام حکمتوں پر مطلع ہونے کے لیے اپنی عقل میں ایک طرح کی منازعت محسوس کی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احکام کی حکمتوں میں سے کوئی حکمت اس پر ظاہر نہیں ہو پاتی تو وہ حیران ہو جاتی ہے اور اس موقع پر یہ بھی ہوتا ہے کہ شیطان موقع کو غنیمت جان کر وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے کہ بھلا بتاؤ اس میں کیا حکمت ہو سکتی ہے؟

تو میں نے عقل سے کہا اے مسکین! جلد بازی کرنے سے بچ کیونکہ مصنوعات کی مضبوطی دیکھ کر صانع کا حکیم ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو چکا ہے... لہٰذا اگر کوئی حکمت تم سے مخفی رہ گئی تو وہ تمہارے ادراک کے قصور کی وجہ سے ہے...

پھر یہ کہ دنیاوی بادشاہوں کے بہت سے اسرار ہوتے ہیں (جن پر سب کو اطلاع نہیں ہو پاتی) تو تمہاری کیا حیثیت ہے کہ اس کی تمام حکمتوں پر باوجود اپنے ضعف کے مطلع ہو سکو... تمہارے لیے تو اجمالی حکمتیں کافی ہیں لہٰذا جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان کے پیچھے پڑنے سے بچو کیونکہ تم بھی اس کی ایک مصنوع ہو بلکہ اس کی مصنوعات کا ایک ذرہ ہو پھر کیونکر تم اس ذات پر حکم چلانے کی جرأت کرتے ہو جس سے تمہارا وجود ہوا ہے اور تمہارے نزدیک جس کا صاحب حکمت اور صاحب سلطنت ہونا ثابت ہو چکا ہے...

پس اپنے آلہ عقل کو اس کی قوت کے بقدر حکمتوں کے معلوم کرنے کے لیے استعمال کرو کیونکہ اس معرفت سے تم کو خدا کا خوف نصیب ہوگا اور جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان سے آنکھیں بند رکھو کیونکہ کمزور نظر والے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا مقابلہ کرے...... (ابن جوزی)

حصول نعمت کا وظیفہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ......

جس کو کسی بھی نعمت کی خواہش ہو وہ اس نعمت کو ذہن میں رکھ کر اس دعا کو پڑھتے رہے ان شاء اللہ کامیابی ہوگی... (قرآنی مجرب وظائف)

توبہ کی حقیقت

صغیرہ گناہ۔۔ اللہ پاک نیک کام کرنے سے خود بخود معاف کر دیتے ہیں اور کبیرہ گناہ بغیر توبہ، ندامت اور عزم چھوڑنے کے عہد کے معاف نہیں ہوتے۔ پہلے کیے پر ندامت ہو، آگے کے لیے عزم کریں۔ اور حقوق العباد ان کے پاس آ کر معاف کرائیں۔۔۔(ارشادات مفتی اعظم)

حقیقی عبادت نماز

حقیقی معنی میں عبادت نماز ہے اس لئے کہ عبادت کی حقیقت غایت تذلل ہے یعنی انتہائی ذلت اختیار کرنا۔ یہ صرف نماز میں پائی جاتی ہے۔ زکوٰۃ حقیقی معنی میں عبادت نہیں ہے۔ بلکہ تعمیل حکم کی وجہ سے عبادت بن گئی ہے کیونکہ زکوٰۃ میں عطا ہے۔ یعنی فقراء مساکین کو خیرات دینا۔۔۔ تو عطا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔۔۔ اس میں ذلت نہیں ہے اس میں کچھ بڑائی ہے۔۔۔ اور روزے کے اندر استغنا ہے کھانے پینے سے اور بیوی سے۔ اور یہ شان ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ بیوی سے بری اور پاک ہے۔۔ کھانے پینے سے بری اور پاک ہے تو یہ کچھ بڑائی ہو گئی اس میں ذلت کی کیا بات ہے یہ تو عین عزت ہے۔۔ تو حقیقی عبادت تو نماز ہے مگر دوسری چیزیں تعمیل حکم کی وجہ سے اور نیت سے عبادت بنتی ہے۔۔۔(ملفوظات حکیم الاسلام)

قرآن شریف کی تلاوت کا طریقہ

قرآن شریف پڑھنا بڑی عبادت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کے لئے سوائے فرض کے ادا کرنے کے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔۔ اس لئے اس کے آداب مستحبات تلاوت کے وقت بہت ہی ملحوظ رکھ کر تلاوت کا ارادہ کیا جاوے اور پوری طہارت سے نہایت اخلاص کے ساتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد خشوع و خضوع سے ترتیل کے ساتھ پڑھے یعنی اس طرح پڑھتا جاوے کہ ہر ہر لفظ آسانی سے سمجھ میں آ جاوے ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہو۔ غلط سلط نہ ہو۔ ([illegible])

حضرت جندب بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شہادت

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی جنگ یرموک میں حاضر تھا... میں نے جندب بن عامر بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ بہادر اور شریف جبکہ وہ جبلہ بن ایہم غسانی کے ساتھ لڑ رہے تھے کسی لڑکے کو نہیں دیکھا... یہ دوسری بات ہے کہ جب موت آ جاتی ہے تو پھر نہ بہادری کام آتی ہے نہ کثرت اسلحہ جب انہیں لڑتے لڑتے زیادہ وقت ہو گیا تو انہوں نے جبلہ بن ایہم غسانی کے گھوڑے کا ایک ہاتھ مارا جس نے اسے سست کر دیا مگر جبلہ نے پلٹ کر تلوار ماری تو آپ کی روح اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گئی...

مسلمانوں کو حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی وجہ سے نہایت صدمہ ہوا... قبیلہ دوس نے آپس میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا الجنة الجنة خلود ابدا سید کم عامر بولده من اعداء الله .. لوگو! جنت سامنے ہے جنت سامنے ہے اپنے سردار عامر اور ان کے بیٹے کا بدلہ خدا کے دشمن سے لے لو... قبیلہ ازد جو اس قبیلے کا حلیف تھا اس کے ساتھ ہوا اور انہوں نے غسان... لخم اور جذام پر ایک متفقہ حملہ کر دیا اور اشعار پڑھ پڑھ کر اپنے حریفوں کو تہ تیغ کرنے لگے... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا لوگو! اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف چلنے میں جلدی کرو اور جنات نعیم میں جہاں حوریں تمہاری ملاقات کے لئے منتظر ہیں جلدی پہنچو... اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وطن سے زیادہ محبوب وطن اور کوئی نہیں ہے یاد رکھو اللہ تبارک وتعالیٰ نے صابرین کو ان کے غیر پر اسی وجہ سے فضیلت بخشی ہے کہ وہ ان کی طرح معرکوں میں شامل نہیں ہوتے۔ یہی الفاظ تھے الجنة الجنة.... (فتوح الشام)

برائے فراخی رزق

وَالْاَفْئِدَةَ... قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ O ([illegible] ۲۳)

جو پڑھتا رہے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا اور نہ اس کے رزق میں کمی ہوگی... ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے.... (قرآنی مجرب دعائیں)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا عجیب واقعہ

آپ جلیل القدر تابعی تھے... بصرے میں رہتے تھے... آپ کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آجاتی تھی... آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے غلطی سے ایک شخص کو غربت کا طعنہ دیا... اللہ پاک نے مجھے خود غریب بنایا اور اتنا غریب بنایا ہے کہ ایک عورت کا مقروض بنایا... ہوا یوں کہ ایک عورت سے قرض لے کر میں نے زیتون کے تیل کا کاروبار شروع کر دیا... زیتون کے ایک ڈبے سے ایک مرا ہوا چوہا نکلا... لوگوں نے کہا کہ حضرت صرف ایک ڈبے کو ضائع کر دیں ... فرمایا کہ میرا تقویٰ یہ کہتا ہے کہ سارا تیل ضائع کر دوں اس لئے کہ اس کا امکان ہے کہ چوہے کا اثر سارے تیل پر پڑا ہو اور یوں سارا تیل ضائع کر دیا... ادھر عورت پیسوں کا تقاضا کرتی رہی ... مجبوراً قاضی کے پاس رپورٹ کر دی اور یوں حضرت محمد بن سیرین جیل چلے گئے... جیل میں یہ لطیفہ ہوا کہ جیل انچارج نے حضرت سے کہا کہ حضرت مجھے آپ سے شرم آتی ہے... آپ کے ساتھ یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ رات کو گھر جایا کریں اور دن کو میرے پاس جیل میں رہا کریں... فرمایا یہ خیانت ہے... حکومت نے مجھے رات دن دونوں کیلئے جیل میں ڈالا ہے... ادھر حضرت انسؓ صحابی رسولﷺ کا انتقال ہوا... خلیفہ وقت جنازے پر حاضر تھا... مگر جنازہ تیار نہیں تھا... اس لئے کہ حضرت انسؓ نے غسل کیلئے محمد بن سیرین کا نام لیا تھا... کہ وہی غسل دیں گے اور وہ تو جیل میں تھے... خلیفہ نے کہا کہ میرے حکم پر جیل سے نکالو... آپ نے فرمایا کہ خلیفہ مجھے جیل سے نکالنے کا مجاز ہی نہیں... مجھے جس عورت نے رپورٹ درج کر کے جیل میں ڈالا ہے اور جس کے حق میں گرفتار ہوں... وہی اجازت دے گی... تب باہر آؤں گا پھر عورت کی اجازت پر باہر تشریف لائے... حضرت فرماتے تھے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو کسی کو طعنہ دے گا تو مرنے سے پہلے اس میں وہ عیب ضرور موجود ہو گا... میں نے ایک بندے کو طعنہ دیا تھا... اس کی غربت پر... اللہ تعالیٰ نے مجھے عورت کا مقروض بنایا... حضرت محمد بن سیرین فرماتے تھے کہ الحمد للہ میں خواب میں اور بیداری میں بھی ام عبداللہ (اپنی بیوی) کے بغیر کسی کے پاس نہیں آیا ہوں... اگر خواب میں کوئی عورت نظر آتی ہے تو سوچتا ہوں کہ جب میرے لئے حلال نہیں تو نظر اس سے پھیر لیتا ہوں... (تاریخ بغداد)

حُسن کلام

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کیلئے مناسب ہے کہ لوگوں سے اس کی گفتگو نرم ہو چہرہ کھلا ہوا ہو... کوئی اچھا ہو یا برا... اہل سنت سے ہو یا اہل بدعت سے... البتہ انداز چاپلوسی والا نہیں ہونا چاہیے... اور نہ ہی ایسا کلام ہو جس سے وہ صاحب (بدعت) یہ گمان کرنے لگے کہ اسے میری سیرت یا مذہب پسند ہے... (بستان العارفین)

غیر اختیاری کوتاہی پر ڈانٹنا

بعض لوگ بیوی سے کہتے ہیں کم بخت تیرے کبھی اولاد نہیں ہوتی یا کم بخت تیری تو لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں... اس میں وہ بے چاری کیا کرے...

اولاد کا ہونا اس کے اختیار میں تھوڑی ہے... بعض دفعہ بادشاہوں کے اولاد نہیں ہوتی حالانکہ وہ ہر قسم کی طاقت کی دوائیں کھاتے ہیں... لہٰذا اس میں عورتوں کا کیا قصور؟ بلکہ ڈاکٹروں سے پوچھو تو شاید وہ آپ ہی کا قصور بتلا دیں... (پرسکون گھر)

مکمل کلمہ طیبہ کی ضرورت

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا... ریاست رام پور سے ایک طالب علم نے میرے پاس خط بھیجا کہ مجھ کو فلاں تردد ہے اس کے لیے کوئی دعا بتلا دیجئے... میں نے لکھا کہ لاحول پڑھا کرو چند روز کے بعد وہ مجھ سے ملے اور پھر شکایت کی... میں نے پوچھا اس سے قبل میں نے کیا بتلایا تھا کہنے لگے کہ لاحول پڑھنے کو بتایا تھا... سو میں پڑھتا ہوں اتفاقاً میں نے سوال کیا کہ کس طرح پڑھا کرتے ہو کہنے لگا کہ یوں پڑھا کرتا ہوں لاحول... لاحول... لاحول... وعلم جرا...

تو جیسے یہ بزرگ لاحول پڑھنے کے یہ معنی سمجھے کہ صرف لفظ لاحول کو پڑھ لیا جائے حالانکہ لاحول اس پورے کلمہ کا لقب ہے اسی طرح ان لوگوں نے بھی لا الہ الا اللہ سے صرف یہی جملہ سمجھا حالانکہ لا الہ الا اللہ سے وہی مراد ہے کہ جس کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو... (دعا ضرورت دانشمند یا دین)

لمحاتِ زندگی کی قیمت

وقت ایک قطرہ ہے حیات کائنات کا...یہ قطرہ جو ازل سے ابد تک مسلسل بہا جا رہا ہے تاہم اس کے بہاؤ کا معاملہ عجیب تر اس لیے ہے کہ اس کی رفتار تیز سے تیز تر ہونے کے باوجود زندگی کا وجدان اس تیزی کے احساس سے محروم رہتا ہے ...

زندگی عام معمول پر ہو تو رفتارِ وقت کا احساس نہیں ہوتا جب کوئی نیا حادثہ زندگی کے پرسکون دریا پر شورش پیدا کر دے تب وقت کی رفتار کا کچھ اندازہ ہونے لگتا ہے...اس فرق کے ساتھ پیش آنے والے واقعے نے اگر خوشی و مسرت کا پیغام لایا ہے تو دن گھنٹوں اور گھنٹے منٹوں کے حساب سے گزرتا محسوس ہوتے ہیں...اس کے برخلاف وہ حادثہ اگر غم و تکلیف کی نوعیت کا ہو تو وقت کی رفتار بہت سبک رو معلوم ہوتی ہے...کہا گیا ہے:

تمتع بایام السرور فانها قصار و ایام الهموم طوال

"خوشی کے ایام سے فائدہ اٹھائیے کیونکہ وہ بڑے مختصر اور ایامِ غم بڑے طویل ہوتے ہیں..."

کسی معمر شخص سے وفات کے وقت دریافت کیا گیا کہ دنیا کی زندگی کیسی لگی؟ کہنے لگا:
"زندگی مجھے دو دروازوں کے درمیان کا معمولی سا وقفہ معلوم ہوئی...ایک سے ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ جھپک سے دوسرے سے نکل بھی آیا..." بہادر شاہ ظفر نے کیا خوب کہا:

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن   دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(وقت ایک عظیم نعمت)

صبر وظیفۂ قلب

صبر کا تعلق ہاتھ پیر سے نہیں بلکہ قلب سے ہے۔ اور قلب کا وظیفہ یہ ہے کہ صبر کرے اور صبر کے معنی یہ ہیں کہ بندہ رضا کا اظہار کر دے کہ جو کچھ من جانب اللہ ہوا وہ ٹھیک ہوا۔ باقی اُدھر سے امر ہے کہ جدوجہد بھی کرو اور کوشش بھی کرو ہاتھ پیر سے سعی بھی کرو یہ صبر کے منافی نہیں ہے سعی کا حاصل یہ ہے کہ اس چیز کو پانے کے لئے جدوجہد کرو جو گم ہے۔ لیکن جو کچھ نتیجہ نکلے اس پر راضی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی صبر ہے اس میں چوں و چرا بالکل نہ کریں۔ (الملفوظات حکیم الامت [illegible])

حقوق العباد کی اہمیت

جس پر کسی کا حق ہو... ابھی سے معاف کرا لے۔ ورنہ قیامت میں سزا ہوگی نیکیاں چھین کر اس کو دی جائیں گی..... اگر نیکیاں کم ہوگی تو ان کے گناہ... اس پر لاد دیے جائیں گے... حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی سوانح میں.. کس درد سے حقوق العباد معاف کرایا ہے اس مقام پر یہ اشعار بھی ہیں....

کسی کو گر میں نے مارا بھی ہو — بری بات کہہ کر پکارا بھی ہو
وہ آج آن کر مجھ سے لے انتقام — قیامت کے دن پر نہ رکھے یہ کام
کہ نجات بروز قیامت نہ ہو — خدا پاس مجھ کو ندامت نہ ہو

(مجالس ابرار)

جھگڑے کی نحوست

علم میں جھگڑا کرنا ایمان کے نور کو زائل کر دیتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ "اگر کوئی کسی شخص کو خلاف حق کام کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے.....؟" فرمایا کہ نرمی سے سمجھا دے۔ اور جدال نہ کرے.....(ارشادات مفتی اعظم)

انبیاء علیہم السلام کی کمال روحانیت

انبیاء علیہم السلام کی روحانیت کامل... اور اکمل تر اور غالب تر ہوتی ہے۔ ان کو بھی بھوک لگتی ہے۔ لیکن فاقہ کی اتنی بڑی طاقت ہوتی ہے کہ... پھر انبیاء اس کو برداشت نہیں کر سکتے.. تو بھوک لگنا لوازم بشریت میں داخل ہے۔ لیکن اس کا مقابلہ کر کے سحر و وقت تک فاقہ کرنا روزہ رکھنا یہ روحانیت کی طاقت ہے۔ تو روحانیت کا کمال ہو نہیں سکتا جب تک کہ مقابلہ قوی نہ ہو۔ اور مقابلہ قوی جب ہی ہو سکتا ہے کہ نفس کے اندر مادے موجود ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ شق صدر چار مرتبہ کیا گیا۔ ایک بچپن میں ایک جوانی میں ایک شب معراج کے وقت اور ایک نبوت ملنے کے وقت۔ (انبیاء ... ۱۴ ...)

اصلاح نفس کے متعلق ایک تنبیہ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم اور اس کی طرف رغبت اور اس کے شغل کے متعلق سوچا تو اندازہ ہوا کہ اس سے قلب کو ایسی تقویت ملتی ہے جو اسے قساوت کی طرف لے جاتی ہے اور واقعی اگر دل کے اندر وہ وقت اور لمبی آرزوئیں نہ ہوتیں تو علم کا شغل نہایت دشوار ہوتا کیونکہ میں حدیث اس امید پر لکھتا ہوں کہ اس کی روایت کروں گا اور تصنیف اس توقع پر شروع کرتا ہوں کہ اس کو مکمل کر لوں گا... اس کے برخلاف جب عبادت و ریاضت کے باب میں غور کرتا ہوں تو آرزوئیں کم ہونے لگتی ہیں.... دل نرم ہو جاتا ہے.... آنسو جاری ہو جاتے ہیں .. مناجات بھلی معلوم ہونے لگتی ہیں... سکینہ چھا جاتا ہے... گویا کہ میں خدا کے مراقبے کے مقام میں پہنچ جاتا ہوں....

لیکن علم افضل ہے اس کی حجت قوی ہے اس کا رتبہ بڑا ہے... اگرچہ اس سے وہ حالت پیدا ہو جس کا میں نے شکوہ کیا ہے اور عبادات نافلہ و اشغال تصوف.... اگرچہ اس کے فوائد بہت ہیں جن کی طرف اشارہ کیا لیکن وہ ان ضعفاء کے احوال کے مناسب ہیں جنہوں نے دوسروں کی ہدایت کے بجائے اپنی اصلاح پر قناعت کر لی ہے اور مخلوق کو رب کی طرف لے جانے کے بجائے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے. (لیکن خود اپنی اصلاح تو واجب ہے اگر اپنی اصلاح کے بعد آدمی علم کا مشغلہ اختیار کرے تو وہ افضل الاحوال ہے ورنہ صرف مشغلِ علم و تہذیب نفس سے خالی ہو تو حجت اور اسوء الاحوال ہے.....۱۲)

پس درست اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ علم کا مشغلہ اختیار کرے اور اسی کے ساتھ دل کو نرم کرنے والے اسباب سے نفس کو صرف اتنا دبا کر رہے جتنا مشغلہ علمی میں حارج نہ بنے ...

چنانچہ میں اپنے قلب کے ضعف اور رقت کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں کہ قبروں کی زیادہ زیارت کروں یا قریب المرگ کے پاس موجود رہوں کیونکہ یہ چیزیں میری فکر کو متاثر کرتی ہیں اور مجھے علم کے مشغلہ سے نکال کر موت کے متعلق سوچنے کے مقام میں پہنچا دیتی ہیں... پھر میں ایک زمانہ تک اپنے آپ سے نفع اٹھانے کے قابل نہیں رہ جاتا.....

اور اس میں قول فیصل یہ ہے کہ مرض کا مقابلہ اس کی ضد سے کیا جائے لہٰذا جس کا قلب بہت سخت ہو اور اسے دوسرا کوئی نہ حاصل ہو جو اسے نرم بنا سکے تو اس کا استحضار موت کی یاد سے ہو قریب الموت لوگوں کے پاس جایا کرے اور جو رقیق القلب ہو تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے بلکہ اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں میں مشغول ہو جو اسے بھلا دے

رکھے تا کہ وہ اپنی زندگی سے نفع اٹھا سکے اور جو حقوق دوسروں کے اس پر واجب ہیں انہیں بھی سمجھ سکے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرماتے تھے.... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ میں مقابلہ فرماتے تھے اور اپنے نفس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرماتے تھے....

اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مضمون سے اسی نتیجے کو پہنچے گا یعنی بقدر ضرورت نفس کے ساتھ نرمی کرنا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ (مجالس حکیم الامت)

حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ

جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے اس کو صاف صاف کہہ دیجئے "فاصدع بما تؤمر" (الحجر)

اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف چالیس کے قریب تھی.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارا.... جب مجمع اکٹھا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا معشر القریش! میں تم کو ایک اللہ کی عبادت کا پیغام دیتا ہوں کہ تم اس کو قبول کرو"....

قریش مکہ کے نزدیک یہ جرم ہی سب سے بڑی توہین تھی کہ کوئی ان کے بتوں کو باطل کہے اور کسی اور معبود کی طرف بلائے.... اس لئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بہت ناگوار گزری ....دفعتاً ایک ہنگامہ برپا ہو گیا.... قریش برہم ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے....

حضرت حارث بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جاں نثار اور شیدائی تھے ان کو اس بات کی خبر ہوئی تو فوراً آپ کو بچانے کے لئے دوڑتے ہوئے آئے.... دیکھا کہ قریش سب طرف سے رسول اللہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور (نعوذ باللہ) شہید کر دینا چاہتے ہیں.... حارث بن ابی ہالہؓ کی سمجھ میں آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہیں آئی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس طرح جھک گئے کہ کوئی وار تلوار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہو.... سب طرف سے کفار کی تلواریں ان کے اوپر پڑنے لگیں.... یہاں تک کہ یہ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور اسلام کے شہید اول کے مرتبہ پر فائز ہوئے....

ترک جان و ترک مال و ترک سر　　در طریق عشق اول منزل است

(اصابہ۔ اسوۂ صحابہ)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خلیفہ منصور سے ملاقات

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس، ابن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں.... اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خود کو کفن کے کپڑے سے ڈھک کر اور عطر و حنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ ان سے ان لوگوں کو کیا شکایت ہیں.... پھر جب ابن سمعان اور ابن ابی ذئب کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا.... "امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے".... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "آپ کے دربار میں اس وقت مجھے کسی بات کی طلبی ہوئی تھی.... اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھا جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرے قتل کرانے کا قصد کریں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا۔"

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے
(اقبال)

منصور نے کہا "سبحان اللہ ابو عبداللہ! کیا میں خود اپنے ہاتھ سے اسلام کا ستون گرا دوں گا؟" (کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد دوم [illegible])

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا کا مطلب یہ ہے کہ ان کی نبوت پر ایمان لانے اور ان کو حاکم تسلیم کرنے اور جو شریعت وہ لائے اسے سر تسلیم خم کرے اور ان کو اپنے آپ سے زیادہ محبوب سمجھے اور پیارا رکھے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوتے تو ان کے پاس جاتا اور اپنے دین کو واجب سمجھتا اور ان پر اپنی جان قربان کر دیتا ([illegible])

بیداری کا اک پیغام

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے پاس (یہود کے) خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ ہر آدمی انہیں پڑھے کیا تم عبرانی یا سریانی زبان کی لکھائی سیکھ سکتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں... چنانچہ میں نے وہ زبان سترہ دنوں میں اچھی طرح سیکھ لی... (حیاۃ الصحابہ [illegible] ابن ابی داؤد)

حضرت عمر بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سو غلام تھے... ان میں سے ہر غلام الگ زبان میں بات کرتا تھا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک سے اسی کی زبان میں بات کرتے تھے... میں جب ان کے دنیاوی مشاغل پر نگاہ ڈالتا تو ایسے لگتا کہ جیسے کہ ان کا پلک جھپکنے کے بقدر بھی آخرت کا ارادہ نہیں ہے اور میں جب ان کی آخرت والے اعمال کی مشغولی پر نگاہ ڈالتا تو ایسے لگتا کہ جیسے کہ ان کا پلک جھپکنے کے بقدر بھی دنیا کا ارادہ نہیں ہے"... (اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۳/۵۴۹ وابو نعیم فی الحلیہ ۱/۳۳۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ستاروں کا اتنا علم حاصل کرو جس سے تم خشکی اور سمندر میں صحیح راستے معلوم کر سکو اس سے زیادہ مت حاصل کرو... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

علامات انوار

جب ذاکر باہتمام تقویٰ... خدا کا ذکر کرنے لگتا ہے اور ذکر تمام اعضا میں... سرایت کر جاتا ہے اور غیر خدا سے... دل پاک و صاف ہو جاتا ہے... اور روحانیت سے... تعلق خاص پیدا ہو جاتا ہے... تو انوار الٰہی کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور وہ انوار کبھی خود اپنے میں دکھائی دیتے ہیں اور کبھی اپنے سے باہر... اچھے انوار وہی ہیں جن کو سالک دل سینہ و سر یا دونوں طرف اور کبھی تمام بدن میں پائے یا کبھی داہنے بائیں۔ کبھی سامنے سر کے پاس۔ ظاہر ہوں وہ بھی اچھے ہیں... لیکن ان کی طرف... توجہ نہ کرنا چاہیے کہ کہیں لطف اندوز و محظوظ ہو کر خسارہ اٹھائے... (خطبات مسیح الامت)

حضرت خُبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت خبیب بن عدی انصاری صحابۂ بدر سے تھے.. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے قید کر لیا اور مکہ لے آئے... آپ کو وہاں ایک شخص نے اسی دینار پر اس غرض سے خریدا کہ اپنے بھائی کے قتل کے عوض جو غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا قتل کرے....

خبیبؓ کو ماریہ کنیز کی نگرانی میں قید کیا گیا وہ کنیز بیان کرتی ہے کہ خبیبؓ نماز تہجد کے بعد قرآن کریم پڑھا کرتے لوگ سنتے اور رویا کرتے .... ایک مرتبہ میں نے خبیبؓ سے کہا جس چیز کی خواہش ہو مجھ سے بیان کرو.... خبیبؓ نے کہا صرف یہ خواہش ہے کہ جب قریش میرے قتل کا ارادہ کریں تو مجھے اس کی خبر ذرا پہلے کر دینا... کنیز کہتی ہے قریش نے جب اس کے قتل کا ارادہ کیا تو میں نے اس کو خبر کر دی... خبیبؓ نے مجھ سے ایک ضرورت کے لئے استرا مانگا.... میں نے اپنے لڑکے کے ہاتھ بھیج دیا لیکن فوراً ہی میرے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ میں نے نہایت نادانی کی ہے کہ اپنے دشمن قیدی کے پاس اپنے معصوم بچے کو استرا دے کر بھیج دیا ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو ہلاک کر دے جب میرا لڑکا خبیبؓ کے پاس گیا تو اس نے اس کو زانوں پر بٹھایا اور کہا اے بہادر لڑکے کیا تیری ماں کو میری عہد شکنی کا خوف نہیں تھا کہ اس نے تیرے ہاتھ مجھے استرا بھیجا ہے حالانکہ میں تمہارا اور تم میرے دشمن ہو.....

ماریہ کہتی ہے کہ میں کونڈی کی اوٹ میں یہ باتیں سن رہی تھی... میں نے بیتاب ہو کر کہا اے خبیبؓ میں نے اس غرض سے استرا تمہارے پاس نہیں بھیجا.. خبیبؓ بولے ایسی رسم میرے مذہب میں عہد شکنی روا نہیں ہے.... غرض جب خبیبؓ کو پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے چلے تو اس نے اپنے قاتلوں سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز کی مہلت دو تو تمہارا بڑا احسان ہے... نماز کے بعد انہوں نے کہا بخدا اگر یہ احتمال نہ ہوتا کہ تم لوگوں کو یہ خیال نہ ہوتا کہ خبیب نے موت کے خوف سے نماز کو طول دیا ہے تو میں گھنٹوں تک محویت کے عالم میں رہتا....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بوقت قتل نماز پڑھنے کا طریقہ سب سے پہلے خبیب بن عدی نے نکالا ہے۔

جب آپ نے نماز پڑھ لی تو آپ کو سولی پر چڑھا دیا گیا پھر اس کے گرد دشمنان اسلام آپ کا خاتمہ کرنے لگے آپ سے کہا گیا کہ اگر تم اسلام کو ترک کر دو تو ہم تمہاری جان بخشی کر سکتے ہیں... خبیب نے کہا میں نے جان بخشی کی درخواست کب کی ہے نہ ترک اسلام ہو کر مجھے زندہ رہنے کی ضرورت ہے۔ صرف میری جان ہی کیا اگر تم سارے جہان کی دولت بھی دے دو تو واللہ اسلام کی دولت و نعمت کو ترک نہ کروں گا۔

قریش نے کہا کیا تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری جگہ سولی پر ہوں اور تو آرام سے اپنے گھر بیٹھا رہے؟

خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم سولی کہتے ہو میں حضور کے قدم اطہر میں ایک کانٹا چبھا ہوا بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا۔ قتل کی تکلیف چند منٹوں کی تکلیف ہے اس کے بعد راحت ہی راحت ہے۔

قریش کے حکم سے چالیس لڑکے سولی کی طرف بڑھے جن کے ہاتھوں میں نیزے تھے وہ سب خبیب کو نیزے مارنے لگے... اسی اثناء میں ایک نیزہ سینہ پر لگا اور وہ کلمہ توحید پڑھتے ہوئے واصل بحق ہو گئے...

زید بن الدثنہ بھی خبیب کے ساتھ ہی قید ہو گئے تھے مشرکین مکہ نے آپ کے ساتھ بھی نہایت ظالمانہ سلوک کیا لیکن آپ نے بھی بہت قدری سے ساتھ اپنی جان نذر اسلام کر دی... (تاریخی اسلامی واقعات)

جنت کے اسٹیشن

لوگوں کو مرنے کے نام سے دہشت ہوتی ہے ہمارا یوں کہنا ہے کہ فلاں صاحب اصل وطن گئے قبرستان وطن اصلی کا اسٹیشن اور وطن اصلی کی گاڑی قبر ہے میں نواب چھوٹا سا ہے جب قبرستان کی روشنی جاتا ہوں تو تعجب کرتا ہے کہ آپ جنت کے اسٹیشن سب چلیں گے... (ملفوظات)

حکمت کے اسرار

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اللہ عزوجل کے احکام کی تمام حکمتوں پر مطلع ہونے کے لیے اپنی عقل میں ایک طرح کی منازعت محسوس کی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احکام کی حکمتوں میں سے کوئی حکمت اس پر ظاہر نہیں ہو پاتی تو وہ حیران ہو جاتی ہے اور اس موقع پر یہ بھی ہوتا ہے کہ شیطان موقع و فرصت پاکر وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے کہ بھلا بتاؤ اس میں کیا حکمت ہو سکتی ہے؟ تو میں نے عقل سے کہا: اے مسکین! دھوکہ کھانے سے بچو کیونکہ مصنوعات کی مضبوطی دیکھ کر صانع کا حکیم ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو چکا ہے....
لہٰذا اگر کوئی حکمت تم سے مخفی رہ گئی تو وہ تمہارے ادراک کے قصور کی وجہ سے ہے....

پھر یہ کہ دنیاوی بادشاہوں کے بہت سے اسرار ہوتے ہیں (جن پر سب کو اطلاع نہیں ہو پاتی) تو تمہاری کیا حیثیت ہے کہ اس کی تمام حکمتوں پر باوجود اپنے ضعف کے مطلع ہو سکو... تمہارے لیے تو اتنی حکمتیں کافی ہیں لہٰذا جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان کے پیچھے پڑنے سے بچو کیونکہ تم بھی اس کے بنائے مصنوع ہو بلکہ اس کی مصنوعات کا ایک ذرہ ہو پھر کیونکر تم اس ذات پر حکم چلانے کی جرأت کرتے ہو جس سے تمہارا وجود ہے اور تمہارے نزدیک جس کا صاحب حکمت اور صاحب سلطنت ہونا ثابت ہو چکا ہے....

پس اپنے آلہ عقل کو اس کی قوت کے بقدر حکمتوں کے معلوم کرنے کے لیے استعمال کرو کیونکہ اس معرفت سے تم کو خدا کا خوف نصیب ہوگا اور جو چیزیں تم سے مخفی ہیں ان سے آنکھیں بند رکھو کیونکہ کمزور نظر والے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ سورج کی روشنی کا مقابلہ کرے.... (ابن جوزی)

جائز مراد کا وظیفہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ (الضحیٰ: ۵)

اگر کسی کا کوئی کام اٹکا ہوا ہو اس کیلئے اور ہر جائز مراد کیلئے اس دعا کو کثرت سے اٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہنا فتح کے دروازے کھول دیتی ہے۔ یہ مجرب اور آزمودہ ہے۔ (قرآنی مجربات)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا خوف خدا!

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک سے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا حال دریافت کیا گیا تو کہنے لگیں اللہ کی قسم! وہ لوگوں سے زیادہ نماز... روزہ تو نہیں ادا کرتے تھے...

لیکن اللہ کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپتے نہیں دیکھا... وہ بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو خوف خداوندی کی وجہ سے چڑیا کی طرح پھڑپھڑانے لگتے...

یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوتا کہ ان کا دم گھٹ جائے گا... اور لوگ صبح کو اٹھیں گے ... تو خلیفہ سے محروم ہوں گے...

ایک رات عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ''سورۃ اللیل'' پڑھ رہے تھے...

جب اس آیت پر پہنچے...

فانذرتکم نارا تلظی ...

ترجمہ... ''پس میں نے تم کو ڈرا دیا بھڑکتی ہوئی آگ سے''

ہچکی بندھ گئی... دم گھٹ گیا... آگے نہیں پڑھ سکے... دوبارہ نئے سرے سے شروع کی... جب اسی آیت پر پہنچے تو پھر وہی کیفیت ہوئی اور آگے نہیں پڑھ سکے... بالآخر یہ سورت چھوڑ کر دوسری سورت پڑھی... غرض یہ کہ کتنا خوف خداوندی تھا ان میں... اللہ تعالیٰ ہم میں بھی پیدا فرمادے... آمین ثم آمین... (یادگار واقعات)

زیارت نبوی کیلئے قرآنی عمل

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [illegible]

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہونے کا یا زیارت کا خواہش مند ہو وہ رات کو سوتے وقت اس آیت کو پڑھے ان شاء اللہ جلد ہی خواہش پوری ہوگی... [illegible]

چند آدابِ معاشرت

میزبان کو چاہیے کھانا لانے سے پہلے پانی لائے تاکہ ہاتھ دھو لیں۔ اور کھانے سے
پہلے ہاتھ دھلانے میں قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ آخر مجلس سے شروع کرے اور صدر مجلس کے
ہاتھ آخر میں دھلائے... کیونکہ ایسا نہ کیا تو انہیں کھانے اور کسی چیز کے چھونے سے رکنا پڑے
گا... لہٰذا بہتر ہے کہ ان کے ہاتھ بعد میں دھلائے جائیں... یوں کہا جاتا ہے کہ پہلے شخص
کے دھوئے ہوئے ہاتھ تو پرانے ہو جاتے ہیں... لہٰذا یہ صورت حال چھوٹے لوگوں کے
مناسب ہے اور آخر میں ہاتھ دھونا گویا کھانے کی اجازت ہوتی ہے... اور یہ بڑوں کے ہی
لائق ہے... لیکن اب بڑوں سے ابتدا کرنا اچھا سمجھا جاتا ہے... لہٰذا کھانے سے پہلے
اگر ابتدا میں صدر مجلس کے ہاتھ دھلا دیے جائیں تو مضائقہ نہیں اور کھانے سے قبل ہاتھ
دھو کر چاہیے تو یہ کہ تولیہ وغیرہ سے صاف نہ کیے جائیں کیونکہ دوسری چیزوں کو چھونے اور مس
کرنے کی وجہ سے جو ہاتھ دھوئے جاتے ہیں تو دھونے کے بعد کسی چیز کو نہ چھونا چاہیے لیکن
اب تولیہ وغیرہ کا استعمال پسند کیا جانے لگا ہے لہٰذا حرج نہیں... اور کھانے کے بعد ہاتھ
دھوتے وقت بعض لوگ ہر برتن میں مستعمل پانی کو برتن سے گرانا مکروہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ لگن کو بھر لیا کرو مجوسیوں کی مشابہت مت اختیار کرو... ایک حدیث
یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کا مستعمل پانی جمع کر لیا کرو تمہاری پریشانیاں ختم ہوں گی کچھ لوگ کہتے ہیں
کہ ہر بار برتن انڈیل دینا بھی طریقہ ہے... اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی
مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے... کہ بعض دفعہ چکناہٹ کے چھینٹے لگن سے اڑ کر کپڑوں کو خراب
کر دیتے ہیں... اور یہ بھی ہے کہ پہلے زمانہ میں کھانا عموماً روٹی اور کھجور یا ایسی چیز ہوتی تھی
جس میں چکناہٹ بہت کم ہوتی ہے... اور آج چونکہ رنگا رنگ کے مرغن کھانوں سے ہاتھ چکنے
ہو جاتے ہیں تو مستعمل پانی گرا دینے میں کوئی حرج نہیں جیسے مناسب حال ہو کر سکتے ہیں۔

ہدایت: ۱۔ دستر خوان پر دوسرے شخص کے لقمہ کو تکنا اچھا نہیں بلکہ ادب کے خلاف ہے۔

۲۔ مہمان کو یہ بھی مناسب نہیں کہ بار بار اس جگہ کی طرف دیکھتا رہے جہاں سے
کھانا آ رہا ہے کہ لوگ اسے معیوب جانتے ہیں۔ (ریاض الصالحین)

صبر و رضا کی ضرورت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی ناگوارِ طبع بات پیش آتی تو زیادہ غم و غصہ کا اظہار فرمانے کے بجائے صرف اتنا فرمایا کرتے تھے کہ "ماشاء اللّٰہ کان وما لم یشاء لا یکون" (جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جو کچھ وہ نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا) در حقیقت یہ ہے کہ رنج و تکلیف کے موقع پر تسکینِ قلب کا اس سے بہتر نسخہ کوئی بھی نہیں ہو سکتا... (ارشادات مفتی اعظم)

شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک "علوم" کا جامع ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات "اعمال" کی جامع ہے۔ جو قرآن کہتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر کے دکھاتے ہیں اور آپ جو کر کے دکھاتے ہیں وہ قرآن کہتا ہے۔ اگر ہم یوں کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قرآن اتارے ہیں۔ ایک علمی قرآن جو دفتین میں محفوظ ہے اور ایک عملی قرآن جو ذاتِ بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ وہ قرآن علم کا مجموعہ ہے اور آپ کی ذاتِ بابرکات عمل کا... اخلاق کا اور کمالات کا مجموعہ ہے... (خطبات حکیم الاسلام)

کمالِ ایمان مطلوب ہے

کامل مومن ہونا مطلوب ہے... اور کامل کامیابی کے لیے کامل ایمان شرط ہے جب ہی کامیابی ہے۔ جبکہ کامل ایمان ہو۔ بھلا کوئی ناقص کامیابی چاہتا ہے؟ کسی نے ایک لاکھ روپیہ تجارت میں لگایا۔ اور ایک لاکھ ہی واپس آ گیا۔ یا ایک روپیہ اوپر ایک لاکھ واپس آ گیا۔ تو اس کو کوئی کامیابی کہے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ کامیابی ہے کہ ایک لاکھ تجارت میں لگایا۔ اور ایک لاکھ کا نفع ہو کر دو لاکھ آ گیا۔ تو اس کو کامیابی کہا جائے گا۔ یہ تجارتِ دنیا کا حال سمجھ لیا۔ اب سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو عالم دنیا میں تجارتِ آخرت کے لیے بھیجا ہے۔ تو تجارتِ آخرت نفسِ ایمان کے ساتھ، جب ایمان کے تقاضے کے ساتھ ہو۔ تو وہ تجارتِ آخرت ایمانِ کامل کے ساتھ کامیابی اور پوری کامیابی ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ضرار بن ضمرہ سے گفتگو

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کیجئے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ مجھے معاف رکھیں.... اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں معافی نہیں دوں گا ضرور بیان کرنے ہوں گے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ان کے اوصاف کو بیان کرنا ضروری ہی ہے تو سنئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اونچے مقصد والے (یا بڑی عزت والے) اور بڑے طاقت ور تھے. فیصلہ کن بات کہتے اور عدل وانصاف والا فیصلہ کرتے تھے.. آپ کے ہر پہلو سے علم پھوٹتا تھا.... (یعنی آپ کے اقوال وافعال اور حرکات وسکنات سے لوگوں کو علمی فائدہ ہوتا تھا) اور ہر طرف سے دانائی ظاہر ہوتی تھی.. دنیا اور دنیا کی رونق سے ان کو وحشت تھی ....رات اور رات کے اندھیرے سے ان کا دل بڑا مانوس تھا.... (یعنی رات کی عبادت میں ان کا دل بہت لگتا تھا) اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ رونے والے اور بہت زیادہ فکر مند رہنے والے تھے.... اپنی ہتھیلیوں کو الٹتے پلٹتے اور اپنے نفس کو خطاب فرماتے (سادہ) اور مختصر لباس اور موٹا جھوٹا کھانا پسند تھا. اللہ کی قسم! وہ ہمارے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح رہتے ....جب ہم ان کے پاس جاتے تو ہمیں اپنے قریب بٹھا لیتے اور جب ہم ان سے کچھ پوچھتے تو ضرور جواب دیتے.... اگرچہ وہ ہم سے بہت گھل مل کر رہتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی ہیبت کی وجہ سے ہم ان سے بات نہیں کر سکتے تھے ....جب آپ تبسم فرماتے تو آپ کے دانت پروئے ہوئے موتیوں کی طرح نظر آتے.... دینداروں کی قدر کرتے.... مسکینوں سے محبت رکھتے. کوئی طاقتور اپنے غلط دعوے میں کامیابی کی آپ سے توقع نہ رکھ سکتا اور کوئی کمزور آپ کے انصاف سے ناامید نہ ہوتا اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو ایک دفعہ ایسے وقت میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ جب رات کی تاریکی چھا چکی تھی اور ستارے ڈوب چکے تھے اور آپ اپنی محراب میں اپنی داڑھی پکڑے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے اور اس آدمی کی طرح تلملا رہے تھے جسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو اور غمگین آدمی کی

طرح رو رہے تھے اور ان کی صدا گویا اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے کہ وہ ربنا
ربنا یا ربنا فرماتے اور اللہ کے سامنے گڑگڑاتے.... پھر دنیا کو مخاطب ہو کر فرماتے کہ اے
دنیا! تو مجھے دھوکہ دینا چاہتی ہے.. میری طرف جھانک رہی ہے مجھ سے دور ہو جا.. مجھ
سے دور ہو جا کسی اور کو جا کر دھوکہ دے میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں.... کیونکہ تیری عمر
بہت تھوڑی ہے اور تیری مجلس بہت گھٹیا ہے.. تیری وجہ سے آدمی آسانی سے خطرہ میں مبتلا
ہو جاتا ہے (ہائے! زادِ راہ بہت معمولی ہے) ہائے ہائے (کیا کروں) زادِ سفر تھوڑا ہے اور سفر
لمبا ہے اور راستہ وحشت ناک ہے.... یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنسو آنکھوں
سے بہنے لگے.... ان کو روک نہ سکے اور اپنی آستین سے ان کو پونچھنے لگے اور لوگ ہچکیاں
لے کر اتنے رونے لگے کہ گلے رندھ گئے... اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
بیشک ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ایسے ہی تھے.... خدا ان پر رحمت نازل
فرمائے.... اے ضرار! تمہیں ان کی وفات کا کیسا رنج ہے؟

حضرت ضرار نے کہا اس عورت جیسا غم ہے جس کا اکلوتا بیٹا اس کی گود میں ذبح کر دیا
گیا ہو کہ نہ اس کے آنسو تھمتے ہیں اور نہ اس کا غم کم ہوتا ہے پھر حضرت ضرار اٹھے اور چلے
گئے... ([illegible] ونحوہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب ۳:۴۴)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہنسا کرتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ ہاں مگر اس حال میں کہ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی
بڑا تھا... (ابونعیم فی الحلیہ ۱:۳۱۱)

برائے حصول اولاد

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ
اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ [illegible]

جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہ یہ دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے فجر کی نماز کے بعد
دونوں میاں بیوی پئیں... (قرآنی مجربات)

زوجین کی خوش اخلاقی کا اثر

عورت کو مطیع بنانے کی سچی تدبیر کام کی ہے کہ اس کو خوش رکھے اور یہی شوہر کو راضی رکھنے کی تدبیر ہے... عورتیں قابل تعریف وترحم ہیں ان میں دو صفات تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔ خدمت گاری اور عفت... عفت تو اس وجہ کی ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں۔ لیکن وسوسوں سے کوئی بھی خالی نہیں اور شریف عورتوں میں سے اگر سو کو لیا جائے تو شاید سو کی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا ہو اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں... المحصنات الغافلات.... عورت کا مہر ادا کرنا غیرت کی دلیل ہے گو عورت مہر معاف کردے لیکن پھر بھی ادا کردے کیونکہ یہ غیرت کی بات ہے کہ بلاضرورت عورت کا احسان لے.... (پرسکون گھر)

رمضان المبارک کی قدر کریں

رمضان المبارک کا وقت ویسے ہی قیمتی اور آخری عشرہ دوسروں کی نسبت اور زیادہ قیمتی معتکف کے لیے تو پھر اور بھی زیادہ قیمتی چونکہ معتکف کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سخی کی دہلیز پکڑ کے کوئی سائل بیٹھ جائے کہ مجھے جب تک کچھ نہیں ملے گا میں دروازہ پکڑے رہوں گا تو سخی بالآخر اسے کچھ دے ہی دیا کرتا ہے.... ہمارے مشائخ نے فرمایا: "الوقت من ذھب وفضۃ" وقت جو ہے وہ سونے اور چاندی کی ڈلیوں کی مانند ہے.... استعمال کرلو تو چاندی بنالو اور زیادہ اخلاص کے ساتھ کرو تو سونے کی ڈلی بنے گی اور اگر استعمال نہیں کرو گے تو مٹی کے ڈھیلے کے مانند گزر جائے گا بلکہ بعض بزرگوں نے تو یوں کہا ہے کہ "الوقت سیف قاطع" وقت ایک کاٹنے والی تلوار ہے.... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے صوفیاء کی دو باتوں سے بہت فائدہ ہوا ایک بات تو یہ ہے کہ ایک وقت کاٹنے والی تلوار ہے.... اگر تم اسے نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ کر رکھ دے گی اور دوسرا فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے کہ اگر تم نفس کو حق میں مشغول نہیں کرو گے تو نفس تمہیں باطل میں مشغول کردے گا تو یہ بات بالکل سچی ہے ہم نفس کو پالنے میں مشغول ہیں اور نفس ہمیں جہنم میں دھکا دینے میں مشغول ہے.... بہرحال جتنا بھی وقت ہے ہمارا وہ طے شدہ ہے ...

اے شمع! تیری عمر طبیعی ہے ایک رات   ہنس کر گزار دے اسے یا رو کر گزار دے

(وقت ایک عظیم نعمت)

اصلاح نفس

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ سب سے دلچسپ اور عجیب چیز نفس کا مجاہدہ ہے کیونکہ اس میں کچھ فنکاری کی ضرورت ہوتی ہے......

بہت سے لوگوں نے تو علی الاطلاق نفس کی ہر خواہش پوری کرنا شروع کر دی تو اس نے اس کو ایسی حالتوں میں مبتلا کر دیا جو انہیں ناپسند تھیں اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف مبالغہ کیا حتیٰ کہ اسے اس کے حقوق سے بھی محروم کر دیا اور اس پر ظلم کرنے لگے تو ان کے اس ظلم کا اثر ان کی عبادتوں پر پڑا......

چنانچہ بعض لوگوں نے اسے خراب غذائیں دیں جس کے نتیجہ میں ان کا بدن ضروری امور کی ادائیگی سے بھی عاجز ہو گیا اور بعضوں نے اس کو ہمیشہ خلوت میں رکھا جس کی وجہ سے اس کے اندر وحشت پیدا ہو گئی اور فرض یا نفل ترک کرنے لگا۔ مثلاً مریض کی عیادت یا ماں کی خدمت وغیرہ......

حق دار وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو جدوجہد اور اصول کی پابندی سکھلائی...... اس طرح کہ اگر کسی مباح میں اس کو گنجائش ملے تو اس سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کرے اور وہ اپنے نفس کے ساتھ بادشاہ کی طرح رہے کہ وہ جب اپنے کسی غلام کے ساتھ مزاح کرتا ہے تو وہ غلام اس سے بے تکلف نہیں ہونے پاتا اور اگر بے تکلفی پیدا ہونے لگے تو اسے بادشاہ کی حکومت و سلطنت کی ہیبت یاد آ جاتی ہے......

چنانچہ محقق بھی اسی طرح رہتا ہے کہ اپنے نفس کو اس کا حصہ دیتا ہے اور نفس پر جو ذمہ داریاں ہیں انہیں پوری پوری وصول کرتا ہے......(مجالس جوزیہ)

طلب خیر کی دعا

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ...... إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (الملک ۱۳-۱۴)

عشاء کی نماز کے بعد دو نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں...... اس کے بعد ان آیات کو ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر بغیر بات کئے سو جائیں...... (قرآنی مستجاب دعائیں)

دین میں کمال حاصل کرنے کی ضرورت

دنیا میں ہم ہر چیز بڑھیا پسند کرتے ہیں ... امرود عمدہ ہو... کیلا عمدہ ہو... مکان عمدہ ہو... لیکن وضو عمدہ ہو اور نماز عمدہ ہو اس کی فکر نہیں ... اور وضو اور نماز عمدہ ہوتی ہے... ان کی سنتوں کی پابندی سے..... امرود کا باطن تو اچھا ہو... لیکن اس کے اوپر داغ ہو... آپ نہیں پسند کرتے پس مسلمان کا ظاہر بھی عمدہ ہو اور باطن بھی عمدہ ہو... ظاہر بھی وضع قطع صلحاء سے آراستہ ہو... اور باطن بھی ... زمانہ ہو گیا وضو کرتے اور نماز پڑھتے مگر سنتیں وضو اور نماز کی معلوم نہیں... الا ماشاء اللہ اور دماغ کا یہ حال ہے کہ موٹر کو کھول کر ہر جز علیحدہ کر دیا اور صاف کر کے... پھر سب کو فٹ کر دیا... جنرل اسٹور کی ہزاروں چیزیں ازبر یاد کہ... کون چیز کہاں ہے... گاہک نے مانگی اور فوراً ہاتھ وہاں پہنچا... مگر افسوس کہ آخرت کے معاملہ میں اس دماغ اور حافظہ کو استعمال ہی نہیں کیا کہ... وضو اور نماز کی تمام سنتوں کو اور سونے جاگنے چلنے پھرنے کھانے پینے کی تمام سنتوں اور دعاؤں کو سیکھے......

اے کہ تو دنیا میں اتنا چست ہے　　دین میں کیوں آخر اتنا سست ہے

اگر ایک سنت ایک دن میں یاد کریں... تو ۳۶۵ دن میں ... ۳۶۵ سنتیں یاد ہو جائیں گی۔ (ایضاً)

ضرورت نسبت

جب تک اللہ والوں کے ساتھ رشتہ قائم ہے... اور قدم صراط مستقیم کی لائن پر ہیں ...... ان شاء اللہ کسی نہ کسی صورت اپنی بوسیدگی کے باوجود منزل تک پہنچ جائیں گے..... بس شرط یہ ہے... کہ اپنے کنڈے کو اللہ والوں کے ساتھ وابستہ رکھیں .. لہٰذا اس کنڈے کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے..... (ارشادات عارفی)

دنیا قید خانہ

عارفین دنیا کو قید خانہ سمجھتے ہیں . اور ان کو یہاں سے نکلتے ہوئے وہی خوشی ہوتی ہے... جو جیل خانہ سے نکلتے ہوئے ہوتی ہے.... (ارشادات مفتی اعظم)

صحابی رضی اللہ عنہ کی اپنی پڑوسن بچی سے ملاقات

دمشق شہر میں ایک مسلمان بچی اکیلی گھر میں رہتی تھی.... ایک طرف اس کا پڑوسی حضرت عبداللہ بن مبرۃ دمشقی تھے اور دوسری طرف ایک یہودی طبیب کا مکان تھا.... وہ طبیب اس مسلمان بچی کو تنگ کرتا تھا اور اس کی عزت کے پیچھے پڑا ہوا تھا.... ایک دن لڑکی نے تنگ آ کر کہا کہ او خبیث! تجھے شرم نہیں آتی ۔ کاش میرا پڑوسی حضرت عبداللہ بن مبرہ دمشقی ہوتے تو تم یہ حرکت نہ کرتے.... ادھر وہ صحابی آرمینیا اور آذربائیجان میں جہاد کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے.... اللہ پاک کی شان دیکھیں.... ان کو الہام ہوا، خواب دیکھا کہ میری پڑوسن وہ مسلمان بچی مجھے یاد کر رہی ہے.... اور اس کی عزت خطرے میں ہے دمشق سے ہزاروں میل دور تھے۔ وہاں سے گھوڑے پر بیٹھ گئے.. مہینوں کا سفر طے کر دیا بالآخر ایک رات وہ دمشق پہنچ ہی گئے اپنے گھر میں نہیں گئے.... بلکہ سیدھے اس مسلمان بچی کے گھر پہ گئے.... دروازے پر دستک دی وہ نکلی فرمایا کہ بیٹی! مجھے پہچان لیا۔ کہا جی یقیناً پہچان لیا آپ میرے پڑوسی حضرت عبداللہ تو ہیں.... فرمایا بیٹی آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا؟

کہا یقیناً یاد کیا تھا.... کہ یہ میرا پڑوسی یہودی طبیب مجھے تنگ کر رہا ہے میری عزت کے پیچھے پڑا ہوا ہے.... فرمایا خدا کی قسم! میں آرمینیا سے صرف آپ کی عزت بچانے کی خاطر آیا ہوں.... تم جاؤ! اس طبیب کو اپنے گھر میں بلاؤ.. حضرت عبداللہ لڑکی کے گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے.... وہ یہودی ناچتا ہوا آ رہا تھا کہ آج تو خود لڑکی بلانے آئی ہے.... حضرت عبداللہ نے اس یہودی کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا اس کی لاش باہر پھینک دی.... اور گھوڑے کو نکالا جب گھوڑے پر بیٹھ گئے تو بچی نے پوچھا حضرت کدھر جا رہے ہیں.. ساتھ میں آپ کا مکان ہے.... رات بچوں کے ہاں گزار لیں کل یہاں واپس چلے جائیں گے.... فرمایا کہ بیٹی جس مقصد کیلئے آیا تھا الحمدللہ وہ مقصد پورا ہو گیا.. ابھی میں واپس محاذ پر جا رہا ہوں.. ان شاء اللہ بچوں کو ملنے کیلئے پھر کسی وقت آؤں گا.. میرے ثواب میں فرق آ جائے گا.... اور پھر آرمینیا واپس چلے گئے.... بچوں تک کو نہیں ملے۔ (ماہنامہ بقیہ صحابہ)

اپنے گھروں میں بھی آواز دے کر جانا چاہیے

حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگ اپنے گھروں میں بے پکارے چلے جاتے ہیں... بڑی گندی بات ہے... نہ معلوم گھر کی عورتیں کس حالت میں ہیں یا کوئی غیر محرم عورت محض کسی گھر میں ہو اجازت لے جب بلایا جائے تو گھر میں داخل ہونا چاہیے.... (مجالس حکیم الامت)

حقیقی زندگی کون سی؟

اس ہماری زندگی کے اوقات میں جو یاد الٰہی میں وقت گزر رہا ہے... یہ تو زندگی ہے اور باقی ساری کی ساری شرمندگی... ایک بڑے میاں سے کسی نے پوچھا کہ بڑے میاں عمر کتنی؟ کہنے لگے چودہ سال... اس نے کہا کیوں... جوان بننے کا زیادہ ہی شوق ہے کہ چودہ سال کہہ رہے ہو؟ کہنے لگے نہیں بھائی جب سے توبہ کرکے اللہ سے صلح کی ہے چودہ سال گزرے ہیں یہ میری زندگی ہے اور اس سے پہلے والی ساری شرمندگی ہے...

میری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو ... بڑھاپا نہ بچپن نہ میری جوانی

جو چند ساعتیں یاد دلبر میں گزریں ... وہی ساعتیں ہیں میری زندگانی

جو چند ساعتیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزر گئیں وہ میری زندگی ہے اور باقی ساری کی ساری شرمندگی ہے...

رضا کا طریقہ

رضا کا طریقہ مختصر لیکن مشکل ہے لیکن اس کی مشقت مجاہدہ کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے حصول کیلئے دو درجے ہیں... ۱... بلند ہمت... ۲... پاکیزہ نفس...

بندے کیلئے ضعف کے باوجود اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا جب وہ یہ بات ذہن میں رکھے گا کہ اس کے رب کی قوت زیادہ ہے اور یہ بھی سوچے گا کہ میں ان امور سے جاہل ہوں اور وہ جاننے والا ہے اور میں عاجز بندہ ہوں اور وہ قدرت والا ہے اور وہ رحیم اور شفیق ہے...

اس لئے جب کوئی شخص اپنے ذہن میں غور و فکر کرے گا کہ جو چیز اللہ نے میرے لئے اختیار کی ہے وہ ہی اچھی اور افضل ہے جب اس پر ایمان لائے گا تو اطمینان ہو جائے گا... (دل لی نی)

تقویٰ اور اس کی برکات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے تقویٰ کے ذریعہ بلند رتبہ حاصل کرنے والے شخص! تجھے خدا کا واسطہ تقویٰ کی عزت کو گناہوں کی ذلت کے عوض بیچ نہ دینا اور شہوت کی دوپہر میں خواہشات کی پیاس پر صبر کرنا اگرچہ تپش سخت ہو اور جلا ڈالے... پھر جب صبر کے مراتب حاصل کر لیتا تب جو چاہتا خدا سے مانگ لیتا کیونکہ یہ اس شخص کا مقام ہے جو اگر اللہ پر قسم کھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتے ہیں...

واللہ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر نہ کیا ہوتا تو دشمن کو کوڑے سے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ کر پاتے اور اگر انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواہشات کو ترک کرنے کی مشقت نہ برداشت کی ہوتی (جبکہ ان کے عزم و ارادہ کا واقعہ میں نے سنا کہ اگر اللہ نے مجھے کسی جنگ میں حاضر ہونے کا موقعہ عطا فرمایا تو دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں... چنانچہ احد کے موقع پر جنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ قتل کر دیے گئے... پھر صرف اپنی انگلیوں کی پوروں سے پہچانے جا سکے) اگر ان کا ایسا عزم نہ ہوتا تو جس وقت یہ قسم کھائی:

واللہ لاتکسر سن الربیع... (خدا کی قسم! ربیع کا دانت نہیں ٹوٹے گا)

اس وقت چہرے پر اس قدر اطمینان نہ ہوتا...

تمہیں خدا کا واسطہ! ذرا ممنوعات سے باز رہنے کی حلاوت چکھ کر دیکھو... یہ ایسا درخت ہے جس پر دنیا کی عزت اور آخرت کے شرف کا پھل آتا ہے اور جب بھی خواہشات کی طرف تمہاری پیاس بڑھے تو رجاء و امید کے ہاتھ اس ذات کے سامنے پھیلاؤ جس کے پاس مکمل آسودگی کا سامان ہے اور اس سے عرض کرو کہ "بار الہٰا! طبیعت اپنی خشک سالیوں کے سبب صبر سے عاجز ہو گئی ہے اس لیے وہ سامان جلدی بھیج دیجئے جس میں لوگوں کی فریاد رسی کر سکوں اور خوب عرق نچوڑ دوں..."

تمہیں خدا کی قسم! ان لوگوں کے بارے میں سوچو جنہوں نے اپنی اکثر عمر تقویٰ اور طاعت میں گزاری پھر آخر وقت میں انہیں کوئی تنگی پیش آ گئی کیا ان کی سواری نے دریا

کے نکڑے نکڑے ماری اور وہ بچے بننے کے وقت میں ڈوب گئے....." واللہ دنیا پر تف ہے نہیں بلکہ جنت پر بھی تف ہے اگر اس کا حاصل ہونا محبوب سے بے رخی کا سبب بنے لگے....."

عام آدمی اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اہل تقویٰ حضرات نسبت سے پہلے اپنے لقب سے ہی پہچان لیے جاتے ہیں.....

اے وہ شخص! جو ایک لمحہ کے لیے اپنی خواہشات سے صبر نہیں کر پاتا مجھے بتا کرتا ہے کون؟ تیرا عمل کیا ہے؟ اور تیرا مرتبہ کس مقام تک بلند ہے؟

تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ "مرد" کون ہے؟

واللہ مرد وہ ہے جسے کسی حرام شئے پر دسترس حاصل ہو اور تنہائی بھی ہو اور اس کے حصول کی شدید خواہش بھی ہو لیکن اسی حالت میں اس کی نظر اس طرف چلی جائے کہ حق تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں اس لیے حق تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیز کو سوچنے سے بھی شرم آ جائے اور اس حیاء کی وجہ سے اس کی خواہش ٹھنڈی ہو جائے.....

تیری حالت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ تو ہمارے لیے وہی چیزیں چھوڑتا ہے جن کی تجھے خواہش نہیں ہوتی یا جن میں تیری شہوت باقی نہیں ہوتی یا جن پر تجھے قدرت نہیں ہو پاتی.....

اسی طرح تیری عادت یہ ہے کہ جب تو صدقہ کرتا ہے تو روٹی کا وہی ٹکڑا دیتا ہے جو تیرے کام کا نہیں ہوتا یا ایسے شخص کو دیتا ہے جو تیری مدح سرائی کرے.....

جاؤ دور ہو! تم ہماری ولایت اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک کہ تمہارے معاملات ہمارے لیے خالص نہ ہو جائیں..... اچھی چیزیں خرچ نہ کرنے لگو..... اپنی خواہشات کو چھوڑ نہ دو اور تکلیف دہ چیزوں پر صبر نہ کرنے لگو.....

اگر تم اپنے کو اجیر (مزدور) سمجھ کر عمل کرتے ہو تو اس کا یقین رکھو کہ تم اپنا ثواب ہمارے پاس ذخیرہ کر رہے ہو اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے (جب غروب ہو گا تب مل جائے گا) اور اگر تم محبت کی بناء پر عمل کرتے ہو تو اس اجر کو اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کے مقابلے میں قلیل سمجھو گے اور ہماری گفتگو کسی تیسرے سے نہیں ہے.. (مجالس جوزیہ)

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ

(جنہیں فرشتوں نے غسل دیا)

ابو عامر قبیلہ اوس (انصار) میں سے تھا... جاہلیت میں راہب مسیحی درویش کے لقب سے مشہور تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی کی طرح یہ بھی از راہ حسد... ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں پر اتر آیا... عبداللہ بن ابی نے منافقت کو اپنا لیا اور ابو عامر کھل کر مخالفت کرنے لگا مدینہ کو چھوڑ کر مکہ چلا گیا احد کے روز قریش کے ہمراہ آیا تھا... فتح مکہ کے بعد قیصر روم کے پاس چلا گیا اور وہیں اسے موت آئی...

اللہ کی شان جو مخرج الحی من المیت ہے... اس نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ (باپ بیٹا ہم نام تھے) کو ہدایت دی اور وہ مومن صادق ثابت ہوا... اسی طرح ابو عامر کے بیٹے حنظلہ کو توفیق بخشی اور وہ مثالی مجاہد فی سبیل اللہ ثابت ہوا...

حضرت حنظلہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکے تھے کہ غزوہ احد کے لئے دربار رسالت سے الرحیل الرحیل کی منادی کی آواز کانوں میں پہنچی ہنوز غسل نہ کرنے پائے تھے کہ نکل پڑے... جنگ بدر میں ابوسفیان کا ایک بیٹا حنظلہ نامی مارا گیا تھا... آج ابوسفیان نے حضرت حنظلہ صحابی کو دیکھا تو اس کی آتش انتقام بھڑکی ابوسفیان حملہ آور ہوا... حضرت حنظلہ کا پلہ بھاری نظر آیا تو ابو سفیان کی امداد کو لپکے ایک شخص اور آگے بڑھا اب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے...

بعد میں شہداء کی لاشیں جمع کی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حنظلہ کی زوجہ (جو عبداللہ بن ابی منافق کی بیٹی تھیں) سے دریافت فرمایا میں نے دیکھا کہ فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں کیا بات ہے؟ حنظلہ کی بیوی نے ماجرا سنایا کہ انہیں غسل کی ضرورت تھی مگر وہ جلدی میں اٹھ کر چل دیئے تھے... فقہ کا مسئلہ ہے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا... اسے زخموں سمیت دفن کر دیا جاتا ہے لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ وہ حالت جنابت شہید ہوا تو اسے غسل دیا جائے گا اس کی بنیاد یہی واقعہ ہے۔ (زاد المعاد)

رضا باللہ اور رضا عن اللہ

رضا باللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ الٰہ ہے وحدہ لاشریک ہے اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں اور اس کا اکیلا حکم جاری ہے اس کے حکم میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔

رضا عن اللہ۔ اللہ سے رضا کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کا فیصلہ اور قدرت ہے جو مراد ہے کہ اللہ نے جو کچھ میرے لئے مقدر کیا ہے اس پر راضی ہوں اور تمام مقدریات اس کی پیدا کردہ ہیں....

ممکن ہے کہ اس رضا میں مومن و کافر دونوں شامل ہوں البتہ رضا باللہ میں کافر شامل نہیں صرف مومن شامل ہوتا ہے.. (امداد دل)

آداب معاشرت

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے کہ اس سے مشکیزہ کا منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ برتن کو پکڑنے کے دستے وغیرہ کی جانب سے اور ایسے ہی برتن اگر ٹوٹا ہوا ہو تو ٹوٹی ہوئی جگہ سے بھی نہیں پینا چاہئے... کہ شیطان ایسے موقع کی تلاش میں رہتا ہے اور اس پر بیٹھتا ہے.. (بیان القرآن)

عورت کے مقابلہ میں مرد کا مقام

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے یعنی بڑی فوقیت بڑی اونچائی حاصل ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو مرد کو چاہئے کہ اس کے خلاف طبیعت ہونے پر تحمل ہو۔ برداشت کرے۔ خلاف پیش آنے پر صبر کرے....

ایک طالب تربیت نے حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ میری بیوی بڑی زبان دراز ہے ایسا ویسا کہتی سنتی رہتی ہے میں کیا کروں.... حضرت والا نے لکھا کہ تمہاری طرف سے اس کے ساتھ عدل اور اس کی بے عدلی پر صبر ہونا چاہئے....

اب کوئی پوچھے کب تک ایسا کروں تو زندگی بھر تک.... تاحیات یہی عمل ہو.... اگر تم نے بھی اس جیسا ہی معاملہ کیا تو پھر درجہ کا کیا سوال؟ تم بھی عورت وہ بھی عورت.... جب تمہارا درجہ اونچا ہے تو اس کے ساتھ تمہاری طرف سے تو عدل ہی ہے اور اس کی بے عدلی پر صبر ہے.... (ماخوذ مجالس حکیم الامت از اصلاحی گھر)

تبلیغ میں نیت کیا ہو

تبلیغ کا جذبہ یہ نہ ہو کہ ... میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرکے الگ ہو جاؤں گا ... یہ جہنم میں جائے یا کہیں جائے ... بلکہ جذبہ یہ ہو کہ اس کو شریعت پر لانا ہے ... جیسے باپ اولاد کو راہ راست پر لاتا ہے ... تو کسی وقت گھور دیتا ہے ... اور کسی وقت لالچ دلاتا ہے کہ بیٹے نماز کو چلو ... مٹھائی دوں گا ... تو بچہ راضی ہو جاتا ہے ... تو غرض یہ ہو کہ اسے جہنم سے بچانا ہے ... لہٰذا جیسا موقع ہو ... اسی طرح سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ ہو ... اور اسی طریقے سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کارگر بھی ہوگا ... (خطبات حکیم الاسلام)

امراض روحانیہ کے علاج کی ضرورت

جلد کے دانوں اور پھنسیوں پر ... صرف مرہم لگانے سے ... وقتی طور پر دانے کم ہو جائیں گے ... اور عارضی سکون ہو جائے گا ... مگر پھر اس سے بھی زیادہ دانے نکل آئیں گے لیکن اگر مصفی خون دواؤں سے خون صاف کر دیا جائے ... تو پھر صحت ہو جاتی ہے ... اسی طرح روحانی بیماری کا حال ہے ... نماز میں غفلت کرنے والے کو عارضی نمازی بنانے سے کام نہیں چلے گا ... اس کے اندر خوف خدا پیدا کرنے کی سعی کی جائے ... جب اندر سے غفلت دور ہو کر خوف پیدا ہو جائے گا ... تو پھر مستقل اور دائمی فرمانبرداری نصیب ہو جائے گی ... اہل اللہ کی صحبت سے ملتا ہے ...

دل میں اگر حضور ہو سر تو اختم ضرور ہو ... جسکا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

پس مرہم لگانے کیلئے تو مریض جلد راضی ہو جاتا ہے ... اور عارضی سکون اور وقتی راحت بھی مل جاتی ہے ... اور مصفی خون کڑوی دواؤں سے ہر شخص گھبراتا ہے ... لیکن چند دن تلخ دواؤں کی تکلیف جب دائمی راحت کا ہو گا ... پس آخرت کی دائمی راحت کیلئے ... روح کا علاج کسی اہل اللہ سے کرا لینا چاہئے ... اور مجاہدات کی تلخیوں کو برداشت کر لینا چاہئے ... پھر راحت ہی راحت ہے ... چین ہی چین ہے ....

رہ عشق میں ہے تعب تو ضروری ... کہ یوں تا بہ منزل رسائی نہ ہوگی
پہنچ کر بھی حد درجہ ہوئی مشقت ... تو راحت بھی کیا انتہائی نہ ہوگی

(مجالس ابرار)

قول کے بجائے عمل زیادہ موثر ہوتا ہے

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بہت سے مشائخ سے ملاقات کی جن کے مختلف احوال تھے یعنی وہ اپنے علمی رتبوں میں ایک دوسرے سے کم زیادہ تھے لیکن میرے حق میں نافع بخش صحبت والے وہی عالم ثابت ہوئے جو اپنے علم پر عمل کرنے والے تھے... اگرچہ دوسرے علماء علم میں ان سے بڑھے ہوئے تھے....

میں نے علماء حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی جو احادیث یاد کرتے تھے اس کی معرفت حاصل کرتے تھے لیکن غیبت کے سلسلے میں چشم پوشی سے کام لیتے تھے یعنی جرح و تعدیل کے بہانے سے غیبت کرلیتے تھے... حدیث شریف پڑھانے پر اجرت لیتے تھے اور جواب فوراً دینے کی کوشش کرتے تھے تاکہ ان کا جاہ مجروح نہ ہو خواہ جواب میں غلطی کیوں نہ ہو جائے....

البتہ حضرت عبدالوہاب انماطی کی زیارت کا موقع ملا آپ سلف کے طرز پر تھے نہ تو آپ کی مجلس میں کبھی غیبت سنی گئی اور نہ آپ حدیث شریف سنانے پر اجرت لیتے تھے... میں جب آپ کے سامنے دل کو نرم کرنے والی احادیث کی قرات کرتا تھا تو آپ رونے لگتے اور مسلسل روتے رہتے تھے... اس وقت باوجود میری صغر سنی کے آپ کا گریہ میرے دل کو متاثر کرتا تھا اور میرے دل میں ادب کی بنیاد قائم کرتا تھا... آپ بالکل ان مشائخ کے طرز پر تھے جن کے اوصاف و کمالات کتابوں میں ملتے ہیں اسی طرح شیخ ابومنصور جوالیقی سے ملنے کا شرف حاصل ہوا... آپ اکثر چپ رہنے والے.. غور و فکر کے بعد گفتگو کرنے والے... بہت پختہ اور محقق تھے.... اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی معمولی سوال پوچھا جاتا جس کا جواب بچے بھی فوراً دے دیتے لیکن آپ اس میں توقف کرتے اور جب شرح صدر ہو جاتا تب بتاتے بہت روزہ رکھنے والے اور بہت خاموش رہنے والے تھے..

یہ دو حضرات ایسے ہیں ان کی زیارت سے مجھے جتنا نفع ہوا دوسروں سے نہیں ہوسکا... اس سے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ عمل اور فعل سے رہنمائی کرنا قول اور تقریری رہنمائی سے زیادہ موثر ہوتا ہے....

آخرت کی تیاری کی فکر

ایک بزرگ گزرے ہیں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ... قرن ایک قبیلہ تھا... اس کے رہنے والے تھے... یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھے... والدہ کی خدمت کرتے تھے... ان سے اجازت لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لیے حاضر ہوئے مگر اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سفر پر جا چکے تھے... پیچھے والدہ اکیلی تھیں... بیمار تھیں اس لیے واپسے ہی واپس آ گئے... جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا اور کہا کہ تم ان کو تلاش کرنا فلاں فلاں جگہ... نشانیاں بتا دیں کہ وہاں تمہیں ملیں گے اور ان کو میری طرف سے یہ جبہ ہدیہ پیش کرنا اور ان کو کہنا کہ وہ میری اُمت کے لیے مغفرت کی دعا کریں...

چنانچہ کچھ عرصے کے بعد ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو بعد میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں حضرات ان کی تلاش میں گئے... ان کو ایک جگہ پا لیا... ان کو جبہ بھی دیا... ان کو بتایا بھی سہی... کتاب میں لکھا ہے کہ بس تھوڑی سی گفتگو آپس میں ہوئی اس کے بعد اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہوگی اور میں نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہے اچھا پھر روز محشر ملیں گے یہ فرما کر ان کو رخصت کر دیا...

حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں والے ان کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ کوئی بھی ملنے آتا تھوڑی دیر اس سے گفتگو کرتے جو کام کی گفتگو تھی اور گفتگو کرنے کے بعد کہتے بھئی آپ نے بھی آخرت کی تیاری کرنی ہے اور میں نے بھی تیاری کرنی ہے... اچھا پھر ملیں گے... فارغ کر دیتے تھے... یہ ایسے لوگ تھے ہر وقت اپنی آخرت کی تیاری میں لگے ہوتے تھے... (وقت ایک عظیم نعمت)

غصہ کا علاج

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ ۱۰) ترجمہ: اور ہم نے اس کے لئے ... کو ختم کر دیا...

جس کا غصہ بہت ہو اس کے اوپر پڑھ کر دم کریں... (قرآنی مستجاب دعائیں)

اللہ کے مہلت دینے سے دھوکہ نہ کھاؤ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پاکیزہ ہے وہ عظمت اور سلطنت والی ذات جس کی معرفت اتنی کھلی ہے جو ہر سمجھ والے پر عیاں ہو اور جو اس کی خفیہ تدبیروں سے مطمئن ہو، وہ عارف نہیں ہو سکتا۔

میں نے ایک بڑا گہرا سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس قدر ڈھیل دیتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیا ہے چنانچہ تم نافرمانوں کے ہاتھ آزاد دیکھو گے گویا انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے لیکن جب توسیع زیادہ ہو جاتی ہے اور لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے تب وہ ذات جلد ہی گرفت فرما لیتی ہے۔ اور یہ مہلت اس لیے دیتے ہیں تاکہ صابر کا صبر آزمائیں اور ظالم کو ڈھیل دیں۔۔۔ چنانچہ صابر اپنے صبر پر جما رہتا ہے اور ظالم کو اس کے برے افعال کا بدلہ مل جاتا ہے اور اس مہلت میں سے انتہا ظلم بھی پوشیدہ ہوتا ہے جو کسی کو معلوم نہیں ہو پاتا لیکن جب سزا دینے پر آتا ہے تو تم ہر غلطی پر سرزنش دیکھو گے اور کئی بہت سی غلطیاں جمع ہو جاتی ہیں تو سب کی طرف سے دماغ پھاڑ دینے والا پتھر مارا جاتا ہے۔۔

بعض اوقات اس طرح کی سزا کا سبب عام لوگوں سے مخفی رہتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب تو بڑے نیک تھے پھر ان پر اس مصیبت کی کیا وجہ؟ اس وقت تقدیر جواب دیتی ہے کہ یہ مخفی گناہوں کی سزا ہے جو سب کے سامنے دی جا رہی ہے۔۔

کس قدر پاکیزہ ہے وہ ذات جو اتنی ظاہر ہے کہ اس میں ذرا بھی خفا نہیں اور اتنی پوشیدہ ہے کہ گویا اسے جاننا اور پہچاننا ناممکن ہے اس قدر مہلت دیتا ہے کہ چشم پوشی کی امید بندھ جاتی ہے اور مؤاخذہ اس طرح کرتا ہے کہ اس کے مواخذہ میں عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) (عواطف جوزیہ)

حصول ہدایت کا عمل

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ (سورۃ زخرف ۲۷)

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پس تحقیق عنقریب وہ مجھ کو ہدایت دے گا۔۔۔۔

جو چاہتا ہے کہ مجھے ہدایت ملے وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔۔۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

گھر سے نکلنے کی دعا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے....

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(میں اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ نکلتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں.... گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت اسی کی طرف سے ہے)....

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب کوئی شخص بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تجھے ہدایت نصیب ہوئی... اور جب توکلت علی اللہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیری کفایت کر دی گئی اور جب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے تیری حفاظت کر دی گئی... (بستان العارفین)

قضاء اور اس کی دو قسمیں

اللہ تعالیٰ کے فیصلے کی دو قسمیں ہیں... قضاء شرعی و قضاء کونی....

قضا شرعی.... وہ فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مشروع فرمائے ہیں جیسا کہ اللہ کا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا دیا ہے....

قضاء کونی.... وہ فیصلہ جو لفظ کن اور فیکون سے وجود میں آتا ہے کہ جب اللہ نے کسی موت کا فیصلہ کر لیا یا کسی کی زندگی کا فیصلہ کر لیا... کسی کی بیماری کا فیصلہ کر لیا.... یا کسی کو بیماری سے شفاء کا فیصلہ کر لیا.... یا اللہ کا فیصلہ کہ کس جگہ پہ بارش برسانی ہے اور کس جگہ پر قحط ڈالنا ہے جب اللہ تعالیٰ ایسے فیصلے کر دے تو ان کو کوئی رد نہیں کر سکتا.... یہ قضاء کونی ہے....

"لقولہ تعالی انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون" (یٰسین)

قضاء شرعی میں ہمارے نزدیک قطعی طور پر رضامندی کا پایا جانا ضروری ہے کیونکہ یہ اسلام کی بنیاد اور ایمان کا قاعدہ ہے اس کے بغیر اللہ راضی نہیں ہوتا.... (اعمال دل)

نافرمانی کی حقیقت

ماں باپ کی نافرمانی اس کو کہتے ہیں... جس میں انہیں تکلیف ہو.... (ارشادات مفتی اعظم)

ذکر و شغل کرنیوالوں کو نصیحت

ہر بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا اہتمام کرو۔ اس سے دل میں بڑا نور پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف کرے تو صبر کرو۔ جلدی سے کچھ کہنے سنے مت لگو۔ خاص کر غصہ کی حالت میں بہت سنبھالا کرو۔ کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو۔ جو بات زبان سے کہنا چاہو پہلے سوچ لیا کرو۔ جب خوب اطمینان ہو جاوے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اس میں دین یا دنیا کی ضرورت یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو۔ کسی برے آدمی کی بھی برائی مت کرو۔ جو شخص کسی ایسے درویش پر جس پر کوئی حال درویشی کا غالب ہو۔ اور کوئی بات تمہارے خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو اس پر طعن مت کرو۔ کسی مسلمان کو گو وہ گنہگار یا چھوٹے درجے کا ہو۔ حقیر مت سمجھو۔ مال و عزت کی طمع و حرص مت کرو تعویذ گنڈے کا شغل مت رکھو۔ اس سے عام لوگ گھیر لیتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو۔ اس سے دل میں نور۔ ہمت و شوق بڑھتا ہے۔ دنیا کا کام بہت مت بڑھاؤ۔ بے ضرورت اور بے فائدہ لوگوں سے زیادہ مت ملو۔ اور جب ملو تو خوش خلقی سے ملو۔ اور جب کام ہو جاوے۔ تو ان سے الگ ہو جاؤ۔ خاص کر جان پہچان والوں سے بہت بچو۔ یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو۔ یا ایسے معمولی لوگوں سے ملو۔ جن سے جان پہچان نہ ہو۔ ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے۔ اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو۔ یا کوئی علم عجیب آوے۔ تو اپنے پیر کو اطلاع کرو۔ پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست مت کرو ذکر میں جو اثر پیدا ہو۔ سوائے اپنے پیر کے کسی سے مت کہو۔ بات کو طول مت دو۔ بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جاوے فوراً اقرار کر لو۔ ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اور اللہ سے اپنی حاجت عرض کیا کرو۔ [illegible] [illegible] مت کرو۔۔۔ [illegible]

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معاملہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک مکان مسجد نبوی کے قریب تھا... خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنا چاہا تو ان کو بلا کر کہا
''آپ اپنا مکان مسجد کو فروخت کر دیں... یا ہبہ کر دیں یا خود ہی مسجد کی توسیع کرا دیں... ان تینوں باتوں میں ایک بات آپ کو ہر حال میں ماننی ہوگی اس لئے کہ یہ مسجد کا معاملہ ہے''
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا
''آپ مجھ کو جبراً اس حکم کا پابند نہیں کر سکتے میں ان میں سے جبراً کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہوں''
یہ مقدمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا انہوں نے فیصلہ دیا
''امیر المومنین کو بغیر رضامندی ان سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے...
حدیث میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی عمارت بنوائی تو اس کی ایک دیوار جو پڑوسی کی جگہ میں بنی تھی گر گئی...
حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس وحی آئی کہ یہ دیوار پڑوسی سے اجازت لے کر بنائیے...
چنانچہ مسجد میں بھی آپ کسی کی اراضی کو جبراً شامل نہیں کر سکتے''...
حضرت عمرؓ اس فیصلہ سے مطمئن ہو گئے... کچھ عرصہ بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بخوشی یہ جگہ بلا اجرت مسجد کو دیدی...(سیر الصحابہ جلد اول)

دین و دنیا کی فتوحات کا عمل

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (سورۃ رعد ۲۴)
اگر کسی شخص کو اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا فرمایا کسی شخص سے دکھ پہنچا ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے ان شاء اللہ اس کیلئے دین و دنیا میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے...(قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ابوہاشم بن عتبہ کی عیادت

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے.... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟

یا دنیا کے لالچ میں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت فرمائی تھی.... ہم اس پر عمل نہیں کر سکے.... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا وصیت تھی؟

حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے.... ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کی قوم کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ

میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے.... ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے.... پھر ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور رزین کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے.... (ترمذی، نسائی)

لاپرواہ شوہر کو مطیع کرنے کی تدبیر اور عمل

خدمت واطاعت وخوشامد.... دوسری تدبیر: دعا کرنا.... عمل بعد نماز عشاء گیارہ سو مرتبہ یالطیف.... باودود اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں.... (حضرت تھانوی)

وقت ہی زندگی ہے

ایک مشہور مثال ہے: "الوقت ذھب" (یعنی وقت بھی ایک سونا ہے) لیکن یہ صرف ان لوگوں کے لیے صحیح ہے جو موجودات کی قدر و قیمت محض قیاس اور تصور کے ذریعے ہی سے کر سکتے ہیں لیکن جو پاکیزہ خیالات، نظریات اور اچھے افکار کے حامل ہوتے ہیں ان کے ہاں تو وقت بہت گراں ہے... ان کے ہاں وقت کا مقام بہت بلند و ارفع ہے... وہ کہتے ہیں کہ "الوقت ھو الحیاۃ" (یعنی وقت ہی زندگی ہے) انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس دنیا میں اس کی زندگی ہی کیا ہے؟ اس کی زندگی پیدائش اور موت کے درمیان معمولی سا غیر یقینی اور بے اندازہ وقفہ ہی تو ہے سونا آنے جانے والی چیز ہے، وہ اگر ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ بھی حاصل ہو سکتا ہے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن جو وقت گزر چکا ہے اور جو زمانہ گزر چلا گیا وہ کسی صورت میں اور کسی قیمت پر واپس نہیں آ سکتا... ذرا انصاف سے سوچئے کہ کیا وقت "سونے" سے زیادہ قیمتی نہیں؟ کیا وقت الماس سے زیادہ قیمتی نہیں؟ اور کیا وقت ہر چیز سے گراں نہیں؟ (وقت ایک عظیم نعمت)

راستہ میں نظر کی حفاظت

گھر سے نکلنے والے کو مناسب یہ ہے کہ اپنی نظر پر قابو رکھے... بلا ضرورت دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ چلتے وقت قدم رکھنے کی جگہ پر نظر رکھے کہ نظر سے خواہشات پیدا ہونے لگتی ہے... اور ادھر ادھر دیکھنے سے آدمی غافل ہو جاتا ہے اور راستے میں پڑی ہوئی چیزوں سے اسی غفلت کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے... (بحوالہ ایضاً)

تقدیم و تاخیر

اگر ایک ہی دن سب مرتے عبرت پکڑنے والا کوئی نہ رہتا تو موت کو جہاں ذریعہ بنایا اثرات ظاہر ہونے کا وہاں عبرت کا بھی ذریعہ ہے کہ دوسرے کی موت دیکھ کر آدمی عبرت پکڑے کہ مجھے بھی اسی راستے جانا ہے تو میں کوئی اچھا عمل کروں تو عمل پر ابھارنے کیلئے ضروری تھی کہ موت اور حیات کا سلسلہ مسلسل رہے... (خطبات حکیم الاسلام)

اصلاح نفس سے متعلق ایک اہم تنبیہ

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم اور اس کی طرف رغبت اور اس کے شغل
کے متعلق سوچا تو اندازہ ہوا کہ اس سے قلب کو ایک قوت ملتی ہے جو اسے قساوت کی طرف
لے جاتی ہے اور واقعی اگر دل کے اندر وہ وقت اور لمبی آرزوئیں نہ ہوتیں تو علم کا شغل نہایت
دشوار ہوتا کیونکہ میں حدیث اس امید پر لکھتا ہوں کہ اس کی روایت کروں گا اور تصنیف اس
توقع پر شروع کرتا ہوں کہ اس کو مکمل کر لوں گا۔۔

اس کے برخلاف جب عبادت و ریاضت کے باب میں غور کرتا ہوں تو آرزوئیں کم
ہونے لگتی ہیں۔۔۔ دل نرم ہو جاتا ہے۔۔۔ آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔۔۔ مناجات بھلی معلوم
ہونے لگتی ہیں۔۔۔ سکینہ چھا جاتا ہے۔۔۔ گویا میں خدا کے مراقبہ کے مقام میں پہنچ جاتا ہوں۔۔۔۔

لیکن علم افضل ہے اس کی حجت قوی ہے اس کا رتبہ بڑا ہے۔۔۔ اگرچہ اس سے وہ
حالت پیدا ہو جس کا میں نے شکوہ کیا ہے (اور عبادات ذکر و اشغال تصوف۔۔۔ اگرچہ اس
کے فوائد بہت ہیں جن کی طرف اشارہ کیا لیکن وہ ان حضرات کے احوال کے مناسب ہیں
جنہوں نے دوسروں کی ہدایت کے بجائے اپنی اصلاح پر قناعت کر لی ہے اور مخلوق کو رب کی
طرف لے جانے کے بجائے گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔۔۔ لیکن خود اپنی اصلاح تو
واجب ہے اگر اپنی اصلاح کے بعد علم کا شغل اختیار کرے تو وہ افضل الاحوال ہے
ورنہ صرف شغل علم و تہذیب نفس سے خالی ہو جب تو وہ اسوء الاحوال ہے۔۔۔ م)

پس درست اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ علم کا مشغلہ اختیار کرے اور اس کے ساتھ دل کو نرم
کرنے والے اسباب سے نفس کو صرف اتنا بچاتا رہے جتنا مشغلہ میں کمی صورت نہ ہے۔۔۔

چنانچہ میں اپنے قلب کے ضعف اور رقت کی وجہ سے پسند کرتا ہوں کہ قبروں کی
زیارت کیا کروں یا قریب المرگ کے پاس موجود رہوں کیونکہ یہ چیزیں میری فکر کو جمع
کر لیتی ہیں اور مجھے علم کے مشغلے سے نکال کر موت کے متعلق سوچنے کے مقام میں پہنچا دیتی
ہیں۔ مگر میں بہت دیر تک اپنے آپ سے نفع اٹھانے کے قابل نہیں رہتا۔۔

اور اس میں قول فیصل یہ ہے کہ مرض کا مقابلہ اس کی ضد سے کیا جائے لہٰذا جس کا قلب بہت سخت ہو اور اسے دوسرا قرینہ حاصل ہو جو گناہوں سے روک سکے تو اس کا مقابلہ موت کی یاد سے اور قریب الموت لوگوں کے پاس جا کر کرے اور جو رقیق القلب ہو تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے بلکہ اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں میں مشغول ہو جو اسے بہلائے رکھے تاکہ وہ اپنی زندگی سے نفع اٹھا سکے اور جو فتویٰ دے رہا ہے جا سکے سمجھ سکے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرماتے تھے.... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ میں مقابلہ فرماتے تھے اور اپنے نفس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرماتے تھے....اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مضمون سے وہی سمجھے گا یعنی بقدر ضرورت نفس کے ساتھ نرمی کرنا جیسا کہ میں نے عرض کیا....(ابن جوزیؒ)

شہادت حضرت خیثمہ بن حارث رضی اللہ عنہ

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت خیثمہؓ نے اپنے فرزند حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ تم گھر پر رہو میں جہاد کیلئے جاتا ہوں.... حضرت سعدؓ نے جواب دیا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں آپؓ کو اپنے پر ترجیح دیتا مگر اب یہی عرض کروں گا کہ آپ گھر پر ٹھہریئے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے دیجئے.... امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے رتبہ شہادت پر فائز کریں گے.... لیکن حضرت خیثمہؓ نے جہاد پر جانے کے لئے اصرار کیا....آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے جس کا نام نکل آئے وہی جائے.... قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سعدؓ کا نام نکلا چنانچہ اس غزوہ میں انہیں ہم رکابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کے ساتھ ساتھ شرف شہادت بھی نصیب ہوا....

اگلے سال غزوہ احد کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب حضرت سعدؓ کے والد حضرت خیثمہؓ تھے جو بہادری سے لڑے اور جام شہادت پی کر شہید بیٹے کے پاس جنت الفردوس میں پہنچ گئے.... (۲۳۳ روشن ستارے)

متقی بننے کا طریقہ

اگر تم اللہ والا بننا چاہتے ہو تو کسی اللہ والے کے دل میں جگہ بناؤ۔ اور اگر متقی بننا چاہتے ہو تو کسی متقی سے دوستی کرلو۔ تجربہ شاہد ہے۔ اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر کوئی علم یا فن حاصل کرنا ہے تو کسی تجربہ کار مربی کی تحت ضرورت ہے۔ تاکہ اس کی تعلیم و تربیت سے مقصود حاصل ہو سکے۔ یہ علم و فن بغیر معتبر و مستند استاد کے بلا فیض رہتا ہے۔ اس لیے دنیا و آخرت کا صحیح علم حاصل کرنے کے لیے کسی اللہ والے سے ضرور تعلق رکھنا چاہیے۔ اللہ والے کی شناخت یہ ہے کہ وہ بزرگ بلحاظ متبع شریعت و سنت ہوں۔ اور صاحب علم ظاہر و باطن ہوں۔ شیخ وغیرہ ہوں۔ بزرگوں سے تعلق رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ ان کی صحبت میں گاہے گاہے حاضر ہوتا رہے۔ اگر دور ہوں تو ان سے خط و کتابت رکھنا۔ ان سے دین کی بات دریافت کرتے رہنا۔ اور ان کے مشورے پر عمل کرنا۔ اپنے باطن کے نقائص ان کو لکھنا۔ اور ان کے دور کرنے کی تدابیر پر عمل کرنا ہر حال میں ان سے دعا کراتے رہنا۔ اپنی روز مرہ کی زندگی میں جو شرعی خلاف ورزی ہو۔ اس کے متعلق دریافت کرنا۔ اور جو کچھ وہ تجویز کریں اس پر حتی الامکان عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم عطا فرماویں۔ اور اپنی اس زندگی کو خوشگوار، پرسکون اور پُرعافیت ... بنانے کی توفیق عطا فرمائیں ... (تحفۂ ارشادات عارفی)

واسطے کی قدر

واسطوں کی بھی عظمت ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ صرف واسطہ ہوتا ہے۔ مقصود نہیں ہوتا۔ جیسے ہمارے بجلی کے بلب اگرچہ پاور ہاؤس سے تعلق رکھتے ہیں لیکن روشنی بلب سے ہی ملتی ہے۔ پاور ہاؤس سے روشنی نہیں ملتی۔ روشنی اور ہوا کے لیے بلب اور پنکھا ناگزیر ہیں تو یہ واسطے بھی قابل قدر ہیں لیکن حق تعالیٰ کی ذات اصل مقصود ہے۔ (ارشادات حکیم الامت)

جب زہر بے اثر ہو کر رہ گئی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ شام کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا ہوا تھا... قلعہ کے لوگ محاصرہ سے تنگ آ گئے تھے... وہ چاہتے تھے کہ صلح ہو جائے...

لہٰذا ان لوگوں نے قلعے کے سردار کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس صلح کی بات چیت کے لئے بھیجا... چنانچہ ان کا سردار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چھوٹی سی شیشی ہے... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پوچھا کہ یہ شیشی میں کیا ہے اور کیوں لے کر آئے ہو؟

اس نے جواب دیا کہ اس شیشی میں زہر بھرا ہوا ہے اور یہ سوچ کر آیا ہوں کہ اگر آپ سے صلح کی بات چیت کامیاب ہو گئی تو ٹھیک... ورنہ اگر بات چیت ناکام ہو گئی اور صلح نہ ہو سکی تو ناکامی کا منہ لے کر اپنی قوم کے پاس واپس نہیں جاؤں گا بلکہ یہ زہر پی کر خودکشی کر لوں گا...

تمام صحابہ کرام کا اصل کام تو لوگوں کو دین کی دعوت دینا ہوتا تھا... اس لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ اس کو اس وقت دین کی دعوت دینے کا اچھا موقع ہے... چنانچہ انہوں نے اس سردار سے پوچھا: کیا تمہیں اس زہر پر اتنا بھروسہ ہے کہ جیسے ہی تم یہ زہر پیو گے تو فوراً موت واقع ہو جائے گی؟

اس سردار نے جواب دیا کہ ہاں مجھے اس پر بھروسہ ہے... اس لئے کہ یہ ایسا سخت زہر ہے کہ اس کے بارے میں معالجین کا کہنا یہ ہے کہ آج تک کوئی شخص اس زہر کا ذائقہ نہیں بتا سکا... کیونکہ جیسے ہی کوئی شخص یہ زہر کھاتا ہے تو فوراً اس کی موت واقع ہو جاتی ہے... اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اس کا ذائقہ بتا سکے... اس وجہ سے مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو فوراً مر جاؤں گا...

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سردار سے کہا کہ یہ زہر کی شیشی جس پر تمہیں اتنا یقین ہے... یہ ذرا مجھے دو... اس نے وہ شیشی آپ کو دے دی... آپ نے ہاتھ

شیشی اپنے ہاتھ میں لی اور پھر فرمایا کہ اس کائنات کی کسی چیز میں کوئی تاثیر نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اندر اثر نہ پیدا فرمادیں... میں اللہ کا نام لے کر اور یہ دعا پڑھ کر بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم (اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی... نہ آسمان میں اور نہ زمین میں... وہی سننے اور جاننے والا ہے) میں اس زہر کو پیتا ہوں... آپ دیکھیں کہ مجھے موت آتی ہے یا نہیں... اس سردار نے کہا کہ جناب! یہ آپ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں... یہ زہر تو اتنا سخت ہے کہ اگر انسان تھوڑا سا بھی منہ میں ڈال لے تو ختم ہو جاتا ہے اور آپ نے پوری شیشی پینے کا ارادہ کر لیا... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ان شاء اللہ مجھے کچھ نہیں ہوگا... چنانچہ دعا پڑھ کر وہ زہر کی پوری شیشی پی گئے... اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانا تھا... اس سردار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری شیشی پی گئے لیکن ان پر موت کے کوئی آثار نظر نہیں ہوئے... وہ سردار یہ کرشمہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا... (اصلاحی خطبات ج ۱۰)

جیب خرچ بھی بیوی کا حق ہے

بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی (مرضی کے مطابق) خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں... اس کی مقدار اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے... مثلاً روپیہ دو روپیہ... بلکہ دس روپے جیسی گنجائش ہو... یہ رقم خرچ سے علیحدہ دو لیکن صاف کہہ دو کہ وہ رقم صرف گھر کے خرچ کی ہے اور یہ رقم تمہارا جیب خرچ ہے یہ تمہاری ملک ہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو...

جب تم خرچ الگ دو گے تو تمہارا یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ رقم جو گھر کے خرچ کیلئے دی ہے امانت ہے کیونکہ آدمی کے پیچھے بہت سے خرچ ایسے بھی لگے ہوئے ہیں جو اپنی ذات خاص کے ساتھ خاص ہیں اگر بیوی کو کوئی رقم ذات خاص کے خرچ کیلئے نہ دی گئی جس کو جیب خرچ کہتے ہیں تو وہ امانت میں خیانت کرنے پر مجبور ہوگی اس صورت میں اس پر تشدد کرنا ایک گونہ ظلم اور بے حسی ہے...

اہل جنت کی ایک حسرت

جب کوئی خوشی کی بات آتی ہے تو غم کو بھول جاتے ہیں.... جب بھی خوشی ہوتی ہے بندے کو تو غم بھول جاتے ہیں... پکی بات ہے جنت میں جانے سے بڑھ کر بھی کوئی خوشی ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی اسی لیے جنتی جب جنت میں جائیں گے تو کہیں گے: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ" ہم سے وہ غم چلا گیا اور جنت میں کتنی خوشی ہوگی کہ انسان اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا.... نیکوں کی محفل ہوگی اور یہ خوشی ہوگی کہ اب یہ نعمتیں ہم سے کبھی واپس نہیں لی جائیں گی.... اس خوشی کے عالم میں بھی بندے کو ایک حسرت رہے گی.... حدیث پاک میں آتا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل ذکر میں یہ حدیث لکھی ہے.... وہ فرماتے ہیں:

لا يتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله تعالى

"اہل جنت کو کسی بات پر حسرت نہیں ہوگی سوائے ایک بات کے کہ وہ وقت جو انہوں نے دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر غفلت میں گزارا تو جنتیوں کو غفلت میں گزرے ہوئے اس وقت پر حسرت ہوا کرے گی...."

کہ کاش ہم اس میں غفلت نہ کرتے تو آج ہمارے درجات زیادہ بلند ہوتے....

اب بتاؤ جو حسرت جنت میں بھی جان نہ چھوڑے گی وہ کیسی بڑی حسرت ہوگی تو اس سے اپنے وقت کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور کر لیجئے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

تکمیل نماز

نماز کا دل.... خالص نیت ہے.... اس کی روح حضور قلب ہے.... اور نماز کا جسم قیام.... رکوع.... قومہ.... سجدہ وجلسہ وقعدہ ہیں.... اور اس کے اعضائے رئیسہ.... ارکان اور حواس ترتیل قرأت کی درستی ہے اور نماز کے لئے پوری پاکی بھی شرط ہے بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی.... اور وہ دل کی پاکی ہے یعنی غیر خدا سے دل کو صاف کرنا ہے.... کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر اور توجہ نیت دل پر ہے.... (خطبات مسیح الامت)

متفرق نصیحتیں.....دوازدہ کلمات

امیر المومنین امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے خدائے تعالیٰ کی کتاب (توریت شریف) سے بارہ کلمات منتخب کئے ہیں اور ہر روز میں ان میں تین بار غور کرتا ہوں...

اور وہ کلمات حسب ذیل ہیں۔

۱— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو ہرگز کسی شیطان و حاکم سے نہ ڈر جب تک کہ میری بادشاہت باقی ہے...

۲— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو کھانے پینے کی فکر نہ کر جب تک میرے خزانے کو تو بھرپور پاتا ہے اور میرا خزانہ ہرگز خالی اور ختم نہ ہوگا...

۳— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان جب تو کسی امر میں عاجز ہو جائے تو مجھے پکار تو یقیناً مجھے پائے گا اس لئے کہ تمام چیزوں کا دینے والا اور نیکیوں کا دینے والا میں ہوں...

۴— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تحقیق کہ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی میرا ہی ہو جا اور مجھ ہی کو دوست رکھ...

۵— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان تو مجھ سے بے خوف نہ ہو جب تک کہ تو پل صراط سے نہ گزر جائے...

۶— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان میں نے تجھ کو خاک...نطفہ...علقہ اور مضغہ سے پیدا کیا اور میں اس قدرت پیدا کرنے میں عاجز نہیں ہوا تو پھر روزی دینے میں کس طرح عاجز ہوں پس تو دوسرے سے کیوں مانگتا ہے"

۷— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان میں نے تمام چیزیں تیرے لئے پیدا کی ہیں اور تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پس تو اس چیز میں مشغول ہو گیا جو تیرے ہی لئے پیدا کی تھی اور تو نے بسبب اس کے مجھ سے دوری اختیار کر لی

۸— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان ہر شخص اپنے لئے کوئی چیز طلب کرتا

ہے ... اور میں تجھ کو تیرے لئے چاہتا ہوں ... اور تو مجھ سے بھاگتا ہے ...

۹— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ... اے انسان تو خواہشات نفسانی کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو جاتا ہے ... اور کبھی میری وجہ سے اپنے نفس پر ناراض نہیں ہوتا ...

۱۰— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ... اے انسان تجھ پر میری عبادت ضروری ہے ... اور مجھ پر تجھے روزی دینا ... مگر تو اپنے فریضے میں اکثر کوتاہی کرتا ہے ... اور میں تجھے روزی دینے میں کبھی کمی نہیں کرتا ...

۱۱— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ... اے انسان تو آئندہ کی روزی بھی آج ہی طلب کرتا ہے ... اور میں تجھ سے آئندہ کی عبادت نہیں چاہتا ...

۱۲— اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ... اے انسان جو کچھ میں نے تجھ کو دے دیا ہے ... اگر تو اس پر راضی ہو جائے تو ہمیشہ آرام و راحت میں رہے گا ... اور اگر تو اس پر راضی نہ ہو تو میں تجھ پر دنیا کی حرص مسلط کر دوں گا کہ ... وہ تجھ کو در بدر پھرائے ... کتے کی طرح دروازوں پر ذلیل کرائے ... اور پھر بھی تو نے مقدر کے علاوہ کچھ نہ پائے گا ... (شریعت تصوف) (خطبات حکیم الامت)

دعوت کا طرز

جیسا آدمی سامنے کا طب ہوگا ... ویسا ہی دعوت کے طریقے ہوں گے ... ایک وہ ہیں جو سادہ لوح ہیں ... کہ جب ان کے سامنے اللہ و رسول کا نام لیا گیا تو وہ گردن جھکا دیتے ہیں ... ان کے مطالبات نہیں ہوتے ہیں ... اور نہ لِمَ کی ضرورت سمجھتے ہیں بس وہ صرف جاننا چاہتے ہیں کہ شریعت کا حکم معلوم ہو جائے ... تو ان کے لئے موعظت ہے ... کہ وعظ و نصیحت کر دو ان کے لئے کافی ہو جائے گی ... اور بعض حجت پسند ہوتے ہیں ... یعنی کہ حجت کرو جب تک ان کے مسلمات سے ان پر حجت تمام نہ ہو ... وہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ... تو ان کے لئے مجادلہ رکھا اور یہ بالکل دوسری طرز کی انداز ہے ... جھگڑنے سے نہیں ... پھر اس کا خیال رہے کہ اس میں سخت کلامی نہ ہو بلکہ معروف طرز پر ہو ... (خطبات حکیم الاسلام)

صبر کے معین تصورات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام موجودات میں سب سے مشکل چیز صبر ہے جو کبھی محبوب و پسندیدہ چیزوں کو چھوٹنے پر کرنا پڑتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ اور تکلیف دہ حالات کے پیش آنے پر خصوصاً جبکہ تکلیف دہ حالات کا زمانہ طویل ہو جائے اور کشادگی و فراخی سے ناامیدی ہونے لگے..... ایسے وقت میں مصیبت زدہ کو ایسے توشہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اس کا سفر قطع ہو سکے اور اس توشہ کی مختلف صورتیں ہیں.....

ایک تو یہ کہ مصیبت کی مقدار کے متعلق سوچے کہ اس کا اور زیادہ ہونا بھی ممکن تھا.....

ایک یہ کہ اپنی حالت کو دیکھے کہ اس کے پاس اس مصیبت سے بڑی بڑی نعمتیں موجود ہیں مثلاً کسی کا ایک بیٹا مر گیا لیکن دوسرا اس سے عزیز بیٹا موجود ہے.....

ایک یہ ہے کہ دنیا میں اس مصیبت کا بدلہ ملنے کی امید رکھے.....

ایک یہ کہ آخرت میں اس پر اجر ملنے کو سوچے.....

ایک یہ ہے کہ ایسے حالات پر جن پر عوام مدح و تعریف کرتے ہیں..... ان کی مدح و توصیف کا تصور کر کے لذت حاصل کرے اور حق تعالیٰ کی طرف سے اجر ملنے کے تصور سے لطف اندوز ہو.....

ایک یہ بھی ہے کہ سوچے کہ ہائے واویلا کرنا کچھ مفید نہیں ہوتا بلکہ اس سے آدمی مزید رسوا ہو جاتا ہے..... ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں جن کو عقل و فہم غلط ٹھہراتے ہیں.....

صبر کے راستہ میں ان تصورات کے علاوہ کوئی دوسرا توشہ کام نہیں آ سکتا..... لہٰذا صابر کو چاہیے کہ اپنے کو ان میں مشغول کرے ان کے ذریعے اپنی آزمائش کی گھڑیاں پوری کرے اور صحیح منزل پر پہنچ جائے..... (مجالس جوزیہ)

برائے حصول اولاد

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (سورۃ المائدہ ۱۷)

جو اولاد سے ناامید ہو ۴۱ دن تک ۳۰۰ دفعہ کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے آدھا خاوند اور آدھا بیوی کھائے..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

چند آداب معاشرت

چلنے میں کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو پہلے سلام کہو... اور خندہ پیشانی سے مو.....
دوست ہو تو اس سے مصافحہ کرو.... اور اپنا ہاتھ چھڑانے میں پہل نہ کرو اور اس کے سامنے
مسکراتے انداز میں رہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو کوئی ایسا کرتا ہے
اس کے گناہ جھڑتے ہیں.....

۲.... بہتر یہ ہے کہ پیدل آدمی راستہ کی ایک جانب میں چلے.... اور سوار آدمی درمیان
میں جبکہ آبادی میں ہوں.... اور اگر آبادی سے باہر ہوں تو پیدل کو درمیان میں اور سوار
کو اطراف میں چلنا چاہئے.... اور جوتا پہن کر چلنے والے کو چاہئے کہ بغیر جوتے کے چلنے
والوں کیلئے راستہ کھلا چھوڑتا جائے.....

۳.... سامنے سے کافر آجائے یا کوئی عورت تو آپ درمیان والی جگہ پر رہے اس بارہ
میں حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ راستہ میں
یہود و نصاریٰ سے ملاقات ہو جائے تو انہیں راستہ کے کنارے کنارے چلنے پر مجبور کرو
اور حضرت مقدادؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کیلئے
راستے کے وسط میں کوئی حصہ نہیں.....

۴.... عقلمند کو لوگوں کی گزرگاہ میں ناک صاف کرنا یا تھوکنا ہرگز لائق نہیں کہ ان کے
پاؤں آلودہ ہوں گے.....

۵.... مشائخ کی صحبت میں یا نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا چاہئے.... نوجوانوں بچوں
اور کم عقلوں کے پاس بیٹھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے.... اس سے آدمی کا رعب جاتا رہتا ہے
آخرت کا شوق اور موت کی فکر رکھنے والے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا بہتر ہے اور دنیادار لوگ
جو ہر وقت اسی کی دھن میں لگے رہتے ہیں اور ہر وقت اسی پر نظر لگائے رکھتے ہیں ہمنشینی
کے لائق نہیں کہ اس سے آدمی کا دل بدل جاتا ہے دین میں فساد آنے لگتا ہے زندگی خراب
ہو جاتی ہے۔ (بستان العارفین)

بازار میں داخلے کی دعا اور فضیلت

اگر ضرورت نہ ہو تو بازار میں جانے سے احتیاط ہی رکھو... مشہور ہے کہ وہاں بڑے بڑے سرکش شیطان انسانی شکل میں ہوتے ہیں اور یوں بھی سنا ہے کہ وہاں انسانی لباس میں بھیڑیے ہوتے ہیں... اور کبھی جانا ہی پڑے تو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے...

لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں... اسی کی بادشاہی ہے اسی کیلئے سب تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے... وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں اسی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے)...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص یہ کلمات بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اسے اتنی نیکیاں ملتی ہیں جو بازار میں موجود لوگوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ ہوتی ہیں... (بستان العارفین)

جیب خرچ بھی بیوی کا حق ہے

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو کچھ رقم ایسی بھی دو جس کو وہ اپنے جی آئی (مرضی کے مطابق) خرچ کر سکے جس کو جیب خرچ کہتے ہیں... اس کی تعداد اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کے موافق ہو سکتی ہے... مثلاً روپیہ دو روپیہ... پچاس روپے جیسی گنجائش ہو... یہ رقم خرچ سے علیحدہ دو لیکن صاف کہہ دو کہ وہ رقم صرف گھر کے خرچ کی ہے اور یہ رقم تمہارا جیب خرچ ہے یہ تمہاری ملک ہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو...

جب تم خرچ الگ دو گے تو تمہارا یہ کہنے کو منہ ہوگا کہ یہ رقم جو گھر کے خرچ کیلئے دی ہے امانت ہے کیونکہ آدمی کے پیچھے بہت سے خرچ ایسے بھی لگے ہوئے ہیں جو اپنی ذات خاص کے ساتھ خاص ہیں اگر بیوی کو کوئی رقم ذات خاص کے خرچ کیلئے نہ دی گئی جس کو جیب خرچ کہتے ہیں تو وہ امانت میں خیانت کرنے پر مجبور ہوگی اس صورت میں اس پر تشدد کرنا ایک گونہ ظلم اور بے حسی ہے... (پرسکون گھر)

دورِ حاضر کی پانچ خامیاں

آج کے زمانے میں پانچ خامیاں عام ہیں:

(۱)...... پہلی بات کہ ہم علم تو حاصل کر لیتے ہیں عمل میں اتنی کوشش نہیں کرتے اس لیے جس سے بات کرو وہ کہتا ہے کہ جی مجھے پتہ ہے...... بھئی جانتے تو سب ہیں اللہ تعالیٰ تو یہ پوچھتے ہیں کہ مانتے کتنا ہیں؟ اگر فقط علم کے اوپر مغفرت ہوئی ہوتی تو شیطان کی تو ہم سے پہلے ہو جاتی اس کے علم میں تو ہمیں کوئی شک نہیں ہے تو فقط علم کے اوپر مغفرت نہیں ہوگی جس طرح چراغ جلائے بغیر فائدہ نہیں دیتا اسی طرح علم عمل کے بغیر فائدہ نہیں دیتا......

(۲)...... دوسری بات کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو مانگتے ہیں استعمال بھی کرتے ہیں مگر ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے...... ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ ان گنت نعمتیں بھیجتے ہیں......

"وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا"

"اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تم شمار بھی نہیں کر سکتے......"

اتنی ان گنت نعمتیں ہیں مگر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے...... کوئی شربت پلا دے تو اس کا بھی شکریہ اور جو پروردگار دستر خوان پر اتنی نعمتیں کھلاتا ہے...... پیٹ بھر کر اٹھنے کے بعد کی دعا بھی یاد نہیں رہتی...... اس لیے ایک بزرگ فرماتے تھے...... اے دوست! اللہ کی نعمتیں کھا کھا کر تیرے دانت تو گھس گئے...... اس کا شکر ادا کرتے ہوئے تیری زبان تو نہیں گھسی......

(۳)...... تیسری بات کہ ہم گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر استغفار نہیں کرتے بعض تو اس وجہ سے کہ وہ سوچتے ہیں کہ کر لیں گے یعنی نیت ہوتی ہے گناہ چھوڑنے کی مگر کہتے ہیں ہاں ابھی چھوڑ دیں گے...... اکمال الشیم میں عجیب بات لکھی ہے...... وہ فرماتے ہیں: اے دوست! تیرا توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہنا اور زندگی کی امید پر توبہ کو موخر کرتے رہنا تیری عقل کا چراغ گل ہونے کی دلیل ہے...... رابعہ بصریہ فرمایا کرتی تھیں: "استغفارنا یحتاج الی استغفار" کہ ہم لوگ جو استغفار کرتے ہیں اتنی غفلت سے کہ استغفار پر استغفار کی ضرورت ہے......

(۴)...... بات یہ ہے کہ ہم میت کو تو دفن کرتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے...... ایک صاحب عجیب واقعہ سنانے لگے...... کہنے لگے میرے ہمسایہ میں ایک صاحب تھے...... ان کی

وفات ہوگئی تو ہمیں بھی صدمہ ہوا تو میں نے اپنے گھر میں بچوں کو بتا دیا کہ بھئی اب ایک مہینہ کم از کم ٹی وی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمارے سامنے والے پڑوسی سے ہمارا اتنا اچھا تعلق ہے تو ان کو اتنا صدمہ ہوا اور ان کے والد جوان العمر تھے اور اچھا کاروبار تھا تو میرے گھر کے بیوی بچوں نے میرے ساتھ وعدہ کرلیا کہ ہم چالیس دن تک ٹی وی کو اون نہیں کریں گے.... کہنے لگے چوتھا دن گزرا تو جس گھر میں وفات ہوئی تھی.. اس گھر میں ٹی وی کی آواز آ رہی تھی.. اس کا مطلب ہے ان بچوں نے باپ کو دفن تو کیا لیکن عبرت نہیں پکڑی تو ہم میت کو دفن تو کرتے ہیں عبرت نہیں پکڑتے کہ ہم نے بھی جانا ہے.... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ قبرستان جانے کے بعد اس قدر ان پر غم طاری ہوتا تھا کہ کئی مرتبہ جس چارپائی پر مردے کو لے جایا جاتا اس چارپائی پر ان کو لٹا کر واپس لایا کرتے تھے... ایسی حالت ہو جاتی تھی....

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ سلف صالحین جب جنازہ لے کر چلتے تھے تو جنازے کے پیچھے ہر بندے کی آنکھ سے آنسو ٹپکتے تھے... باہر والے بندے کے لیے پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ جنازے کا والی کون ہے؟ موت کو یاد کرکے سارے روتے نظر آ رہے ہوتے تھے... آخرت کو یاد کرکے گناہوں کو یاد کرکے... وہ جنازے سے عبرت پکڑتے تھے....

(۵).. اور پانچویں چیز کہ آج کے دور میں دوست واحباب فقراء کی نصیحت تو سنتے ہیں اس کی پیروی نہیں کرتے بس سننے تک ہی کام رکھتے ہیں اور پھر آخر میں تغافل کرتے ہیں.... یہ ایک نئی مصیبت کہ فلاں کا بیان ایسا ہوتا ہے اور فلاں کا ایسا ہوتا ہے... او! خدا کے بندے بجائے اس کے ہم اس میں پڑیں ہم یہ کیوں نہیں سوچتے جو ہمیں بتایا گیا ہے... اس میں ہمارے لیے عمل کا کیا پیغام دیا ہے.. (وقت ایک عظیم نعمت)

کاروبار کی ترقی و برکت کا عمل

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا (مریم: ۲۵-۲۶)

کاروبار کی ابتدا کے وقت اس میں ترقی اور برکت کیلئے اس دعا کو ۳۱۳ مرتبہ تین دن تک یا ۷ دن تک یا ۱۱ دن تک پڑھیں... ان شاء اللہ ترقی ہوگی... (آزمودہ مجرب عمل)

اہل سماع کیلئے آداب وہدایات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کبھی بیدار طبیعت اور بیدار مغز شخص کسی خراب شعر کو کوئی مصرعہ سن کر اس سے اشارہ کو نکالتا ہے اور اس سے ذکر کو اٹھاتا ہے...

چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک رقعہ بھیجا جس میں لکھا ہوا تھا کہ میں نے مکہ شریف کے راستہ میں ایک حدی خواں کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

اَبْكِيْ وَمَا يُدْرِيْكَ مَا يُبْكِيْنِيْ اَبْكِيْ حِذَارًا اَنْ تُفَارِقِيْنِيْ وَتَقْطَعِيْ حَبْلِيْ وَتَهْجُرِيْنِيْ...

''میں رو رہا ہوں اور اے محبوب! تجھے کیا خبر کہ کیوں رو رہا ہوں؟ میرا رونا اس اندیشہ سے ہے کہ کہیں تو مجھے چھوڑ نہ دے اور میرے تعلق کا بندھن توڑ نہ دے اور مجھ سے جدا نہ ہو جائے...''

دیکھو! حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ پر ان شعروں کا کیا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کریں اور سمجھنے کی توفیق دیں کہ ان کی یہ آرزو ہوئی کہ حضرت جنید کو بھی اس کی اطلاع ہو جائے جو انہیں معلوم ہوا اور یہ بھی سمجھ لو کہ ایسے اشعار کی اطلاع حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی کے لیے مفید ہو بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ بہت سے لوگوں میں طبعی کثافت ہوتی ہے اور موٹی سمجھ کے ہوتے ہیں.... یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے جب اس طرح کا واقعہ سنا تو کہنے لگے کہ بھلا اس کلام سے کس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے؟ اگر حق تعالیٰ کی طرف ہے تو اس کی طرف مؤنث کے صیغہ سے اشارہ درست نہیں اور اگر کسی عورت کی طرف ہے تو پھر یہ (عورتوں سے اس طرح کا خطاب) زاہدوں کا کام تو نہیں ہے؟

واللہ! ایسے اشعار اگر اہل غفلت سنیں تو یہ اہل غفلت کی صدی ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ قصیدوں اور گویوں کے اشعار سننے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ ایسے اشعار تو نفسانی تقاضوں پر محمول کیا جاتا ہے اور ہمیں جنید بغدادی اور سری سقطی کہاں میسر ہیں؟ (لہٰذا یہ سماع علی الاطلاق ناجائز ہوا جبکہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سر ہی سے توبہ کر لیا تھا" کما فی الاحیاء" اور اگر بالفرض ہمیں ان کا کوئی مثل مل جائے تو وہ جو کچھ سنے گا اس کی حیثیت اور اشارات (یعنی حدود و شرائط) سے واقف ہوگا...

اور اس کثیف الطبع شخص ؟ ... کی طبیعت والے کا جواب یہ ہے کہ حضرت سری نے لفظ سے اشارہ نہیں لیا ہے اور لفظ پر اپنے مطلب کو منطبق نہیں کیا ہے کہ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کی فکر کرتے بلکہ انہوں نے معنی سے اشارہ نکالا ہے... گویا وہ اپنے محبوب حقیقی کو ان اشعار کے مضمون سے خطاب کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کے اعراض اور بے رخی کے اندیشہ سے دور رہا ہوں... بس اتنا ہی ان کا مقصود ہے... لفظ کی تذکیر و تانیث کی طرف انہوں نے ذرا بھی التفات نہیں کیا... اسے خوب سمجھ لو....

اور یہ لطیف طبیعت حضرات ایسے کلمات سے اشارہ نکالتے رہتے ہیں کہ انہوں نے ایسے جملے سے اشارہ نکالا ہے جسے بازاری لوگ بولتے ہیں اور لوگ اسے "واہی تباہی بات" کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت ابن عقیل کا اصفہان کے ایک شیخ کا واقعہ پڑھا کہ انہوں نے ایک عورت کو پڑھتے ہوئے سنا

غسلت له طول الليل ۔ فركت له طول النهار ۔ خرج يعاين

غيري ۔ زلق وقع في الطين

"میں نے رات بھر اس کی وجہ سے غسل کیا اور دن بھر کپڑوں سے نجاست کھرچتی رہی پھر وہ میرے سوا دوسری کو دیکھنے لگا... پھسلا اور کیچڑ میں جا گرا..."

تو اس سے اشارہ نکالا جس کا حاصل یہ ہے کہ اے میرے بندے! میں نے تجھے اچھی صورت عنایت کی... تیرے حالات درست کیے... تیرا جسم سیدھا بنایا... اس کے باوجود تو دوسری طرف متوجہ ہو گیا... بس مجھے چھوڑنے کے نتائج کا انتظار کر....

اور ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو اسی بات کی قبیل سے کچھ سنا اور وہ ایسا جملہ تھا جس کا اثر میں کافی مدت تک محسوس کرتا رہا...

كم كنت بالله اقول لك ۔ لذا التواني غائلة ۔ وللقبيح

حصيرة ۔ تبين بعد قليل

"خدا کی قسم میں نے تم سے کتنی بار کہا کہ اس سستی کا انجام برا ہے اور برے کام کا ایک نتیجہ ہے جو تھوڑی مدت میں ظاہر ہو جائے گا...."

ابن عقیل نے فرمایا کہ "کیسا اس نے ہماری دینی کاموں میں سستی اور عمل چھوڑ دینے پر ندامت دلائی ہے جس کے نتائج کل قیامت میں خدا کے سامنے ظاہر ہوں گے...." (عجائب مرتب)

حضرت خبیب بن عدی حضرت عاصم بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہم

جنگ احد کے بعد سفیان بن خالد ہذلی چند آدمیوں کے ہمراہ مکہ شریف گیا اور وہاں قریش کو احد میں کامیابی پر مبارک دی... کسی گلی میں سے گزر رہا تھا کہ بین کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔ ایک عورت کے چند عزیز (شوہر اور چار بیٹے) جنگ میں مارے گئے تھے ان کے ماتم میں وہ رو رہی تھی... سفیان نے اس عورت سے تعزیت کی۔ اس نے یہ قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک میں مقتولین احد کا بدلہ نہ لے لوں اور عاصم بن ثابتؓ (انصاری صحابی) کی کھوپڑی میں شراب نہ پی لوں... بالوں کو تیل نہیں لگاؤں گی... سفیان کی خیرخواہی اور ہمدردی کی باتیں سن کر اس سے تعاون کی طلب گار ہوئی... کہا اگر تم عاصم بن ثابت... کو زندہ پکڑ کر مجھے لا دو یا ان کا سر کاٹ کر لا دو تو میں تمہیں سو اونٹ انعام میں دوں گی... وہ بد بخت انعام کے لالچ میں اس کی تدبیر سوچنے لگ گیا چنانچہ کئی آدمی ہمراہ لے کر از راہ منافقت مدینہ منورہ آیا اپنے مسلمان ہونے کا ظاہر کر کے درخواست کی کہ چند آدمی ہمارے قبیلوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے ہمارے ساتھ روانہ کر دئے جائیں... ان خبیثوں نے دوستی حضرت عاصمؓ کے والد کے گھر میں رکھی حضرت عاصمؓ سے بڑی محبت کا اظہار کرتے اور ان سے کہتے کہ تم ہمارے ساتھ ضرور چلو... فرماتے ان شاء اللہ ضرور چلوں گا... آخر کار دو چار روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ آدمی روانہ فرما دئے... حضرت عاصم اور حضرت خبیب بن عدیؓ بھی ان میں شامل تھے سفیان پہلے چلا گیا تھا... اس خبیث نے رجیع کے مقام پر دو سو مشرکین کے ہمراہ ان لوگوں کو آلیا جب ان صحابہ نے خلاف توقع یہ صورت حال دیکھی تو کہا ماشاء اللہ... اگر ہمارے حق میں شہادت کا اجر لکھا ہے تو ہم پیچھے کیوں ہٹیں... مقابلہ شروع ہوا اور آدمی حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ گرفتار ہو گئے... باقی حضرات نے جام شہادت نوش کیا...

حضرت عاصم بن ثابت بھی شہید ہو گئے... کافر چاہتے تھے کہ ان کا سر کاٹ کر کسی کافرہ کو پہنچا کر انعام وصول کریں مگر قدرت نے ایک انتظام کر دیا کہ شہد کی مکھیوں یا

بھڑوں کا ایک غول وہاں پہنچ گیا اور حضرت عاصمؓ کے جسم کی پاسبانی کرنے لگا کافروں نے کہا
رات کے وقت یہ غول چلا جائے گا ہم اس وقت عاصمؓ کا سر کاٹ لیں گے مگر رات کو پانی
کا ایک ریلا آیا اور حضرت عاصمؓ کی نعش کو بہا کر لے گیا...

یوں مشرکین کے حصے میں آخرت کے علاوہ دنیوی خسران بھی آیا۔

حضرت خبیبؓ اور حضرت زیدؓ کو کافروں نے مکہ لے جا کر فروخت کر دیا یہ واقعہ
ذیقعدہ میں پیش آیا... ذی الحجہ گزر جانے کے بعد دونوں کو شہید کر دیا گیا....

اہل دنیا کے ساز و سامان کی حقیقت

ایک سرحدی وحشی ہندوستان میں آیا تھا کسی حلوائی کی دکان پر حلوا رکھا دیکھا... قیمت پاس
تھی نہیں آپ اس میں سے بہت سا اٹھا کر کھا گئے... حلوائی نے حکومت کو اطلاع دی۔ حاکم نے
تجویز کیا کہ ان کا منہ کالا کر کے جوتیوں کا ہار گلے میں ڈالا جائے اور گدھے پر سوار کر کے تمام شہر
میں تشہیر کیا جائے اور بہت سے لڑکے ساتھ کر دیئے جو کہیں کہ وہ ڈھول بجاتے پیچھے پیچھے چلیں...
چنانچہ ایسا کیا گیا جب یہ حلوا خور صاحب اپنے گھر واپس گئے تو وہاں کے لوگوں نے پوچھا کہ "آغا
ہندوستان چگونہ ملک است" کہنے لگے کہ "ہندوستان خوب ملک است... حلوا خوردن مفت است
فوج طفلاں مفت است۔ سواری خر مفت است... ڈھول دمام مفت است" یہی دنیا داروں کا خوب ملک
ست سمجھنا ایسا ہے جیسے اس آغا نے ہندوستان کو خوب ملک ست کہا اور دنیا کے حشم و خدم پر ناز کرنا ایسا
ہی ہے جیسے اس نے سواری خر اور فوج طفلاں پر ناز کیا تھا... (مواعظ اشرفیہ)

پابندی نماز کا وظیفہ

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (ھود: ۱۱۴ ۔ ۱۱۵)

جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ نماز کی پابندی ہو جائے اور برائی سے ہمیشہ دور رہے اور
ہمیشہ اجر ملے۔ نفع کیلئے روزانہ اس دعا کو روزانہ تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں ان شاء
اللہ کامیابی ہوگی۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل جاننا ضروری ہے

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کو تجارت میں لگنا مناسب نہیں جب تک کہ وہ خرید و فروخت کے مسائل اور جائز و ناجائز سے واقف نہ ہو....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے یہ فرمان جاری کیا تھا کہ جو شخص مسائل سے واقف نہیں وہ ہمارے بازار میں تجارت نہیں کر سکے گا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسائل سیکھے بغیر تجارت میں لگ جاتا ہے وہ سود میں گھس جاتا ہے اور خوب اور خوب اس میں ملوث ہو جاتا ہے.... (بستان العارفین)

عورتوں سے مکمل اصلاح کی آس نہ لگاؤ

مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہئے کہ عورت کی ذرا ذرا سی بدتمیزی پر غصہ کیا کرے بیوی پر اتنا رعب نہ ہونا چاہئے کہ میاں بالکل ہی ہوا ہو جائیں کہ ادھر میاں نے گھر میں قدم رکھا اور بیوی کا دم فنا ہوا.. ہوش و حواس بھی جاتے رہے.... بے چاری کے منہ سے کوئی بات نکلی یا کوئی چیز مانگی اور ڈانٹ ڈپٹ شروع ہو گئی... اس (بے چاری نے) تمہارے واسطے اپنی ماں کو چھوڑا... باپ کو چھوڑا.. اب اس کی نظر صرف تمہارے ہی اوپر ہے جو کچھ ہے اس کے لئے شوہر کا دم ہے.... اگر خاوند بھی عورت کا نہ ہو گا تو اس بے چاری کا کون ہو گا... بس انسانیت کی بات یہی ہے کہ ایسے وفادار کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور جو کچھ ان سے بدتمیزی یا بے ادبی ہو جائے اس کو ناز سمجھا جائے کیونکہ ان کو عقل کم ہے.... تمیز نہیں ہے... ان کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے... اس لئے گفتگو میں انداز ایسا ہو جاتا ہے جس سے مردوں کو تکلیف پہنچتی ہے مگر اس کی حقیقت ناز ہے آخر وہ تمہارے سوا کس پر ناز کرنے جائیں... دنیا میں تمہیں ایک ان کے خریدار ہو....

اگر عورتوں کی جہالت و بدتمیزی سے دل دکھتا ہے.... کلفت بہت ہوتی ہے تو اس کا علاج بھی تو ممکن ہے ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ اس سے ان میں سلیقہ اور تمیز بھی بقدر ضرورت آ جاتی ہے کیونکہ دین کی تعلیم سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں.... خدا کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے.... شوہر کے حقوق پر اطلاع ہوتی ہے....

اگر بیوی کی واقعی خطا بھی ہو جب بھی اس سے درگزر کرنا چاہئے.... اس کی ایذاؤں پر صبر کرنے سے درجے بلند ہوتے ہیں.... مزاج پر تحمل پیدا ہو جاتا ہے.... اس تحمل سے دین کا بڑا بھاری نفع ہوتا ہے اور بہت اجر ملتا ہے....

اصلاحِ نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت

اصلاحِ نفس میں ہمت سے کام لے ... اور ارادہ کر لے ... کہ خواہ بدنگاہی سے نفس
کے روکنے میں جان بھی چلی جائے گی ... تو بھی نامحرم عورت یا امرد حسین کو ... نہ دیکھوں
گا اس ارادہ اور ہمت پر حق تعالیٰ کا فضل ہوجاتا ہے ... اور اگر کوتاہی ہو جائے ... فوراً توبہ
سے تلافی کرے ... یہ نہیں کہ گندگی میں پڑا رہے ... صاف کپڑے پہن کر جمعہ کو نکلے.
کسی بچے نے روشنائی لگا دی تو کس قدر پریشان ہوگا ... بار بار فکر مند ہوں ... اور یہ
سیاہی تو کپڑے تک میں لگنے سے دل کا یہ حال ہے ... اور گناہوں سے تو براہ راست دل پر
سیاہی لگتی ہے ... ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگنے سے دل کی پریشانی کا کیا حال ہوگا....
حدیث شریف میں ہے کہ ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگتا ہے ... پھر اگر توبہ کرے تو مٹ
جاتا ہے ... ورنہ سیاہی بڑھتے بڑھتے تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے تمام عمر مجاہدہ میں لگا رہے....
... ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی ... مربی کو اطلاعِ حال کرتا رہے اور وہاں سے جو
مشورہ ملے ... اس کی اتباع کرتا رہے ... بس پھر کسی دن میں ان شاء اللہ بیڑا پار ہوگا....

نہ چت کر سکا نفس کے پہلواں کو ... تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی ... کبھی وہ دبا لے کبھی تو دبا لے
جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی ... بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے ... جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

چند مجربات نازک ہیں مستقل رہ کیلئے ... اصلاح و اتباع و اعتقاد واثق ... (مجالس ابرار)

توبہ کی حقیقت

عام طور سے لوگوں کے ذہن میں "توبہ" کا مفہوم یہ ہے ... کہ صرف زبان سے
"استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ" کا ورد کرلیں ... حالانکہ یہ سخت غلط فہمی
ہے ... توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے پچھلے گناہوں پر حسرت و ندامت ہو ... اور ماضی میں
ان کو چھوڑ دیا جائے ... اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا پختہ عزم ہو ... (ملفوظات مفتی اعظم)

قلب سلیم کسے کہتے ہیں؟

ہمیں اپنی زندگی میں قلب سلیم حاصل کرنا ہے اس لیے کہ قیامت کے دن انسان کے یہی کام آئے گا..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ"

"قیامت کے دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے کام آئیں گے جو سنوارا ہوا دل لائے گا وہ دل اس کے کام آئے گا....."

تو اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بیوپاری ہیں... بندے سے دل چاہتے ہیں... اے بندے اپنا دل مجھے دیدے.... بندہ اپنے دل میں اپنے رب کو بسا لے... ایسی محنت کرے کہ اللہ تعالیٰ دل میں آجائے.... اللہ تعالیٰ دل میں سما جائے بلکہ اللہ تعالیٰ دل میں چھا جائے... اس کو قلب سلیم اور قلب منیر کہتے ہیں....

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی یہ ایک فریش کے رہنے والے تھے غلام تھے مگر حکمت نے ان کو سردار بنا دیا تھا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے! میں سورج اور چاند کی روشنی میں پرورش پاتا رہا مگر دل کی روشنی سے میں نے کسی چیز کو زیادہ مفید نہیں دیکھا....

تسخیر مہر و ماہ مبارک تمہیں مگر	دل میں اگر نہیں تو کہیں روشنی نہیں
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا	اپنے افکار کی دنیا میں سفر نہ کر سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا	زندگی کی شب تاریک سحر نہ کر سکا

سارے جہاں کو قمقموں سے روشن کرنے والا اپنے من میں اندھیرا لیے پھرتا ہے تو اگر من میں اندھیرا ہے تو پھر قیامت کے دن کیا کام آئے گا.... یاد رکھنا کہ دل سیاہ ہو تو چمکتی؟ تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیا کرتیں... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے دل کے مالک بن جاؤ گے.... اللہ تعالیٰ تمہیں جہان کا مالک بنا دے گا.... تم اپنے دل کے مالک بن جاؤ... پھر دیکھئے اللہ رب العزت تم پر کیسی مہربانیاں فرماتے ہیں:

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار	دل بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہو گیا

یہ اہلِ اللہ کی محفل میں سنورتے ہیں ہم یہاں اکٹھے ہیں.... اپنے دلوں کو سنوارنے کے لیے تو بس یہ آپ ذہن میں رکھیے کہ ہمارے پاس تو یہ دس دن ہیں کوئی بھی گناہ نہیں کرنا.... نہ آنکھ سے.... نہ زبان سے.... نہ کان سے.... نہ دل ودماغ سے.... نہ ہاتھ سے.... نہ شرمگاہ سے....

فکرِ دنیا کر کے دیکھی فکرِ عقبیٰ کر کے دیکھ ۔۔۔ چھوڑ کر سب فکر سارے ذکرِ مولیٰ کر کے دیکھ
کون کس کے کام آیا کون کس کا ہے بنا ۔۔۔ سب کو اپنا کر کے دیکھا اب خدا کا کر کے دیکھ

ہٹ کے دنیا سے دل لگائے اب ان دس راتوں میں رب سے دل لگا کے دیکھیں کہ وہ پروردگار کتنی مہربانیاں فرماتا ہے.... ان شاء اللہ ہم آداب کے ساتھ وقت گزاریں گے تو رب کریم ہم پر مہربانی فرمائیں گے.... (وقت ایک عظیم نعمت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے کا شوق

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کا خون بہا بارہ ہزار ہو اور میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے اولادِ اسماعیل میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کا خون بہا بارہ ہزار ہو.... (مسند ابی یعلی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صبح کی نماز میں شریک ہو کر سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں سورج نکلنے تک اللہ کے راستہ میں مجاہدوں کو عمدہ گھوڑے دیتا رہوں.... (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے.... (اخرجہ مسلم و ترمذی کذا فی الترغیب)

اہل تقویٰ کا احتساب نفس

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض مرتبہ کسی دنیاوی چیز کے حصول پر مجھے عزیمت کے بجائے رخصت کی کسی صورت پر عمل کر کے قدرت حاصل ہو گئی... لیکن جب بھی کوئی چیز حاصل ہوئی تو کوئی چیز میرے دل سے رخصت ہو گئی اور جب بھی حصول کا کوئی طریقہ مجھ پر روشن ہوا تو اس نے میرے دل میں ایک نئی ظلمت پیدا کر دی....

یہ محسوس کر کے میں نے اپنے نفس سے کہا اے برے نفس! گناہ وہی ہے جسے قلب دھتکارے اور ناپسند کرے جبکہ فرمایا گیا ہے "اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ" اپنے دل سے فتویٰ مانگو.... لہٰذا اگر ساری دنیا کے حصول سے بھی دل میں کچھ کدورت اور مشکل پیدا ہو تو اس میں تمہارے لیے کوئی خیر نہیں ہے بلکہ اگر جنت بھی ایسے راستہ سے حاصل ہو جو دین میں یا اللہ سے تعلق میں مضر ہو جائے تو اس کی لذتیں بھی بیکار ہیں جبکہ کدورت کے بغیر تھوڑے پر صبر بہت بادشاہوں کے تکیے اور مسندوں سے زیادہ سکون بخش ہوگا....

اس بحث میں کبھی میں اپنے نفس پر غالب ہوتا تھا اور کبھی وہ مجھ پر ہوا کسی چیز کے حاصل کرنے کی ضرورت بیان کرتا کہ یہ ضروری ہے اور کہتا کہ میں بظاہر مباح سے آگے تو نہیں بڑھتا ہوں؟

میں نے پوچھا کیا "ورع و تقویٰ اس سے نہیں روکتا"؟

کہا "ہاں! ورع روکتا تو ہے...."

میں نے کہا "کیا دل میں اس سے قساوت نہیں پیدا ہوگی؟"

اس نے کہا "ہو جاتی ہے"

میں نے کہا "بس تمہارے لیے ایسے کام میں کوئی بھلائی نہیں جس کا ثمرہ یہ ہو"

پھر ایک دن میں اپنے نفس کے ساتھ خلوت میں تھا تو میں نے اس سے کہا "تیرا برا ہو سن! میں تجھ کو سمجھاتا ہوں اگر تو نے دنیا کا کچھ مال و متاع ایسے طریقہ سے جمع کر لیا جس میں شبہ ہو تو کیا تجھے یقین ہے کہ اسے تو خود خرچ کر سکے گا؟" اس نے کہا نہیں!

میں نے کہا پھر ساری محنت کا حاصل یہ ہوا کہ دوسرے فائدہ اٹھائیں اور تجھے یہاں کدورت ملے اور وہاں ایسا گناہ جس سے مطمئن نہیں ہوا جا سکتا... تیرا ناس ہو!" وہ چیز اللہ کے لیے چھوڑ دے جس سے ورع و تقویٰ منع کر رہا ہے اور اس کو چھوڑ کر اللہ کی فرمانبرداری کر۔ گویا تو چاہتا

ہے کہ صرف وہی چیزیں چھوڑے جو حرام خالص ہوں یا جن کے حصول کا سبب غلط ہو... کیا تو نے نہیں سنا کہ جس نے اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کا عوض اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں... کیا تجھے ان لوگوں میں کچھ عبرت نہ ملی جنہوں نے جمع کیا لیکن اسے دوسروں نے سمیٹ لیا اور جنہوں نے آرزوئیں قائم کیں لیکن اپنی آرزوؤں تک نہیں پہنچ سکے۔

کتنے علماء نے بیشمار کتابیں جمع کیں لیکن خود نفع نہیں اٹھا سکے اور کتنے نفع اٹھانے والوں کے پاس دس رسالے بھی نہ تھے.... کتنے خوش عیش ایسے ہوئے جو روپے پیسے کے بھی مالک نہیں تھے اور کتنے دولت مند ہوئے جن کی زندگیاں کدورتوں سے بھر گئیں....

کیا تجھ میں کچھ فہم نہیں کہ ان لوگوں کے احوال پر نظر کرتا جنہوں نے ایک طرف سے رخصت پر عمل کر کے حاصل کیا اسے دوسری طرف کی راستوں سے کھو گئے... اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ گھر کے ذمہ دار کو یا کسی اور فرد کو کوئی مرض لاحق ہو جاتا ہے تو اس کے علاج میں رخصت پر عمل کر کے جو کچھ کمایا تھا اس کا کئی گنا خرچ ہو جاتا ہے جبکہ متقی شخص اس مرض سے محفوظ رہتا ہے..."

یہ تقریر سن کر نفس چیخ پڑا اور کہا کہ "جب میں شریعت کی حدود سے تجاوز نہیں کرتا تو آپ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہیں؟"

میں نے کہا "میں تجھے بڑے مکر سے دھوکا دینے والا سمجھتا ہوں اور تو اپنے حال سے خوب واقف ہے...."

اس نے کہا "پھر مجھے بتایئے کہ میں کیا کروں؟"

میں نے کہا "جو ذات تجھے دیکھ رہی ہے اس کا مراقبہ کر اور اپنے آپ کو تمام مخلوق سے بڑی اور عظیم ذات کے سامنے حاضر تصور کر کہ تو ایسے عظیم بادشاہ کی نگاہوں میں ہے جو تیرے باطن سے اتنا واقف ہے جتنا بڑے بڑے لوگ اتنا تیرے ظاہر کو نہیں دیکھ پاتے... لہٰذا احتیاط کا راستہ اختیار کر اور یقین کو فروخت کر کے رخصت پر عمل کرنے سے پرہیز کر اور دنیاوی خواہشات کے عوض اپنا تقویٰ نہ بیچ..."

اور اگر اس احتیاط سے تیری طبیعت میں کچھ تنگی ہونے لگے تو اس سے کہہ دے کہ ذرا ٹھہر! ابھی انتظار کی مدت ختم نہیں ہوئی....

اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس پر عمل کی طرف لے جانے والے ہیں اور وہی توفیق دے کر اعانت فرمانے والے ہیں....(عجائب بتجرّبہ)

ستر حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کا سانحہ

محمد بن اسحاق اور عبداللہ بن ابی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت کی بناء پر اس طرح بیان کی ہے کہ عامر بن مالک بن جعفر عامری جس کا لقب ملاعب الاسنہ تھا.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو اونٹنیاں ہدیہ میں پیش کیں.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا.... اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا ہدیہ قبول کر لوں تو مسلمان ہو جاؤ.... وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن اسلام سے دور بھی نہیں گیا.... (یعنی نفرت کا اظہار بھی نہیں کیا) اور بولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کی تم دعوت دیتے ہو وہ ہے تو اچھی خوبصورت بھی اگر تم اپنے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو اہل نجد کے پاس (دعوت دینے کے لئے) بھیج دو تو مجھے امید ہے کہ وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل نجد کی طرف سے اپنے آدمیوں کو خطرہ ہے.... ابو براء بولا میں ان کی پناہ کا ذمہ لیتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن عمر ساعدی کو ستر منتخب انصاری صحابہ کا سردار بنا کر سب کو بھیج دیا.... ان ستر آدمیوں کو قاری کہا جاتا تھا (یعنی یہ سب قاری اور عالم قرآن تھے) انہی میں حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامر بن فہیرہ بھی تھے.... یہ روانگی ماہ صفر ۴ھ میں ہوئی.... غرض یہ لوگ چل دیئے اور بیر معونہ پہنچ کر پڑاؤ کیا.... بیر معونہ کی زمین بنی عامر کی زمین اور بنی سلیم کے پتھریلے علاقہ کے درمیان واقع تھی یہاں پہنچ کر ان لوگوں نے حضرت حرامؓ بن ملحان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک دے کر بنی عامر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ عامر بن طفیل کے پاس بھیجا.... حضرت حرامؓ نے پہنچ کر کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں تمہارے پاس آیا ہوں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ.... حضرت حرامؓ کی تبلیغ کے بعد ایک شخص نیزہ لے کر گھر کی جھونپڑی سے برآمد ہوا اور آتے ہی حضرت حرامؓ کے پہلو پر برچھا مارا جو دوسرے پہلو سے نکل گیا.... حضرت حرامؓ نے بول اٹھے.... اللہ اکبر.... رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد عامر بن طفیل نے بنی

عامر کو ان صحابیوں کے خلاف چیخ کر آواز دی بنی عامر نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور بولے ابو براء کی ذمہ داری کو نہ توڑو... عامر بن طفیل نے بنی سلیم کے قبائل عصیہ... رعل اور ذکوان کو پکارا انہوں نے آواز پر لبیک کہی اور نکل کر صحابہؓ پر چھا گئے اور فرودگاہ پر آ کر سب کو گھیر لیا... صحابہؓ نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے... صرف کعبؓ بن زید بچ گئے اور وہ بھی اسی طرح کہ کافران کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے مگر ان میں کچھ سانس باقی تھے اس لئے زندہ رہے اور آخر خندق کی لڑائی میں شہید ہو گئے... (تفسیر مظہری اردو جلد ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جس میں کچھ قبائل عرب یعنی رعل ذکوان عصیہ اور بنی لحیان کے لئے بددعا کی....

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور خدمت دین

ہمارے اسلاف کی آپ کو جتنی تصویر نظر آتی ہے ان کے پیچھے اگر دیکھیں تو آپ کو کسی نہ کسی خاتون کی محنت نظر آئے گی ان کا علم و فضل نظر آئے گا اور ان کی تعلیم و تربیت نظر آئے گی... اس کی ابتداء محسنہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہوئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو یہ مقام بخشا کہ آج جتنا علم ہمارے پاس ہے اس کا آدھا علم حضرت عائشہؓ سے منقول ہے اور امت کے خواتین نے حضرت عائشہؓ حضرت فاطمہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کے اسوہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ان کی گود میں پرورش پائی لیکن رفتہ رفتہ ہمارے مزاج میں اور معاشرے میں انحطاط آنا شروع ہوا یہاں تک کہ قوموں کی زندگی میں انحطاط کا آغاز بھی عورت سے ہوا...

حصول ہدایت کا وظیفہ

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ (آل عمران: ۵۱)

ترجمہ: تحقیق اللہ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اس کی عبادت کرو یہی راہ سیدھا ہے۔

راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے یہ دعا کثرت سے پڑھیں یا تو وہ خود اپنے لئے پڑھیں یا کوئی ان کیلئے پڑھے... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

امام صاحب رحمہ اللہ ایک روز ظہر کی نماز کے بعد گھر تشریف لے گئے... بالا خانے پر آپ کا گھر تھا... جا کر آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹ گئے... اتنے میں کسی نے دروازے پر نیچے دستک دی... آپ اندازہ کیجئے جو شخص ساری رات کا جاگا ہوا ہو... اور سارا دن مصروف رہا ہو... اس وقت اس کی کیا کیفیت ہوگی... ایسے وقت کوئی آ جائے تو انسان کو کتنا ناگوار ہوتا ہے کہ یہ شخص بے وقت آ گیا... لیکن امام صاحب اٹھے... زینے سے نیچے اترے... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک صاحب کھڑے ہیں... امام صاحب نے ان سے پوچھا کیسے آنا ہوا؟

اس نے کہا کہ ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے... دیکھئے اول تو امام صاحب جب مسائل بتانے کے لئے بیٹھے تھے... وہاں آ کر تو مسئلہ پوچھا نہیں اب بے وقت پریشان کرنے کیلئے یہاں آ گئے لیکن امام صاحب نے اس کو کچھ نہیں کہا... بلکہ فرمایا کہ اچھا بھائی... کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے؟

اس نے کہا کہ میں کیا بتاؤں... جب میں آ رہا تھا تو اس وقت مجھے یاد تھا کہ کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے... لیکن اب میں بھول گیا... یاد نہیں رہا کہ کیا مسئلہ پوچھنا تھا... امام صاحب نے فرمایا کہ اچھا جب یاد آ جائے تو پھر پوچھ لینا... آپ نے اس کو برا بھلا نہیں کہا... نہ اس کو ڈانٹا ڈپٹا... بلکہ خاموشی سے واپس اوپر چلے گئے... ابھی جا کر بستر پر لیٹے ہی تھے کہ دوبارہ دروازے پر دستک ہوئی... آپ پھر اٹھ کر نیچے تشریف لائے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے... آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ مجھے یاد آ گیا تھا... آپ نے فرمایا پوچھ لو... اس نے کہا کہ ابھی تک تو یاد تھا مگر جب آپ آدھی سیڑھی تک پہنچے تو میں وہ مسئلہ بھول گیا... اگر ایک عام آدمی ہوتا تو اس وقت تک اس کے اشتعال کا کیا عالم ہوتا مگر امام صاحب اپنے نفس کو مٹا چکے تھے... امام صاحب نے فرمایا اچھا بھائی جب یاد آ جائے پوچھ لینا... یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے... اوپر جا کر بستر پر لیٹ گئے... ابھی لیٹے ہی تھے کہ دوبارہ پھر دروازے پر دستک ہوئی... آپ پھر نیچے تشریف لائے... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے... اس شخص نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ یاد آ گیا... امام صاحب نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟

اس نے کہا کہ یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے

کیا انسان کی نجاست (پاخانہ) کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے یا میٹھا ہوتا ہے؟
(نعوذ باللہ ... یہ بھی کوئی مسئلہ ہے)

اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا ... اور وہ اب تک ضبط بھی کر رہا ہوتا۔ تو اب اس سوال کے بعد تو اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ... لیکن امام صاحب نے بہت اطمینان سے جواب دیا کہ اگر انسان کی نجاست تازہ ہو تو اس میں کچھ مٹھاس ہوتی ہے اور اگر سوکھ جائے تو کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے ... پھر وہ شخص کہنے لگا کہ کیا آپ نے چکھ کر دیکھا ہے؟

(نعوذ باللہ) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا علم چکھ کر حاصل نہیں کیا جاتا ... بلکہ بعض چیزوں کا علم عقل سے حاصل کیا جاتا ہے ... اور عقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تازہ نجاست پر مکھی بیٹھتی ہے خشک پر نہیں بیٹھتی ... اس سے پتہ چلا کہ دونوں میں فرق ہے ورنہ مکھی دونوں پر بیٹھتی ...

جب امام صاحب نے یہ جواب دے دیا تو اس شخص نے کہا ... امام صاحب! میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ مجھے معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو بہت ستایا ... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا ... امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے کیسے ہرا دیا؟

اس شخص نے کہا کہ ایک دوست سے میری بحث ہو رہی تھی۔ میرا کہنا یہ تھا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ علماء کے اندر سب سے زیادہ بردبار ہیں ... اور وہ غصہ نہ کرنے والے بزرگ ہیں اور میرے دوست کا یہ کہنا تھا کہ سب سے بردبار اور غصہ نہ کرنے والے بزرگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ہم دونوں کے درمیان بحث ہوئی ... اور اب ہم نے جانچنے کے لئے یہ طریقہ سوچا تھا کہ میں اس وقت آپ کے گھر پر آؤں جو آپ کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور اس طرح دو تین مرتبہ آپ کو اوپر نیچے دوڑاؤں اور پھر آپ سے ایسا بے ہودہ سوال کروں اور یہ دیکھوں کہ آپ غصہ ہوتے ہیں یا نہیں؟

میں نے کہا کہ اگر غصہ ہو گئے تو میں جیت جاؤں گا اور اگر غصہ نہ ہوئے تو آپ جیت گئے لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا ... اور واقعہ یہ ہے کہ میں نے روئے زمین پر ایسا حلیم انسان جس کو غصہ چھو کر بھی نہ گزرا ہو ... آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں دیکھا ...

اس سے اندازہ لگائیے کہ آپ کا کیا مقام تھا ... یہ مقام و مرتبہ تک آئے تو کیسے آئے ... انہوں نے اپنے نفس کو بالکل مٹا دیا تھا۔ (اصلاحی خطبات ج ۱۰)

صحبت اہل اللہ کا فائدہ

اہل اللہ کی صحبت میں زاویہ نگاہ درست ہوتا ہے۔ صرف زندگی معلوم ہوتا ہے۔
اور مقصود پر نظر پڑنے لگتی ہے.....

ذوق نگاہ یار... جب تک پیدا نہ کیا جائے..... صرف نگاہ یار سے کام نہ چلے گا....

حیات جاوداں اس کی نشاط بیکراں اس کا
جو دل لذت کش ذوق نگاہ یار ہو جائے

(ارشادات عارفی)

حج میں فنائیت کی شان

حج تمام تروک کا مجموعہ ہے... ترک لباس... ترک زینت... ترک لذات وغیرہ
اخیر میں یہ ہے کہ منیٰ میں جا کر ہر شخص اپنے نفس کی جانور کی صورت میں قربانی پیش کرتا
ہے گویا جان کا فدیہ رکھا گیا ہے نفس کی جگہ پر نفس ہو، ہم تمہارا ہی نفس سمجھیں گے کہ تم نے
اپنے اور خواہش ذبح کر دیا... گویا وہ قربانی کا جانور ہوگا... موتوا قبل ان تموتوا میں ہو جائے
نفس کو ہی ختم کیا گیا ہے... اور یہاں نفس کے بدلے میں جانور ذبح کر لیا گیا۔ تو اصل تو جان
لینی تھی... اس لئے قربانی رکھ دی... ایک جگہ تو اپنی جان کو بھی مارنے کا حکم دیا وہ جہاد ہے
... چنانچہ بہت سے لوگ اسی لئے جاتے تھے کہ ہم جہاد میں قتل ہو جائیں..... (خطبات حکیم الاسلام)

علم اور معلومات میں فرق

یہ بہت ہی خیال رکھنے کی بات ہے کہ... جو علم قرآن و حدیث میں اکابر کو ملا ہے ہمیں
تلاش کے بعد بھی کہاں ملے گا۔ اکابرین پر کامل اعتماد چاہیے اور آج کل ہم جیسے چھوٹوں کو اتنا
بھی علم نہیں کہ کسی حدیث میں سوئی ڈالیں اور سوئی کے ناکے پہ پہلی لگ رہا جائے ہمیں تو ان
کے مقابل اتنا علم بھی نہیں اور ہم اکابرین کو اپنا جیسا سمجھنے لگے کل پڑھوں کے تب اور ایسا
گمان عزیزان کہ ان علم اور چیز ہے اور معلومات اور چیز ہے.....(خطبات مسیح الامت)

خرید وفروخت میں آسانی اختیار کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے میں آسانی اختیار کرتا ہے اور خریدنے میں آسانی رکھتا ہے... ادائیگی میں آسانی رکھتا ہے نیز مطالبہ اور تقاضہ میں بھی آسانی رکھتا ہے... نیز آپ کا یہ بھی ارشاد مبارک ہے کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے معاف ہی کر دیتا ہے... اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ میں اس دن جگہ عطا فرمائیں گے... جس دن کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا... (بستان العارفین)

گھر کا ماحول...... خوشگوار کیسے بن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے حالانکہ ان کو امت کا کتنا غم تھا...

ملنے آنے والے وفود کا استقبال کرنا انکو اسلام کی دعوت دینا... مسلمانوں کے آپس کے معاملات طے کرانا... ایک جہاد ختم ہوا... ابھی تلوار بھی رکھنے نہ پائے تھے کہ دوسرے جہاد کا حکم ہو گیا لیکن اس کے باوجود آپ گھر تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ داخل ہوتے... ([illegible])

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی کے پاس مسکراتے ہوئے آؤ... یہ حماقت آج پھیلی ہوئی ہے کہ جو بے دین ہیں وہ فرعون بن کر آتے ہیں بڑی بڑی مونچھیں تان کر کے... آنکھیں لال کر کے تاکہ ذرا رعب رہے ایسا نہ ہو کہ مجھ سے بیوی کچھ کہہ دے اس لئے اس پر رعب جمانے کے لئے نمرود و فرعون بن کر آتے ہیں...

اور جو دیندار ہیں وہ گویا بایزید بسطامی اور خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید الدین عطار بن کر آتے ہیں... مراقبہ میں آنکھیں بند کئے ہوئے گویا عرش پر رہتے ہیں... زمین کی بات تو جانتے ہی نہیں... بیوی کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہی نہیں...

جب بات پر جھڑک دیا وہ بے چاری بات کرنا چاہتی ہے پر تسبیح لئے بیٹھے ہیں دن بھر وہ بے چاری آپ کی منتظر ہے کہ جب میرا شوہر آئے گا تو اس سے دل بہلاؤں گی اور آپ گھر آتے ہی تسبیح لے کر بیٹھ گئے یا آتے ہی نکل گئے پھر دوستوں سے باتوں میں لگ کر بیوی کی فکر

میں لگ گئے یا سوالات کا انبار لگا دیا کہ یہ کام کر لیا میں نے کہا تھا..... یہ ہو گیا؟ اس کا کیا ہوا؟ کیوں نہیں ہوا؟ کیا کرتی رہی اتنی دیر سے؟ وغیرہ وغیرہ.....

یہ دونوں طرز خلاف سنت ہیں..... گھر میں اپنی بیوی کے پاس جائیں تو مسکراتے ہوئے جائیے اس سے باتیں کریں (خیر خیریت دریافت کریں) اس کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر سنت زندہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے.....

تسبیحات اور نوافل سے زیادہ ثواب اس وقت یہ ہے کہ اس کا حق ادا کیجئے.....

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا وہ ہے جس کے اخلاق بیوی کے ساتھ اچھے ہوں".....

حدیث: "مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں نرم ترین ہو....." (مشکوٰۃ)

ہم دوستوں میں تو خوب ہنسیں..... خوب لطیفے سنیں سنائیں اور بیوی کے پاس جا کر سنجیدہ بزرگ بن جائیں منہ سکیڑے ہوئے جیسے الجھتا جانتے ہی نہیں.....

یہ مسکرانا..... ہنسنا..... بولنا اور بیوی کی کوتاہیوں پر صبر کرنا غلطیوں کو معاف کرنا ..... غصہ کو برداشت کرنا.....اس کی تکلیف و راحت کی باتیں سننا.....دلجوئی کی باتوں سے اس کو خوش کرنا.....اس کو شرعی پردہ کے ساتھ کسی پاکیزہ تفریح کے لئے لے کر جانا.....اس کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کر اس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کر دے وہ اس کی ملکیت ہے تو زوجہ کے ساتھ اس روش سے پیش آنا بھی عبادت میں داخل ہے.....رات بھر نفلیں پڑھنا اور بیوی سے بات نہ کرنا اور بالکل الگ رہنا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے خلاف ہے.....

اپنے ہاتھ سے اسے کھلانے اور اس کو خوش کرنے کی خاطر کوئی چیز خریدنے میں بھی ثواب ملتا ہے لہٰذا یہ طریقے زندہ کیجئے..... (مواعظ و روایت)

بچیوں کے رشتہ اور پریشانیوں سے نجات کا عمل

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ (سورۃ الم نشرح ۵-۶)

بچیوں کے رشتے کیلئے اور کاروباری پریشانی کیلئے اور ہر پریشانی کو دور کرنے کیلئے اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھیں..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

صحبت اہل اللہ

جب کار اسٹارٹ نہیں ہوتی... تو بیٹری چارج کراتے ہیں... اسی طرح جب دین کی کار... یعنی قلب کی ہمت کمزور ہو جانے سے نہ چلے... تو کسی اللہ والے سے اس کی بیٹری چارج کرالو پھر چلنے لگے گی... (مجالس ابرار)

صحبت و ذکر

اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو... تو کسی اللہ والے کے دل میں بیٹھ جاؤ... یعنی ان کے ساتھ رہو... ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جائے گی... دوسرے ذکر اللہ کی کثرت کرتے رہو... (ارشادات عارفی)

خلاصۂ تصوف

سارے تصوف کا خلاصہ سنت کی پیروی کرنا ہے۔ اور کچھ نہیں... (ارشادات مفتی اعظم)

صحابہ کی دعوت اور کارنامے

اسلام سے پہلے روم و فارس کے اندر جنگ و جدل کا قصہ تھا... فارس میں رستم جیسے بڑے بڑے پہلوان تھے... اسی طرح روم کے اندر بڑے بڑے جسیم پہلوان تھے... وہاں صحابہ گئے... اور جنگیں کر کے ان کا زور توڑ دیا... اور لاکھوں انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے... تو جہاں جہاں یہ حضرات پہنچ گئے... وہاں ملک کے ملک کو مسلم بنا دیا... آج جو ہم فخر کرتے ہیں کہ ایران مسلم ملک ہے... عراق مسلم ملک ہے اور افغانستان مسلم ملک ہے... یہ مسلم ملک کیسے بنے... آپ کو معلوم ہے کہ ظاہر ہے یہ انہیں کے قدموں کی برکت کا نتیجہ ہے... آپ نے تھوڑے ہی بنایا ہے... فخر تو ہم کرتے ہیں مگر کارنامہ ان کا ہے... (خطبات حکیم الاسلام)

علم تفصیلی کا سیکھنا فرض کفایہ ہے

نفس علم کا حاصل کرنا اپنی اپنی ضروریات کے اعتبار سے فرض عین ہے... اور جمیع علوم کا تفصیل کے ساتھ حاصل کرنا فرض کفایہ ہے... اگر تمام مسلمانوں میں کوئی عالم بھی علوم کا جاننے والا نہ ملے... تو سارے مسلمان گنہگار ہوں گے... (خطبات حکیم الاسلام)

لفظ "کل" ایک بڑا دھوکہ

ایک زبردست دھوکہ ہے جو انسان کو وقت ضائع کرنے پر ندامت اور افسوس سے بچاتا رہتا ہے اور لفظ "کل" ہے.... کہا گیا کہ انسان کی زبان میں ایسا لفظ نہیں ہے جو "کل" لفظ کی طرح اتنے گناہوں.... اتنی غفلتوں.... اتنی بے پروائیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لیے جواب دہ ہو کیونکہ اس نے آنے والی "کل" یعنی فردا آنی نہیں بلکہ وہ فردائے قیامت نہایت ہی دور ہوتی ہے.... ان دونوں قسم کی "کل" کو ہم "آج" میں منتقل نہیں کر سکتے.... وقت جب ایک دفعہ گزر گیا تو اس کو پکارتے رہو.... اب اس کے ساتھ اور کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اب اس کی قبر پر آنسو بہائے جائیں.... انسان کو "آج" کی طرف لوٹ آنا چاہیے مگر لوگ اس کی طرف لوٹتے نہیں ہیں اور عملاً فردا کو ہی امروز بنائے رکھتے ہیں....

ہر شبے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم　　　باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

ایک ہندی شعر کا بے نظیر مقولہ ہے:

کل کرے سو آج کر آج کرے سو اب　　　پل میں پرلے ہوئے گی بہر کرے گا کب

داناؤں کے رجسٹر میں "کل" کا لفظ کہیں نہیں ملتا یہ تو صرف بچوں کا بہلاوا ہے کہ فلاں کھلونا تم کو کل دیا جائے گا.... یہ ایسے لوگوں کے استعمال میں آنے والی چیز ہے جو صبح سے شام تک خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں اور شام سے صبح خواب دیکھتے رہتے ہیں.... کامیابی کی شاہراہ پر بے شمار اپاہج سسکتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی تمام عمر "کل" کے تعاقب میں کھو دی جو کام وقت پر آسانی سے کیا جا سکتا ہے وہ ہفتوں اور مہینوں تک پڑا رہنے سے وبال جان معلوم ہونے لگتا ہے کہ غفلت ہر روز ناطاقتی بڑھاتی رہتی ہے.... مثل مشہور ہے "وقت پر ایک ٹانکا نو ٹانکوں سے بچا لیتا ہے" خطوط کا جواب جس آسانی سے ان کے آنے پر دیا جا سکتا ہے ویسا کبھی نہیں دیا جا سکتا.... ملتوی کرنے کے معنی اکثر ترک کرنے کے ہوتے ہیں اور "کرنے کو ہوں" کا مطلب نہ کرنا ہوتا ہے....

کس قدر عظیم ہے وہ ذات

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفر حج کے راستے میں مجھے عرب کے بدوؤں سے خوف محسوس ہوا اس لیے ہم لوگ خیبر کے راستے سے چلے... راستے میں دہلا دینے والے ایسے پہاڑ اور ایسے عجیب عجیب راستے نظر آئے جنہوں نے مجھے غرق حیرت کر دیا اور میرے دل میں خالق تعالیٰ کی عظمت بڑھ گئی... اس کے بعد جب بھی ان راستوں کی یاد آ جاتی ہے تو میرے اندر تعظیم خداوندی کا ایسا جذبہ ابھرتا ہے جو دوسری چیزوں سے نہیں پیدا ہوتا تھا... یہ احساس کر کے میں نے نفس کو پکارا کہ ذرا سمندر کی طرف چل اور اس کو اور اس کے عجائب کو فکر کی نگاہ سے دیکھ تو اس وقت تو ایسی بڑی بڑی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جو اس سے بھی عظیم ہیں...

پھر اس کائنات سے نکل کر اس کی طرف دیکھ تو تجھے یہ کائنات آسمانوں اور افلاک کے مقابلے میں ایسی نظر آوے گی جیسے کسی وسیع میدان میں چھوٹا سا قدرہ ہو...

مزید آگے بڑھ کر آسمانوں کا چکر لگا اور عرش کے ارد گرد گھوم اور جنت و جہنم میں جو کچھ ہے اسے جھانک کر دیکھ...

پھر ساری کائنات سے نکل جا اور اس کی طرف دیکھ تب تجھے اندازہ ہوگا کہ یہ سارا عالم اس قادر مطلق کے قبضہ میں ہے جس کی قدرت لامحدود ہے...

پھر اپنی طرف توجہ کر، اپنی ابتداء اور انتہاء کو سوچ... ابتداء سے پہلے تو کیا تھا تجھے اندازہ ہوگا کہ معدوم محض تھا اور گلنے سڑنے کے بعد کو سوچ کہ مٹی ہو جائے گا...

اب بھلا وہ شخص جس نے فکر کی نگاہ سے اپنی ابتداء اور انتہاء کو سوچ لیا وہ اپنے وجود سے کیسے مانوس ہو سکتا ہے؟ اور لوگوں کے دل اس عظیم معبود کی یاد سے کیونکر غافل ہو سکتے ہیں... واللہ! اگر لوگ خواہشات کے نشہ سے افاقہ میں ہوں (مدہوش نہ ہوں بیدار ہوں) تو اس کے خوف سے پگھل جائیں یا اس کی محبت میں ڈوب جائیں...

لیکن چونکہ طبعی تقاضوں کا غلبہ ہوتا ہے اس لیے خالق اکبر کی قدرت پہاڑوں کے دیکھنے کے وقت ہی بڑی معلوم ہوتی حالانکہ اگر فہم کے ذریعے حقائق میں غور کیا جاتا تو پہاڑوں کی دلیل سے زیادہ معانی اور حقیقتیں بھی اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں...

پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے اکثر مخلوق کو ان مشاغل میں لگا کر جن میں وہ مشغول ہیں اس مقصد سے غافل کر دیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیے گئے تھے... (بحر من بدیا)

صحبت اہل اللہ

اصل میں یہ ہے کہ دین صرف کتابوں کے ورقوں سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اہل اللہ کے دلوں سے پیدا ہوتا ہے...... کتابیں کوئی لاکھ پڑھ لے ... اگر صحبت نہ ملے تو اثر نہیں کرے گا۔ قلب کے اندر رنگ پیدا نہیں ہوگا... محض کاغذ سے یہ کتاب سے نہیں اہل دل کے پاس بیٹھنے سے اثر پیدا ہوتا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مومن کو قبر محبت میں بھینچتی ہے

حدیث میں آتا ہے کہ مردے کو قبر بھینچتی ہے اس کسی کو نہیں چھوڑتی۔ سب کو بھینچتی ہے لیکن مومن کو اس طرح بھینچتی ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر محبت میں بھینچتی ہے جیسے محبوب جبکہ واقعی محبت ہو... خواہش نفسانی نہ ہو...... یہ تو بوالہوسی ہے... عفت مآب محبت ہو تو جیسے محبوب محب کو گود میں لے کر بھینچتا ہے... اب اس محب عاشق سے پوچھو... کیا مزہ آ رہا ہے۔ ارے مومنو! سمجھ میں بات آئی۔ ہاں قبر مومن کو بھینچتی ہے۔ کوئی ڈر کی بات نہیں۔ معشوق بھی تو عاشق کو بھینچتا ہے... اس بھینچنے میں مزہ آتا ہے... اور اگر دشمن بھینچے تو کیا ہوگا؟... بھینچنا تو در کنار اگر یوں ہی سے اشارہ کر کے بھی چلا جاوے... تو تکلیف ہوگی اور محبوب پورا بھینچ رہا ہے... تب بھی سکون ہے اور اگر یوں کہہ رہا ہے:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے آگے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

بات کیا ہے؟ سمجھ میں نہیں آئی؟... یہ رضا ہے جو اس کو حاصل ہے... تو وہ بیمار جو مطیع کامل ہے وہ اس بیماری کی حالت میں خوش ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت)

انداز بیان

کلام میں معاملات میں یا تقریر میں ایسا کوئی عنوان نہ آنے پاوے جس میں اپنی بڑائی یا کمال یا خوبی ظاہر ہو۔ اس بات کی طرف جملہ اہل تعلق کی نگرانی بھی خصوصی چاہیے نیز تاکید بھی کرتے رہنا چاہیے۔ (مجالس ابرار)

رضائے خداوندی کے ثمرات

۱.....رضا کے ثمرات میں سے ثمرہ یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے سے راضی رہتا ہے یا اس کی سعادت اور خوشی کا باعث بنتی ہے...

۲.....رضا غم حزن اور پریشانیوں سے نجات دلانے والی ہے....

۳.....رضا بندے کو اللہ کے احکام و شرائع کے ساتھ تعصب کرنے سے نجات دلاتا ہے مثلاً ابلیس نے اس پر لعنت برسائی اس لئے کہ اس نے احکام و شرائع کو ٹھکرایا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا...

۴.....رضا انسان کو عدل و انصاف کی طرف لے جاتی ہے....

۵.....رضا حاصل نہیں ہوتی جب انسان کی غلطی کی وجہ سے کوئی چیز فوت ہو جائے حالانکہ وہ شخص اس لئے محبت کرتا ہو اور ارادہ بھی کرتا ہو یا اس نے ایسا کام کیا جو ناپسندیدہ ہو اور اسکو وہ شخص اچھا سمجھتا ہو.... یا اس نے ایسا کام کیا جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے ان امور سے بھی رضا حاصل نہیں ہوتی.... ۶.....رضا حسد بغض کینے سے محفوظ رکھتا ہے....

۷.....رضا اللہ کی قدرت اس کی حکمت اور اسکے علم سے کسی کو شک میں نہیں ڈالتی....

۸.....رضا کے ثمرات میں سے اہم ثمرہ یہ ہے کہ وہ اس پر شکر ادا کرے اور جو شخص اللہ کے انعامات کے باوجود ناراض ہوتا ہے تو وہ شکر ادا نہیں کرسکتا کیونکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے اور اس کے حق کو روک دیا گیا اور اس کے حصہ کو کم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اصل نعمت کی طرف نہیں دیکھتا اور اس کے غصہ کا نتیجہ منعم اور نعم دونوں کی ناشکری کرتا ہے.... جبکہ رضامندی نعمتوں کے عطا کرنے والے اور انعامات کی شکر گزاری کا نتیجہ ہوتی ہے۔

۹.....رضا سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان کو جیسی حالت میسر آجائے وہ کہتا ہے کہ اللہ اس پر راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں اور جو شخص ناراض ہو تو لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اعتراض کرتا ہے اور بعض اوقات حدود سے تجاوز کر کے وہ رب تعالیٰ پر بھی اعتراض کر بیٹھتا ہے۔

صاحب الرضا خواہشات سے خالی ہوتا ہے اور صاحب السخط خواہشات کے تابع ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ رضا اور خواہش دونوں جمع نہیں ہو سکتی....

۱۰.....رضا لوگوں کی ناراضگی سے نجات دلاتی ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ راضی ہوگا تو

"اس کے بندے بھی ناراض نہیں ہوں گے اور جب بندہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتا.....

ہاں جب وہ لوگوں کے خوش کرنے میں لگا رہے تو نہ لوگ خوش ہوں گے اور نہ اللہ خوش ہوگا کیونکہ لوگوں کو تو وہ خوش نہیں کر سکتا جب لوگ بھی خوش نہیں ہوں گے تو اللہ بھی ناراض ہوگا.....

۱۱...اللہ سے راضی ہونیوالے شخص کو بغیر مانگے اللہ تعالیٰ اس کو ہر چیز عطا کر دیتے ہیں.....

۱۲...اللہ سے رضامندی سے اس کا دل عبادت کیلئے خالی ہوگا اور عبادت کے دوران وساوس سے محفوظ رہیگا.....

۱۳...رضا کی وجہ سے اس کے اعمال صالحہ اس کے دل میں باقی رہتے ہیں اس وجہ سے وہ اعمال صالحہ کے ساتھ جڑا رہیگا.....

۱...اللہ سے رضامندی کیا دعا کے ساتھ متعارض ہے یا نہیں...

۲...کیا انسان جب دعا مانگتا ہے لیکن اس کی دعا سے اس کی مصیبت زائل نہیں ہوتی تو کیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اس سے راضی نہیں.....

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان (اذ تستغیثون ربکم) جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ اگر آدمی پہلے رضا بالمصیبۃ تھی پھر اس نے اللہ سے سوال کیا کہ مصیبت کے اثر کو زائل کرکے اس کے بدلے میں خیر عطا فرمائے تو یہ دعا رضا کے متعارض نہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ ہم اس سے رزق طلب کریں "لقولہ تعالیٰ: فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ" (العنکبوت) (ماہ رال)

کامیابی کیلئے عمل

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ

ترجمہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو تحقیق آ گئی تمہارے پاس فتح...

اگر کسی کام میں دشواری ہو رہی ہو اور کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس دعا کو پڑھیں جب تک کامیابی نہ ہو... (قرآنی مستجاب دعائیں)

کمال اسلام

مسلمان کامل وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے۔ کسی مسلمان کو اذیت نہ ہو
یہ حدیث پاک کا مضمون ہے۔ اس پر ایک کافر نے سوال کیا کہ صاحب یہ کیسا آپ کا
دین ہے کہ "المسلم من سلم المسلمون ..." مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے
مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو اور کافروں کو ستانے کی یا تکلیف دینے کی آپ کے یہاں گنجائش
ہے... اسی طرح ایک اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ دیں....

"من لسانہ ویدہ" اور اگر سر سے یا پاؤں سے ماردیں اس کی ممانعت تو۔ اس سے ثابت
نہیں ہوتی۔ اب جواب سنئے اشکال نمبر ۱ کا جواب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر وقت مسلمانوں
سے معاملہ پڑتا ہے۔ دن رات انہی کے ساتھ اکثر معاملہ پڑتا ہے اور کفار کے ساتھ کبھی
کبھی معاملہ پڑتا ہے۔ تو جب مسلمان کے اخلاق ان لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں گے۔ جن
کے ساتھ دن رات معاملہ اور سابقہ پڑ رہا ہے۔ تو جن سے کبھی کبھی معاملہ پڑتا ہے۔ ان
سے بدرجہ اولیٰ اسکے اخلاق اچھے ہوں گے... جب مشکل معاملہ میں یہ پاس ہو گیا۔ تو آسان
معاملہ میں فیل ہونا کس قدر مستبعد ہوگا کہ اس میں تو پاس ہو ہی جائے گا...

اور اشکال نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ... عموماً غصہ میں ہم لوگ زبان سے نامناسب
کلمات کہہ کر اذیت دیتے ہیں۔ اور اگر غصہ بہت بڑھ جاتا تو ہاتھ چلانا بھی شروع کر دیتے
اس لئے اول زبان کا ذکر ہے۔ ثانیاً ہاتھ کا ذکر۔ اور جب یہ اعضاء زبان اور ہاتھ جو
غصہ کے وقت کثرت سے استعمال ہوا کرتے ہیں ایذا سے محفوظ ہو گئے۔ تو سر اور پاؤں
تو بہت ہی کم استعمال ہوتے ہیں وہ تو بدرجہ اولیٰ محفوظ ہو جائیں گے۔ یعنی مشکل
سوال میں جب پاس ہو گیا تو آسان سوال میں تو پاس ہو ہی جائے گا.... (مجالس ابرار)

ضابطہ حیات

ایک بات کہی جاتی ہے۔ عمر بھر کے لئے کرنا کیا ہے۔ یوں تو ہر شخص یہی کہتا
ہے کہ یہ بھی ہم کو معلوم ہے۔ یہ بھی معلوم ہے۔ لیکن یہ صرف فریب نفس اور شیطان کا
دھوکا ہے جب سب معلوم ہے۔ تو عمل کیوں نہیں کرتے۔ ([illegible])

حضرت حسیل بن الیمان رضی اللہ عنہ

ان صحابیؓ کی کنیت ابو حذیفہ تھی اور اسی کے نام سے وہ مشہور ہوئے.... والد کا نام جابر بن عمرو ہے.... یہ بھی روایت ہے کہ حسیلؓ کے دادا کا نام یمان تھا اس لئے ان کے والد بھی یمان کے نام سے مشہور ہو گئے.... حسیل یا ان کے دادا نے بنو عبد الاشہل کی خاتون رباب بنت کعب سے شادی کر لی.... چونکہ یمنی تھا اس لئے یمانی کہلانے لگے....

آپ غزوے کے لئے نکلے لیکن راستے میں مشرکین مکہ کے ہتھے چڑھ گئے.... مشرکین نے ان سے قسم لے کر چھوڑا کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے.... انہوں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا: "اپنے عہد پر قائم رہو اور گھر واپس جاؤ.... باقی رہی فتح و نصرت تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے.... ہم اسی سے طلب کرتے ہیں...." (صحیح مسلم)

۳ ہجری میں اس غزوے میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت حذیفہؓ کے ساتھ شرکت کی.... حضرت حسیل رضی اللہ عنہ ضعیف العمر تھے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے صحابی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن وقش کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے پاس حفاظت کے لئے ایک ٹیلے پر بٹھا دیا.... میدان جنگ میں شدت آئی تو دونوں بزرگوں کو جوش آ گیا اور تلواریں سونت کر میدان میں کود پڑے.... حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے شہید کر دیا.... حضرت حسیل رضی اللہ عنہ کو مسلمان افراتفری میں پہچان نہ سکے اور ان پر تلواریں چلا دیں.... اس طرح وہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہی شہید ہو گئے....

آپ نے صبر سے کام لیا اور قاتلین کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جیب خاص سے ان کی دیت ادا فرمائی لیکن حضرت ابو حذیفہؓ نے اسے مسکینوں پر تقسیم فرما دیا.... (اصابہ، اسد الغابہ، استیعاب)

بچیوں کے رشتہ کا وظیفہ

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

بچیوں کے رشتے کیلئے اس دعا کو فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھیں....

اول و آخر درود شریف پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت بصری رحمہ اللہ روم میں

حضرت حسن بصری ایک دفعہ روم گئے تھے اس وقت تو جوان تھے وہاں وزیر کو ملے وزیر اس وقت جانے کیلئے تیار تھا.... کہا کہ میں نے ایک جگہ جانا ہے بادشاہ کی دعوت ہے اگر آپ چلیں تو میں آپ کیلئے بھی سواری تیار کروادوں.... انہوں نے کہا کہ کرادیجئے تو وہ ساتھ چلے گئے.... وہاں اس وزیر نے ان کو ایک جگہ ٹھہرادیا پھر آپ یہاں ٹھہرے.... وہاں جنگل میں ایک بڑا قیمتی خیمہ لگا ہوا تھا.... دیکھتے ہیں کہ پہلے کچھ مسلح فوج آئی اور خیمے کے اردگرد چکر لگایا اور کچھ بول کر چلی گئی اس کے بعد بڑے بڑے دانشور آئے وہ بھی اسی طرح چکر لگا کر کچھ کہہ کر چلے گئے پھر بڑے بڑے معالج آئے وہ کچھ کہہ کر چکر لگا کر چلے گئے.... پھر لونڈیاں آئیں ان کے سر پر سونے چاندی ہیرے جواہرات وغیرہ مال و دولت وغیرہ سے بھرا ہوا تھال تھا.... سر پر اٹھائے ہوئے چکر لگا کر وہ بھی چلی گئیں.... پھر بادشاہ آخر میں آئے وہ بھی چکر لگا کر چلے گئے.... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وزیر سے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے.... تو وزیر نے بتایا کہ یہ جو خیمہ ہے اس کے اندر بادشاہ کا ایک جواں سال لڑکا تھا بہت قابل بڑا ذہین اور بڑا سمجھدار.... اصل بادشاہ بننے کے لائق تھا.... بادشاہ کو اس پر اعتماد تھا مگر وقت اس کا پورا ہو گیا وہ فوت ہو گیا.... وہ یہاں دفن ہے ہر سال بادشاہ اس طرح آتے ہیں پہلے فوج آتی ہے اور چکر لگاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ اے شہزادے اگر لڑائی سے یا ہتھیاروں سے ہم موت کو روک سکتے تو روک لیتے.... تیرے پاس نہ آنے دیتے لیکن ہم بے بس ہیں.... موت کے سامنے کس کا چارہ نہیں چلتا.... پھر دانشور آئے اور کہا کہ اگر حکمت کی باتوں سے ہم موت کو سمجھا کر روک لیتے تو ہم بالکل حاضر تھے.... بادشاہ کے نمک حلال ہیں.... لیکن یہاں موت کے آگے کچھ چارہ نہیں چل سکتا.... پھر معالج آئے کہتے کہ ہم کسی طرز بھی کوئی کسر نہ رکھتے.... ہمارا تجربہ بھی یہی ہے.... جب موت کا وقت آتا ہے تو طبیب کے ذہن میں بھی کچھ نہیں آتا.... ہم نے اپنی بہت کوشش کی لیکن ہم بچا نہیں سکے.... بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے موت کا نہیں.... پھر لونڈیاں آئیں.... انہوں نے کہا کہ اگر مال

دولت سے.... خوبصورتی سے.... یا ہیرے جواہرات سے موت کو ٹال سکتے تھے تو ہم ہر طرح سے حاضر تھے لیکن موت کو کوئی ٹالنے والا نہیں....

پھر بادشاہ آخر میں آتا ہے اور کہتا ہے اے شہزادے تم نے دیکھ لیا کوئی بھی موت کو نہیں ہٹا سکتا.... میں بھی کیا کر سکتا ہوں.... یہ اٹل چیز ہے آنے والی ہے اور آ گئی ہے.. اب اللہ تیری اگلے جہاں کی منزلیں آسان کرے.... اب تم کو سلام کر کے اگلے سفر پر حاضر ہوں گے.... تو حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے مجھے اتنا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں ساری چیزیں (اسباب کے سامان) چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا اور موت کی تیاری میں لگ گیا... (خطبات حکیم)

ناحق ستانے کا وبال

فرمایا: ناحق ستانے کا بڑا وبال ہے.. ایک عورت نے ایک بلی کو ستایا تھا جب وہ مر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ عورت جہنم میں ہے اور وہ بلی اس کو نوچتی ہے بس بلی کو ستانے سے وہ عورت دوزخ میں گئی تو نوکر (اور بیوی) تو انسان ہیں.... قیامت میں بدلہ لیں گے... اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم دین اور حقوق شناسی اور پھر زندگی حقوق کی پوری پوری توفیق نصیب فرمائیں آمین (پر سکون گھر)

کاموں میں آسانی کا عمل

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ○ (سورۃ الطلاق: ۴)

ترجمہ: اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے کام کو آسان....

ہر کام کی آسانی کیلئے صبح و شام ایک تسبیح پڑھیں اللہ تعالیٰ کامیابی دیگا.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

فضیلت توبہ

توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے.... جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا.. "التائب من الذنب کمن لا ذنب له" .... پس قیامت کے دن اگر کا ملین میں نہ ہوں گے.... تو تائبین میں ہونا بھی بڑی دولت ہے... لہٰذا توبہ کا اہتمام بہت ضروری ہے اور توبہ کے وقت گناہ کے ترک کا قوی ارادہ کرے اور خدائے تعالیٰ سے استقامت کی دعا بھی کرے.... (مجالس ابرار)

وقت ایک عظیم نعمت

صوفیاء کرام فرماتے ہیں "الوقت سیف قاطع" (وقت کاٹنے والی تلوار ہے) علماء کا قول ہے کہ زمانہ سیال ہے اسے کسی آن سکون نہیں... خدا ڈراتا ہے کہ تم کہاں رہو تو موت تمہیں نہیں چھوڑے گی... وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہے لیکن انسان موت کا وقت نہیں جانتا... انبیائے کرام علیہم السلام بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وقت کے بارے میں ہوشیار رہو... وقت کو برباد نہ کرو... گھڑی گھڑی... لمحہ لمحہ کا تمہیں حساب دینا پڑے گا... تاریخ بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے... صدیوں کا تجربہ بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ دنیا میں جس قدر کامیاب و کامران ہستیاں گزر چکی ہیں ان کی کامیابی و کامرانی کا راز صرف وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال تھا... وقت ایک ایسی زمین ہے کہ اگر اس میں محنت کی جائے تو یہ پھل دیتی ہے... بے کار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اگاتی ہیں...

عظیم منصب

ایک عظیم منصب ایسا ہے کہ اس سے کوئی آپ کو معزول نہیں کر سکتا کوئی اس پر حسد نہیں کر سکتا کوئی اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا وہ منصب خدمت ہے... خادم بن جاؤ... ہر کام میں دوسروں کی خدمت کی نیت کر لو... ساری خرابیاں مخدوم بننے سے پیدا ہوتی ہیں... خادم بننے میں کوئی خرابی ہے نہ جھگڑا... یہ منصب سب سے اعلیٰ ہے... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی عبدیت سب سے زیادہ محبوب ہے... سید القوم خادمہم یہ منصب سب سے اعلیٰ بھی ہے اور سب سے زیادہ محفوظ بھی... (ارشادات عارفی)

فراخی رزق

اللّٰہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لہ ان اللّٰہ بکل شیء علیم ○ (سورۃ العنکبوت ۶۲)

رزق کی کشادگی کیلئے اول فجر کی نماز کے بعد پڑھیں... (قرآنی مستجاب دعائیں)

اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں حکیم بھی

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے لیے جس نے کسی تنگی میں مبتلا ہو کر دعاء کی ہو... مناسب یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت کے متعلق زیادہ خلجان نہ کرے... اس لیے کہ اس کے ذمہ صرف دعا کرنا تھا اب جس سے دعا کی گئی ہے وہ مالک ہے اور حکیم ہے اگر اس نے دعاء قبول نہیں کی تو اپنی ملکیت میں جو چاہا کیا اور اگر تاخیر سے قبول کی تو اپنی حکمت کے تقاضا پر عمل کیا... لہٰذا اس کے امور کے متعلق اس پر اعتراض کرنے والا بندگی کی صفت سے خارج ہے اور حق دار کے مرتبے سے ٹکرانے والا ہے... پھر یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا انتخاب اختیار خود اس کے انتخاب سے بہتر ہے کیونکہ کبھی وہ ایسے "سیلاب" کا سوال کر لیتا ہے جو اس کو بہا لے جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ اس کو جہاد کی توفیق مل جائے تو اس کو ایک غیبی آواز نے پکارا اور کہا کہ اگر تم نے غزوہ میں شرکت کی تو قید ہو جاؤ گے اور اگر قید ہو گئے تو نصرانی ہو جاؤ گے... بندے نے جب اس کے حکیم ہونے کو تسلیم کر لیا اور یہ یقین کر لیا کہ سب کچھ اس کی ملکیت میں ہے تو اس کا دل مطمئن ہو جائے گا خواہ اس کی ضرورت پوری ہو یا نہ ہو... حدیث شریف میں ہے:

"مومن کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں البتہ بعض کا اثر فوراً ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض کا ذرا تاخیر سے اور بعض کو ذخیرہ بنا لیا جاتا ہے پھر جب وہ مومن قیامت کے دن دیکھے گا کہ جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر ہو گیا تھا وہ سب ختم ہو گئیں اور جن کا نہیں ظاہر ہوا تھا ان کا بدلہ باقی ہے جو آج ملے گا تو سوچے گا کاش! میری کسی دعا کا اثر دنیا میں نہ ظاہر ہوا ہوتا..."

ان باتوں کو خوب سمجھ لو اور اپنے دل کی اس سے حفاظت کرو کہ اس میں شک کھٹکے یا جلد بازی پیدا ہو... (مجالس جوزیہ)

اولاد میں برابری

اولاد کی ضروریات زندگی الگ الگ ہوتی ہیں اس میں تسویہ ضروری نہیں ہے جس کو جیسی ضرورت پڑے حسب استطاعت پوری کرے البتہ ہبہ کرے تو برابری کرے (ارشادات مفتی اعظم)

حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

ام المومنین حضرت حفصہ پہلے ان ہی کی زوجیت میں تھیں... ان کے انتقال کے بعد ام المومنین کے زمرہ میں شامل ہوئیں..

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم کے گھر میں پناہ گزین ہونے سے پہلے آپ کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے اور پھر وہاں سے مدینہ آئے اور رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان ہوئے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اور ابی عبس بن جبیر میں مواخاۃ کرا دی....

سب سے پہلے بدر عظمیٰ میں تلوار کے جوہر دکھائے پھر احد میں شریک ہوئے اور میدان جنگ میں زخم کھایا... زخم کاری تھا... اس سے جاں بر نہ ہو سکے اور اسی صدمہ سے ۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعونؓ کے پہلو میں دفن کئے گئے... وفات کے وقت کوئی اولاد نہ تھی... (سیر صحابہ)

زندگی کیا ہے

زندگی فی الحقیقت ذکر اللہ اور اللہ کی یاد کا نام ہے... جب کائنات، نباتات اور جمادات کی زندگی اسی سے ہے... تو انسان کی زندگی اس سے کیونکر نہیں ہوگی... اس لئے انسان کو سب سے زیادہ ذاکر ہونا چاہئے... تب ہی وہ زندہ ہوگا... بلکہ زندہ جاوید بن جائیگا... (خطبات حکیم الاسلام)

دنیا و آخرت کی نعمتوں کیلئے قرآنی دعا

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ (سورہ محمد ۱۵)

اگر کوئی شخص چاہتا ہو کہ دنیا میں بھی وہ ہر نعمت سے نوازا جائے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو کسی نعمت سے محروم نہ کرے تو وہ اس آیت کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھے...

ان شاء اللہ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال رہے گا۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

قلب کے اصلی گناہ

قلب کے اصل تین گناہ ہیں۔ غضب۔ حقد (کینہ و بغض) اور حسد۔ یہ ایک دوسرے کے متقارب ہیں۔ اور ان کی بنیاد غضب ہے... باقی دو دونوں اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مسجد کی صورت اور حقیقت

ایک تو مسجد کی تعمیر ہے۔ وہ تو مسجد کی صورت ہے۔ اس کو ڈھانا ممنوع ہے ایک مسجد کی حقیقت ہے۔ اور وہ ہے ذکر اللہ۔ لہٰذا مسجد میں بیٹھ کر باتیں کرنا کہ جس سے دوسروں کی نمازوں اور ذکر اللہ میں خلل پڑے... یہ مسجد کی حقیقت کو ڈھانا ہوا۔ تو مسجد میں جس غرض کے لئے بنائی گئی تھی اس نے اس سے روک دیا... مسجد میں آ کر یا تو ذکر اللہ میں مصروف ہو۔ یا نوافل یا تلاوت میں مشغول ہو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو چپ ہو کر بیٹھ جائے۔ کیونکہ نماز کے انتظار میں بیٹھنا بھی نماز ہی کے حکم میں ہے۔ اگر ادب سے ساکت صامت بیٹھ جائے تو وہ نماز ہی میں سمجھا جائے گا... (خطبات حکیم الاسلام)

ہدایت و گمراہی سے متعلق شبہ کا جواب

عام لوگوں کو شبہ ہو جاتا ہے۔ کہ جب ہدایت و ضلالت دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں تو ہم مجبور ہوئے؟ ... حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ بندہ ہدایت کے اسباب اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہدایت پیدا کر دیتا ہے۔ اور گمراہی کے اسباب اختیار کرتا ہے۔ تو ضلالت پیدا کر دیتا ہے۔ اس پیدا کرنے کو خلق کہتے ہیں۔ "یضل و یھدی" سے تعبیر فرمایا ہے اس سے بندہ کا مجبور ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی لئے قرآن شریف کا ترجمہ بغیر استاد کے جائز نہیں۔ بعض وقت بلا استاد کے محض ترجمہ دیکھنے سے ایسا شبہ پڑ جاتا ہے... (خطبات حکیم الامت)

آداب معاشرت

جب ایک شخص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ تو اس کے ساتھ کوئی آدمی بلا اجازت داخل ہو جانا ٹھیک نہیں۔ ان دوسروں کو بھی اجازت لینا چاہئے۔ یا پہلا شخص ان لوگوں کی اجازت بھی لے... (دل کی دنیا)

ایک لڑکے کی حجاج بن یوسف سے گفتگو

ایک لڑکا جس نے حجاج بن یوسف جیسے جابر حکمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے حق اور سچ گفتگو کی وہ گفتگو جو کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی....

چنانچہ سنئے: ایک مرتبہ حجاج اپنے محل کے دریچہ میں نشست فرما تھا... عراق کے بعض سردار بھی حاضر تھے.... ایک لڑکا جس کے بال اس کی کمر تک لٹک رہے تھے اس نے فلک نما عمارت کو غور سے دیکھا، دائیں بائیں نظر کی اور بآواز بلند کہا: "کیا اونچی اونچی زمینوں پر نشان بناتے ہو.... بے فائدہ اور مضبوط قلعے بناتے ہو.... اس خیال سے کہ ہمیشہ جیتے رہو گے" حجاج تکیہ لگائے بیٹھا تھا یہ سن کر سیدھا ہو گیا اور کہنے لگا لڑکے تو مجھے عقلمند اور ذہین معلوم ہوتا ہے ادھر آ: وہ آیا تو اس سے کچھ باتیں کرنے کے بعد کہا.... کچھ پڑھو... لڑکے نے پڑھنا شروع کیا.... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

ترجمہ: شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جبکہ خدا کی مدد اور فتح آ گئی اور تو دیکھے کہ لوگ خدا کے دین سے فوج در فوج نکلے جا رہے ہیں....

حجاج: "یدخلون" پڑھو یعنی داخل ہوتے ہیں....

لڑکا: .... بے شک داخل ہی ہوتے تھے مگر تیرے عہد حکومت میں چونکہ لوگ نکلے جا رہے ہیں اس لئے میں نے خروج کا صیغہ استعمال کیا....

حجاج: ... تو جانتا ہے میں کون ہوں؟

لڑکا: .... ہاں میں جانتا ہوں کہ ثقیف کے شیطان سے مخاطب ہوں....

حجاج: .. تو دیوانہ ہے اور قابل علاج ہے اچھا امیر المومنین کے بارے میں تم کیا کہتے ہو

لڑکا: خدا ابوالحسن (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) پر رحمت کرے..

حجاج: میری مراد عبدالملک بن مروان سے ہے۔

لڑکا: اس نے تو اتنے گناہ کئے ہیں کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتے..

حجاج: ذرا ہم بھی تو سنیں کہ وہ کون کون سے گناہ ہیں؟

لڑکا: ان گناہوں کا ایک نمونہ تو یہ ہے کہ تجھ جیسے ظالم کو حاکم بنایا تو وہ یہ ہے کہ غریب رعایا کا مال مباح اور خون حلال سمجھتا ہے...

حجاج نے مصاحبوں کی طرف دیکھا اور کہا اس گستاخ لڑکے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا اس کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اطاعت پذیر جماعت سے الگ ہو گیا ہے....

لڑکا: اے امیر! تیرے مصاحبوں سے تو تیرے بھائی فرعون کے مصاحب اچھے تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے متعلق فرعون سے کہا تھا کہ ان کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرنا چاہئے یہ کیسے مصاحب ہیں کہ (محض خوشامد کی وجہ سے) بغیر سوچے سمجھے میرے قتل کا فتویٰ دے رہے ہیں....

حجاج نے یہ سوچ کر کہ ایک معصوم لڑکے کے قتل سے ممکن ہے سوز عظیم نہ ہو جائے نہ صرف اس کے قتل کا ارادہ ملتوی کر دیا بلکہ اب خوف دلانے کے بجائے نرمی سے کام لینا شروع کیا اور کہا....

اے لڑکے! تہذیب سے گفتگو کر اور زبان کو بند کر.... حاشر نے تیرے واسطے چار ہزار درہم کا حکم دے دیا ہے (اس کو لے کر اپنی ضرورتیں پوری کر لے)

لڑکا: مجھے درہم و دام کی کوئی ضرورت نہیں خدا تیرا منہ سفید اور تیرا مقصد اونچا کرے....

حجاج نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ سمجھے ہو اس کا مطلب کیا ہے؟ امیر ہم سے بہتر سمجھتا ہے.... حجاج نے کہا اس نے اس فقرہ سے کہ خدا تیرا منہ سفید کرے میرے لئے کوڑھ کے مرض کی دعا کی ہے اور مقصد اونچا ہونے سے سولی لٹکانا مراد لیا ہے.... حجاج نے لڑکے سے کہا: ہم نے تیری نوعمری پر رحم کیا ہے اور تیری ذہانت و ذکاوت اور تیری جسارت و جرأت کی وجہ سے تیری خطا معاف کی ہے اس کے بعد لڑکے نے حجاج سے دوری اختیار کی ہاتھ کہیں اس کے چلے جانے پر اپنے مصاحبین سے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے اس سے زیادہ دلاور اور سربکف کسی کو نہیں پایا اور امید ہے کہ وہ بھی مجھ جیسا کسی کو نہ پائے گا.... (دیکھا جاتا ہی)

ضرورت صحبت

علم کو عمل میں لانے کے لیے کچھ دشواریاں ہیں... کچھ نفس اور شیطان... کے کید
ہیں جب تک کسی اللہ والے کا ہاتھ نہ پکڑا جائے... یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا...(ارشادات عارفی)

حکیم الامت کے مواعظ

اللہ تعالیٰ نے... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں... یہ برکت رکھی ہے
کہ اس کے پڑھنے سے تجربہ شاہد ہے... کہ تقویٰ پیدا ہوجاتا ہے... اور فرمایا کہ یہ
... "خلاصۃ قصد السبیل... تعلیم الدین"... مواعظ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ
علیہ... "حیوۃ المسلمین" کا فرصت کے وقت گھر جا کر مطالعہ کرو... اور اپنے محلے کی
مسجد میں حیاۃ المسلمین کو تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سناؤ... آخر میں فرمایا کہ اگر کسی نے میری اس
نصیحت پر عمل کیا... تو ان شاء اللہ کامرانی ہی کامرانی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

قرآن کریم بہترین وظیفہ

قرآن کریم... کو علم کے درجے میں دیکھو... تو اعلیٰ ترین علم اس میں ہے... عمل
کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین عمل کی کتاب ہے... اس کا وظیفہ پڑھو تو وظیفہ کی بہترین
کتاب ہے... اس میں سے حکمت نکالو تو بہترین حکمت کی کتاب ہے... آج اس کے علم
و حکمت سے کتب خانے بھرے ہوئے ہیں... (خطبات حکیم الاسلام)

روزی کمانا اور اللہ کی یاد

یہ روزی کمانا اللہ کا فضل ہے... تو حق تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں... "واذکروا اللّٰہ
کثیرا"... یعنی روزی کمانا جو اللہ کا فضل ہے اس میں ایسے مست نہ ہوجانا... کہ مجھے بھول جاؤ
اور جس طرح چاہو کمانے لگو... پھر وہ اللہ کا فضل نہیں رہے گا... کہ نہ جائز کا خیال رکھا
نہ ناجائز کا نہ حلال کا خیال رکھا... نہ حرام کا اور اس کمانے میں ایسا لگا... کہ جب اس کے
جمعہ نماز کو وقت آیا تو اس کا اس کمانے کے اندر کچھ خیال نہ رہا... دیکھو زمین میں چلتے اور
چلتے... پھرتے میں... کہیں ایسا نہ ہوجائے... دیکھو اللہ کو یاد رکھو... (خطبات حکیم الامت)

سچا تاجر

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ راست باز تاجر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا..... اور جب کوئی شخص کچھ خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کا سودا کسی اس سودے پر پشیمان ہو کر سودا واپس کرنا چاہے تو اس شخص کو مان لینا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص کسی پشیمان شخص کے سودے کو واپس کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو معاف فرمائیں گے..... (بستان العارفین)

وقت کو کام میں لایئے

وقت کو رائیگاں کھونے والے کہہ دیا کرتے ہیں:

ذکر خدا و کار جہاں.... یادِ رفتگاں　　　دو دن کے اس قیام میں کیا کرے کوئی

لیکن انہیں یاد رہے کہ وقت سے کام لینے والے اسی تھوڑی سی زندگی میں موجد بن گئے..... فلاسفر بن گئے.. بزرگان دین اور اولیاء بن گئے..... دین و دنیا کے مالک بن گئے.. اس کے برخلاف جتنے نکمے کھوئے ہوئے ہیں تم دنیا میں دیکھ رہے ہو.. یہ سب وہی لوگ ہیں جنہوں نے بچپن میں بہا وقت رائیگاں کھویا ہے.. ان کی ایک بنیادی غلطی یا عادت نے ان کی تمام زندگی کی عمارت ٹیڑھی کر دی.. بے کار کھویا ہوا ایک ایک لمحہ پورے کے پورے شاخوں کو کاٹ ڈالتا ہے.. فضول کاموں سے روزانہ ایک گھنٹہ بچا کر معمولی آدمی بھی کسی سائنس کو پوری طرح اپنے قابو میں رکھ سکتا ہے.. دن میں ایک گھنٹہ روزانہ خرچ کر کے جاہل سے جاہل انسان بھی دس سال میں ایک بڑے پایہ کا عالم بن سکتا ہے....ایک گھنٹہ میں معمولی صلاحیت کا ایک بچہ خوب اچھی طرح سمجھ کر ایک کتاب کے بیس صفحے پڑھ سکتا ہے....غرض روزانہ ایک گھنٹے کی بدولت ایک بے حاصل زندگی کارآمد اور مسرت بھری زندگی میں تبدیل ہو سکتی ہے.....(وقت ایک عظیم نعمت)

لاعلاج امراض سے شفا

(رَبِّ) اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۸۳)

جو کسی بیماری میں مبتلا ہو جو سمجھ میں آنے والی ہو.... یا لاعلاج ہو تو وہ بہت خوشی سے آیت کا کثرت سے ورد کرے۔　(قرآنی مستجاب دعائیں)

ایک عظیم خاتون کی عورتوں کو نصیحت

اے بچیو! جس گھر میں تم ابھی آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر جس گھر میں تمہیں جانا ہے... اس کا پورا پورا نقشہ میں تمہیں دکھاؤں....

اے بچیو! میں تمہیں بتاؤں... اگر تم غور سے سنو... اگر تم یہ زندگی بہ آرام و عیش اور لطف کے ساتھ بسر کرنا چاہتی ہو تو جو نصیحتیں میں کروں اس پر عمل کرو....

ان کے باعث تم معاملات سے واقف ہو جاؤ گی پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا... بلکہ ہر شخص آرام پہنچانے والا ہوگا... تمہارے والدین خوش ہوں گے... تمہارے اخلاق ظاہری و باطنی دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی... تمہارے شوہر تمہارے مطیع و فرمانبردار رہیں گے... تمام کنبہ تمہارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا... تمہارے بڑوں میں جو اخلاق تھے وہ تمہیں حاصل ہو جائیں گے... تمہارا انتظام دیکھ کر ہر شخص خوش ہوگا... ہر ایک تمہاری عزت کرے گا.. قصہ مختصر پہلے ماں باپ کا گھر اپنے عمل سے سنبھالو... اگر یہاں یہ ڈھنگ رہا تو سسرال میں بھی یہی رہے گا... اب اسی سلسلہ میں یہ کہتی ہوں کہ سسرال میں جاتے ہی سب سے پہلے جو تمہیں کرنا ہے اور جس میں تمہارا امتحان لیا جائے گا وہ انتظام خانہ داری ہے... اور گھر کی صفائی... مہمانوں کی خاطر مدارات... عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک اور تمہاری دستکاری... سب سے زیادہ ضروری خانہ داری کا انتظام ہے... اگر یہ نہ آیا تو گویا تم کچھ نہ کر سکیں۔ ابھی تمہیں بتانے والے اور سکھانے والے بھی موجود ہیں... کل کوئی پرسان حال نہ ہوگا... جو تم پر پڑے گی... جب تم آج نہ کرو گی تو کل نہ بنے گا اور بنے گا بھی تو بڑی مصیبت اٹھا کے۔ غفلت تمہاری خصلت ہو جائے گی تو دوسروں کی نظر میں خفیف ہو جاؤ گی... پھر عزت کیسی اور کہاں خوشی....

اے بچیو! میں یہ خوب سمجھتی ہوں کہ تم بھی ٹھیک ہو جاؤ گی۔ جو نہیں آتا وہ سب آ جائے گا... جو عیب ہیں وہ ہنر میں پیدا کریں گے۔ کیونکہ یہی دنیا کی مصیبتیں تمہیں سنوار دیں گی.. مگر کس کام کا سنورنا... جب تمہارے عیب چھانٹنے والے اور آرزو کرنے والے نہ رہیں گے..

میری تو یہ خواہش ہے کہ ابھی سے تم وہ خوبیاں اور ہنر پیدا کر لو جو تم سے ماں باپ کی یہ پہچان جائیں... تمہیں اگر چہ یہ ہے کہ ہم سب کچھ آتا ہے اور موقع پر سب کچھ کر سکتے ہیں تو یہ غلط ہے... اگر چہ تم نے کبھی تمہارا اپنے کپڑے سی لئے.. یا کسی کپڑے کی

کتر بیونت کرلی...یا کبھی ایک ہانڈی تیار کرلی...یا کسی کرتے...ٹوپی...بٹوے میں ایک بوٹہ بنا دیا...کلام مجید پڑھ کر صرف دو چار کتابیں لے بیٹھیں کہ اس کے مسئلے مسائل اور ان کتابوں کے سبب تا بغت سے بھی واقف نہ ہوئیں...یہ قابلیت بھی کوئی قابلیت ہے...اگر کوئی کچھ پوچھ بیٹھے تو ہکی بکی سی رہ جاؤ...تمہیں لازم ہے کہ جس کام کی طرف جھکو...چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو...با آسانی کر کے دکھلاؤ...کسی کی مدد کی حاجت نہ ہو...نہ تمہیں ماما رکھنے کی ضرورت ہو...نہ اپنے بزرگوں کی تم محتاج ہو...نہ مردوں کی...ایسی ہوشیاری اور پھرتی سے کام کرو کہ مرد بھی حیران رہ جائیں...بچوں کی خدمت بھی اچھی طرح سے کرو...ان کی تیمارداری اور خانہ داری بھی کرتی رہو...سینا پرونا کہ ایک ضرورت پڑ جائے تو سو ضرورتوں کو کھو بیٹھو...ہر بات کا خیال رکھو...کبھی کبھی باہر کی بھی خبر لیتی رہو...اگر یہ سب وصف موجود ہوں تو بگڑی بھی بنا سکتی ہو اور اگر کوئی نقصان ہو جائے گا تو تمہاری عقل اسے ٹھیک کر دے گی...دوست کو دوست سمجھو گی اور دشمن کو دشمن...جو بات کہو گی سمجھ کر کہو گی...نہ خود نقصان اٹھاؤ گی نہ دوسروں کو پہنچاؤ گی...لڑائی جھگڑے تم سے کوسوں دور رہیں گے ہر جگہ تمہاری آؤ بھگت ہو گی...دشمن بھی تمہارے دوست بن جائیں گے...کسی کو تم سے شکایت کا موقع نہ رہے گا...تمہارے عاقلانہ برتاؤ سے ہر شخص محبت سے پیش آئے گا...اگر کوئی خلاف بات بھی ہو جائے گی تو وہ خلاف نہ معلوم ہو گی...عقل مند اگر بیوقوفی کی بھی کوئی بات کرتا ہے تو وہ بری نہیں سمجھی جاتی...بیوقوف اپنی نادانی سے بنے ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے...دوست کو دشمن بنا لیتا ہے...اور عقل مند دشمن کو دوست...جو جو نصیحتیں میں کر چکی ہوں اور کروں گی ان کا سمجھنا اور کرنا سب عقل پر موقوف ہے...یہ خوب سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت کی کل خوبیاں اسی عقل سے حاصل ہو سکتی ہیں...عقل و حیا دو بڑے جوہر ہیں...شرم بھی ایسی چیز ہے کہ تمام عیبوں سے بچاتی ہے...(پرسکون گھر)

مالی حالات کی درستگی کا عمل

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۸۷)

اگر کوئی شخص غم میں یا کوئی اور پریشانی میں ہو یا اس کی مالی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھے...

اللہ کی ناراضگی کی نحوست

اگر پولیس افسر کا بیٹا پٹ رہا ہے ۔ تو لوگ کیا سمجھیں گے ۔ یا تو پولیس افسر کو خبر نہیں ۔ یا لوگوں کو نہیں معلوم کہ یہ پولیس افسر کا بیٹا ہے ۔ یا پولیس افسر اس بیٹے سے ناراض ہے جو اس کی ہمدردی نہیں کرتا ۔ ۔ آج امت مسلمہ کا یہی حال ہے جو نصرت نہیں ہو رہی ہے ۔ ہم نے اللہ پاک کو ناراض کر رکھا ہے ۔ گناہوں کا عموم ہے ۔ ۔ اور دوسرے لوگ سے بھی ہم غافل ہیں ۔ بنی اسرائیل کی ایک بستی پر عذاب کا حکم آیا تھا ۔ ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ایک صوفی عابد بھی اس بستی میں رہتا ہے ۔ جس نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کی "ان فیہا عبدک فلان لم یعصک طرفۃ عین" ارشاد ہوا اس بستی کو پہلے اس پر ۔ پھر تمام بستی والوں پر الٹ دو ۔ ۔ کیونکہ میری نافرمانیاں یہ عابد دیکھتا تھا اور اس کے چہرے پر ناگواری کا اثر بھی نہ ہوتا تھا "اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی" اس صوفی عابد پر بستی الٹنے کا حکم مقدم فرمایا گیا ... (مجالس ابرار)

ایمان کی تعریف

اس کائنات میں انسان کے لیے سب سے بڑی دولت ایمان ہے ۔ ایمان کیا کرتا ہے؟ ۔ ۔ ایمان یہ کرتا ہے کہ تمام نفس و شیطان کے طریقوں سے محفوظ رکھتا ہے ... (ارشادات عارفی)

صغیرہ پر اصرار

صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے ۔ پہلے وائیں کروٹ نہ لیٹنا اور معلوم ہونے کے باوجود قصداً یا اصرار سے ہی کیا ۔ ۔ تو یہ کبیرہ گناہ ہے ..... (ارشادات مفتی اعظم)

امت مرحومہ کی فضیلت

میں کہا کرتا ہوں کہ امت محمدیہ جنت میں داخل ہو جاتی ہیں مسلمان ہونے سے جنت کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور دنیا ہی میں وہ گویا جنت میں ہوتا ہے ۔ پھر اور آخرت میں جنت [illegible] اس امت میں [illegible] ہوتی ہے (ملفوظات [illegible])

حضرت حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ

حکیم بن کیسان رضی اللہ عنہ ابوجہل کے والد مغیرہ کے غلام تھے.....

بدر سے واپسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کاروان تجارت کے نقل و حرکت کا پتہ چلانے کے لئے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں ایک دستہ بھیجا تھا.... کھجور کے ایک باغ کے پاس دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی... حکم قریش کے قافلے کے ساتھ تھے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے... قریش نے ان کے چھڑانے کے لئے فدیہ بھیجا لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص قریش کے ہاتھوں میں اسیر تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فدیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حکم سے فرمایا جب تک سعد ابن ابی وقاص واپس نہ آ گئیں گے اس وقت تک تم نہیں چھوٹ سکتے....

اس گفتگو کے دوسرے دن سعد بن ابی وقاص آ گئے... اب حکم کی رہائی میں کوئی رکاوٹ باقی نہ تھی لیکن جب آزادی کا موقع آیا تو اسلام کی غلامی کا طوق گردن میں ڈال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے....

قبول اسلام کے بعد جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہو گئے اور بیر معونہ کے معرکہ میں جام شہادت پیا.... (سیر الصحابہ)

ظالم بادشاہ سے ڈر کے وقت کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ظالم بادشاہ کے پاس اور ہر طرح کے خوف کے وقت پڑھنے کے لئے یہ کلمات سکھائے....

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ"

ترجمہ... "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور کریم ہے وہ اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں کا اور عظیم عرش کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں..." (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

خلیفہ عبدالملک کے ایک قاصد کی

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ملاقات

ایک مرتبہ خلیفہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا.. ایک رات جب وہ سونے کو لیٹا تو بہت دیر کروٹیں بدلنے کے بعد بھی نیند نہیں آئی اس وقت رات زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اس کے سب خدام اور چوبدار رخصت ہو چکے تھے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے.... اس نے اپنے اردلی سے کہا "دیکھو شاید کوئی آدمی مسجد نبوی میں ایسا ہوگا جس سے بات چیت کر کے وقت کٹے.... اس کو بلا لاؤ"....

اردلی مسجد میں پہنچا صرف حضرت سعیدؒ بن مسیب کو مشغول عبادت پایا.... وہ انہیں پہچانتا نہ تھا.... پہلے اس نے انہیں اشارہ سے بلایا.... مگر انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی.... پھر قریب جا کر کہا "امیر المومنین کی نیند اچٹ گئی ہے.... انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی باتیں کرنے والے کو لے جاؤں تا کہ وقت کٹ سکے"....

سعیدؒ بن مسیب نے کہا "امیر المومنین سے کہنا میں ان کا قصہ گو نہیں ہوں کہ ان کا دل بہلانے کو کہانی سناؤں".... اردلی نے کہا "تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے".... کہا "اگر وہ مجھے کسی سزا دینے کا ارادہ کریں تو مجھے یہاں اس وقت تک موجود پائیں گے جب تک وہ اپنا ارادہ پورا نہ کر لیں...."

اردلی نے لوٹ کر خلیفہ عبدالملک کو بتایا کہ "مسجد میں صرف ایک آدمی تھا.... اس نے یہ جواب دیا" خلیفہ نے کہا "ایسے بے باک شخص سعیدؒ بن مسیب ہو سکتے ہیں انہیں چھوڑ دو وہ اور طرح کے انسان ہیں".... (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۹۲)

چار قسم کے لوگ

۱.... ان میں سے پہلا شخص وہ ہے جس میں صبر بالقوۃ ہو (جس کیلئے دلی راحت نہیں)

۲.... دوسرا شخص وہ ہے جس کیلئے رحمت بالقوۃ ہو..

۳.... تیسرا شخص وہ ہے جس کے اندر سختی اور جزع فزع ہو... (یہ جاہلین سے جا ملتا ہے)

۴.... مومن محمود جس کو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور لوگوں پر رحم کرے.... (الاذکیاء)

امام صاحب کا واقعہ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آیا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے پاس خز (ایک قسم کا کپڑا) فروخت کیا مشتری کسی وجہ سے پشیمان ہو کر واپس آیا اور سودے کی واپسی کا مطالبہ کیا حضرت امام صاحب نے سودا واپس کر لیا اور خادم سے فرمایا کہ کپڑے اٹھا کر گھر لے چلو مجھے تجارت کی چنداں ضرورت نہ تھی میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت داخل ہونا چاہتا تھا کہ جو شخص کسی پشیمان سے سودا واپس کر لیگا۔۔۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف کر دیں گے سو آج مجھے وہ موقع نصیب ہو گیا ہے۔۔۔ (بستان العارفین)

اتباع دین میں نفسانی اغراض

ایک مرتبہ انجمن نعمانیہ لاہور کے وعظ میں کہا کہ اگر تم کو سود کھانا ہی ہے تو کھاؤ لیکن حیا تو مجھو کہ گناہ کو حلال سمجھنے سے تو یہ پھر بہتر ہے اور جو تم فقہی روایت کے اتباع کا اس باب میں دعویٰ کرتے ہو تو یہ اتباع شریعت کا اتباع نہیں ہوا بلکہ نفسانی ہے۔۔۔ ہم تو تسلیم جب سمجھتے کہ تمام امور میں فقہ کا اتباع کامل ہوتا۔۔۔ کیا تمام فقہ میں سے آپ کو یہی مسئلہ عمل کرنے کے لیے ملا تھا یہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی نے کسی آزاد سے پوچھا تھا کہ میاں روزہ رکھو گے۔۔۔ کہا بھائی! ہمت نہیں ہے جب دن ختم ہوا پوچھا کہ افطاری کھاؤ گے۔۔۔ کہنے لگے کہ بھائی افطاری بھی نہ کھائیں تو کیا بالکل کافر ہو جائیں اور جیسے کسی طفیلی سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید میں تم کو کون سی آیت پسند آئی کہا کلوا واشربوا پھر کہا کہ دعاؤں میں سے کون سی دعا تم کو اچھی معلوم ہوتی ہے کہا "ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء" سو جوا یہ فقہ پر عمل نہیں ہے یہ ہوائے نفسانی پر عمل ہے۔۔۔ (مثالی عبرت)

حفاظت عزت

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (سورۂ یونس ۶۵)

اگر کوئی کسی کو بدنام کرنے پر تلا ہے اور اس کو اپنی عزت کا خطرہ ہے تو وہ اس دعا کو صبح و شام ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دے۔۔۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

دینی دنیاوی فضل

یہ عالم... عالم الاسباب... یہاں ہر چیز کے حصول کو اسباب کے ساتھ متعلق کر دیا ہے... پس ان اسباب کو جو کسی چیز کے حاصل کرنے کے لیے حق تعالیٰ نے مقرر فرما دیئے ہیں... ان اسباب سمجھ... جائزہ کو اختیار کرو... پھر کامیابی کی امید رکھو... تو جس طرح مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنا فضل الٰہی ہے... اسی طرح روزی کمانے کے لیے مسجد سے نکل جانا... بھی فضل الٰہی ہے تو فضل الٰہی... (روزی) کمانے کے لیے پاؤں کو چلانا... ہاتھوں کو کمانے کے لیے اٹھانا... آنکھوں سے اس کمائی ہوئی چیز کی طرف دیکھنا... ایسے ہے جیسے تم مسجد کے اندر... اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے... اور ہاتھوں کو اٹھا رہے تھے... اور پیروں کو چلا رہے تھے... وہاں جس طرح تم اللہ کا فضل لے رہے تھے... ایسے ہی اس کمانے کے اندر بھی آنکھ... ہاتھ... پاؤں سے اللہ تعالیٰ کا فضل لے رہے ہو... یہاں جائز طرح کمانے میں بھی ہاتھ... پاؤں... آنکھ... زبان کا ہلانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے... اور عبادت ہے... اجر عظیم ہے... کیونکہ اس کو بھی فضل سے تعبیر فرمایا ہے... کہ "وابتغوا من فضل اللہ" (خطبات مسیح الامت)

گناہ اور منکرات سے بچنے کی ضرورت

طاعون کے زمانے میں ہر شخص چوہے سے ڈرتا ہے... کہ طاعون کے جراثیم ہمارے گھر میں نہ آ جائیں... اور بدعملی اور منکرات کے چوہے... ہمارے گھروں میں گھستے ہی رہیں فکر نہیں... سانپ گھر میں آ جائے سب پریشان... اور گھر میں خلاف شرع وضع قطع... تصاویر جاندار کی... ریڈیو کے گانے... ٹیلی ویژن کا گھر لے جانا آ جائے تو کوئی فکر نہیں... ہر عمل کے معاملے میں علم صحیح کی ضرورت ہے... لاعلمی میں زہر کھانے سے نقصان تو یقیناً پہنچے گا...

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر میں تشریف لے گئے... وہاں تصویر جاندار کی تھی... فوراً واپس آ گئے... رزق کی ترقی اور برکت کیلئے وظیفے پڑھنے کیلئے تیار ہیں... مگر گناہ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں... (مجالس ابرار)

کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو.... جب تمہارے سامنے کسی قسم کی اچھی یا بری مثالیں نہ پیش کی جائیں اور گذشتہ زمانے کے حالات وطرز معاشرت اور تعلیم وتربیت کا پورا نقشہ کھینچ کر نہ دکھایا جائے اور جس وقت تک لڑکیوں کے انداز واضح الفاظ میں نہ ظاہر کئے جائیں تم ہرگز نہیں سمجھ سکتیں اور نہ وہ باتیں پیدا کرسکتی ہو جو در اصل انسانیت کے جوہر ہیں.... نہ اپنے عیبوں کی تلافی کرسکتی ہو.... یہ تمہیں معلوم ہے کہ کون کون سے جوہر بے بہا تم سے مفقود ہیں اور کیا کیا مفید باتیں تم سے معدوم ہو رہی ہیں.... اور کن کن خوبیوں سے تمہاری ذات محروم ہے لیکن کیا کرتم بالکل ناتجربہ کار ہو.... کسی کی تعلیم وتربیت کا اثر تم پر پڑا ہی نہیں.... یہاں تک کہ تمہیں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے والدین تم سے خوش ہیں یا ناخوش.... (پرسکون گھر)

عورت کیلئے نماز کی افضل جگہ

ام حمید رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر کے اندرونی کمرے میں تمہاری نماز بیرونی کمرے میں پڑھنے سے افضل و بہتر ہے اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں پڑھ لینا محلہ کی مسجد میں جا کر نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ حلیم الطبع سمجھدار آدمی کیلئے کہ وہ یہ سوچے یہ غور کرے کہ اسلام کا سب سے اہم فریضہ نماز ہے.... پھر جماعت کے ساتھ پڑھیں تو ستائیس نمازوں کا ثواب.... پھر مسجد نبوی میں پڑھیں تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب.... پھر سردار دو جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنا ایمان کی دولت کے بعد سب سے بڑی دولت ہے.... ان سب چیزوں کو ترک کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لینا اور گھر میں عورت کا نماز پڑھنا سب سے بہتر ہے

پھر بھی شریعت نے عورت کے لئے مسجد میں جانا حرام نہیں قرار دیا بلکہ شرائط کے ساتھ جانے کی اجازت دی ہے.... (پردہ ضرور کرو گی)

پھر پچھتائے کیا ہوت...!

وقت ہمارے پاس اسی طرح آتا ہے جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر آتا ہے اور چپ چاپ بیش قیمت تحفہ جات اپنے ساتھ لاتا ہے لیکن اگر ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو وہ اپنے تحائف سمیت چپکے سے واپس چلا جاتا ہے اور پھر کبھی واپس نہیں آتا.... ہر صبح کو ہمارے لیے نئی نئی نعمتیں آتی ہیں لیکن وقت ضائع کرتے کرتے ان تحفوں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے... کھوئی ہوئی دولت محنت اور کفایت شعاری سے پھر حاصل ہو سکتی ہے۔ کھویا ہوا علم مطالعہ سے مل سکتا ہے... کھوئی ہوئی تندرستی دوا سے واپس آ سکتی ہے لیکن کھویا ہوا وقت لاکھوں کوششوں سے بھی دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا... بعد میں انسان کو یہ پرانا سبق حاصل ہوتا ہے "پن چکی" "اس پانی سے نہیں چل سکتی جو بہہ گیا ہو"....

سعی کن گو ہم زیاں کن یا بفکر سود باش
اے ز فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

وقت گزر جانے پر افسوس بے نتیجہ ہے.... پھر پچھتائے کیا ہوت.... جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ مرنے پر اتنا افسوس نہیں ہوتا جتنا وقت کے فوت ہونے پر.... دوزخی بھی کہیں گے "اے خدا! تو ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے...." نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "کوئی دن ایسا نہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ "اے انسان! میں ایک نیا مخلوق ہوں.... میں تیرے عمل پر شاہد ہوں... مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کر لے.... میں تو اب قیامت تک لوٹ کر نہیں آؤں گا...." پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کے دو خوف ہیں... ایک وہ جو گزر چکا ہے معلوم نہیں کہ اللہ اس کا کیا کرے گا اور ایک آنے والا جو ابھی باقی ہے معلوم نہیں اللہ اس میں کیا فیصلہ صادر فرمائے.... تو انسان کو چاہیے کہ اپنی طاقت سے اپنے نفس کے لیے... دنیا سے آخرت کے لیے... جوانی سے بڑھاپے کے لیے، زندگی سے موت سے پہلے کچھ حاصل کر لے..."

روز عمری کو نشاں کس نیم قیمت است   دنیا کہ روز روشن کس آگاہ نیست

(وقت ایک عظیم نعمت)

تعداد و وقت کی قید

اوراد و وظائف کے سلسلے میں ایک بار فرمایا کہ ان میں دو حیثیتوں سے دو باتوں کی قید لگا دی ہے۔ ایک تعداد کی۔ دوسرے وقت کی۔ فرمایا اوراد و وظائف کی تعداد کچھ مقرر نہیں ہے تعداد مقرر کر دی جاتی ہے۔ تسلی کے لیے تاکہ تسلی ہو جائے کہ ہم نے پڑھ لیا مقصود تو رجوع الی اللہ ہے۔ ایک تسبیح پڑھ لی۔ موقع نہ ہو تو ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا۔۔ اتنا بھی موقع نہیں ملا تو ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا یہ بھی نہیں ہو سکا تو ۳ مرتبہ پڑھ لیا۔ (ملفوظات ماجدی)

حجر اسود کو چومنا

لوگ حجر اسود کو چومنے کے جوش میں۔۔ دوسروں کو دھکے مار کر۔۔ اور دھینگا مشتی کر کے چوم لیتے ہیں حالانکہ چومنے کی شرعاً ایک شرط بھی ہے یعنی یہ کہ کسی مسلمان کو تکلیف دیے بغیر چومے مگر لوگ اس شرط کی پروا نہیں کرتے اور دوسروں کو ایذاء رسانی کر کے بجائے ثواب کے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (تحفۂ مفتی اعظم)

امت محمدیہ کی فضیلت

آخر میں امت مسلمہ آئی۔ تو یہ بوڑھی امت ہے۔ بوڑھے آدمی کے اندر عقل و تجربہ بڑھ جاتا ہے مگر عملی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بیشک اس کا دماغ روشن ہوتا ہے تو جوانوں کا فرض ہوتا ہے کہ ان سے مشورہ کریں۔ ان کی رائے پر عمل کریں۔۔ گویا کہ یہ عالم بشریت کے بڑھاپے کا دور ہے جیسا کہ آدم کے زمانے میں طفولیت کا دور تھا بوڑھوں کے لیے یہ ہوتا ہے کہ ان پر عمل کا بار کم ڈالتے ہیں۔۔۔ مگر تحسین و آفرین زیادہ کرتے ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

لفظ مسلم کا کیا تقاضا ہے؟

مسلم کے معنی تابعدار کے ہیں تو اے مسلمان! تیرا عنوان معنون تابعداری سے خالی نہیں ہونا چاہیے ورنہ تو کیسا مسلم ہے کہ تیرے عنوان میں تو تابعداری رکھی ہوئی ہے اور تو تابعدار نہیں ہے کامل تابعداری کرنے والا کامل حکم پر چلنے والا تو اے مسلم! تیرا عنوان معنون تابعداری کو چاہتا ہے۔ (خطبات حکیم الامت)

علم کی فضیلت اور عمل کی ضرورت

جو شخص زاہدوں کے مقابلے میں علماء کی فضیلت معلوم کرنا چاہے وہ جبرئیل و میکائیل اور ان فرشتوں کے مرتبے کو دیکھے جو مخلوق سے متعلق کاموں میں مشغول ہیں ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عبادت و بندگی کے لیے کھڑے ہیں کہ وہ گرجا گھروں میں رہنے والے راہبوں کی طرح ہیں۔

(یعنی اپنے کام کے ساتھ دوسروں کی بھی خدمت کرنا وجہ شرف ہے... چنانچہ دیکھ لو کہ ملائکہ میں کون مقرب ترین ہیں وہ جو صرف عبادت میں لگے ہیں یا وہ جو خدمت پر مامور ہیں... اسی طرح انسانوں میں بھی وہی زیادہ والی شرف ہوگا جو اپنی ریاضت کے ساتھ دوسروں کے بھی کام آوے اور مخلوق کی خدمت کرے... ۱۲ مترجم)

"سارے فرشتوں کو اللہ کی معرفت کے بقدر خدا کا قرب حاصل ہے..."

(جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے) جب ان میں کوئی فرشتہ وحی لے کر گزرتا ہے تو اہل آسمان اسی وقت تک کانپتے رہتے ہیں جب تک وہ انہیں خبر پہنچا نہ دے...

فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ...

"پھر جب ان کے دلوں سے دہشت دور ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں کیا حکم ہے تمہارے رب کا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ فرمایا حق ہے..."

اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی زاہد کسی حدیث کو سن کر کانپنے لگتا ہے پھر علماء سے اس کی صحت اور اس کا صحیح مطلب معلوم کرنے کی فکر کرتا ہے...

پس پاک ہے وہ ذات جس نے ایک جماعت کو ایسی خصوصیت سے نوازا جس کے ذریعے اس کو اس کے ہم جنسوں پر شرف بخشا... بلاشبہ علم سے زیادہ شرف والی کوئی صفت نہیں ہے اسی کی زیادتی سے حضرت آدم علیہ السلام مسجود ہوئے اور اسی کی کمی کی وجہ سے ملائکہ کو جھکنا پڑا... لہٰذا ساری مخلوق میں اللہ رب العزت کا سب سے زیادہ قرب علماء کو حاصل ہے...

لیکن محض علم کی ظاہری صورت نفع بخش نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت نافع ہے اور حقیقت تک اسی شخص کی رسائی ممکن ہے جس نے اس پر عمل کرنے کے لیے اسے سیکھا... یعنی جب بھی اس کو علم کسی فضیلت کے کام کی طرف رہبری کرے وہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش

کرے اور جب کسی شخص سے روکے اس سے بچنے کا اہتمام کرے.... ایسے وقت میں علم اس پر اپنے راز منکشف کرے گا.... اس پر اپنا راستہ آسان کر دے گا اور وہ اس لوہے کی طرح ہو جائے گا جسے کوئی مقناطیس کھینچ رہا ہو کہ جب مقناطیس میں حرکت ہوئی فوراً یہ بھی حرکت کرے گا (یعنی جب علم کوئی تقاضا کرے گا فوراً یہ شخص اس پر آمادہ ہو جائے گا)

اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا علم اُسے اپنی گہرائی میں جھانکنے نہیں دیتا.... اپنے راز اس پر نہیں کھولتا اور وہ اس خشک شوریلی زمین کی طرح ہو جاتا ہے جس پر خواہ کتنا ہی پانی ڈالا جائے سب جذب کر جاتی ہے اور برگ و بار نہیں لاتی....

اس مثل کو خوب سمجھ لو اور اپنی نیت درست کر لو پھر فضول اپنے کو نہ تھکاؤ۔ (مجالس حدیث)

حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکرؓ نے جب شام پر فوج کشی کا عزم کیا اور تمام بڑے بڑے رؤسا کو اس میں شرکت کی دعوت دی تو حارث کو بھی ایک خط لکھا حارث حصول سعادت کے بہت سے موقع کھو چکے تھے اس لئے تلافی مافات کے لئے فوراً آمادہ ہو گئے لیکن ان کی ذات تنہا نہ تھی.... وہ صدہا غریبوں کا سہارا تھے۔ اس لئے مکہ ماتم کدہ بن گیا.... پروردگار کی تحت زار زار روتے تھے.... سب بڑے چھوٹے پرنم رخصت کرنے کو نکلے.... جب بطحا کے بلند حصے پر پہنچے تو رونے والوں کی گریہ و زاری پر ان کا دل بھر آیا.... اور ان الفاظ میں ان کی تسلی کی کوشش کی لوگو خدا کی قسم میں اس لئے تم لوگوں سے نہیں جدا ہو رہا ہوں کہ مجھ کو تمہارے مقابلہ میں کوئی ذاتی منفعت مقصود ہے یا تمہارے شہر کے مقابلہ میں دوسرا شہر پسند ہے بلکہ ایک اہم معاملہ پیش آ گیا ہے جس میں قریش کے بہت سے اشخاص شریک ہو چکے ہیں جو تجربہ اور خاندانی اعزاز کے اعتبار سے کوئی امتیاز نہیں رکھتے اگر ہم نے اس زریں موقع کو چھوڑ دیا تو اگر مکہ کے تمام پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ان سب کو ہم خدا کی راہ میں لٹا دیں تب بھی اس کے ایک دن کے برابر اجر نہیں پا سکتے ان لوگوں کے مقابلہ میں اگر ہم کو دنیا نہ ملی تو کم از کم آخرت کے اجر میں تو شریک ہو جائیں۔ ہمارا یہ نقل مکان خدا کے لئے اور شام کی طرف ہے۔ (شہدائے اسلام)

غلبہ توحید

ایک روایت ہے کہ۔ جب نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ۔ ڈال رہا تھا تو ... حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے ۔ اور پوچھا کہ آپ کسی خدمت کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں ..... حضرت خلیل اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

"اما الیک فلا و اما الی اللہ فھو یعلمہ مابی"

"تمہاری تو مجھے احتیاج نہیں۔ ہاں اللہ کی طرف محتاج ہوں۔ مگر وہ میرے حال کو خود جانتا ہے..." (درس امات مفتی اعظم)

قبولیت دعا کا ایک وقت

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اذان کے بعد کا وقت۔ قبولیت دعا کا خاص وقت ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے لیے دعا کی فرمائش کی۔ لہذا اس وقت کو بہت غنیمت جاننا چاہیے..... اس دعا کے فوراً بعد اپنے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں ہماری یہ دعا بھی قبول ہو جائے گی ... (ارشادات مدنی)

تبلیغ بنیادی کام

تبلیغی کام ایک ٹھوس اور بنیادی کام ہے اس پر قوموں کی عروج و زوال کی بنیاد ہے ... جو لوگ اس تبلیغ کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنے وقتوں کو لگاتے ہیں وہ مزید اس کام میں لگیں اگر پہلے کم وقت لگاتے تھے تو اب زیادہ وقت لگائیں اور اس کام کو محنت و جانفشانی سے کریں جو کچھ کہیں اس پر خود عامل ہوں .....اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ سب سے بڑی دعوت عمل ہے اور عمل کے بڑے اثرات پڑتے ہیں"...

"آج دنیا میں اور خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کیلئے راہ نجات اور فلاح و کامرانی کی یہی راہ واحد کام ہے اس کام نے قوموں کو بنایا اور سنوارا ہے یہی کام کرنے والے بچے ہیں اور یہی کام کرنے والے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں (خطبات حکیم الاسلام)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خلیفہ منصور کے دربار میں

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس بن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں.... اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر و حنوط وغیرہ مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس سے ان لوگوں کو کیا شکایت ہیں....

پھر جب اس نے ابن سمعان اور ابن ابی ذئب کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا.... "امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے".... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی.... اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پوچھ تاچھ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرا سر قلم کرانے کا فیصلہ کرلیں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا...."

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے   خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(اقبال)

منصور نے کہا "سبحان اللہ ابو عبداللہ! کیا میں خود اپنے ہاتھ سے اسلام کا ستون گراؤں گا؟" (کتاب الامامۃ والسیاسۃ جلد دوم طبع مصر)

خرید و فروخت میں احتیاط

اور جب تو کوئی چیز خریدے اور بیچنے والا سودے سے پہلے کہتا ہے کہ چکھ کر دیکھ لو تمہارے لئے حلال ہے تو مت کھانا چاہئے اس لئے کہ کھانے کی اجازت خریدنے کی غرض سے ہے بسا اوقات معاملہ طے نہیں ہوتا تو یہ کھانا مشتبہ رہیگا.... اور اگر وہ تیرے پاس کوئی خوبی یا کیفیت بیان کرے اور خریدنے کے بعد تو ویسی نہ پائے تو تجھے واپس کرنے کا اختیار ہے۔

تاجر کو کسی سودا بیچنے کی غرض سے قسم کھانا مکروہ ہے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ مال دکھاتے وقت تاجر ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنے لگے مثلاً یوں کہے صلی اللہ علیہ وسلم واہ کیا خوب مال ہے.... تاجر کیلئے بہتر یہ ہے کہ تجارت میں لگ کر فرائض سے غافل نہ ہو.... (بستان العارفین)

والدین کی اپنی اولاد سے بے توجہی کا نتیجہ

اب خود والدین اپنی اولاد کے تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں ۔۔۔ یہ ان کو تعلیم نہ دینے کا اثر ہے۔۔۔ جائے تعلیم کہاں سے بے فکر رہتے ہیں جبکہ ماں باپ اولاد سے بے فکر ہیں گے تو آپ محکوم اور ان کو حاکم بنا بیٹھے۔۔۔ ان کی ہر خواہش پوری کریں گے انہیں ہر طرح کا اختیار دیں گے ان کی خوشی کو اپنی خواہش پر مقدم سمجھیں گے ۔۔۔ ان کی دل شکنی منظور نہ کریں ۔۔۔ بری بھلی باتیں نہ سمجھائیں گے ۔۔۔ پھر وہ کیونکر ان کے قبضہ میں آسکتی ہے ۔۔۔ لامحالہ ان کی یہی حالت ہوگی جو اس وقت دیکھنے میں آرہی ہے عام طور پر اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب لڑکیاں نہایت آزاد اور بے خوف ہو رہی ہیں ۔۔۔ جو چاہتی ہیں کر گزرتی ہیں ۔۔۔ نہ والدین کا ڈر ۔۔۔ نہ خدا کا خوف ۔۔۔ نہ نبی کی شرم ۔۔۔ نہ عزت کا پاس نہ غیرت کا لحاظ ۔۔۔ یہ بھی نہیں جانتیں کہ غیرت اور شرم کہاں بنائی جاتی ہیں اور نہ یہ معلوم کہ اس کی قدر و منزلت کیا ہے؟ مروت و محبت کی راہ بھول گئیں ۔۔۔ شرم و حیا کے راستے سے بھٹک گئیں اب گویا اتنا خیال ہی نہیں ہے کہ کس راستے سے ہم آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں؟ نیک مقصود راستے سے واقفیت نہیں ۔۔۔ تفریح کی شائق ۔۔۔ سیر و سیاحت پر قربان ۔۔۔ قصے کہانیوں پر نثار ۔۔۔ قرآن و حدیث سے بیزار ۔۔۔ اوامر سے غافل ۔۔۔ نواہی پر مائل ۔۔۔ دعا نہ گو ۔۔۔ عیب جو ۔۔۔ دوستوں کی دشمن ۔۔۔ دشمنوں کی دوست ۔۔۔ تیز مزاج ۔۔۔ متلون ۔۔۔ جس کی جو وضع دیکھی پسند کرلی جو راہ چاہی اختیار کرلی ۔۔۔ نہ پابندی شریعت نہ پاس ادب ۔۔۔ نہ اسلامی حمیت ۔۔۔ نہ آئندہ کی خبر ۔۔۔ نہ انجام پر نظر ۔۔۔ نہ برے بھلے کی پہچان اپنے پرائے کی تمیز نہیں ۔۔۔ برا بھلا عزت و ذلت ۔۔۔ شریف و رذیل ۔۔۔ آقا و غلام ۔۔۔ امیر و فقیر ۔۔۔ بہار و خزاں ۔۔۔ رنج و راحت ۔۔۔ شرم و بے حیائی ۔۔۔ علم و جہل ۔۔۔ اندھیرا اجالا ۔۔۔ بصارت و بے نگاہی ۔۔۔ عذاب و ثواب ۔۔۔ گویا سب سے واسطہ توڑ آئی ہیں ۔۔۔ (پرسکون گھر)

وقت ایک عام نعمت ہے

الغرض وقت وہ سرمایہ ہے جو ہر شخص کو قدرت کی طرف سے یکساں عطا ہوا ہے جو لوگ اس سرمائے کو معقول طور سے اور مناسب موقع پر کام میں لاتے ہیں جسمانی راحت اور روحانی مسرت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے ۔ وقت ہی کے استعمال سے ایک وحشی مہذب بن جاتا ہے اور ایک مہذب فرشتہ سیرت ۔۔۔ اسی کی برکت سے جاہل ۔۔۔ عالم ۔۔۔ مفلس ۔۔۔ تونگر ۔۔۔ نادان ۔۔۔ دانا بنتے ہیں ۔ وقت ایک ایسی دولت ہے جو شاہ و گدا ۔ امیر و غریب ۔ طاقتور اور کمزور سب کو یکساں ملتی ہے ۔۔۔ (وقت ایک عظیم نعمت)

نفس کو بہلا کر رکھنا چاہیے

یاد رکھو! ہر چیز میں اعتدال سب سے عمدہ چیز ہے.... جب ہم بوڑھوں کو دیکھتے ہیں کہ ان پر لمبی لمبی آرزوؤں کا غلبہ ہے بھلائی کے حلقے میں ان کے اوقات خراب ہو چکے ہیں تو ہم انہیں موت کو.... قبروں کو.... اور آخرت کو یاد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

اور اگر ایسا عالم ہو جو ہر وقت موت کا تصور رکھتا ہے آخرت کی چیزیں اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور اس کی زبان پر جاری رہتی ہیں تو اب اس کو مزید موت کی یاد دلانے سے اس کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا کہ دنیا بالکل بیکار ہو جائے..

لہٰذا ایسے عالم کے لیے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو... آخرت کو یاد کرنے والا ہو.... مناسب یہی ہے کہ اپنے کو موت کے تذکرے سے الگ رکھے تاکہ اس کی آرزوئیں کچھ دراز ہوں پھر وہ تصنیف کر سکے اور دوسرے اعمالِ خیر انجام دے سکے اور طالب اولاد وغیرہ پر قدرت حاصل کرے کیونکہ اگر وہ موت کی یاد میں لگے گا تو بھلائی سے زیادہ خرابی پیدا ہوگی....

کیا تم نے سنا نہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوڑ کا مقابلہ کیا.. ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں اور اگلی مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح بھی فرماتے تھے اور اپنے کو مشغول رکھتے تھے..

در اصل حقائق کا زیادہ مطالعہ جسم کے فساد کا اور نفس کی گھبراہٹ کا سبب ہو جاتا ہے.... چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میرے اوپر خوف کا دروازہ کھول دیا جائے.. چنانچہ کھول دیا گیا لیکن پھر آپ کو اپنی عقل کے متعلق خطرہ ہوا تو دعا کی کہ یہ بات اٹھا لی جائے

اس اصل میں غور کرو کہ نفس کو بہلا کر رکھنا ضروری ہے اسی میں اس کی بہتری ہے اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

سیدنا خیثمہ رضی اللہ عنہ اور انکے صاحبزادے سعد رضی اللہ عنہ

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نیکی کے کاموں میں جان چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے... بلکہ مسابقت سے کام لیتے تھے اس کی ایک عمدہ مثال یہ واقعہ ہے کہ غزوہ بدر کے موقعہ پر باپ بیٹے میں قرعہ اندازی ہوئی کہ دونوں میں سے کون جائے... قرعہ بیٹے کے نام نکل آیا اور وہ روانہ ہو گیا... وہاں پہنچ کر اس نے شہادت کا رتبہ حاصل کر لیا... باپ کے دل میں قلق رہا کہ اس کے اقبال کا ستارہ کب طلوع ہو گا کہ احد کا معرکہ پیش آ گیا...

ایک رات باپ نے بیٹے کو خواب میں دیکھا کہ نہایت عمدہ شکل وضع میں ہے اور بہشت کی نہروں اور پھلوں میں مزے لوٹ رہا ہے... بیٹا کہتا ہے ابا جان...

الحق بنا ترافقنا فی الجنۃ (زاد المعاد ص ۲۲۳ ج ۲) (آپ بھی ہمارے پاس آ جائیں... ہم دونوں ایک ساتھ بہشت میں رہا کریں گے...)

باپ نے یہ خواب بارگاہ نبوت میں پیش کر کے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہشت میں بیٹے کی رفاقت میرے دل کی سب سے بڑی خواہش ہے مگر حال یہ ہے کہ میں عمر رسیدہ ہوں میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اس کے باوجود جلد از جلد اپنے رب کے حضور میں پہنچ جانا چاہتا ہوں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائیں تاکہ میں جنت میں بیٹے کا رفیق ہوں... اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے قبولیت میں دیر نہ لگی... احد کا واقعہ پیش آ گیا جس میں شہادت کے طالب کا مراد ان کا دامن مل گیا۔

لے کے آیا ہے جہاں میں عادت سیماب تو تیری بے تابی کے صدقے ہے عجب بے تاب تو

یہ باپ بیٹا کون تھے؟ باپ کا نام خیثمہ اور بیٹے کا نام سعد تھا... ان کا تعلق انصار کی شاخ اوس سے تھا (سیر صحابہ [illegible])

"ایاک نعبد" میں ایک نکتہ

جب تنہا نماز پڑھ رہا ہے۔ تو اس وقت تو تنہا ہے۔ "ایاک اعبد و ایاک استعین" واحد کا صیغہ پڑھنا چاہیے تھا۔ انفرادی حالت میں جمع کا صیغہ کیوں لایا گیا۔۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اکیلے ہیں؟ آپ اکیلے نہیں ہیں۔ آپ کے ساتھ روح بھی ہے۔ دل بھی شریک ہے۔ اس عبادت میں زبان بھی شریک ہے۔ ہاتھ بھی شریک ہیں۔۔۔ پیر بھی شریک ہیں۔ نیز اس عبادت میں مال بھی شریک۔ کپڑے بھی شریک کہ اس میں پیسہ خرچ کیا ہے۔ تو بندہ اس سارے مجموعے کو اللہ کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ سو اس تمام مجموعے کو از سرتا پیر اللہ کے سامنے پیش کر کے عبادت کر رہا ہے۔ اور چونکہ اکیلی عبادت کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اس لیے "ایاک نستعین"۔ میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ رہا ہے کہ اے اللہ! اکیلی عبادت کی توفیق بھی آپ ہی دے سکتے ہیں۔۔۔ (خطبات حکیم الامت)

شفائے امراض کا نسخہ

ہر مریض کی شفا کیلئے۔ یا سلام ۱۳۱ مرتبہ اول و آخر درود شریف ۱۱۔۔۔۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور دعا کرنا کہ اے خدا اس نام پاک یا سلام کی برکت سے جملہ امراض سے سلامتی عطا فرما۔۔۔ مجرب ہے۔۔ (مجالس ابرار)

بیعت کی حقیقت

صوفیاء کرام کے یہاں جو بیعت طریقت معروف ہے۔۔۔ یہ در حقیقت گناہوں سے توبہ اور شریعت کی پابندی کے معاہدے کا نام ہے۔ یوں تو ہر شخص کو ہر وقت اپنے گناہوں سے توبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کرنی چاہیے۔ لیکن جب توبہ کسی شیخ کامل مرشد کے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ تو اسی کا نام بیعت ہے۔ یہ سنت سے ثابت ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اللہ کی محبت کا مقصد

اللہ تعالیٰ کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا سے محبت کرو۔ (ارشادات عارفی)

جب تہمت کی حد لگائی گئی

مدینہ منورہ کے گردونواح میں ایک ڈیرے پر ایک عورت فوت ہو جاتی ہے تو دوسری اسے غسل دینے لگی... جو غسل دے رہی تھی جب اس کا ہاتھ مری ہوئی عورت کی ران پر پہنچا تو اس کی زبان سے نکل گیا میری بہنو! (جو دو چار ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں)

یہ جو عورت آج مرگئی ہے اس کے تو فلاں آدمی کے ساتھ خراب تعلقات تھے...

غسل دینے والی عورت نے جب یہ کہا تو قدرت کی طرف سے گرفت آگئی اس کا ہاتھ ران پر چمٹ گیا جتنا کھینچتی ہے وہ جدا نہیں ہوتا زور لگاتی ہے مگر ران ساتھ ہی آتی ہے دیر لگ گئی... میت کے ورثاء کہنے لگے بی بی! جلدی غسل دو... شام ہونے والی ہے ہم کو جنازہ پڑھ کر اس کو دفنانا بھی ہے... وہ کہنے لگی کہ میں تو تمہارے مردے کو چھوڑتی ہوں مگر وہ مجھے نہیں چھوڑتا رات پڑ گئی مگر ہاتھ یونہی چمٹا رہا دن آ گیا پھر ہاتھ چمٹا رہا اب مشکل بنی تو اس کے ورثاء علماء کے پاس گئے... ایک مولوی سے پوچھتے ہیں مولوی صاحب! ایک عورت دوسری عورت کو غسل دے رہی تھی تو اس کا ہاتھ اس میت کی ران کے ساتھ چمٹ گیا اب کیا کیا جائے؟ وہ فتویٰ دیتا ہے کہ چھری سے اس کا ہاتھ کاٹ دو! غسل دینے والی عورت کے وارث کہنے لگے ہم تو اپنی عورت کو معذور کرانا نہیں چاہتے ہم اس کا ہاتھ نہیں کاٹنے دیں گے...

انہوں نے کہا فلاں مولوی کے پاس چلیں اس سے پوچھا تو کہنے لگا چھری لے کر مری ہوئی عورت کا گوشت کاٹ دیا جائے مگر اس کے ورثاء نے کہا کہ ہم اپنا مردہ خراب کرنا نہیں چاہتے... تین دن اور تین رات اسی طرح گزر گئے گرمی بھی تھی... دھوپ بھی تھی... بدبو پڑنے لگی... گردونواح کے کئی گاؤں تک خبر پہنچ گئی... انہوں نے سوچا کہ یہاں مسئلہ کوئی حل نہیں کر سکتا... چلو مدینہ منورہ میں... وہاں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ اس وقت قاضی القضاۃ کی حیثیت میں تھے... وہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے حضرت! ایک عورت مری پڑی تھی دوسری اسے غسل دے رہی تھی اس کا ہاتھ اس کی ران کے ساتھ چمٹ گیا چھوٹتا ہی نہیں تین دن ہو گئے کیا فتویٰ ہے؟

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہاں مجھے لے چلو... وہاں پہنچے اور چادر کی آڑ میں

پردے کے اندر کھڑے ہو کر غسل دینے والی عورت سے پوچھا بی بی! جب تیرا ہاتھ چمٹا تھا تو تو نے زبان سے کوئی بات تو نہیں کہی تھی؟ وہ کہنے لگی میں نے اتنا کہا تھا کہ یہ جو عورت مری ہے اس کے فلاں مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے.....

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا بی بی! جو تو نے تہمت لگائی ہے کیا اس کے چار چشم دید گواہ تیرے پاس ہیں؟ کہنے لگی نہیں پھر فرمایا! کیا اس عورت نے خود تیرے سامنے اپنے بارے میں اقرار جرم کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں..... فرمایا! پھر تو نے کیوں تہمت لگائی؟ اس نے کہا میں نے اس لئے کہہ دیا تھا کہ وہ گھڑا اٹھا کر اسکے دروازے سے گزر رہی تھی..... یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہیں کھڑے ہو کر پورے قرآن میں نظر دوڑائی پھر فرمانے لگے.....

قرآن پاک میں آتا ہے.....

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (سورۃ النور: آیت ۴)

جو عورتوں پر ناجائز تہمتیں لگا دیتے ہیں پھر ان کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے تو ان کی سزا ہے کہ ان کو اسی کوڑے مارے جائیں..... تو نے ایک مردہ عورت پر تہمت لگائی..... تیرے پاس کوئی گواہ نہیں تھا..... میں وقت کا قاضی القضاۃ حکم کرتا ہوں جلادو! اسے مارنا شروع کر دو..... جلادوں نے اسے مارنا شروع کر دیا وہ کوڑے مارے جا رہے ہیں..... ستر کوڑے مارے مگر ہاتھ یوں ہی چمٹا رہا..... پچھتر کوڑے مارے گئے مگر ہاتھ پھر بھی یوں ہی چمٹا رہا..... اناسی کوڑے مارے تو ہاتھ پھر بھی نہ چھوٹا جب اسی واں کوڑا لگا تو اس کا ہاتھ خود بخود چھوٹ کر جدا ہو گیا..... (زرقانی لا یادگار ملاقاتیں)

واقعہ

اس واقعہ کو اعتراض کی شکل میں پیش کیا گیا کہ حضرت فضیل بن عیاضؒ کا بیٹا علی جب فوت ہوا تو یہ ہنسے اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جو فیصلہ اللہ نے میرے لئے فرمایا میں اس پر راضی ہوں..... جواب اس کا یہ ہے کہ ان کی یہ حالت حسنہ تھی بہ نسبت ان لوگوں کی حالت کے جو لوگ میت پر روتے ہیں..... میت پر رضا بالقضاء یہ رحمت ہے اور اللہ کی ہر حال میں تعریف کرنی چاہئے تو فضیل بن عیاضؒ نے اس بات کو پیش نظر رکھ کر اپنا لیا..... (اعمال دل)

نماز کے وقت خرید و فروخت کرنا

نماز کا وقت آئے تو تجارت کو ترک کر دے تا کہ وہ اس آیت کے مضمون میں داخل ہو جائے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ الآیہ ..... یعنی ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں ہونے دیتی.....

ان لوگوں کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہوا ہے..... بعض فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تجارت کو چھوڑ کر عبادت ہی میں لگ گئے.. مثلاً اصحاب صفہ اور ان کے ہم رنگ حضرات اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ مراد ہیں جو تجارت میں منہمک ہو کر نماز سے غافل نہیں ہو جاتے بلکہ اسے بھی بروقت ادا کرتے ہیں.....

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کے لوگ تجارت بھی کرتے تھے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل بھی نہ ہوتے تھے.. فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دونوں طرح کے لوگ آیت کے مضمون میں داخل ہیں .. واللہ اعلم . (تنبیہ الغافلین)

شرم و حجاب

اپنے رشتہ کے بھائیوں سے اس طرح پیش آؤ کہ پردہ بھی کرتی ہو..... کبھی ان سے آنکھ ملا کر مخاطب نہ ہو.. کوئی کام اپنا نہ بتاؤ اور ان کو منہ نہ لگاؤ... ہنسی مذاق نہ کرو.. اگر وہ چھیڑیں تو تم مخاطب نہ ہو بلکہ تمہیں ناگوار ہو.. ایسے برتاؤ رکھو جس سے بظاہر غیرت پائی جائے..... اس کا بھی خیال رکھو کہ تمہارا نام لے کر کوئی زور سے نہ پکارے کہ باہر کے لوگ تمہارے نام سے واقف ہو جائیں تمہیں خبر بھی نہ ہو... [illegible] کسی کو بلا کر نہ بٹھاؤ [illegible] ہر بات کی احتیاط رکھو. اپنے بچے [illegible] کسی کی بات میں دخل نہ دو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقت بچانے کے چند اہم اصول

وقت انسان کی بہترین پونجی اور گرانمایہ سرمایہ ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ انسان جتنی بے دردی اور لاپرواہی اور بے فکری کے ساتھ وقت ضائع کرتا ہے اپنی ملکیت کی کسی اور چیز کو اتنی بے دردی اور غفلت کے ساتھ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا.....

وقت کو ٹھیک ٹھیک استعمال کرنے... اس کو ضیاع سے بچانے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں وقت کے موضوع پر بحث کرنے والوں نے کچھ تدابیر اور اصول مقرر کیے ہیں... ذیل میں ہم ان میں سے تین بڑے اصولوں کا ذکر کرتے ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

تائب کے آنسو

سمجھدار آدمی کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں کے نتائج و آثار سے بچنے کی کوشش کرے کیونکہ اس کی آگ راکھ کے نیچے ہوتی ہے اور سزا میں کبھی تاخیر ہوتی ہے.... پھر اچانک ہی آجاتی ہے اور کبھی (تاخیر نہیں ہوتی) فوراً مل جاتی ہے اس لیے گناہوں کی جو آگ اس نے روشن کرلی ہے اس کو جلد بجھانے کی فکر کرے" اور آنکھ سے جاری ہونے والے چشمہ کے سوا اور کوئی چیز اس کو نہیں بجھا سکتی...."

امید کہ حاکم (اللہ تعالیٰ) کے فیصلہ سے پہلے بدلہ لینے والا فریق (اللہ تعالیٰ) معاف کردینے پر راضی ہو جائے.... (مجالس جوزیہ)

ظالم کے شر سے حفاظت کا عمل

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ (سورۃ النساء)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم کو نکال اس بستی سے.... اس کے رہنے والے ظالم ہیں اور کردے ہمارے لئے اپنے پاس سے ولی اور کردے ہمارے لئے اپنے پاس سے مددگار....

اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کا شکار ہو یا اس کا پڑوسی اس کو تنگ کرتا ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے....

فردی ذمہ داریاں

اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں ۔ ہر چیز کی ذمہ داری حکومت وقت کے کندھوں پر ڈال دینا درست نہیں ۔ نجی ، گھریلو اور خاندانی زندگی میں ۔ اسلامی تعلیمات کا انقلاب لانا ہر فرد کا انفرادی فریضہ ہے جس میں کوئی خلل اندازی نہیں کر سکتا ۔ اگر ہر ایک فرد اپنی ذات اور خاندان میں اسلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ارادہ کر لے ... تو کون ہے ۔ کہ جو اس کا ہاتھ پکڑے ۔ یا اس کی راہ میں مزاحم ہو لہٰذا اسلام کے عملی نفاذ کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری فرد پر ہے .... (خطبات حکیم الاسلام)

دین کے راستے میں کھپنا مطلوب ہے

اللہ کے راستے میں ۔ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ خوب کوشش کرو ۔ کوشش کرنے کو کھپانا کہتے ہیں ۔ جیسے تاجر تجارت میں اپنے آپ کو کھپاتا ہے یا نہیں کھپاتا ..... کبھی آگرہ جا رہا ہے ... کبھی میرٹھ جا رہا ہے ۔ کبھی بنگال جا رہا ہے ۔ کبھی آسام جا رہا ہے ۔ کبھی دہلی جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اور اپنا مال ساتھ لے جا رہا ہے ... تو اپنے مال و جان کو تجارت دنیاوی میں کھپاتا ہے یا نہیں کھپاتا؟ اسی طرح "تجاهدون فی سبیل اللہ" اللہ نے جس راستہ میں چلنے کا حکم کیا ہے ۔ اپنے آپ کو کھپا دو ۔ جان کو بھی کھپا دو ... مال کو بھی کھپا دو ... جب کامیابی ہے اے مومنو! صرف ایمان لے آئے تو کامیابی تو ہے ۔ مگر پوری کامیابی نہیں ہے .... (خطبات مسیح الامت)

تلاوت کا طریقہ

جب تلاوت شروع کرے تو نیت کرے کہ اس سے ہمارے قلب کا زنگ دور ہوگا اور حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی ۔ اور یہ تصور رہے کہ حق تعالیٰ سن رہے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے کہ تلاوت قرآن پاک سے زنگ دور ہوتا ہے اسی طرح وضو اور نماز کے وقت اور ذکر کے وقت بھی نیت کرے کہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی ۔ نیت اور اخلاص ہی اصل ہے ... (مجالس ابرار)

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابو سلیمان عاصم کا تعلق قبیلہ اوس سے ہے... ہجرت سے قبل اسلام لائے...

غزوہ بدر میں انہوں نے عقبہ بن معیط کو قتل کیا جو قریش کا ایک اہم سردار تھا...

۳ھ میں غزوہ رجیع میں نبی کی ماتحتی میں دس آدمیوں کو دشمن کی جاسوسی کے لئے بھیجا تو عسفان اور مکہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر بنو لحیان کے سو تیر اندازوں نے انہیں آگے بڑھنے سے روکا اور ان کا تعاقب کیا... حضرت عاصمؓ کو پتہ چلا تو ساتھیوں کو لے کر پہاڑی پر چڑھ گئے... ان لوگوں نے آ کر محاصرہ کر لیا اور امن کی شرط دے کر نیچے اترنے کو کہا مگر حضرت عاصمؓ نے فرمایا مسلمان ہوں کسی کافر کا ذمہ نہیں لوں گا پھر فرمایا خدایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری خبر کر دے...

یہ دیکھ کر کافروں نے تیر برسانا شروع کر دیئے جس سے آپ اپنے چھ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے...

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقبہ کے ساتھ طلحہ کے دو بیٹوں کو بھی قتل کیا تھا ان کی ماں سلافہ نے منت مانی تھی کہ عاصم کا سر ملے تو میں کھوپڑی میں شراب پیوں گی...

چنانچہ آپ کی شہادت پر قریشیوں نے آپ کا سر مبارک سلافہ کے ہاتھ فروخت کر دیا...

لیکن اللہ تعالیٰ نے برداشت نہ کیا وہ سر کاٹنے آئے تو شہد کی مکھیوں نے ڈنک مار دیا...

انہوں نے سوچا رات کو کاٹ لیں گے... رات کو بارش آئی جس کے سیلاب سے آپ کا جسد اطہر بہہ گیا اور ان کی دسترس میں نہ رہا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔ (شہدائے اسلام)

لڑکی پیدائش کا عمل

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ [illegible]

جو لڑکے کی خواہش رکھتے ہوں وہ روزانہ ۷۰ مرتبہ پڑھ کر عورت اپنے اوپر دم کرے حمل ٹھہرنے سے ۹ مہینے تک... جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو۔ ابتدا سے لے کر ۹ مہینے تک پانی پر دم کر کے پئے

جب گرجا گھر گر گیا

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ وہ تشریف لے جارہے تھے... دیکھا کہ کچھ نصرانی نے کچھ مسلمانوں کو پکڑ رکھا ہے اور ان کو یہ طنز و طعن کر رہے ہیں کہ ہمارے گرجا اور ان کی عمارتوں کو دیکھو تو نہایت مضبوط نہایت مستحکم... در و دیوار نہ شگاف نہ پھٹن اور تمہاری مسجدوں کو دیکھو تو نہایت کمزور کہیں شگاف ہے تو کہیں پھٹن ہے... تو مسجدوں کے اندر تو یہ تغیر کی شان اور گرجا گھر کی کیفیت یہ ہے کہ نہایت مضبوط اور فلک بوس... نہایت مستحکم اور قوی... تو گویا وہ لوگ اس طرح یہ حقانیت بتلا رہے ہیں اور طنز و طعن کر رہے تھے کہ ایسا کیوں ہے؟

اتنے میں حضرت پہنچ گئے... آپ بڑے صاحب کرامت تھے... فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری مساجد میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور تمہاری گرجاؤں میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی اور قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اور تھے صاحب کرامت... اس آیت کو پڑھا اور گرجے کی جانب اشارہ کیا کہ گرجا آیت کا پڑھنا ہی تھا کہ پوری عمارت منہدم ہو کر نیچے آ گئی اور فرمایا کہ قرآن کریم کی صحیح حقیقت کا انکشاف ہو جائے تو اس سے زیادہ مضبوط مستحکم عمارت بھی زمین بوس اور زمین دوز ہو جائے مگر حق یہ ہے کہ ہم ان حقیقتوں کو اپنے اندر نہیں اتارتے جیسے کسی شخص نے ایک عالم سے اشکال کیا تھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تجلی ہوئی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا اور موسیٰ علیہ السلام محفوظ رہے... یہ ایک عجیب و غریب سوال کیا انہوں نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا فرمایا کہ دیکھو! بلڈنگوں پر اگر بجلی گرے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور پھٹ جاتی ہے مگر خاص قسم کے تار بلڈنگوں پر لگا دیئے جاتے ہیں کہ اگر بجلی گرے تو وہ اسے جذب کر کے زمین میں اتار دیں اور اس عمارت کو محفوظ رکھیں تو جب تجلی ربانی ہوئی ہے تو استعداد اور قبولیت کا ایک خاص تار اور کنکشن موسیٰ علیہ السلام میں موجود تھا جس کے نتیجے میں صرف بے ہوشی کی نوبت آئی... اور پہاڑ میں استعداد کا تار اور کنکشن نہیں تھا تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

موسیٰ علیہ السلام کو تو صرف لگا دھکا اور پہاڑ ہو گیا دکا.... یعنی ریزہ ریزہ کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے بہرحال کہنے کا منشا یہی ہے کہ قرآن کریم کی اس حقیقت کو حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریق پر واضح فرمایا: اور دیکھئے ایک بات اور بھی ہے کہ اگر ہم عظمت کے ساتھ پڑھیں تو واقعۃً ہماری زندگی بدل جائے.... (فیض ابرار جلد اول)

میت کے اوپر رونا کیا رضا کے منافی ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ میت پر رونا رحمت کی وجہ سے اچھا اور مستحب ہے اور یہ رضا کے منافی نہیں بخلاف میت کے مرنے کی وجہ سے رونا یہ اچھا نہیں کیونکہ کسی کو زندگی اور موت دینا یہ اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا....

اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے معلوم ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے.... (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی موت کو دیکھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے تھے.... اور یہ رونا رحمت کی وجہ سے تھا.... (اعمال دل)

میاں بیوی کا ایک ہی جگہ منہ لگا کر پانی پینا

حضرت شریح ہانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وہ حالت حیض میں اپنے شوہر (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلاتے تھے اور میں حالت حیض میں ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ کھانا کھاتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت والی ہڈی لیتے اور اسے اپنے منہ کو لگاتے پھر میں لیتی اور اسے چوستی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا.... اور آپ پانی طلب فرماتے تو آپ پانی کو منہ لگاتے.... آپ کے پینے سے قبل میں اسے لے لیتی اور پی کر رکھ دیتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس برتن کو) اٹھاتے اور وہیں سے پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ لگایا ہوتا.... (مسلم، ابو داؤد)

ضیاع وقت خودکشی

سچ یہ ہے کہ وقت ضائع کرنا ایک طرح کی خودکشی ہے.... فرق صرف اتنا ہے کہ خودکشی ہمیشہ کے لیے زندگی سے محروم کردیتی ہے اور تضیع وقت ایک محدود زمانہ تک زندہ کو مردہ بنادیتی ہے.... یہی منٹ.... گھنٹے اور دن جو غفلت اور بیکاری میں گزر جاتے ہیں.... اگر انسان حساب کرلے تو ان کی مجموعی تعداد مہینوں بلکہ برسوں تک پہنچتی ہے.... اگر کسی سے کہا جائے کہ آپ کی عمر سے پانچ دس سال کم کردیے گئے تو یقیناً اس کو صدمہ ہوگا لیکن وہ معطل بیٹھا ہوا خود اپنی عمر عزیز کو برباد کررہا ہے مگر اس کے زوال پر اس کو کچھ افسوس نہیں ہوتا اور دائمی سوز و گداز میں مبتلا رہتا ہے....

عمر عزیز قابل سوز و گداز نیست　　　　این رشتہ را مسوز کہ چندیں دراز نیست

اگرچہ وقت کا بے کار کھونا عمر کا کم کرنا ہے لیکن اگر یہی ایک نقصان ہوتا تو چنداں غم نہ تھا.... بہت بڑا نقصان اور خسارہ جو بے کاری اور تضیع اوقات سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیکار آدمی کے خیالات ناپاک اور زبوں ہوجاتے ہیں اور طرح طرح جسمانی و روحانی عوارض میں مبتلا ہوجاتا ہے.... حرص و طمع.... ظلم و ستم.... قمار بازی.... زناکاری اور شراب نوشی عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جو معطل اور بیکار رہتے ہیں.... جب تک انسان کی طبیعت دل اور دماغ نیک اور مفید کام میں مشغول نہ ہوگا اس کا میلان ضرور بدی اور معصیت کی طرف رہے گا.... پس انسان اسی وقت انسان بن سکتا ہے جب وہ اپنے وقت پر نگران رہے.... ایک لمحہ بھی فضول نہ کھوئے.... ہر کام کے لیے ایک وقت اور ہر وقت کے لیے ایک کام مقرر کردے....

آنکہ مصرف میکند پیدا برائے سیم و زر　　　　کاش نقد وقت را ہم مصرفے پیدا کند

اگر آپ غور کریں گے تو نوے فیصد لوگ یہ صحیح طور پر نہیں جانتے کہ وہ اپنے وقت کا زیادہ حصہ کہاں اور کیوں صرف کرتے ہیں جو شخص دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈال کر وقت ضائع کرتا ہے تو وہ بہت جلد اپنا ہاتھ دوسروں کی جیب میں ڈال دے گا....

آپ مسرور ہوں یا مغموم.... تکلیف اور تردد سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ کا

کبھی فارغ وقت نہیں ہونا چاہیے... سستی نفسوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح لوہے کو زنگ! زندہ آدمی کے لیے بیکاری زندہ درگور ہونا ہے... وقت روئی کے گالوں کے مانند ہے... عقل و حکمت کے چرخوں کو کات کر اس کے قیمتی پارچہ جات اگر بنائے گئے تو کام میں آ جائیں گے ورنہ جہالت کی آندھیاں اُسے اڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیں گی...

وقت خام مسالے کی مانند ہے جس سے آپ جو کچھ چاہیں بنا سکتے ہیں... گزشتہ زمانے کے متعلق حسرت اور افسوس نہیں کرنا چاہیے کہ یہ بے سود ہے... آئندہ زمانے کے خواب نہیں دیکھنے چاہئیں کہ یہ موہوم ہیں... وقت کو پیچھے سے نہیں پکڑنا چاہیے کہ ہاتھ نہیں آئے گا بلکہ آگے سے روک کر اس کو قابو میں لانا چاہیے... (وقت ایک عظیم نعمت)

فقہ کی فضیلت

کسی چیز کی فضیلت کی سب سے بڑی دلیل اس کا نتیجہ اور ثمرہ ہوتا ہے اور جو شخص بھی فقہ کا ثمرہ دیکھے گا اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ افضل العلوم ہے...

کیونکہ آئمہ مذاہب ساری مخلوق پر فقاہت کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے زمانہ میں ان سے بڑے قرآن شریف یا حدیث شریف یا لغت عرب کے عالم موجود رہے ہوں گے اور اس کا اندازہ اپنے زمانہ میں اس طرح کر لو کہ تم ایک نوجوان عالم کو دیکھتے ہو کہ وہ آئمہ کے اختلافی مسائل کی معرفت حاصل کرتا ہے پھر اس کے بعد نئے پیش آمدہ مسائل میں اللہ کا حکم معلوم کر لیتا ہے جبکہ دوسرے فن کے علماء اسے نہیں معلوم کر پاتے...

کتنے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو قرآن کریم یا حدیث شریف کے مباحث میں یا تفسیری معلومات میں یا فن لغت میں بہت ماہر ہوتے ہیں لیکن اپنی اس مہارت کے باوجود متعلق احکام شریعت نہیں معلوم کر پاتے بلکہ کبھی تو ان باتوں سے ناواقف رہ جاتے ہیں جن کی نماز میں نیت کی جاتی ہے... اس کے باوجود فقیہ کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے علوم سے اجنبی نہ رہے کیونکہ ایسا شخص فقیہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہر علم و فن سے بقدر ضرورت کچھ حاصل کرے پھر علم فقہ میں اچھی طرح لگ جائے کیونکہ یہ دنیا اور آخرت کی عزت کا سبب ہے... (تلبیس ابلیس)

صورت بگڑنے سے سیرت کی تباہی

ایک گلاس پانی میں .. چند ذرات لوہے کے ڈال دو .. پانی کا وزن ہلکا اور ہی قلیل مقدار لوہے کا وزن زیادہ ہوگا اسی طرح وہ پانی لوہے سے کس قدر قوی تر . مگر وہی پانی لوہے کی صورت بگاڑ دیتا ہے . یعنی زنگ لگا دیتا ہے اور پھر اس لوہے کی حقیقت بھی تباہ ہو جاتی ہے . یعنی اول صورت بگڑتی ہے پھر سیرت بھی بگڑ جاتی ہے .. وہ لوہا کمزور ہو جاتا ہے اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہوں کے سیاہ نقطوں سے دل سیاہ ہو جاتا ہے ... اور اس میں زنگ لگتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح بری صحبت خواہ تھوڑی ہی قلیل ہو اور کمزور ہو تو یقین نقصان پہنچائے گی . انگریزوں نے پہلے مسلمانوں کی صورت بگاڑی ہے . سر پر انگریزی بال اور داڑھی صاف کرائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب صورت سے دور کر دیا پھر جب صورت بگڑ گئی تو سیرت بھی بگڑ گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت . اور صورت دونوں ہی سے محرومی ہوتی چلی جا رہی ہے . اب علاج کیا ہے . علاج یہ ہے کہ پہلے زنگ صاف کرتے ہیں . پھر رنگ صاف کرتے ہیں آج ہمارے بچے غیر صالح ماحول میں تعلیم و تربیت پاتے ہیں تو ان پر زنگ کیوں نہ لگے گا . بہتر لوہے پر پینٹ کر دیا جائے . تو زنگ کرنے کے بعد پانی کا اثر نہ ہوگا اور زنگ سے محفوظ رہے گا .. اسی طرح اگر ہمارے دل اور ہمارے بچوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت .. اور اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینٹ ہو جائے ..... تو پھر دین کا نقصان نہ ہوگا . مگر یہ پینٹ اللہ والوں کے پاس ملتا ہے .. "ان هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد اذا اصابه الماء الخ" . رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو تمہارے دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی زنگ لگاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کس طرح زنگ صاف ہوگا؟ (مجالس ابرار)

عجیب کرامت

طالب علمی کے زمانہ سے جو معمولات شروع کیے وہ تا دم آخر زندگی تک ہوتے

رہے (ارشادات درد دل)

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ہارون رشید کے روبرو

ہارون رشید نے ایک مرتبہ اپنے وزیر فضل برمکی سے کہا کوئی کامل مرد ہو تو اس کا خیال رکھو.....وزیر خلیفہ کو پہلے حضرت عبدالرزاق اصفہانی پھر سفیان بن عیینہ کے پاس لے گیا لیکن خلیفہ کو دونوں سے تسلی خاطر نہ ہوئی کیونکہ دونوں صاحبان سے رخصت ہوتے وقت جب دریافت کیا گیا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤ.....

دونوں نے اپنے قرضہ کا اظہار کیا امیر المومنین کے حکم سے قرضہ تو ادا کر دیا گیا مگر ان کے تقدس کا امیر المومنین پر اثر نہ ہو سکا.....

آخر حضرت فضیل کا دروازہ کھٹکھٹایا...فرمایا کون ہے؟

وزیر نے کہا امیر المومنین آئے ہیں....کہا یہاں امیر کا کیا کام!ان سے کہئے تشریف لے جائیں اور میرے مشاغل میں مخل نہ ہوں..

غرض دروازہ کھلا گھس آئے.. خلیفہ نے کہا کوئی نصیحت فرمایئے...فرمایا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر بیٹھے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو بہت کی بلاؤں (ذمہ داریوں) سے گھرا ہوا پایا....

خلیفہ مت ثر ہوا اور کہا کچھ اور ارشاد کیجئے ...

فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو....اس کے حضور میں جواب دہی کے لئے تیار رہو (جس طرح اوروں کو اپنی جوابدہی کے لئے تیار رکھتے ہو) قیامت کے دن تجھ سے ایک ایک آدمی کا حساب لیا جائے گا.... یہاں تک کہ اگر کوئی بڑھیا کسی رات بھوکی سوئی ہوگی تو قیامت کے روز وہ بھی تیری دامن گیر ہوگی....."

خلیفہ یہ سن کر کانپ اٹھا اور اس کے آنسو نکل آئے.. فضل برمکی نے کہا فضیل بن عیاض بس سلسلہ گفتگو ختم کیجئے....آپ نے تو امیر المومنین کو مار ڈالا ہے..

فرمایا میں نے نہیں بلکہ تم نے اور تم جیسے دوسرے لوگوں نے اس کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیا ہے....

خلیفہ نے کہا آپ کے سر پر قرضہ ہو تو فرمایئے ادا کر دوں فرمایا خداوند کریم کا قرض

بے یقینی اٹھ سے صحیح طور سے اطاعت نہ ہو سکی... خلیفہ نے کہا کسی بندہ کا قرض پوچھتا ہوں... فرمایا: الحمد للہ! اس طرف سے خدا کا شکر ہے....

خلیفہ نے کہا یہ ایک ہزار کی تھیلی ہے.... میری والدہ کی میراث ہے اور خالص طیب ہے اس کو قبول کیجئے....

آپ نے فرمایا: افسوس میری تمام نصیحتوں سے تم کو کوئی فائدہ نہ پہنچا اور میرے ہی ساتھ یہ ظلم روا رکھا اس کو وہ جس کو ضرورت ہے اور دیا چاہتے ہو اس کو جس کو ضرورت نہیں....

یہ کہہ کر آپ نے دروازہ بند کر لیا اور ہارون رشید اور اس کا وزیر واپس چلے گئے....

حضرت فضیل بن عیاض ابتداء میں ڈاکوؤں اور رہزنوں کے سردار تھے ان کے تائب ہونے کا واقعہ بھی بڑا حیرت انگیز و عبرت خیز ہے.... ایک قافلہ کے ساتھ ایک قاری بھی تھا جب قافلہ دن کو روانہ ہوتا تھا تو قاری بدرقہ کے اونٹ پر بیٹھ کر نہایت خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا.... جب قافلہ فضیل کے پاس سے گزرا اس وقت قاری صاحب یہ آیت کریمہ پڑھ رہے تھے....

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی کے لئے گڑگڑائیں اور عاجزی کریں....

یہ سنتے ہی آپ کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور بے قراری کے عالم میں اپنے خیمہ سے باہر نکل آئے اور ایک ایک کا حساب چکا دیا.... تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ہارون رشید بہ نفس نفیس آپ کے مکان پر جایا کرتے تھے.... (ماخوذ از اسوۂ اسلاف)

صبر کی لغوی و شرعی تعریف

لغت میں صبر حبس (قید کرنے) کے معنی میں آتا ہے اور روکنے کے معنی میں آتا ہے صبر نفس کو جزع فزع سے روکنے کیلئے آتا ہے اور زبان کو طرح طرح سے شکایات سے بچانے کیلئے آتا ہے....

شرعی تعریف.... جس فعل کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اس پر اپنے نفس کو روکے رکھنا یا جس فعل سے اللہ تعالیٰ نے رکنے کا حکم دیا ہے اس سے اپنے آپ کو روکے.... (الاالباب)

ہماری ناقص حالت

اگر کوئی کہے ... کہ میرے مرض کیلئے ایک ڈاکٹر لاؤ ... جو اس فن کا ماہر اور سپیشلسٹ بھی ہو۔ اور دیکھا کہ اس ڈاکٹر کو چارپائی پر لادے آ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فالج گرا ہوا ہے مریض نے حال کہنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بہرے بھی ہیں.. پھر لکھ کر سوال پیش کیا تو معلوم ہوا کہ نابینا بھی ہیں... تو آخر وہ چیخ کر یہی کہے گا۔ ارے ظالم مجھے ایسے سپیشلسٹ کی ضرورت نہیں... اور لانے والا فوراً ان کی ڈگری ان کی جیب سے نکال کر دکھا دے تو کیا... یہ ڈگری کچھ صحت دے گی۔ اسی طرح آج ہمارا حال ہے مسلمان ہونے کی سند ہے۔ لیکن ناقص مسلمان ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ فروعات کی کیوں نصیحت کرتے ہیں....

میرے دوستو! فروعات ہی سے تو کل کی تکمیل ہوتی ہے... اس ڈاکٹر میں فروعات ہی کی تو کمی تھی۔ کان بہرا تھا کان فرع ہے کل جسم کے اعتبار سے اسی طرح آنکھ... ناک.... ہاتھ.. پاؤں سب کل جسم کے مقابلے میں فروعات تو تھے.... جو اس ڈاکٹر کے خراب ہو رہے تھے.... مگر آپ نے فروعات کی خرابی والے ڈاکٹر کو پسند نہیں کیا۔ بلکہ اسے بیکار سمجھ کر واپس کر دیا۔ .. اپنے اسلام کے بارے میں بھی غور کیا کیجئے۔ اگر کسی درخت کی سب شاخیں کاٹ دی جائیں۔ اور صرف تنا رہے تو... آپ اس سے جلانے کے کام میں لا سکتے ہیں۔ مگر اس درخت سے پھل پھول کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ اسی طرح اسلام کے تمام فروعات کو اہمیت حاصل ہے۔ کامل مسلمان جب ہوگا جب اس کے تمام فروعات پر عمل ہوگا.... (مجالس ابرار)

اصلاح کیلئے ضرورت شیخ

یاس اور ناز دونوں سبب ہلاکت ہیں۔ ان دونوں سے حفاظت کے لیے شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ خاتمہ بالخیر بڑی نعمت ہے۔ اس کے لیے بھی شیخ کا ہونا بڑی ضرورت کا کام ہے.. اس لیے کہ خاتمہ کے وقت جو جو وساوس شیطان ڈالے گا وہ سب وساوس و خطرات کا علاج شیخ سے کر چکا ہے۔ اگر پھر شیطان بہکائے گا تو خود شیخ کی بات یاد آ جائے گی... (ارشادات عارفی)

بدترین آدمی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے دربار نبوت میں حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو اجازت ہے.... یہ شخص اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے.... وہ شخص حاضر خدمت ہوا... آپ نے اس سے نرم لہجہ میں گفتگو فرمائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے اس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ ایسا ہے ایسا ہے.... اور پھر بھی اسکے ساتھ یہ نرم گفتگو؟ ارشاد فرمایا قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ اس کا اکرام کرتے ہوں....

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض لوگوں کے ساتھ ہم یوں تو خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے قلوب ان پر لعنت بھیجتے ہیں.... (بستان العارفین)

شوہر سے محبت

برصغیر پاک و ہند کی عورتیں حوریں ہیں حسن و جمال میں نہیں بلکہ اخلاق میں....
چنانچہ مردوں پر فدا ہیں اور مردوں کی ایذا کو ہر طرح سہتی ہیں اور صبر کرتی ہیں بعض مقامات میں روزانہ خلع طلاق ہوا کرتی ہے برصغیر میں حالت یہ ہے کہ اول تو کوئی عورت خلع و طلاق کو گوارا نہیں کرتی اور جو سخت مصیبت میں خلع کی درخواست کرتی بھی ہے تو یہ حال ہوتا ہے کہ کانپور میں ایک قاضی صاحب کے کہنے پر مرد خلع پر راضی ہو گیا پھر جب اس نے عورت کو طلاق دے دی تو طلاق ملتے ہی وہ عورت دھاڑیں مار مار کر رونے لگی کہ ہائے میں برباد ہو گئی.... میں تباہ ہو گئی حالانکہ خود اس کی درخواست پر مرد نے طلاق دی تھی...
میں تجربہ سے یہ کہتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتوں کے برابر کسی ملک کی عورتوں میں محبت نہیں ہوتی ہے۔ (حسن العزیز)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دو عجیب اشعار

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ شاعر نہ تھے مگر اہل تواریخ نے ان سے یہ دو عجیب و غریب شعر نقل کیے ہیں "اوقات فراغت میں رکوع یعنی نماز کو غنیمت سمجھو... ممکن ہے کہ تیری موت اچانک آجائے... میں نے کئی تندرست دیکھے ہیں کہ ان کی جان ناگہانی آفت سے جلد نکل گئی..." [illegible]

طلبہ علم کو نصیحت

علماء کے حق میں لوگوں سے استغناء کے لیے کچھ مال جمع رکھنے سے زیادہ نفع بخش کوئی تدبیر نہیں کیونکہ جب علم کے ساتھ مال اکٹھا ہوتا ہے تو کمال کا سبب بنتا ہے....

یہ حقیقت ہے کہ بعض علماء کرام کے لیے تحصیل علم کی مشغولی کسب معاش سے رکاوٹ ہو جاتی ہے... پھر انہیں ضروریات زندگی کی حاجت ہوتی ہے اور زیادہ صبر نہیں ہو پاتا.... نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے راستوں پر چل پڑتے ہیں جو ان کے لیے باعث عیب ہیں... اگرچہ وہ اس کا کوئی معقول عذر پیش کریں لیکن ایسا نہ کرنا ان کے حق میں زیادہ بہتر تھا....

دیکھو! امام زہری رحمۃ اللہ علیہ عبد الملک کے ساتھ اور ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ طاہر بن الحسین کے ساتھ نظر آتے ہیں.... ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ معتضد باللہ کے مؤدب بن گئے ....ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو مدح وزیر سے شروع فرمایا اور بعد کے بعض علماء وزہاد نے بھی ایسے حکمرانوں کے سائے میں زندگی گزاری جو ظلم و جور میں مشہور تھے....

یہ حضرات اگرچہ تاویل کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے دلوں سے اور کمال ایمان سے اس سے زیادہ کھو دیا جتنا انہوں نے دنیا حاصل کی...

ہم نے بعض صوفیاء و علماء کی ایک بڑی جماعت کو دیکھا کہ وہ حکام کو گھیرے رہتے تھے تاکہ ان سے کچھ حاصل کر سکیں.... پھر ان میں سے بعض اظہار حق میں نرمی برتتے اور ریاکاری کرتے تھے اور بعض ان کی حدود سے تجاوز مدح کرنے لگے اور بعض منکرات وغیرہ پر سکوت کرتے تھے اس کے علاوہ کچھ اور حرکتیں تھیں اور ان سب کی اصل وجہ فقر تھی تو ہمیں یقین ہو گیا کہ عزت کا کمال اور ریاء سے اجتناب ظالم حکمرانوں سے جدا رہ کر ہی ہو سکتا ہے...

لیکن یہ اجتناب یہ پرہیز دو ہی طرح کے لوگ کر سکتے ہیں یا تو اس کے پاس مال ہو... جیسے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہ زیتون کے تیل وغیرہ کی تجارت کرتے تھے اور جیسے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ان کے پاس بہت سارا سرمایہ تھا اور جیسے عبد اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ....

اور یا ایسا شخص ہو جو سختی سے تنگ حالت میں صبر کر سکتا ہو تو جو کچھ مل جاتا ہے اس پر قناعت کر سکتا ہو... اگرچہ وہ اس کے لیے کافی نہ ہو جیسے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور جب عام افراد کو ان حضرات جیسی صبر کی قوت نہ ان حضرات جیسا مال و دولت میسر ہو گا تو ظاہر ہے کہ آزمائشوں اور آفتوں میں ادھر سے اُدھر ڈگمگانے کا بلکہ کبھی دین بھی برباد کر سکتا ہے ...

لہٰذا اے طالب علم! اتنا مال ضرور جمع رکھو کہ لوگوں کے ہدایا و تحائف سے استغناء رہے اس سے تمہارا دین محفوظ رہے گا ....

میں نے بعض علماء کے اندر دنیاداری .. زہد و خشوع کے مظاہرہ میں جو نفاق دیکھا ان پر کوئی آفت طاری ہوتے دیکھی وہ صرف حب دنیا کی وجہ سے اور حب دنیا کا اکثر سبب فقر ہوتا ہے ...

ہاں اگر کسی کے پاس بقدر کفایت مال ہو پھر وہ امراء سے میل جول پیدا کر کے مزید مال حاصل کرنا چاہے تو وہ اہل حرص میں شمار ہو گا .... علماء کے زمرہ سے خارج ہو گا ....

اللہ تعالیٰ برے احوال سے پناہ میں رکھیں .... (مجالس جوزیہ)

حصول رحمت کا بہانہ

۱۸۵۷ء کے جہاد میں ... دہلی کے چند بزرگ ایک مکان میں محصور ہو گئے .. باہر قتل عام ہو رہا تھا اس لیے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا . پانی کا جتنا ذخیرہ مکان کے اندر موجود تھا ... وہ دو تین روز میں ختم ہو گیا ... جب پیاس سے عاجز ہو گئے .. تو ایک بزرگ نے پیالے کو پرنالے کے نیچے رکھ دیا ... اور دعا کی یا اللہ! میرے بس کا تو اتنا ہی کام تھا . آگے بارش برسانا آپ کا کام ہے . چنانچہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی .. اور سب لوگ سیراب ہوئے .. (ارشادات مفتی اعظم)

تربیت اخلاق کی اہمیت

مدارس میں تعلیم کا اہتمام ہے .. درسی حیثیت سے اور خانقاہوں کے اندر تربیت کا اہتمام ہے اخلاقی حیثیت سے اور اخلاق مقدم ہیں . خیر و صلاح کی زندگی میں صحیح اخلاق نمایاں تھی . اور اخلاق کی درستی مشائخ کے یہاں خانقاہوں میں آئے بغیر ممکن نہیں ہے .... (خطبات مسیح الامت)

الفاظ قرآن کی برکت و اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ نازل فرمائے... ان الفاظ میں وہ کمالات چھپے ہوئے ہیں جو بولنے والے کے اندر تھے... وہ کمالات ظاہر ہوتے ہیں ان الفاظ کے ذریعہ دنیا میں کوئی بھی جذبہ بغیر الفاظ کے سمجھ میں نہیں آتا... اس لئے لفظوں کو بیچ میں لانا ضروری ہے۔ اور ان ہی الفاظ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات کو چھپایا ہے... اور انہی الفاظ کے ذریعے اپنے کمالات کو بندوں تک پہنچایا ہے ...اور ان کے دل میں اتارا ہے ان کمالات کو اپنے دل میں حاصل کرنے کی نیت سے اگر آپ تلاوت کریں گے ......اور دھیان اس پر دیں گے.....کہ کیا کہا جا رہا ہے۔ اور میرے دل میں کمالات کس طرح اتر رہے ہیں تو پھر اور ہی شان ہو گی.. اسی کو حدیث میں فرمایا گیا ہے ..... "تبرک بالقرآن فانہ کلام اللہ و خرج منہ (الحدیث) (خطبات حکیم الاسلام)

اصاغر نوازی اور تنظیم

میں جب کسی دینی درسگاہ کے معائنہ کیلئے حاضر ہوتا ہوں۔ ..اور وہاں کچھ گزارش کرنی ہوتی ہے.....تو تمام بچوں کو اپنے پاس بٹھاتا ہوں... کیونکہ میں خود چھوٹا ہوں مجھے چھوٹوں سے مناسبت ہے۔ ....اور بچوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ مثلاً پچاس بچے ہیں تو ۲۵ بچوں کو اپنے دائیں منبر کے پاس۔ تین تین کی صف لگا کر بٹھا دیتا ہوں۔ اسی طرح ۲۵ کو بائیں طرف اور اس میں قد وار بٹھاتا ہوں۔ طویل قد والوں کو پیچھے بٹھاتا ہوں..... اس کے بعد جتنے بالغین سامعین کو ان کے پیچھے بٹھاتا ہوں

اس میں دو بڑی مصلحت ہوتی ہیں....

۱...پیچھے چھوٹے بچے جو شرارت یا بات چیت کرتے ہیں وہ سب ختم..

۲..دوسرے یہ ان کا مقرر کو دیکھنے کیلئے اچکنا نہیں پڑتا....

اور اپنے یہاں مسجد میں۔ ایک چھوٹی چوکی رکھی ہوتی ہے۔ کیونکہ منبر پر اکثر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ بے تکلف آرام سے بیٹھ کر وعظ کہنے میں راحت رہتی ہے... (مجالس ابرار)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ

آپ نے تمام غزوات میں شرکت کی اور بڑی بہادری اور دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔۔ غزوہ بدر میں اسلام کے بعض سخت موذی دشمن آپ کے ہاتھ سے اپنی سزا کو پہنچے۔۔ آپ کے بھائی عمیر نے بھی بہادری سے جوہر دکھائے اور غزوہ بدر میں شہادت کا شرف حاصل کیا....

غزوہ بدر میں حضرت عمیر نوجوان تھے۔۔ ان کی عمر کوئی زیادہ نہ تھی... شوال ۳ھ میں احد کی پہاڑی کے کنارے پر پھر دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی.... جس میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور کافروں کی تین ہزار تھی... مگر وہ مسلمان سپاہ کے آگے زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکی اور بھاگ نکلی... مسلمان تیر اندازوں کی ایک جماعت جو درہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی تھی اور جسے کسی بھی صورت میں اپنی جگہ چھوڑنے کی اجازت نہ تھی.. جب جنگ کا نقشہ بدلا ہوا دیکھا تو مکمل فتح کا یقین کرتے ہوئے مال غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئی.. صرف چند حضرات ہی باقی رہ گئے... خالد بن ولید نے اس درہ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے لئے اسلامی فوج تیار کی تو اس میں یہ بھی چھپ گئے اور چھپنے کا مقصد اس کے سوا کوئی نہ تھا کہ کہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر نہ پڑ جائے اور چھوٹی عمر کی وجہ سے جہاد سے واپس کر دیے جائیں... مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور واپس کر دیا... اس پر عمیر رونے لگے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے رونے سے متاثر ہوئے اور جہاد میں شرکت کی اجازت دے دی... اس وقت حضرت سعدؓ نے خوشی سے بھائی کی گردن پر تھیلے رکھ دیئے اور دونوں بھائی جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہو گئے... جب معرکہ ختم ہوا تو سعدؓ اکیلے مدینہ منورہ واپس ہوئے اور عمیرؓ کو سرزمین بدر پر شہید چھوڑا.. اور ان کی شہادت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے ساتھ چلنے کے پیش نظر ہو بصیرت"۔ (جہاد [illegible])

لقمان حکیم کا قول

لقمان حکیم کا فرمان ہے برے ساتھی کے ساتھ ملنے والا سلامتی نہیں پاتا اور برائی میں پڑ جاتا ہے اور تہمت زدہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا ندامت اٹھاتا ہے یہی مضمون ایک حدیث میں بھی آیا ہے... [illegible]

امام بخاری رحمہ اللہ سے امیر بخارا کی ملاقات

امام بخاری رحمہ اللہ جب جامع علوم وفنون ہو کر اپنے وطن واپس آئے تو شہر کے لوگوں نے دھوم دھام سے آپ کا استقبال کیا یہاں تک کہ دینے و درہم آپ پر نثار کیے گئے...

جاہ طلب اور دین فروش لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں اور ہر مقبول ومحبوب آدمی محسود ضرور ضرور ہوتا ہے اس لئے اکثر علماء نے امیر بخارا (خالد بن احمد الذہلی) کو آپ کی عزت و عظمت سے خوف دلایا... بظاہر ناراضگی کی کوئی وجہ تھی اس لئے امیر نے امام صاحب کے پاس اپنا آدمی بھیجا کہ آپ اپنی کتاب بخاری شریف اور تاریخ مجھے آ کر سنا جایا کریں...

آپ نے فرمایا امیر سے کہہ دو میں علم دین کو ذلیل نہیں کر سکتا کہ سلاطین اور امراء کے دروازوں پر لئے پھروں... اگر امیر کو علم حدیث کی ضرورت ہے خواہش ہے تو وہ میرے مکان یا میری مسجد میں آ کر لوگوں کے ساتھ پڑھا کرے کیونکہ حدیث رسول امراء وسلاطین کے لئے نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے بلکہ یہ بھی لکھا کہ حدیث کی عزت کرو اور عوام کے ساتھ آ کر پڑھا کرو اور لوگوں کو بھی تمہاری پیروی کی جرأت ہو اور اس کا ثواب تمہیں حاصل ہو...

امیر آپ کے اس بیباکانہ جواب سے بہت ناراض ہوا اور آپ کو بخارا سے جلاوطن کر دیا... آپ وہاں سے خرتنگ مضافات سمرقند میں چلے گئے اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد آپ نے اسی جگہ انتقال فرمایا... خلیفہ بغداد المتوکل کے بھائی الموفق بن المتوکل نے امیر بخارا کو جب وہ حج سے فارغ ہو کر بغداد میں آیا تو اسے قید کر لیا اور وہ اسی قید کی حالت میں مر گیا... (ناقابل فراموش واقعات) (یادگار ملاقاتیں)

تقاضائے فطرت

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اس کی پہچان دلائل کی محتاج نہیں ہے بلکہ قلب کے اندر خود بخود فطرت کہتی ہے کہ اس جہاں کا کوئی بنانے والا ہے... انسان کے قلب پر فطرت کا دباؤ ہے۔ ایک بچہ اور غیر مسلم بھی قلب میں اس چیز کا دباؤ محسوس کرتے ہیں حالانکہ اس نے کسی دلیل میں نہیں پڑھا۔ کسی استاد سے نہیں پڑھا مگر دل میں دباؤ محسوس کرتا ہے۔ (خطبات حکیم الامت)

اہل جنت کے اخلاق

کہتے ہیں کہ تین باتیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو کسی عظیم شخص میں ہی پائی جا سکتی ہیں....

۱.... برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا....

۲.... جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنا

۳.... جو محروم رکھے اس پر خرچ کرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے عین مطابق ہے....

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ پر ہو جایا کیجئے)....(بستان العارفین)

پاک دامنی

برصغیر کی عورتیں پاکدامنی کی صفت میں تمام ممالک کی عورتوں سے ممتاز ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ بعض مرد بدصورت ہوتے ہیں مگر ان کی بیبیاں سوائے شوہر کے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں.... واقعی برصغیر پاک و ہند کی عورتیں تو اس صفت میں حوریں ہیں گھروں میں بیٹھنے والیاں تو ہیں ہی یہاں تک باہر جانے والیاں بھی اکثر پاک وصف ہیں جب گھر سے نکلتی ہیں تو نگاہیں نیچے کئے ہوئے گھونگھٹ نکالے ہوئے .... میں کہتا ہوں کہ مرد فی صدی ایک نکلے گا جو نظر یا خیال سے محفوظ ہو اور عورتوں میں شاید فی صدی ایک نکلے جو ناپاک ہو.... بعض عورتوں کو عمر بھر غیر مرد کا وسوسہ بھی نہیں آتا.... (پرسکون گھر)

غنیمت جانو!

بندہ خدا! زندگی کی قدر کر.... ہر گھڑی کو غنیمت جان اور یہ سوچ کہ پتہ نہیں اگلی گھڑی کیسی آنے کی اور اس میں پتہ نہیں تیرا کیا حال ہوگا.... مُردوں کی حسرت و ندامت سے سبق لے کہ جو دو رکعت نماز بلکہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنے کے بقدر زندگی کے متمنی ہیں لیکن ان کی تمنا پوری ہونے کی کوئی شکل نہیں ہے تیرے پاس زندگی کے چند لمحات باقی ہیں جو چاہو کرنا ہے جلدی میں کرلے مبادا تجھ پر بھی وقت آ پہنچے کہ تو بھی حسرت و ندامت کے سوا کچھ نہ کر سکے....(وقت ایک عظیم نعمت)

دوستی کے متعلق اہم تنبیہ

ہر طرح کے لوگوں پر اعتماد اور ہر طرح کے دوستوں سے بے تکلفی سب سے بڑی حماقت ہے کیونکہ سب سے سخت اور سب سے تکلیف دہ وہ دوست ہوتا ہے جو دشمن ہو گیا ہو اس لیے کہ وہ پوشیدہ رازوں سے واقف ہوتا ہے... شاعر کہتا ہے:

احذر عدوک مرۃ واحذر صدیقک الف مرۃ

فلربما انقلب الصدیق فکان اعلم بالمضرۃ

"اپنے دشمن سے احتیاط کی ضرورت ہے لیکن دوست سے ہزار درجہ احتیاط کرو کیونکہ کبھی وہ بدل جاتا ہے تو تم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے زیادہ واقف ہوتا ہے..."

خوب سمجھ لو! کہ لوگوں کے اندر دوسروں کی نعمتوں پر حسد کا جذبہ رکھا گیا ہے یا کم از کم رشک اور اپنی رفعت کی خواہش... لہذا جب وہ شخص جو تمہیں اپنے برابر رکھتا ہے دیکھے گا کہ تم اس سے اوپر پہنچ گئے ہو تو لامحالہ متاثر ہوگا اور ممکن ہے کہ حسد شروع کر دے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جو واقعہ ہوا ہے وہ اسی قبیل کا ہے...

اگر تم پوچھو کہ پھر انسان بغیر دوست کے کیسے رہ سکتا ہے؟

میں کہوں گا کہ تم ہی بتاؤ! کیا تم نہیں جانتے کہ برابر کا شخص حسد کرتا ہے؟ اور کیا تم نہیں جانتے کہ عوام کسی عالم کے متعلق یہ اعتقاد کر لیتے ہیں کہ وہ مسکراتا بھی نہیں ہے اور دنیاوی خواہشات و لذات سے دور رہتا ہے... پھر جب مباحات میں اس کا کچھ توسع دیکھتے ہیں تو وہ ان کی نگاہوں سے گر جاتا ہے...

پس جب عوام کا یہ معاملہ ہے اور خواص کا وہ حال ہے پھر بھلا کس کے ساتھ تمہارا رہن سہن اچھی طرح ہو سکتا ہے؟ واللہ کسی کے ساتھ بھی نہیں... حتیٰ کہ اپنے نفس کے ساتھ بھی نہیں کیونکہ وہ بھی بدلتا رہتا ہے...

لہذا مخلوق کی خاطر داری بھی ہو اور ان سے احتراز بھی ہو، وہ بغیر کچھ دوستی کی خواہش اور امید کے تھوڑا بہت تعارف بھی ہو...

اور اگر دوست بنانا ہی ہے تو ایسے شخص کو بناؤ جو تمہارا ہم رتبہ نہ ہو کیونکہ برابر کے آدمی

کو حسد ہونے لگتا ہے اور اس دوست کو عوام کے رتبہ سے بلند ہونا چاہیے جو تمہارے مرتبہ کو حاصل کرنے کی طمع نہ رکھتا ہو.... اگرچہ اپنے شخص کے ساتھ رہن سہن تسلی بخش نہیں ہے کیونکہ رہن سہن تو علماء کے ساتھ ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کے ساتھ اختلاط سے ایسے اشارات اور مفید باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جن سے ان کی ہم نشینی بڑی خوشگوار ہو جاتی ہے مگر دشواری یہ ہے کہ ان کے ساتھ مستقل رہنے کی کوئی شکل نہیں....

اور اس کو اس طرح سمجھو! کہ اگر تم ذہین و سمجھدار لوگوں کو خادم بناؤ گے تو وہ تمہارے پوشیدہ راز معلوم کر لیں گے اور اگر بیوقوف کو خادم بناؤ گے تو وہ تمہارے کام بگاڑ دے گا.... لہٰذا صحیح صورت یہ ہے کہ خارجی ضروریات کے لیے سمجھدار و ذہین خادم منتخب کرو اور گھریلو ضرورتوں کے لیے بیوقوف کو تا کہ وہ تمہارا راز نہ معلوم کر سکے...

اور ایسے ہی دوستوں پر اکتفا کرو جن کے اوصاف ابھی میں نے ذکر کیے.... پھر بھی (بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ) جب ان سے ملو تو احتیاط کی زرہ پہن کر ملو اور جن رازوں کو چھپانا ممکن ہو انہیں ان کے سامنے مت ظاہر کرو اور ویسے ہی ہو جاؤ جیسا کہ بھیڑیے کے متعلق کہا جاتا ہے:

يَنَامُ بِاِحْدٰى مُقْلَتَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِاُخْرَى الْاَعَادِيْ فَهُوَ يَقْظَانُ هَاجِعٌ....

"اپنی ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دوسری سے دشمنوں سے بچتا ہے۔ لہٰذا وہ جاگتا بھی ہے اور سوتا بھی۔" (مجالس جوزیہ)

دینی غفلت کی اصلاح کا عمل

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔ (سورۃ الزمر/۲۲)

ترجمہ: پس جس شخص کیلئے اللہ اسلام کیلئے سینہ کھول دے پس وہ نور پر ہے.... اپنے رب کی طرف سے۔

دین سے غافل لوگوں کیلئے یا جن لوگوں سے یاد نہیں ہوتا یا وہ یاد کر کے بھول جاتے ہیں.... وہ دن میں کسی بھی نماز کے بعد اس آیت کو ۱۳ بار پڑھ کر اپنے سینے پر پھونک لیں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔۔

کتب کے ذریعے تحصیل علم کی ضرورت

حدیث میں "اطلبوا العلم" فرمایا گیا ہے۔ "اطلبوا الکتب" نہیں فرمایا مگر چونکہ اب مطالعہ کا زمانہ ہے۔ حافظے اور ذہن اور شوق کم ہوتا چلا گیا۔ اس لیے تعلیم... تحصیل کتب کے ساتھ قائم کرادی گئی ورنہ تو پہلے حافظے ایسے تھے کہ... کسی نے سو... سو شعر کا قصیدہ پڑھا... دوسرے نے سن کر فوراً سنا دیا... اب حافظوں اور ذہنوں کا ایسا حال نہیں رہا۔ لہٰذا دوسری چیز کتابی کتب میں آنا شروع ہوگیا اور اب بدل کتب ہوگیا ورنہ اصل حفظ کے ذریعہ علم حاصل کرنا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کون سی کتاب علم حاصل کرنے کے لیے سامنے رکھی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زبانی فرماتے رہتے تھے وہ سنتے رہتے تھے۔ شوق تھا۔ حافظے بھی اچھے تھے۔ مجلس میں تکرار بھی کرتے تھے... ایک دوسرے سے پوچھتے بھی رہتے تھے... بالغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اصل طریق زبانی تعلیم تھی۔ اب چونکہ یہ طریق قائم نہیں ہوسکتا اس لیے علم کی تحصیل کے لیے کتب کا ہونا موقوف علیہ ہوگیا... اور مدارس عربیہ دینیہ میں کتابوں کے ذریعے تعلیم دینے کا سلسلہ جاری ہے... (خطبات حکیم الامت)

شکر

ہر نعمت پر شکر کی عادت ڈالیے... اس پر ترقی نعمت کا وعدہ ہے... اور سلب ہونے سے بھی حفاظت رہے گی۔ شکر کی چار صورتیں ہیں...

۱- جنانی شکر: یعنی دل میں یہ یقین کرنا کہ جو ملا حق تعالیٰ کا عطا ہوا ہے۔ یہ جنانی شکر ہے...

۲- زبان سے اللّٰھم لک الحمد ولک الشکر کہنا...

۳- نعمت کا استعمال صحیح ہو۔ مثلاً بینائی والے اچھے کاموں میں لگائے... کسی کو حسد کی نظر سے، حقارت کی نظر سے، شہوت کی نظر سے اگر دیکھا تو یہ ناشکری ہوئی کیونکہ استعمال غلط ہوگیا...

۴- نعمت جس واسطے سے حاصل ہو اس کا بھی شکر ادا کرے۔ زبان سے جزاک اللہ کہنا۔ جو شخص شکر کے یہ چار اعمال کرے گا سلب ہونے سے بھی محفوظ رہے گا... (ارشادات عارفی)

سیدنا سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کہتے ہیں احد کے روز مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن ربیع کو ڈھونڈ لاؤ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ چنانچہ میں شہداء میں انہیں تلاش کرتا رہا وہاں گیا ان کے جسم پر تلواروں نیزوں اور تیروں کے ستر زخم تھے... میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پہنچائے اور پوچھا تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب دیا اور کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا: اجد ریح الجنۃ ۔ میں جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور میری قوم انصار سے کہنا کہ اگر تم میں سے جیتے جی... دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تو تم اللہ کے سامنے کوئی عذر پیش نہ کر سکو گے (۱) یہ کہہ کر وہ اللہ کو پیارے ہو گئے....

یہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ وہ انصاری صحابی ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ میں اپنی قوم کی نمائندگی کی تھی اور جب مہاجرین و انصار میں مواخات کا سلسلہ قائم ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ان کا بھائی بنایا گیا تھا...

ایک مرتبہ حضرت سعد بن ربیعؓ کی صاحبزادی... حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور اس پر بٹھایا اتنے میں حضرت عمرؓ وہاں پہنچے انہوں نے پوچھا یہ بچی کون ہے جس کی اس طرح آؤ بھگت ہو رہی ہے؟ حضرت صدیقؓ نے فرمایا اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور آپ سے بہتر تھا... کہا اے جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آدمی کون تھا؟ فرمایا... سعدؓ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا تھا... مگر میں اور آپ ابھی رہ گئے ہیں... (اصابہ [illegible]) یہی وہ سعدؓ ہیں... جن سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا رشتہ مواخات ہوا تھا

(۱) [illegible]

قاضی شریح رحمہ اللہ کا اپنے بیٹے سے معاملہ

ایک دن قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے کہا! ابا جان میرا ایک قوم کے ساتھ قدیم جھگڑا ہے وہ اپنے حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں اور میں اپنے حقوق کا مدعی ہوں فیصلہ ہو نہیں پاتا... آپ سے خانگی مشورہ کرنا چاہتا ہوں پہلے آپ اس کی تفصیل سن لیں اگر میرا مطالبہ سچا ہے تو میں اس جھگڑے کو آپ کی عدالت میں پیش کر دوں تا کہ سرکاری فیصلہ ہو جائے اور اگر ان لوگوں کا مطالبہ سچ ہو تو میں ان سے "کچھ دو کچھ لو" کے تحت مصالحت کر لوں...

صاحبزادے نے جھگڑے کی تفصیل سنائی... قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت تحمل سے پورا واقعہ سنا اور بیٹے کو مشورہ دیا کہ عدالت میں مقدمہ پیش کر دو... صاحبزادہ خوشی خوشی فریق کے پاس گئے اور اپنا حق طلب کیا لیکن ان لوگوں نے پہلے کی طرح انکار کر دیا... اس پر صاحبزادے نے عدالت میں رجوع ہونے کی دھمکی دی، فریق مخالف نے اتفاق کر لیا...

دوسرے دن قاضی شریح کی عدالت میں دونوں کا مقدمہ پیش ہوا... قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کی تفصیل سن کر بیٹے کے خلاف فیصلہ دیا۔ صاحبزادے عدالت کے کمرے ہی میں رو پڑے... گھر آ کر کہا ابا جان! آپ نے تو مجھ کو بری طرح رسوا کر دیا قوم میں سر اٹھانے کے قابل نہ رہا آپ سے مشورہ تو اس لئے کیا تھا کہ عدالت سے رجوع ہوں یا ویسے ہی مصالحت کر لوں؟

آپ نے خود عدالت میں رجوع ہونے کا مشورہ دیا اور پھر میرے خلاف فیصلہ دیا...

اچھا ہوتا آپ مجھے مشورہ ہی نہ دیتے؟

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بیٹا! یہ تو حقیقت ہے کہ تم میرے پاس ان جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ عزیز ہو لیکن اللہ عزوجل تم سے بھی زیادہ عزیز تر ہیں... سنو جب تم نے اپنے گھر میں جھگڑے کی تفصیل سنائی اسی وقت مجھے احساس ہو گیا تھا کہ تمہارا فریق حق پر ہے اور تم ان سے ناجائز حق طلب کر رہے ہو جو تمہارے لئے حلال نہیں اس لئے میں نے عدالت سے رجوع ہونے کا مشورہ دیا تا کہ اہل حق کو ان کا پورا حق مل جائے اور تم مال حرام سے محفوظ ہو جاؤ... ان سے مصالحت میں جو بھی مال تم کو ملتا وہ بہر حال ناجائز ہی ہوتا... اب بتاؤ کیا میں نے تم پر ظلم کیا یا کرم کیا ہے؟

صاحبزادہ شرمندہ ہو گئے اور باپ کا بہت بڑا احسان تسلیم کیا... [illegible]

آدابِ معاشرت

آج عام طور پر بعض صلحاء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں کہ کھانا مہمانوں کے بیٹھنے سے قبل... دسترخوان پر نہ رکھیں... اس طرح پہلے کھانا اٹھا لیا کرتے ہیں... یہ خلاف ادب ہے... اسی طرح دسترخوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں۔ پہلے دسترخوان اٹھنا چاہئے۔ پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہئے... دسترخوان اٹھنے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے۔ وہ پھر کس وقت پڑھیں گے۔ یہ مسنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے... دسترخوان اٹھنے وقت کی دعا یہ ہے...

"الحمدلله حمداً طيباً مباركاً فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا"

اس کی سہل صورت یہ ہے کہ سب لوگ نہ ہوں تو دو ایک آدمی۔ دسترخوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے۔ اس طرح شروع میں بھی۔ دو ایک آدمیوں کو دسترخوان پر بیٹھ جانا بھی کافی ہے...

کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی حق تعالیٰ خوش ہوں گے۔ ہاں جب رزق کم ہو جاتا ہے یا بالکل چھن جاتا ہے تب قدر معلوم ہوتی ہے... کہ بعض لوگوں کو فاقے کی تکلیف میں تنور پر صرف روٹی کی خوشبو سے تقویت حاصل کرتے دیکھا گیا... (مجالس ابرار)

سنتوں کو رواج دینے کا طریقہ

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ۔ لوگ بدعتوں کو چھوڑ دیں اور صرف سنت طریقوں کو اپنائیں... تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ۔ صرف اس معاملہ اور کام میں یہ بیان کر دو... کہ اس میں سنت یہ ہے۔ اور اگر اس سنت پر عمل کیا گیا۔ تو یہ اچھائیاں ہیں اور اگر خدانخواستہ اس سنت کو ترک کر دیا گیا تو پھر یہ خرابیاں ہیں اگر تم نے اس طریقے کو اپنایا تو ان شاء اللہ تم دیکھو گے کہ تھوڑی مدت میں لوگوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا اور وہاں جو بدعت رائج تھی وہ رفتہ رفتہ اپنی موت آپ مر جائے گی... اور اس کی جگہ سنت جاری ہو جائے گی... (ارشادات مفتی اعظم)

دجال کی پہچان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی دجال کا ذکر ہوتا تو فرمایا کرتے کہ اللہ کی شان تم پر پوشیدہ نہیں ہے.... اللہ تعالیٰ اعور یعنی کانا نہیں ہے....اور مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی آنکھ انگور کے دانہ کی طرح ابھری ہوئی ہوگی... حضرت انسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر آنے والے نبی نے کانے کذاب سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے.... وہ یقیناً کانا ہے....اور تمہارا رب ایسا نہیں اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا.... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال کے پاس پانی بھی ہوگا اور آگ بھی در حقیقت اس کا پانی آگ ہوگا اور آگ پانی....(بستان العارفین)

بُرے اخلاق سے بچانے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں بیان فرمایا اس میں ارشاد فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن یہ ظلم بہت سے اندھیرے ہوں گے اور بدکلامی اور تکلف بدکلامی سے بچو اور لالچ سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور لالچ کی وجہ سے رشتے توڑ دیئے اور کنجوسی سے کام لیا اور لالچ میں آ کر بدکاری کے مرتکب ہوئے....پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں....اس آدمی نے یا دوسرے نے پوچھا یا رسول اللہ! ہجرت کی کون سی صورت سب سے افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم ان کاموں کو چھوڑ دو جو تمہارے رب کو ناپسند ہیں.... ہجرت دو طرح کی ہے ایک شہر والوں کی ہجرت اور ایک دیہات والوں کی ہجرت... دیہات والوں کی ہجرت یہ ہے کہ (رہے تو اپنے دیہات میں لیکن) جب اسے (تقاضے کے لئے) بلایا جائے تو فوراً ہاں کہے اور جب اسے حکم دیا جائے تو اسے فوراً پورا کرے... شہر والوں کی ہجرت میں آزمائش بھی زیادہ ہے اور اجر بھی زیادہ (کیونکہ اپنا وطن ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر مدینہ آ کر رہے گا اور دعوت کے تقاضوں میں ہر وقت چلے گا) (حیاۃ الصحابہ)

حاکم یمن کی امام طاؤس رحمہ اللہ کے پاس

ایک دفعہ امیر محمد بن یوسف نے حجاج بن یوسف کا بھائی (جو یمن کا حاکم تھا) اپنے خصوصی قاصد سے کہا کہ تم کسی طرح بھی طاؤس کو میرا ہدیہ پہنچا دو وہ کسی کا ہدیہ تحفہ قبول نہیں کرتے.... اگر تم اس مہم میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں خصوصی انعام دوں گا....

چنانچہ قاصد اشرفیوں سے بھری تھیلی لے کر آیا اور مختلف تدابیر و حیلوں سے امام طاؤسؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہہ کر تھیلی پیش کی کہ امیر محمد بن یوسف نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور آپ کی خدمت میں یہ ہدیہ پیش کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ شرف قبولیت سے سرفراز کریں گے.... وہ آپ کے اخلاق کریمانہ سے پوری پوری توقع رکھتے ہیں....

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا جملہ یہی کہا... مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے....

قاصد نے دوبارہ سہ بارہ اصرار کیا... اس پر امام طاؤس رحمہ اللہ دوسری جانب متوجہ ہو گئے آخر اس بے رخی پر قاصد اٹھ کھڑا ہوا اور چپکے چپکے شیخ کی نظر سے بچ کر مکان کے ایک محراب میں تھیلی رکھ دی اور وہاں آ کر امیر محمد بن یوسف سے کہا.... آپ کا ہدیہ دینے میں کامیاب ہو گیا ہوں.... شیخ طاؤس نے آپ کا ہدیہ قبول کر لیا ہے.... (لیکن امیر کو اس کے بیان پر اطمینان نہ ہوا اور وہ خاموش ہو گیا)

دو چار ہفتوں بعد امیر نے سابقہ قاصد کے ساتھ دو اور قاصد امام طاؤسؒ کے یہاں روانہ کئے.... اور انہیں یہ پیغام دیا کہ امام سے کہنا کہ گزشتہ ہدیہ غلطی سے آپ کے پاس پہنچ گیا دراصل وہ فلاں شخص کی خدمت میں پیش کرنے کو دیا گیا تھا براہ کرام وہ ہدیہ واپس کر دیں....

امام طاؤسؒ نے جب یہ کہانی سنی تو فرمایا.. کہاں کا ہدیہ.... کیسا ہدیہ.... نہ مجھے کسی نے دیا اور نہ میں اس سے واقف ہوں... دونوں قاصدوں نے پہلے قاصد کی طرف اشارہ کر کے کہا انہوں نے آپ کو پیش کیا تھا....

امام طاؤسؒ نے جب اس قاصد سے پوچھا تم نے کب دیا اور کیا دیا؟

بس اس سوال سے اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور اس نے حقیقت ظاہر کر دی کہ آپ کے مسلسل انکار پر میں نے وہ تھیلی آپ کے مکان کے فلاں محراب میں رکھ دی تھی اور یہ خیال کیا

تھا کہ آپ کسی بھی وقت استعمال کر لیں گے.... جب دونوں قاصدوں نے محراب دیکھا تو تھیلی جوں کی توں رکھی تھی ابتداء اس پر مکڑی نے اپنا جالا تان دیا تھا اور وہ نظروں سے پوشیدہ ہوگئی....

پھر ان دونوں نے وہ تھیلی اٹھائی اور امیر محمد بن یوسف کو پیش کر دی....

اس واقعہ نے امیر کو اتنا متاثر کیا کہ وہ زندگی بھر افسوس کرتا رہا اور امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی تعرض نہ کیا.... (تذکرۃ تابعین)

صبر پر سلف وصالحین کے واقعات

۱.... ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کوئی فیصلہ فرماتا ہے وہ پسندیدہ ہے اگرچہ بندے اس پر راضی نہ ہوں....

حضرت عمر بن خطاب ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اما بعد خیر ساری کی ساری رضا میں ہے اگر اس کی رضا مندی کی طاقت رکھتا ہے تو ٹھیک ورنہ اس پر صبر کر اور یہ بات ما قبل میں گزر چکی ہے کہ رضا صبر کے اعلیٰ منازل میں سے ایک منزل ہے....

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مومن غلام فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور جنت کا تحفہ دیتے ہیں پھر روح کو خطاب کر کے فرماتے ہیں....

"اخرجی ایتها النفس المطمئنة الی روح وریحان وربک عنک راض"

عبداللہ بن مبارک نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو تین چیزوں کی نصیحت فرمائی....

۱.... حسن توکل اللہ تعالیٰ پر اچھا بھروسہ....

۲.... جو چیز اللہ تعالیٰ عطا کرے اس پر رضامندی....

۳.... اور جو چیز فوت ہو جائے اس پر اچھا گمان ہو اس پر جزع فزع نہ ہو.... (اعمال دل)

باپردہ عورت کی عظمت

حدیث: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا... جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے... اپنے خاوند کی اطاعت کرے.. جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے.... (ابن حبان)

استخارہ کی حقیقت

دعائے استخارہ ۔۔۔ پڑھنے کا مطلب اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کرنا ہے ۔ اور دعائے خیر کرنے کے بعد ۔۔۔۔ جو بھی ہو اس پر ندامت نہیں ہوتی ۔۔ باقی اس کا مطلب اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرنا نہیں ہے ۔۔۔ کیونکہ مشورہ تو دوستوں سے ہوتا ہے ۔۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہوتی ہے ۔۔ اور دعائے استخارہ پڑھنا سنت ہے ۔ اور اس کو پڑھنے کے بعد سات دن کے اندر اندر ایک طرف رجحان پیدا ہو جاتا ہے ۔ بس اسی میں خیر تصور کرے ۔ فرمایا میں تو ایک چھوٹا سا استخارہ پڑھ لیتا ہوں ۔ نماز کے بعد یا سوتے وقت ۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے ۔۔ وہ یہ "اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" یہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں ۔ (ارشادات مفتی اعظم)

معتبر عمل سے نجات

لوگوں کی نجات شکل وصورت سے نہیں ہوگی ۔ بلکہ علم سے ہوگی ۔ پھر فقط علم سے نہیں ہوگی بلکہ عمل سے ہوگی اخلاص سے ہوگی ۔ اور للہیت سے ہوگی ۔ اگر کوئی دورخے پن سے عمل کرے کہ خدا کو بھی خوش کرلوں ۔۔ اور کچھ بندوں کو بھی خوش کرلوں ۔۔ تو وہ عمل معتبر نہیں ہے عمل وہ معتبر ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو ورنہ نہیں ہوسکتا ۔ (خطبات حکیم الاسلام)

حضوری حق کا طریق

تقویٰ کا اہتمام برابر کرتے رہنے اور ذکر کی تکثیر ۔ کے اندر لگے رہنے سے ذات باری تعالیٰ کی توفیق سے ایسا ہو جاتا ہے کہ ۔ اللہ کا تصور اور دھیان بالکل آسان ہو جاتا ہے ۔ عادت اللہ یہی ہے ۔ کہ جب سالک کی نظر سب سے ہٹ کر اس ذات کی طرف لگ جاتی ہے ۔ تو تصور حضوری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ (نظرات مسیح الامت)

مجلس وعظ کا ادب

وعظ جب ہو رہا ہو ۔ تو سب کو خاموشی سے سننا چاہئے ۔ اس وقت کسی کو وہاں پر تلاوت یا کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہئے ۔ دیکھئے آپریشن روم میں کس قدر خاموشی رہتی ہے ۔۔ یہی روحانی علاج میں خیال ہونا چاہئے ۔ (مجالس ابرار)

بیوی سے حُسنِ سلوک کا انعام

یہ بیویاں اللہ کی بندیاں بھی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ نے سفارش فرمائی... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وعاشروھن بالمعروف ''اے ایمان والو! تم ان بیویوں کو خالی بیویاں مت سمجھو یہ میری بندیاں بھی ہیں''... ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ اگر کسی کی بیٹی کو کوئی ستا رہا ہے تو آپ بتایئے اس بیٹی کا باپ اس کو دوست بنائے گا؟ تو اگر ہم اپنی بیویوں کو ستائیں گے تو بیوی کا ابا تو غمگین ہوگا ہی رہا (یعنی حق تعالیٰ) بھی غضبناک ہوگا کہ یہ میری بندی کو ستا رہا ہے... پھر کیا ہوگا اس کا؟ آج جس کو دیکھو بیوی کی پٹائی کر رہا ہے ذرا ذرا سی بات پر لڑ رہا ہے ان کی آہ سے ڈریئے...

میں اپنا تجربہ بتا رہا ہوں کہ جتنے لوگوں نے اپنی بیویوں کو ستایا اور رلایا اور ٹھنڈی آہ کھینچی... میں نے ان کو دیکھا کہ کسی کو فالج گرا... کسی کو کینسر ہوا... آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بتا رہا ہوں... لہٰذا جس نے اللہ کی ان بندیوں پر رحم کیا وہ تو جلد ولی بنا ہے جس کی حد نہیں...

حضرت شاہ مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ اتنے نازک طبع تھے کہ اگر بازار سے گزرتے ہوئے کسی کی چارپائی ٹیڑھی پڑی ہوئی دیکھ لی تو سر میں درد... بادشاہ نے پانی پیا... پیالہ صراحی پر ترچھا رکھ دیا تو سر میں درد ہو گیا۔ اتنے حساس تھے نازک طبع کو حکم ہو رہا ہے... آسمان سے الہام ہو رہا ہے کہ اے مظہر جان جاناں اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو ہمارا قرب ملے تو ایک بیوہ عورت ہے زبان کی کڑوی ہے مگر دل کی اچھی ہے اس سے شادی کر لو... تلاوت... نماز تہجد کی پابند ہے مگر زبان کی کڑوی ہے... اب یہ صبح و شام اس کی کڑوی باتیں سن رہے ہیں...

فرمایا: اسی بندی کی کڑوی باتوں سے مظہر جان جاناں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام عطا فرمایا کہ سارے عالم میں ان کا ڈنکا بج رہا ہے...

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی سے کھانے میں نمک تیز ہو گیا کہ کھایا نہیں گیا فوراً غصہ ہو گیا اور آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے معاملہ کر لیا کہ اے اللہ یہ میری بیوی تیری بندی ہے آج اس سے نمک تیز ہو گیا ہے اس نے ہمیشہ خدمت کی ہے میں آپ کیلئے اس کو معاف کرتا ہوں۔ قیامت کے دن مجھے بھی

معاف کر دیتا.... جب انتقال ہوا تو ایک ولی اللہ نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ بھائی تیرا کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حساب کیا اور فرمایا کہ تمہارے بہت سے گناہ بھی ہیں میں تم کو دوزخ میں قانون کی رو سے ڈال سکتا ہوں لیکن تم نے ہماری بندی پر رحم کیا تو اور اس کی خطاؤں کو معاف کیا تو میں اس کی برکت سے تمہاری زندگی بھر کی خطائیں معاف کرتا ہوں.... کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو جہاں بندوں سے تعلق ہے وہیں پر بندیوں سے بھی ہے۔ مگر ان کی خطاؤں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ بیویاں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگر ان سے فائدہ اٹھانا ہے تو ان کی ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھالو....

بتاؤ! ہماری یا تمہاری پسلی سیدھی ہے یا ٹیڑھی؟ ٹیڑھی ہے تو کیا آپ کسی ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اس کو ٹھیک اور درست کرانے کیلئے؟ ڈاکٹر سے کبھی درخواست کی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نبوت دیکھا کیا شان نبوت ہے کس انداز سے سمجھا رہے ہیں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہو رہی ہے اگر بیوی بھی ایسی مل جائے تو اسے برداشت کر لو۔ اور اگر سیدھی کرو گے تو توڑ دو گے یعنی طلاق کی نوبت آ جائے.... دو خاندان تباہ ہو جائیں گے خاندان میں آگ لگ جائے گی... چھوٹے چھوٹے بچے روئیں گے کہ میرے ابو کو کیا ہو گیا کہ میری امی کو طلاق دے دی اور اگر تم نے گذارہ کیا تو گذر جائے گی اور اس میں سے جو اولاد پیدا ہو گی ان میں اگر کوئی عالم.... حافظ قاری ہو گیا تو قیامت کے دن ان شاء اللہ جنت بھی پاؤ گے.... دنیا تو مزے دار گذرے گی ہی جنت بھی پا جاؤ گے....(مواعظ درد محبت)

احکام شریعت میں رائے زنی

ایک مسئلہ فرائض کا میرے پاس آیا اس میں ایک بیوی ایک بیٹی ایک عصبہ تھا مسئلہ کا جواب سن کر بیوی اور بیٹی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (توبہ توبہ) یہ عصبہ کہاں شاخ لگا دی ان کی رائے یہ تھی کہ عصبہ نہ ہونا چاہیے... میں نے ان سے پوچھا کہ اگر تم خود عصبہ ہوتیں اس وقت کیا رائے دو.... اس وقت تو یہ کہنے لگیں کہ سبحان اللہ شریعت میں کیا عدل اور حق رسانی ہے کہ دور دور کے رشتوں کی بھی رعایت رکھی ہے....(احسان عبرت)

کتاب اور شخصیت... دونوں کی ضرورت

فقط کتاب ہوگی تو تکبر پیدا ہوگا... اور فقط شخصیت کی پیروی ہوگی... تو ذلت نفس پیدا ہوگی... اور کتاب اور شخصیت دونوں کو ملا دو... تو وقار کے ساتھ تواضع للہ پیدا ہو جائے گی... تو نہ کبر باقی رہے گا نہ ذلت نفس باقی رہے گی امت مسلمہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال لیں... ایک طرف تو اہل اللہ کا دامن پکڑا... اور دوسری طرف کتاب اللہ اور سنت کا دامن پکڑا... دونوں چیزوں کو ملا کر چلتے ہیں... تو وقار بھی ہے خودداری بھی ہے... اور تواضع للہ بھی ہے.....(خطبات حکیم الاسلام)

تعلیم ذکر میں شیخ کی ضرورت

یوں تو قرآن پاک میں ہر وقت ذکر کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے "فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم"... اللہ کا ذکر کھڑے... بیٹھے... لیٹے کرتے رہو لیکن شیخ ذکر ایک خاص ہیئت کذائیہ کے ساتھ تعلیم کرتا ہے... ایک خاص مقدار سے تعلیم کرتا ہے... پھر مقدار کا بھی اندازہ کر کے تعلیم کرتا ہے... فرصت اور طاقت اور ہمت دیکھ کر شیخ ذکر کی تعلیم کرتا ہے... پھر وقت کی بھی تعیین کرتا ہے کسی کے لیے کوئی وقت مناسب ہے کسی کے لیے کوئی وقت مناسب ہے... یہ خانقاہ کی تعلیم و تربیت ہے... اور سب شریعت کے حدود کی باتیں ہیں.....(خطبات مسیح الامت)

اہل اللہ کے وسیلہ سے دعاء کرنا جائز ہے

حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ نے حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب ارشاد نقل فرمایا وہ یہ کہ بعض اہل ظاہر کو یہ اشکال ہوا کہ... دعا میں اللہ والوں کا واسطہ دینا جائز ہے یا نہیں... حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اعمال صالحہ کا واسطہ دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اللہ والوں کا واسطہ دینا در اصل ان کی محبت قلبی کا واسطہ ہے۔ اور محبت قلبی وہ عمل صالح ہے جو عمل جوارح سے بھی افضل ہے.....(مجالس ابرار)

وقت کے چند غیر مسلم قدردان

نپولین اس اہم موقع پر جو ہر لڑائی میں رونما ہوتا ہے بہت زور دیا کرتا تھا اور اس سے فائدہ اٹھا کر میدان مار لیا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ اہل آسٹریا کو میں نے اس طرح فتح کیا کہ انہیں پانچ منٹ کی قدر و قیمت معلوم نہ تھی... جن چھوٹی باتوں سے خود نپولین کو "واٹرلو" کے میدان میں شکست ہوئی ان میں سب سے نمایاں بات یہ تھی کہ اس کمبخت صبح کو نپولین اور اس کے جرنیل "گروشی" نے چند بیش قیمت لمحات ضائع کرا دیے تھے۔ "بلوشر" میدان جنگ میں وقت پر پہنچ گیا اور گروشی وقت سے چند منٹ بعد پہنچا... بس چند لمحات نپولین کو سینٹ ہیلینا بھیجنے والے اور کروڑوں انسانوں کی قسمت میں دن رات کی تبدیلی پیدا کرنے والے ثابت ہوئے...

فرینکلن نہایت محنتی... انتھک کام کرنے والا... اوقات کا بے حد پابند تھا... وہ زندگی کا ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرتا تھا... کھانے اور سونے کے لیے جو کم سے کم وقت دیا جا سکتا تھا... دیتا تھا... جب وہ بچہ تھا تو ایک مرتبہ اپنے والد کو کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ ہر ایک پیالے پر خدا سے برکت کی دعا مانگ رہے تھے... فرینکلن نے گھبرا کر اپنے والد سے پوچھا "آپ برکت کی دعا تمام پیالوں پر ایک ہی دم ہمیشہ کے لیے کیوں نہیں مانگ لیتے... اس طرح بہت سا وقت بچ جائے گا...." اس نے اپنی سب سے اونچی تصنیف جہاز میں سفر کرتے ہوئے لکھی تھی...

واشنگٹن کے سیکرٹری نے ایک مرتبہ چند منٹ دیر سے آنے کا یہ عذر پیش کیا کہ اس کی گھڑی پیچھے تھی... واشنگٹن نے اس سے کہا "یا تم اپنی گھڑی بدل لو ورنہ مجھے اپنا سیکرٹری بدلنا پڑے گا...."

ہوریس گریلے نے اپنے نوکروں کو حکم دے رکھا تھا کہ یا تو کچھ کام کرتے رہا کریں... وہ جاگنے والے بیکاروں پر سونے والوں کو ترجیح دیتا تھا۔

سر والٹر سکاٹ نے ایک شخص کو نصیحت کی... اس نے کہا "ہوشیار رہو اپنے دل میں کوئی ایسی رغبت پیدا نہ ہونے دو جو تمہیں وقت رائیگاں کرنے والا بنا دے جو کچھ کرنا ہو اسے فی الفور کرو... کام کے بعد آرام کی خواہش دل میں آنے دو"

فیثا غورث سے پوچھا گیا کہ "وقت کیا ہے؟" اس نے جواب دیا کہ "وقت اس دنیا کی روح ہے..." (وقت کی اہمیت)

علماء وطلبہ کیلئے حرز جان

میں نے چند ایسے علماء دیکھے جنہوں نے اپنی نوعمری اور اپنے شباب کی بہار طلب علم کے مشغلہ میں گزاری... جہالت اور اس کی پستی سے نفرت اور علم اور اس کی فضیلت کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیفوں پر صبر کیا اور ہر طرح کی راحتوں کو ترک کر دیا تھا.... پھر جب انہیں علم کا اتنا حصہ مل گیا جس نے انہیں دنیاداروں کی سطح سے بلند کر دیا اور صرف دنیاوی معلومات رکھنے والوں سے اونچا کر دیا اور اس کے ساتھ ان کی معاشی حالت بھی تنگ ہو گئی یا دولتیں کم ہو گئیں جن کو وہ اپنے لیے اختیار کرتے تو انہوں نے پست رتبہ اور کم درجہ لوگوں (امراء) سے یہ سب چیزیں حاصل کرنے کے لیے شہروں کا سفر کرنا شروع کر دیا اور پست رتبہ اور پست طبیعت رشوت خور حکام وغیرہ کے سامنے جھکنے لگے....

ایک مرتبہ ایسے ہی ایک صاحب کو میں نے مخاطب کیا اور کہا کہ

"تمہارا برا ہو! جہالت سے تمہاری وہ نفرت کہاں ہے جس کی وجہ سے تم رات رات بھر جاگتے ہو... دن بھر پیاسے رہتے ہو؟ اب جبکہ تمہیں بلندی حاصل ہو گئی ہے اور اپنے علم سے نفع اٹھانے کا وقت آ گیا ہے تو اب "اسفل السافلین" سب سے نچلے طبقہ میں چلے گئے؟ کیا تمہارے پاس اس غیرت کا کوئی ذرہ نہیں رہ گیا جس کے ذریعے تم کمینوں کے مقام سے اونچے ہوئے ہو؟ کیا تمہارے پاس اتنا علم بھی نہیں رہ گیا جو تمہیں خواہشات کے مقام سے ہٹا لے جائے؟ کیا تمہیں علم سے ایسی قوت نہیں حاصل ہو سکی جو نفس کی لگام پکڑ کر سے برائیوں کی چراگاہ سے کھینچ لے؟

ایسے یہ واضح ہو چکا ہے کہ تمہارا جو گمان تھا اور مشقتیں برداشت کیں سب دنیا کے حصول کے لیے تھا...."

"پھر میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے عمل سے یہ دعویٰ کرتے ہو کہ جو کچھ بھی دنیا تم حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اس سے تمہاری نیت طلب علم میں مشقات اور [illegible] ہے لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم (امراء کا تملق نہ کرتے بلکہ) کسی قسم کا کسب معاش اختیار کرتے جس کے ذریعے دنیاداروں سے مستغنی ہو جاتے تو یہ صورت علم میں اضافے کی کوشش سے بہتر اور افضل ہوتی کیونکہ تم کو تمہیں اس چیز کی معرفت ہو جاتے جس نے تمہارے دین

صبر و شکر

عبدیت کا اظہار شکر نعمت ہے۔ اور شکر نعمت واجب ہے اور ناگوار حالات میں صبر واجب ہے۔ یہ دونوں مقام قرب ہیں۔

اپنے موجودہ حالات پر قناعت کر کے ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ اپنی ضروریات زندگی، اپنے ماحول، اپنے اہل و عیال پر ہر وقت نظر رکھے اور سمجھے کہ جو بھی موجودہ حالت ہے۔۔ ان میں سب سے بڑی نعمت تو سلامتی ایمان و دین اسلام پر ہونا ہے جو بغیر کسی استحقاق کے اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے پھر اپنے وجود کی نعمتوں پر نظر کرے۔۔ اپنے دوستوں کی راحتوں پر نظر ڈالے۔ اپنے اہل و عیال کی عافیت کو دیکھے۔ دوسروں سے اپنے تعلقات کی خوشگواری کا اندازہ کرے اور پھر دلوں کی گہرائیوں کے ساتھ ان انعامات الٰہیہ پر شکر ادا کرے۔ اس کے علاوہ جو بھی موجودہ حالت ہے اگر غور کرے تو لاکھوں مخلوق خدا اس سے محروم ہیں۔ اس حالت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر شکر ادا کرے۔ اسی طرح ہر ایک چیز پر قدر کے ساتھ نظر ڈالنے کی عادت ڈالے۔۔۔ یہ کیمیا کا نسخہ ہے اس پر عمل کر کے دیکھا جائے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تم ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے۔ تو ہم ان نعمتوں میں ضرور اضافہ، برکت اور ترقی عطا فرمائیں گے۔۔

شکر کرنے والا آدمی کبھی محتاج نہیں۔ شکر کے اندر اخلاص اور صدق بھرا ہوا ہوتا ہے جس چیز سے جس کو راحت پہنچ جائے شکر ادا کرے اس سے برتاؤ میں حسن پیدا ہوگا اور زندگی مسکن بن جائے گی۔ (ارشادات عارفی)

زریں جملہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی انگوٹھی پر یہ قول نقش کرایا ہوا تھا کہ "قل الخیر والا فاصمت" (نیک بات کہو ورنہ خاموش رہو)۔۔ (ارشادات مفتی اعظم)

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ہشام کی گفتگو

مشہور اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک اپنے زمانہ خلافت میں ایک سال حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ آیا.... حرم مکی میں اپنے قاصد سے کہا کہ حاجیوں میں اگر کوئی صحابی رسول ہوں تو انہیں لے آؤ؟

میں چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں.... لوگوں نے کہا امیر المومنین! دور صحابہ ختم ہو چکا ہے اس وقت یہاں کوئی صحابی موجود نہیں ہیں.. کہا.... پھر کسی تابعی کو زحمت دو..

چنانچہ امام طاؤس بن کیسان لائے گئے.... جو حاجیوں کے ہجوم میں ایک جانب مشغول عبادت تھے... جب یہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے پاس آئے تو اس کے فرش کے قریب اپنے جوتے اتار کر رکھ دیئے اور بے تکلفی سادگی کے ساتھ بغیر کسی شاہی القاب صرف نام سے کہ السلام علیکم یا ہشام بن عبدالملک کہا اور پاس بیٹھ گئے....

ہشام کو ان کا یہ طرز عمل ناگوار گزرا کہ سلام میں نہ امیر المومنین کہا نہ نام میں کنیت شامل کی اور بغیر اجازت پاس بیٹھ گئے.... اور سب سے زیادہ بے ادبی یہ کی کہ اپنے جوتے شاہی فرش پر ایک جانب رکھ دیئے.... اس غیر شاہی آداب و اکرام پر ہشام بن عبدالملک کچھ دیر غضبناک رہا پھر اس طرح بول پڑا!..

اے طاؤس تم نے امیر المومنین کا اکرام نہیں کیا اور نہ شاہی آداب بجا لائے..

عام انسانوں کی طرح سلام کیا اور بغیر اجازت بیٹھ گئے....

امام طاؤس نے نہایت سکون اور وقار سے جواب دیا....

جوتے میں نے شاہی فرش کے ایک جانب رکھ دیئے یہ کوئی گستاخی نہیں کی میں تو ہر روز پانچ مرتبہ حرم شریف حاضری دیتا ہوں اور اپنے جوتے اسی حرم پاک کے ایک جانب رکھ دیا کرتا ہوں.... اس عمل پر نہ کبھی رب العزت ناراض ہوا اور نہ مجھ پر گرفت کی..

آپ کا یہ کہنا کہ میں نے آپ کو امیر المومنین کے لقب کے ساتھ سلام نہیں کیا....

یہ اس لئے کہ تمام مسلمان آپ کی خلافت سے متفق نہیں ہیں پھر میں آپ کو "امیر المومنین" کیسے کہہ سکتا ہوں..

تیسری بات یہ کہ میں نے آپ کو آپ کے نام سے خطاب کیا ہے....

یہ کوئی گستاخی نہیں.... اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ رسولوں کا نام ہی لے کر خطاب کیا ہے....

یاداؤد... یا موسیٰ... یا یحییٰ... یا زکریا... یا عیسیٰ (علیہم السلام)

البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دشمنوں اور گستاخوں کو کنیت سے پکارا ہے....

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ (الآیۃ)

رہا آپ کا یہ اعتراض کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر بیٹھ گیا.. تو....

میں نے امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے سنا ہے فرماتے ہیں

"اگر دنیا میں کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھ لو جو خود تو بیٹھا ہوا ہے اس کے اطراف لوگ ادب سے کھڑے ہیں...."

اے خلیفہ میں نہیں چاہتا کہ آپ اہل نار میں شامل ہوں.... اس لئے میں بیٹھ گیا...

ہشام بن عبدالملک اس وضاحت پر شرمندہ ہوا چند لمحات گزرنے بھی نہ پائے کہنے لگا یا ابا عبدالرحمٰن (طاؤس) جزاک اللہ خیراً آپ مزید نصیحت کیجئے میں آپ کی نصیحت کا محتاج ہوں....

امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سنو! میں نے امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے فرماتے تھے: "جہنم کی ایک وادی میں موٹے موٹے لمبے ستون جیسے سانپ اور خچر جیسے بچھو ہیں.... یہ درندے دنیا کے ان حاکموں کو کاٹیں گے اور ڈسیں گے جو اپنی رعایا میں انصاف نہیں کرتے تھے...."

یہ کہہ کر امام طاؤس بن کیسان اٹھ کھڑے ہوئے اور خلیفہ کو سلام کر کے رخصت ہو گئے

خلیفہ ہشام بن عبدالملک کو زندگی میں پہلی مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا کہ اہل اللہ ما سوا اللہ کیسے بے خوف و بے طمع ہوا کرتے ہیں نہ انہیں مال و دولت کی خواہش نہ حکومت و امارت کا خوف بلکہ حق کا اظہار ان کا دین و مذہب ہوا کرتا ہے.... الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

نجات کا راستہ

قرآن کریم کا کہنا ہے کہ تم اپنے ایمان کو مضبوط کرو۔ ایمان کو تعصبات میں ڈال نہ دو۔ نہ شخصیتوں کے تعصبات کو۔ نہ رنگ و بو کے تعصبات کو۔ نہ زمین کے ٹکڑوں کے تعصبات کو۔ اور نہ وطن اور قوم کے تعصبات کو۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ ایک نبی کی بات کو مانو۔ کہ اس دور میں صرف انہی کے ماننے میں نجات منحصر ہے جس کا دور اور زمانہ ہوگا۔۔۔ اسی کے ماننے پر نجات موقوف ہوگی۔۔۔۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ذاکر حقیقی

ذکر مقصود یہی نہیں ہے کہ۔۔۔ صرف زبان پر کلمہ شریف اور درود شریف اور تسبیحات ہوں۔۔ بلکہ جو شخص جس وقت حکم الٰہی کے تحت مطیع بن کر کام کر رہا ہے۔ تو وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی یاد ذہن میں رکھتا ہوا۔ اس کے مطابق عمل کر رہا ہے اس لیے ذاکر ہے۔ اگرچہ زبان پر ذکر نہیں ہے۔ ہاں تو تھوڑی دیر کے لیے اس وقت دل میں اللہ کی یاد بھی نہیں ہے۔ لیکن جو کام کر رہا ہے اس میں اللہ کے حکم کے تحت ہو کر کام کر رہا ہے۔ تو ذاکر ہے بیوی کے پاس بحکم الٰہی جا رہا ہے۔ وہ بھی ذاکر ہے گو اس وقت زبان پر ذکر نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر اطاعت کاملہ کرنے والا ذاکر ہے اصل چیز اطاعت ہے۔۔۔۔ (خطبات حکیم الاسلام)

وعظ سے نفع کا گُر

حضرت مولانا شاہ مظفر حسین صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ۔ آپ کے وعظ سے بہت نفع کیوں ہوتا ہے۔ فرمایا کہ میری نیت یہ ہوتی ہے۔ کہ یا اللہ میرے یہ سامعین مجھ سے بھی افضل ہو جائیں۔۔۔ (مجالس ابرار)

انتخاب شغل

جب دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا وقت ہو اور دونوں جائز ہوں تو جس بات کی طرف طبیعت منشرح ہو۔ اس کو اختیار کر لیا جائے۔۔ (ملفوظات حکیم الامت)

بیوی کا پیار والا نام رکھنا سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہت ہی محبت کیساتھ پیش آتے تھے.... چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم میں سے اپنے اہل خانہ کیلئے سب سے بہتر ہوں''....

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اس وقت سیدہ عائشہؓ پیالے میں پانی پی رہی تھیں.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے فرمایا.... حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچادینا.... ان کا نام تو عائشہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو محبت کی وجہ سے حمیرا فرماتے تھے.... اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کا محبت میں کوئی ایسا نام رکھے جو اسے بھی پسند ہو اور اسے بھی پسند ہو.... ایسا نام محبت کی علامت ہوتا ہے اور جب اس نام سے بندہ اپنی بیوی کو پکارتا ہے تو بیوی قرب محسوس کرتی ہے یہ سنت ہے....

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرمایا کہ حمیرا! میرے لئے بھی کچھ پانی بچادینا تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی پیا اور کچھ پانی بچادیا.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے پیالہ حاضر خدمت کر دیا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ ہاتھ میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے لگے تو آپ رک گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا ''حمیرا! تو نے کہاں سے لب لگا کر پانی پیا تھا؟ کس جگہ سے منہ لگا کر پانی پیا تھا؟'' انہوں نے نشاندہی کی کہ میں نے یہاں سے پانی پیا تھا.... حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اپنے مبارک لب اسی جگہ پر لگا کر پانی نوش فرمایا.... خاوند اپنی بیوی کو ایسی محبت دے گا تو وہ کیوں کر گھر آباد نہیں کرے گی....

اب سوچئے کہ رحمۃ للعالمین تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے.... آپ سید الاولین والآخرین ہیں.... اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ کا بچا ہوا پانی پیا.... ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچا ہوا پانی وہ پیتیں.... مگر یہ سب کچھ محبت کی وجہ سے تھا.... (اصلاحی نصیحت)

رفتار وقت کا شعور اور احساس

وقت ایک قطرہ ہے حیات کائنات کا... ایک قطرہ جو ازل سے ابد تک مسلسل بہا جا رہا ہے تاہم اس کے بہاؤ کا معاملہ عجیب تر اس لیے ہے کہ اس کی رفتار تیز سے تیز تر ہونے کے باوجود زندگی کا وجدان اس تیزی کے احساس سے محروم رہتا ہے...

زندگی عام معمول پر ہو تو رفتار وقت کا احساس نہیں ہوتا جب کوئی نیا حادثہ زندگی کے پرسکون دریا پر شورش پیدا کر دے تب وقت کی رفتار کا کچھ اندازہ ہونے لگتا ہے... اس فرق کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ نے اگر خوشی و مسرت کا پیغام دیا ہے تو دن گھنٹوں اور گھنٹے منٹوں کے حساب سے گزرتا محسوس ہوتے ہیں... اس کے برخلاف وہ حادثہ اگر غم و تکلیف کی نوعیت کا ہو تو وقت کی رفتار بہت سست رو معلوم ہوتی ہے... کہا گیا ہے:

تمتع بایام السرور فانہا قصار و ایام الہموم طوال

"خوشی کے ایام سے فائدہ اٹھائیے کیونکہ وہ بڑے مختصر اور ایام غم بڑے طویل ہوتے ہیں..."

کسی معمر شخص سے وفات کے وقت دریافت کیا گیا کہ دنیا کی زندگی کیسی گزری؟ کہنے لگا: "زندگی مجھے دو دروازوں کے درمیان کا مختصر سا وقفہ معلوم ہوئی... ایک سے ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ جھٹ سے دوسرے سے نکل بھی آیا..."

بہادر شاہ ظفر نے کیا خوب کہا

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن　　دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(وقت ایک عظیم نعمت)

جادو کے اثرات سے حفاظت

وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِينَ ○ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ ([illegible])

ترجمہ: اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور ان کافروں کی جڑ کاٹ دے...

جس کسی کو جادو کا اثر ہو گیا ہو اس کی جگہ ان قرآنی آیات کو کثرت سے پڑھ کر دم کریں...

خلوت کی حفاظت

خلوتوں کی کچھ ایسی تاثیرات ہیں جو جلوت میں ظاہر ہو کر رہتی ہیں....

کتنے مومن بندے خلوتوں میں اللہ کا احترام کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈر کر یا اس کے ثواب کی امید میں اس کی عظمت کے خیال سے خواہشات نفسانی کو چھوڑ دیتے ہیں پھر وہ اپنے اس فعل سے ایسے ہو جاتے جیسے عود ہندی کو انگیٹھی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو پھوٹ رہی ہو جسے سارے لوگ سونگھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آ رہی ہے...

خواہشات کو چھوڑنے میں جس قدر مجاہدہ کرے گا اتنی ہی اس کی محبت قوی ہوگی اور جس قدر اپنی مرغوب چیزیں چھوڑے گا اسی قدر اس کی خوشبو بڑھے گی اور جیسے عود مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے ویسے ہی اس شخص کے بھی مختلف احوال ہوتے ہیں....

چنانچہ تم دیکھو گے کہ مخلوق ایسے شخص کی تعظیم کرتی ہے... لوگوں کی زبانیں اس کی مدح کرتی ہیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آخر وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں اور حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے.... پھر اس مدح و توصیف کا سلسلہ ایک اندازے کے مطابق مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے... لہٰذا کچھ لوگوں کا تو ایک طویل مدت تک ذکر خیر کیا جاتا ہے پھر وہ بھلا دیے جاتے ہیں اور کچھ لوگ تقریباً ایک صدی یاد کیے جاتے ہیں پھر ان کا تذکرہ اور شعور پوشیدہ ہو جاتا ہے البتہ کچھ ایسے نامور بھی ہیں جن کا ذکر ہمیشہ باقی رہتا ہے...

اس کے برعکس جو شخص مخلوق سے ڈرا اور اپنی خلوتوں میں حق تعالیٰ کا احترام نہیں ملحوظ رکھا تو اس سے اس کے گناہوں کے بقدر بدبو پھوٹتی ہے جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں.. چنانچہ اگر غلطیاں کم ہوتی ہیں تو زبانوں پر ذکر خیر کم ہوتا ہے البتہ تعظیم باقی رہتی ہے اور اگر زیادہ ہوتی ہیں تو کم از کم یہ معاملہ ہوتا ہے کہ لوگ سکوت کرتے ہیں یعنی نہ مدح کرتے ہیں نہ مذمت....

بہت سے خلوت کے گنہگار ایسے ہیں جن کی بدبختی کا سبب دنیا و آخرت کی شقاوت اور محرومی ہے... گویا ان سے کہہ دیا گیا ہے کہ جس چیز کو تم اختیار کیے ہوئے ہو اسی میں پڑے رہو... لہٰذا وہ ہمیشہ کی خبط میں رہتے ہیں....

پس اے میرے بھائیو! ان گناہوں پر نظر ڈالو جن کو تم اختیار کیے ہوئے ہو اور جن کی وجہ سے پھسلے ہوئے ہو.... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "ما تنہا بندہ خلوت میں اللہ کی نافرمانی کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنین کے دلوں میں اس کا اس طرح بغض ڈال دیتے ہیں کہ اسے احساس بھی نہیں ہو پاتا....."

جو کچھ میں نے عرض کیا اسے غور سے دیکھو اور جو کچھ ذکر کیا ہے اسے خوب سمجھو اپنی خلوتوں اور عہدوں کو ضائع نہ کرو... اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور اچھا بدلہ حسن اخلاص کے بقدر ملے گا۔" (مجالس جوزیہ)

حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ

غزوات: حضرت رافعؓ کی اسلامی زندگی کے دور میں صرف دو لڑائیاں پیش آئیں یعنی بدر اور احد بدر میں ان کی شرکت مشکوک ہے... ابن اسحاق نے ان کو اصحاب بدر میں شمار نہیں کیا اور موسیٰ بن عقبہ نے امام ابن شہاب زہری سے نقل کیا کہ وہ شریک تھے.... "مجھے یہ خوش نہیں آتا کہ عقبہ کے مقابلہ میں بدر میں شریک ہوتا"۔ اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شریک بدر نہ تھے...

شہادت: شوال ۳ھ میں غزوۂ احد میں شہادت پائی.... (سیر صحابہؓ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

صبر کی اقسام

صبر کی تین اقسام ہیں: ۱۔ صبر علی طاعۃ اللہ ۲۔ صبر عن معصیۃ اللہ ۳۔ صبر علی اقدار اللہ المولمۃ

صبر کی اہمیت اور اس کی منزل

بہتر منازل میں سے صبر کی منزل ہے اچھے اخلاق میں سے اخلاق والا صبر بہتر ہے بہتر اہل خانہ میں سے وہ ہے جو صبر کرنے والے ہوں صبر جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے.... صبر سبب ہے جنت میں داخل ہونے کیلئے اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں جنت کو ڈھانپ دیا گیا ہے مشقتوں کے ساتھ اور جہنم کو ڈھانپ دیا گیا ہے شہوات کے ساتھ ... کیسے جنت میں داخل ہو سکتا ہے مشقتوں پر صبر کیے بغیر اور کیسے اپنے نفس کو آگ سے بچایا جا سکتا ہے شہوات پر صبر کیے بغیر (اعمال دل)

جہالت کی علامت

کہتے ہیں کہ کسی شخص کی جہالت اس سے پہچانی جاتی ہے کہ وہ حیوانات کو گالی گلوچ کرتا ہے اور کوستا ہے کیونکہ جانور کیا جانے کہ اسے کچھ کہا جا رہا ہے یا بلایا جا رہا ہے.... ایسے میں انہیں برا بھلا کہنا گالی گلوچ کرنا نری جہالت ہے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہوا کو لعنت کر رہا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے جو اس لائق نہیں تو لعنت خود اسی شخص پر لوٹ آتی ہے.... (بستان العارفین)

ہر فرد محتسب ہے

ابوالحسین نوری (خلیفہ معتضد باللہ کے زمانے کے بہت بڑے عالم) ایک دفعہ دریا میں سفر کر رہے تھے کشتی میں بہت مٹکے دیکھے.. ملاح سے پوچھا ان میں کیا ہے؟

کہا شراب ہے جو خلیفہ معتضد باللہ نے منگوائی ہے....

ابوالحسین نے لکڑی لے کر ایک ایک مٹکے کو توڑنا شروع کیا.... تمام حاضرین گھبرا گئے کہ دیکھئے کیا غضب ہوتا ہے.... معتضد کو خبر ہوئی تو اس نے ابوالحسین کو پکڑ بلوایا یہ گئے تو معتضد ہاتھ میں گرز لئے بیٹھا تھا ان کو دیکھ کر پوچھا تو کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا محتسب۔ معتضد نے کہا تجھ کو محتسب کس نے مقرر کیا؟

انہوں نے فرمایا جس نے تجھ کو خلیفہ مقرر کیا..

یہ تیسری صدی کے علماء کا حال تھا لیکن پانچویں صدی ہجری میں یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ امام غزالی کو احیاء العلوم میں علمائے سلف کے اسی قسم کے دلیرانہ واقعات بیان کرنے کے بعد لکھنا پڑا.... "لیکن آج کل طمع نے علماء کی زبانیں بند کر دی ہیں اس لئے وہ چپ ہیں اور اگر کچھ کہتے ہیں تو ان کی حالت ان کے قول کے مطابق نہیں ہوتی اس وجہ سے کچھ اثر نہیں ہوتا...." (الغزالی مصنفہ علامہ شبلی نعمانی)

پانچویں صدی میں امام غزالی کو علمائے عصر سے یہ شکایت تھی آج چودھویں صدی میں تو معاملہ حد سے تجاوز کر چکا.... (قابل فراموش واقعات)

ناشکری کے بھیانک نتائج

جب انسان احسانات و انعامات الٰہیہ سے منحرف ہو جاتا ہے تو یہ امر اس کی ہلاکت روحانی و بے ایمانی کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام ظاہری و باطنی نعمتوں کو وہ اپنی ہوس رانی اور نفسانی خواہش کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ یعنی ان نعمتوں کا غیر صحیح و غیر فطری استعمال کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بد اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور آخر کار یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ قلبی استعداد و صلاحیت اور قابلیت معکوس و مسخ ہو جاتی ہے اور فسق و فجور و کفر کے اثرات راسخ ہو جاتے ہیں۔ پھر کوئی اعتراف یا احساس ظاہری و باطنی نعمتوں کا باقی نہیں رہتا۔ جب نعمتوں کا احساس و اعتراف ہی فطرت سے مفقود ہو جاتا ہے تو اب کسی منعم حقیقی کا تخیل و تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ اسی کا نام الحاد ہے۔ (ارشادات درد دل)

روحانی انقلاب

میں تو کہا کرتا ہوں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات پر نظر کی جائے تو آپ کے ہزاروں معجزات ہیں۔ زمین و آسمان کی چیزوں سے الگ معجزے ظاہر ہوئے۔ چاند و سورج سے الگ معجزے ظاہر ہوئے اور دنیا کی ہر چیز پر آپ کے معجزات نمایاں ہوئے۔ لیکن یہ سارے معجزات ایک طرف اور ایک معجزہ ایک طرف وہ یہ ہے کہ یہ بھی حضور کا ایک مستقل معجزہ ہے۔ اس لئے کہ پتھر کو موم بنا دینا اور لوہے کو نرم کر دینا آسان ہے مگر انسان کی روح میں انقلاب پیدا کر دینا بہت مشکل ہے۔ آپ کے ہاں ایک شخص آتا ہے جو کافر بھی ہے مشرک بھی بدعقیدہ بھی اور بدعمل بھی لیکن ایک مجلس مبارک میں شرکت کرتا ہے اور دست مبارک پر بیعت کر کے اس حالت میں واپس ہوتا ہے کہ مسلم بھی ہے عارف بھی ہے کامل بھی ہے زاہد بھی ہے عابد بھی ہے اور متقی بھی ہے۔ ایک دم سے اندر انقلاب پیدا ہو گیا۔ (خطبات نمبر ۱۱ ملاحظہ)

احتساب

کیا کھویا کیا پایا؟ کتنا فائدہ ہوا اور کتنا نقصان؟ اس کے پرکھنے کی کسوٹی احتساب کا عمل ہے... چاہے وہ انفرادی سطح پر ہو یا اجتماعی سطح پر..

وقت کے متعلق ذمہ داری ملی سے گزرنے کے بعد دل میں اگر زندگی کی کچھ اہمیت ہے تو شب و روز ضائع ہونے والے اوقات پر ایک حسرت پیدا ہوتی ہے اور حسرت کے داغ اکثر نشان عبرت ہوتے ہیں یوں کہ اس سے آئندہ وقت کو ضیاع سے بچانے کے لیے عملی جذبہ بیدار ہو جاتا ہے یہ جو بات کی جاتی ہے اور اپنی جگہ درست بھی ہے کہ ماضی پر حسرت اور مافات پر ندامت.... تلافی کا جذبہ اور عملی ولولہ پیدا کرتی ہے تو یہ احساس ضیاع وقت کے زمرے میں نہیں آتا اور وقت کے سلسلے میں احتساب کے اصول سے تلافی مافات کا بھی جذبہ اور عمل کا عزم جواں پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے....(متاع وقت اور کاروان)

دانشمندی کا کام

آخرت کے بارے میں.... عام طور پر لوگوں نے یہ تصور بنا رکھا ہے کہ آخرت کوئی الگ عالم ہے دنیا ترک کرو گے تب جا کے آخرت میں پہنچو گے یہ غلط ہے بلکہ ہماری آخرت اسی دنیا میں چھپی ہوئی ہے اسے نکالنا ہمارا کام ہے ہمیں کھانے پینے کے اور سونے جاگنے کے افعال انہی میں آخرت چھپی ہوئی ہے ان کے ذریعے سے اپنی آخرت نکالو دنیا میں رہ کر اسی میں سے آخرت نکال لینا دانشمند کا کام ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ایمان میں زیادتی اور اس کے اسباب

جب کلمہ کا تقاضا قوی آ جاتا ہے تو... حق تعالیٰ مومنین کے دل میں سکینہ تحمل پیدا فرما دیتے ہیں تا کہ... اس ایمان میں جو اس وقت موجود ہے زیادتی ہو جاوے... معلوم ہوا کہ ایمان میں زیادتی ہوتی ہے.. اس کا طریقہ اس کے اسباب و وسائل و ذرائع دوام طاعت اور کثرت ذکر ہے۔ (خطبات حکیم الامت)

تقدیر کا مقصود

جس نے تقدیر کے فیصلوں کی معرفت حاصل کر لی وہ ان پر ثابت قدم رہ سکتا ہے اور وہ شخص بڑا نادان ہے جس نے ان فیصلوں کے مقابلے کی ٹھان لی کیونکہ فیصلہ کرنے والی ذات کا اس سے مقصود اس کو جھکانا ہوتا ہے لیکن اس نے مقابلہ کی کوشش کی اور بظاہر کامیاب ہو گیا تو اسے جھکنا کہاں پڑا؟؟ اس کی مثال اس طرح سمجھو! کہ ایک فقیر بھوکا ہوتا ہے اور بقدر ہمت صبر کرتا ہے لیکن جب صبر سے عاجز ہو جاتا ہے تو مخلوق سے سوال کے لیے نکلتا ہے حالانکہ اسے اللہ سے حیا آتی ہے کہ (اس کے سامنے) مخلوق سے سوال کرے۔۔۔ اس وقت اگر چہ وہ اپنی اس ضرورت کی وجہ سے معذور ہوتا ہے جس نے اس کو سوال کے لیے مجبور کر دیا لیکن وہ اپنے کو مغلوب الصبر تصور کرتے ہوئے معذرت کرتا اور حیاء کرتا رہتا ہے اور یہی اس سے مقصود بھی ہوتا ہے۔۔۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکلنا نہیں پڑا؟؟ پھر دیکھو کہ بغیر مطعم بن عدی کی امان لیے ہوئے۔۔۔ جو کہ کافر تھے۔۔۔ آپ مکہ واپس نہیں آ سکے۔۔۔

پس پاکیزہ ہے وہ ذات! جس نے سارے امور کو اسباب سے متعلق کیا ہے تاکہ عارف کو ضرورت کے وقت سبب اختیار کرنے کے لیے جھکنا پڑے۔۔۔ (مجالس جوزیہ)

اللہ کے راستے کی شہادت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت کی پھر اس کے بعد آپ نے رومیوں سے جہاد کے لئے جیوش کو بھیجنا شروع کیا۔۔۔ حضرت سلمہ بن ہشام بھی اس لشکر میں شامل ہو گئے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ملک شام کی جانب رواں دواں تھا۔۔۔

☆ حضرت سلمہ بن ہشام ملک شام کی طرف مجاہد بن کر نکلے۔۔۔ شہادت ان کا مقصود تھا۔۔۔ کئی مواقع پر رومیوں سے لڑے جب "مرج الصفر" کے مقام پر لڑائی ہوئی تو سلمہ بڑی شدت سے لڑے اور شہید ہو کر اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا۔۔۔

۱۴ ہجری ماہ محرم میں شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جرنیل ملک شام کی نمناک مٹی میں آسودہ خاک ہوئے۔۔۔ جس نے اپنے خون سے وہاں کی زمین کو سیراب کیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ حضرت سلمہ سے راضی ہوں۔۔۔ اور ان پر اپنے انعامات کی بارش برسائیں اور ہمارا حشر ان کے ساتھ فرمائے۔۔۔ بیشک وہ بڑا کریم اور بردبار ہے۔۔۔ (روشن ستارے)

صبر کا حکم

صبر واجب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے (اصبروا وصابروا)
ہمارے نزدیک صبر کی تفصیل یہ ہے وہ صبر جو واجب ہے اگر انسان اس پر صبر نہ کرے تو گناہگار ہوگا اور وہ صبر جو مستحب ہے وہ واجبات میں واجب ہے محرمات پر صبر کرنا واجب ہے اور مکروہات پر صبر کرنا مستحب ہے.... (المعالم دل)

جب کسی بات کے سچ یا جھوٹ ہونیکا علم ہو

۱..... عقلمند کو چاہئے کہ جب کوئی ایسی حدیث سنے جو کبھی نہیں سنی اور دل کو لگتی ہو تو فوراً اس کی تصدیق و تکذیب نہ کرے..... ممکن ہے سچی ہو تم تکذیب کردو اور ہو سکتا ہے جھوٹی ہو تم تصدیق کر بیٹھو..... البتہ یوں کہو کہ مجھے کبھی یہ حدیث نہیں پہنچی اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں.....

۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور پھر اہل اسلام کیلئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل کتاب کی نہ تصدیق کیا کرو اور نہ تکذیب..... البتہ یوں کہہ دیا کرو ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں..... اور اس پر جو کتاب ہم پر نازل ہوئی..... اور جو ہم سے پہلے نازل ہوئی..... پہلے لوگوں میں سے کسی کو پوچھا گیا کہ اگر کسی شخص سے یہ سوال ہو کہ تو فلاں پیغمبر پر ایمان رکھتا ہے اور نام بھی ایسا ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں سنا..... اب اگر وہ ہاں کہتا ہے تو مشکل اور اگر نہیں کہتا ہے تو مشکل کیونکہ ممکن ہے وہ نبی نہ ہو..... اور یہ اقرار کر بیٹھے اور ہو سکتا ہے وہ نبی ہو اور یہ انکار کر بیٹھے آخر وہ کیا کرے فرمایا یوں کہہ دے کہ اگر نبی ہے تو میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔

۳۔ ابو نصر محمد بن سلام سے جب علم کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو جواب سے انکار فرما دیتے کسی نے عرض کیا کہ اگر اس طرح کا کوئی مشکل مسئلہ ہمیں درپیش آ جائے تو کیا کریں فرمایا یوں کہہ دیا کرو ہم اللہ پر ایمان لائے..... اور ان تمام امور پر جن کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اور اس پر جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جو کچھ آپ نے ارادہ فرمایا..... (بستان العارفین)

قرآن حدیث اور فقہ

فقہ میں مسائل متفرقہ فی القرآن والحدیث کی تبویب کر دی گئی ہے... مثلاً قرآن پاک میں وضو کا ذکر ہے۔ نماز کا ذکر ہے اسی طرح قرآن پاک میں روزہ کا ذکر ہے... حلال و حرام کا ذکر ہے... لیکن ایک جگہ اکٹھا نہیں۔ تو قرآن پاک میں جو متفرق ذکر ہے... ان سب کو ایک جگہ پر اکٹھا ذکر کر دینے کا نام فقہ ہے۔ مثلاً طہارت کے مسائل۔ جو قرآن پاک میں متفرق ذکر تھے وہ ایک جگہ "کتاب الطہارت" کا عنوان قائم کر کے اکٹھا کر دیا۔ نماز کا بیان جو قرآن پاک میں متفرق تھا اس کو فقہاء نے "کتاب الصلوٰۃ" کا عنوان قائم کر کے ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے...

الغرض کتاب اللہ بمنزلہ متن کے ہے... اور حدیث اس کی شرح ہے اور ان دونوں کی تبویب یہ فقہ ہے.... (خطبات مسیح الامت)

اصلاح برائے واعظین

مقرر اور واعظ اپنی نیت درست کر لے کہ۔ میں اپنی اصلاح... اور خدمت دین کیلئے وعظ کہہ رہا ہوں جاہ و شہرت کیلئے نہ کہے...(مجالس ابرار)

فنا کی حقیقت

فنائیت کا مطلب ہے... ترک اعتراض۔ کسی پر اعتراض مت کرو۔ ناگوار امر پر صبر کرو... اور ضبط سے کام لو۔ اس ترک اعتراض کا آخر مقام یہ ہوگا کہ ہر ناگوار امر کو مشیت ایزدی پر محمول کرتے ہوئے۔ ناگواری نہیں ہوگی۔ جو کام بھی ہوگا اور جس طرح بھی ہوگا۔ اس کو منجانب اللہ تصور کرتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ قبول کرو گے... اور یہی مقام فنائیت ہے....(ارشادات عارفی)

معمولات کا ناغہ

کہا اگر تم دوستوں اور احباب کی وجہ سے معمولات کا ناغہ کرو گے۔ تو ایک دن بالکل کورے رہ جاؤ گے...(ارشادات مفتی اعظم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی ازدواجی زندگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی پھر برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا.... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے اور میں گوشت والی ہڈی چباتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھما دیتی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی.... (مسلم)

فائدہ: بیوی نے جس جگہ منہ لگایا ہو خاوند کا اسی جگہ منہ لگا کر پانی پینا... اور جس ہڈی کو اس نے چوسا ہو... خاوند کا اس ہڈی کو چوسنا... یا اس کے برعکس بیوی کا خاوند کی طرح کرنا... اسی طرح کھانا کھانے کے بعد دونوں کا ایک دوسرے کی انگلیاں چاٹ لینا... یہ تمام باتیں میاں اور بیوی کے درمیان محبت کو بڑھانے کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے اجر و ثواب کا باعث بھی ہیں بلکہ اگر میاں صاحب بیوی سے ذرا اپنے انداز محبت کو بڑھاتے ہوئے جان بوجھ کر یہ پوچھ لیں کہ ذرا بتانا کہ آپ نے اس برتن پر کہاں منہ لگایا تھا تاکہ میں بھی اسی جگہ منہ لگا کر پانی پیوں تو ان شاء اللہ لطف دوبالا ہو جائے گا اور محبت بڑھ جائے گی... (پرسکون گھر)

نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ ہے کہ اگر ایک عورت اپنے گھر میں اپنے لئے اور اپنے شوہر کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہے... تو یہ رجعت پسندی اور دقیانوسیت ہے... اور اگر وہی عورت ہوائی جہاز میں ایئر ہوسٹس بن کر سینکڑوں انسانوں کی ہوسناک نگاہوں کا نشانہ بن کر ان کی خدمت کرتی ہے تو اس کا نام آزادی اور جدت پسندی ہے... اگر عورت گھر میں رہ کر اپنے ماں باپ... بہن بھائیوں کے لئے خانہ داری کا انتظام کرے تو یہ قید اور ذلت ہے... لیکن دکانوں پر "سیلز گرل" بن کر اپنی مسکراہٹوں سے گاہکوں کو متوجہ کرے... یا دفاتر میں اپنے افسروں کی ناز برداری کرے... تو یہ "آزادی" اور "اعزاز" ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (پرسکون زندگی)

وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے

وقت زندگی کا جو قیمتی سرمایہ ہے اس لیے اس کی بڑی قدر کرنی چاہیے اس کے لیے ضروری ہے کہ صبح و شام تک زندگی میں جس قدر مشاغل ہیں ان کے لیے نظام الاوقات مرتب کیا جائے تاکہ ہر کام مناسب وقت پر آسانی سے ہو جائے...

حدیث شریف میں آتا ہے:

"فرصت کو غنیمت جانو مصروفیت سے پہلے"

آج اللہ پاک نے ہمیں وقت دیا ہے اور ہم لوگ وقت گزارنے کے لیے فضول قسم کی مصروفیات ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ وقت کٹ جائے جو سچا مسلمان ہوتا ہے وہ نیکی کے کام کر کے اپنے آپ کو تھکاتا ہے اور ہر وقت آخرت کے کاموں میں مصروف دکھائی دیتا ہے...

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میرا جو وقت کھانے پینے میں صرف ہوتا ہے... اس پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ اس وقت میں مطالعہ نہیں کر سکتا..."

ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مصروفیات ایسی ہوتی تھیں کہ وہ اپنے ہر لمحہ سے فائدہ اٹھاتے تھے کہ جو وقت گزر گیا وہ دوبارہ کسی صورت میں نہیں مل سکتا... اس لیے وہ وقت کو سب سے قیمتی متاع سمجھتے تھے... وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو آخرت کا سرمایہ سمجھتے تھے اور اس سے فائدہ اٹھاتے تھے اور کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کرتے رہتے تھے... (وقت ایک عظیم نعمت)

اولاد و رزق کا عمل

وَاتَّقُوا الَّذِيْ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ [illegible]

ترجمہ: اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جن کو تم جانتے ہو، تمہاری مدد کی چوپایوں سے اور بیٹوں سے اور باغوں سے اور چشموں سے۔

نرینہ اولاد کیلئے اور رزق کی برکت کیلئے اس آیت کو کثرت سے پڑھیں... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

عقل کا حق ادا کرو

مباح طریقہ سے دنیاوی لذتوں کے طلب کرنے والے پر کوئی نکیر نہیں کرتا کیونکہ ہر شخص ان کو ترک کر دینے پر قادر نہیں ہو پاتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اس شخص کے لیے آزمائش ہو جاتی ہیں جو ان کا طالب ہو پھر سب کو یا کچھ کو حرام طریقہ سے حاصل کرے... ان کے حصول کی کوشش کرے لیکن اس کی پرواہ نہ کرے کہ کیسے حاصل ہوئیں... یہی وہ فتنہ ہے جس میں عقل اپنے حق سے محروم کر دی گئی ہے اور صاحب عقل اپنی عقل سے کچھ نفع نہیں اٹھا سکا ہے کیونکہ جب بھی اس لذت اور اس کی سزا کو وزن کیا جائے گا تو سزا کا پلہ زور رکھنے گی فنا ہو جانے والی لذت کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا...

ہم نے کتنے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے اپنی خواہشات کو ترجیح دی تو ان کا دین سلب کر لیا گیا... ایسے وقت سمجھدار شخص کو تعجب ہوتا ہے کہ کیسے انہوں نے اس چیز کو ترجیح دی جس کے ساتھ کچھ دن بھی نہ رہ سکے اور ایسی سزا میں مبتلا ہو گئے جو ان سے کبھی جدا نہیں ہوتی... پس عقل کو حق ادا کرنے کے متعلق اللہ سے ڈرو اور سالک کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا قدم کہاں رکھ رہا ہے کیونکہ "بعض جلد باز ہلاکت کے کنویں میں گر پڑے ہیں" اور حیلہ و بیداری کی نگاہ کھلی رکھنی چاہیے کیونکہ تم لوگ جنگ کے ایسے میدان میں ہو جس میں یہ پتہ نہیں کہ تیر کہاں سے آ لگے گا...

اپنی مدد کرو... اپنے خلاف (اپنے دشمن کی) مدد نہ کرنے لگو... (مجالس جوزیہ)

اسلام میں اختصار کا نتیجہ

اختصار کی ایسی مثال ہوگی جیسے شاہی باز اڑ کر ایک بڑھیا کے گھر چلا گیا... بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا... اس کی چونچ دیکھی تو بہت بڑی ہے بہت افسوس کیا کہ ہائے یہ کیسے کھاتا ہوگا۔ قینچی لے کر اس کی چونچ کتر دی۔ پنجے دیکھے تو وہ بھی لمبے لمبے تھے... پنجے کاٹ کر ہائے یہ چلتا کیسے ہوگا پنجے بھی کتر دیے... غرض جو چیزیں اس میں کمال کی تھیں وہ سب اڑا دیں... اسلام میں اگر اختصار کیا جائے گا تو اس باز کی سی حالت ہوگی وہ اسلام ہی کیا رہے گا... (مثالِ عبرت)

معیاری شخصیات کا تا قیامت وجود

کتاب وسنت کا فیصلہ یہ ہے ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ... بعد قیامت تک معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی ... جو زندہ بہ جہ حق و باطل کا ... معیار ثابت ہوتی رہیں گی ... اور جو بھی کتاب وسنت کے الفاظ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی سعی کرے تو ایسی شخصیتیں اپنے اپنے دور کے مناسب حال عنوانوں سے ان کی تاویلات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت کا چہرہ دکھاتی رہیں گی... (خطبات حکیم الاسلام)

کامیابی کا فطری طریقہ

جس کام کے کرنے کا جو طریقہ صحیح ہے ... اس سے کام کیا جائے ... جب ایسا ہوگا تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیاب نہ ہو ... عادۃ اللہ یہی ہے ... کہ جب صحیح طریقے سے کوئی کام کیا جاتا ہے ... تو کامیابی ہو جاتی ہے ... جب دروازہ سے داخل ہوگا تو گھر میں پہنچے گا ... تو ور کہاں پہنچے گا....

اس قاعدہ میں دنیاوی کاروبار ... اور اخروی کام سب داخل ہوگئے ... جس کام کو بھی کرو اس کے کرنے کا صحیح طریقہ سیکھو... کسی بھی کام کے کرنے سے پہلے اس کا صحیح علم حاصل کرو ... جب علم صحیح اس کے حاصل کرنے کا ہوگا ... وہ کام صحیح ... صحیح انجام پاوے گا چاہے ... دنیاوی کام ہو یا اخروی کام ہو.... (تحفۃ صحیح الامت)

نجات کے تین طریقے

ایک حدیث پاک میں نجات کے تین طریقے ارشاد فرمائے گئے ... ۱۔ اپنی زبان کی حفاظت رکھے... ۲....اپنے گھر سے بدون ضرورت شدیدہ نہ نکلے اس کا گھر میں کھپنے دیتے ہوئے کا مفہوم بھی ہے ... ۳. اپنی خطاؤں پر روتا رہے ... حدیث پاک یہ ہے....

"وعن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه لقيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت ما النجاة؟ فقال املك عليك لسانك وليسع بيتك وابك على خطيئتك" (احمد وترمذی از ...)

حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ

غزوہ احد میں جب مسلمانوں کی تھوڑی سی اجتہادی لغزش کی بناء پر جنگ کا پانسہ تبدیل ہوا.. کفار بزعم خود نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے ایک بارگی حملہ آور ہوئے تو چند جان نثار صحابہؓ ایسے بھی تھے جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنے ہوئے تھے جس طرف سے بھی تیر وتلوار کا حملہ ہوتا وہ اپنے جسموں پر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے۔ خاص طور پر حضرت شماس رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو کردار ادا کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے ہوئے جس انداز سے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی وہ رہتی دنیا تک کے جوانوں کے لئے بہت اہم سبق ہے....

جس وقت غزوہ احد میں چاروں اطراف سے کفار تیر وسنان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور تھے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرف بھی (دائیں.... بائیں) نظر فرماتے.... انہیں حضرت شماس ہی نظر آتے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر رہے ہیں اور اپنی جان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ زخم پر زخم کھاتے کھاتے نڈھال ہو گئے.. جان میں معمولی رمق باقی رہی.. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جائے گئے.. جہاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی تیمارداری کرتی رہیں... مگر ان کی قربانی اللہ رب العزت کے ہاں قبول ہو چکی تھی... اس کا انعام ابھی فوری ملنے والا تھا چنانچہ مدینہ میں بغیر کچھ کھائے پیئے شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احد کے شہداء کے ساتھ انہی خون آلود کپڑوں میں دفنایا....

کسی انسان کی خوش قسمتی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود گواہی دیں کہ فلاں نے میری خاطر جان دی... حضرت شماس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "ما وجدت لشماس شبها الا الجنة" کہ شماس کے لئے سوائے ڈھال کے اور کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔

اور یہ حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کا دین کی خاطر پہلا کارنامہ تھا جو اس سے

پہلے نہ صرف وہ غزوۂ بدر میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھاتے رہے بلکہ اس سے پہلے انہوں نے ایمان قبول کر کے اپنے آپ کو کفار و منافقین کی اذیت کا نشانہ بنالیا کیونکہ جس وقت وہ مسلمان ہوئے تھے اس وقت مسلمان ہونا بھی بڑی ہمت و جرات کی بات تھی....

اور آخر میں جنت کی طرف جانے والوں کے قافلے میں شریک ہو کر دائمی راحت پا گئے..

رضی اللہ عنہ وارضاہ.... (ضرب مومن) (روشن ستارے) (شہدائے اسلام)

صبر کی انواع اور اقسام

صبر کی دو نوع ہیں... ۱... صبر بدنی... ۲... صبر نفسی..

ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں ۱... اختیاری ۲... اضطراری.. گویا کل چار اقسام ہو گئیں..

۱... بدنی اختیاری.. ۲... بدنی اضطراری.. ۳... نفسی اختیاری... ۴... نفسی اضطراری..

بدنی اختیاری... اعمال شاقہ کا کرنا....

بدنی اضطراری... کسی کے مارنے پر صبر کرنا....

نفسی اختیاری... جس چیز کو شریعت مستحسن نہ سمجھے اس سے اپنے نفس کو روکنا....

نفسی اضطراری... اپنے نفس پر صبر کرنا اپنے محبوب کے گم ہو جانے کی وجہ سے اس طور پر کہ اگر صبر نہ کرتا تو جزع فزع کرتا، گریبان پھاڑتا، چہرہ پیٹتا لیکن صبر کر کے کوئی کام نہیں کیا... [illegible]

ہدیہ قبول کرنے کی شرط

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے.... بعض فرماتے ہیں کہ سلطان کا ہدیہ یا تحفہ وغیرہ قبول کرنا جائز ہے.... جب تک کہ اسکے متعلق مال حرام میں سے ہونے کا یقین نہ ہو اور بعض حضرات بالکل منع فرماتے ہیں. (بستان العارفین)

شوگر کا علاج

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ
مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (۸۰)

جس کو شوگر کی بیماری ہو وہ اس دعا کو ۳ مرتبہ روزانہ پڑھے . ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا .

امام طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ سے حجاج بن یوسف کی ملاقات

امام طاؤس بن کیسان کہتے ہیں ایک سال میں مکۃ المکرمہ میں مقیم تھا... مشہور زمانہ امیر حجاج بن یوسف حج ادا کرنے مکۃ المکرمہ آیا اور حرم شریف میں بیٹھ کر اپنے کارندے کو یہ پیام دیکر میرے ہاں روانہ کیا کہ امیر المومنین حجاج بن یوسف آپ کو طلب کرتے ہیں....

میں نے اس کی طلبی قبول کی اور اسکے پاس آ گیا.... حجاج نے میرا اکرام کیا اور اپنے قریب بٹھا لیا اور ایک شاہی تکیہ بھی پیش کیا تا کہ میں اس کا سہارا لوں پھر اس نے چند مسائل دریافت کئے جس کو جاننا چاہتا تھا....

اس درمیان ایک حاجی لبیک اللھم لبیک کہتا ہوا قریب سے گزرا جس کی آواز میں کچھ ایسا ارتعاش وسوز تھا کہ سننے والوں کے دل کھنچے جا رہے تھے....

حجاج نے اپنے آدمی سے کہہ ذرا اس حاجی کو لے آؤ؟

جب وہ آیا تو پوچھا تم کون ہو؟

حاجی نے کہا.... میں ایک مسلمان ہوں....

حجاج نے کہا میرا یہ مطلب نہیں میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو لیکن یہ بتاؤ تم کس ملک کے ہو؟

حاجی نے کہا.... ملک یمن کا باشندہ ہوں....

حجاج نے جب یہ سنا تو پوچھا تمہارے ملک کے حاکم کا کیا حال ہے؟

(ملک یمن کا یہ حاکم حجاج بن یوسف کا چھوٹا بھائی محمد بن یوسف تھا جس کو حجاج نے حاکم یمن بنایا تھا)

حاجی نے کہا.... وہ تر و تازہ.... فربہ.... جسم.... خوش لباس نوجوان آدمی ہے....

حجاج نے کہا.... میرا سوال اس کی صحت کے بارے میں نہیں ہے میں اس کے عادات و اطوار معلوم کرنا چاہتا ہوں؟

حاجی نے کہا.... وہ نہایت ظلم و زیادتی کرنے والا.... بندۂ نفس.... اپنے خالق کا ناشکرا فسق و فجور کا شیدا انسان ہے.... اس کو اپنی رعایا سے کیا تعلق اپنا عیش و طرب ہی مقصود ہے....

حجاج اپنے ہم نشینوں اور حاجیوں کے ہجوم میں حرم شریف کے اندر اپنے بھائی کا یہ

تو وہ تذکرہ سن کر سخت نادم ہوا اور اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا....

پھر سنبھل کر کہنے لگا اے شخص تیری یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ تو میری موجودگی میں ہی اعلانیہ اس کی برائی بیان کرے۔ جب کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ میرا عزیز بھائی۔ پسندیدہ شخصیت، باعزت حاکم بھی ہے؟

حاجی نے برجستہ جواب دیا.... وہ آپ کے یہاں اتنا باعزت نہیں جیسا کہ میں اپنے اس رب کے سامنے باعزت ہوں۔۔ جبکہ میں اس کے باعزت گھر کا طواف کر رہا ہوں اور اس کی ندا پر لبیک اللھم لبیک کہہ رہا ہوں اور فریضۂ حج ادا کر رہا ہوں....

یہ گفتگو سن کر حجاج خاموش ہو گیا اور وہ حاجی ہجوم میں داخل ہو گیا....

امام طاؤس بن کیسان کہتے ہیں کہ اس کی یہ حوصلہ مندی اور بے خوفی دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ یہ کوئی غیر معمولی انسان ہے اس کا تعارف لینا چاہیے تیزی سے میں اس کے پیچھے گیا.... دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ تھامے اپنا چہرہ اس کو لگائے یہ کلمات کہہ رہا ہے۔۔

اللھم بک اعوذ و بجنابک الوذ . . .

ترجمہ:.... اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی جناب میں حفاظت بھی....

اس طرح وہ یہ دعا پڑھ کر حاجیوں کے ہجوم میں نظروں سے غائب ہو گیا۔۔ مجھ کو اس کا شدید احساس ہوا کہ اس سے ملاقات نہ ہو سکی اور امید بھی نہ رہی کہ پھر ملاقات ہو گی.... عجیب بات ہے کہ وہ عرفہ کی رات ہجوم میں پھر نظر آیا.... میں اس کے قریب پہنچ گیا وہ دعا میں مشغول تھا.... اس کے یہ کلمات میں نے سنے....

اللہ! اگر آپ میرے حج اور میرے عمرے اور میری بیت اللہ حاضری کو قبول نہ فرمائیں تو میری زحمت و مشقت کے اجر سے مجھ کو محروم نہ فرما....”

یہ کہہ کر وہ شخص پھر ہجوم میں غائب ہو گیا اور میں ہاتھ ملتا رہ گیا۔۔ (تذکرہ تابعین)

غفلت کا علاج

واھدیک الی ربک فتخشی ○ (سورۃ النازعات ۱۹)

جو سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہو یا برے افعال میں پڑ گیا ہو یا اللہ کی طرف سے غافل ہو گیا ہو اس آیت کو روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلائے....

ناقدری نعمت

کس قدر عبرتناک واقعہ ہے... کہ نا عاقبت اندیش... اور نام نہاد مسلمان اپنے دین کی خوبیوں... اور صلاح وفلاح کی ناقدری کرتے ہوئے... کفار ومشرکین کے ظاہری عیش وعشرت کے ساز وسامان کی طرف مائل ہوتے ہیں... لیکن ذرا ان کی اندرونی زندگی کا بھی تو جائزہ لیجئے... کہ امریکہ اور انگلینڈ والوں کی زندگی کیسی ہے؟ ان کی زندگی میں نہ حیا ہے... نہ غیرت... نہ شرافت ہے... نہ انسانیت... ناپاک جانوروں سے بدتر... قابل نفرت زندگی ہے... (ارشادات عارفی)

بواسیر کا علاج

شاہ اسحاق صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ... بڑے بزرگوں میں سے ہیں... آپ کو بواسیر کا مرض تھا... ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ نماز تو پڑھتے ہی ہیں... اگر آپ وتر کی تین رکعات میں... سورہ اذا جاء سے سورہ اخلاص تک... علی الترتیب تینوں رکعتوں میں پڑھ لیا کریں... تو ان شاء اللہ بواسیر کی شکایت نہ ہوگی... (ارشادات مفتی اعظم)

محبت... عظمت... اور متابعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت... عظمت اور متابعت... تینوں کا ہونا ضروری ہے... محض محبت ہو کہ آدمی دعویٰ کرے کہ... عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں... مگر اطاعت نہ کرے تو وہ محبت ناتمام ہے... محبت کی علامت یہ ہے کہ اطاعت کرے... اطاعت دلیل اور دعویٰ محبت ہے... جب دعوائے محبت... کے ساتھ ساتھ دلیل محبت یعنی اطاعت بھی ہو... تو تب کہا جائے گا کہ بے شک یہ محبت ہے... (خطبات حکیم الاسلام)

امر بالمعروف

امر بالمعروف کا مطلب یہ ہے... کہ خیر خواہی کے ساتھ کسی کو بات کہنا... ورنہ اگر خیر خواہی نہ ہو تو کبر ہے... (ارشادات عارفی)

مثالی خواتین کی تین صفات

موجودہ دور میں ہر اقسام خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو.... مرد ہو یا عورت.... اپنے کردار پر مطمئن ہے وہ اپنے کردار کو مثالی کردار اور اپنے عمل کو مثالی عمل اور اپنے آپ کو مثالی مسلمان تصور کرتا ہے.... لیکن کوئی بھی مسلمان اسی وقت ہی مثالی ہو سکتا ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں بھی مثالی ہو صرف اپنے خیال سے یا دو چار افراد کے کہہ دینے سے خود مثالی تصور کرنا بجا نہیں ہے جیسے ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے ایک حجام کی تعریف کر دی کہ اس کو بہت عمدہ حجامت بنانی آتی ہے.... جب حجام کی بیوی کو پتہ چلا کہ بادشاہ نے میرے شوہر کی حجامت پر تعریف کی ہے تو اس کو کوئی خوشی نہ ہوئی وہ کہنے لگی کہ بات تو جب تھی کہ جب دو چار حجام مل کر یہ تعریف کرتے.... اس لئے کہ بادشاہ اس فن سے واقف نہیں اسے کیا معلوم کہ حجامت کیسی ہوتی ہے فن کی باریکی کو تو صاحب فن ہی سمجھ سکتا ہے جیسے کسی مصور نے تصویر بنائی کہ جیسے پرندہ ٹہنی پر بیٹھا ہے اور پھر دیگر مصوروں کو بلوا کر پوچھا کہ میرے فن کی غلطی نکالیں تو کوئی بھی اس کی کمزوری اور غلطی نہ پکڑ سکا سب نے ہی اس کے فن کو سراہا لیکن ایک بوڑھا مصور کہنے لگا کہ اس تصویر میں غلطی یہ ہے کہ ٹہنی جھکی ہوئی نہیں کیونکہ جب پرندہ ٹہنی پر بیٹھتا ہے تو وہ کچھ جھک جاتی ہے بس مثالی مسلمان بھی وہی ہو سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اصولوں پر پورا اترے اس وقت ہم چند ان اوصاف کو ذکر کرنا چاہتے ہیں جو مثالی خواتین میں ہونا ضروری ہیں چنانچہ فرمان خداوندی ہے....

''ان اللذین یرمون المحصنت الغافلات المؤمنت لعنوا فی الدنیا والاخرۃ''

یعنی وہ لوگ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں جو تہمت لگاتے ہیں ایسی عورتوں پر جو پاکباز ہیں اور دنیوی بکھیڑوں سے ناواقف ہیں اور ایمان والیاں ہیں اس آیت میں تین صفات کا ذکر آیا ہے....

1..... عورت کا پاکدامن ہونا یہ صفت اگرچہ مردوں کیلئے بھی ضروری ہے اور عورتوں کیلئے بھی ضروری ہے لیکن مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ صفت عورتوں کیلئے ذکر کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں....

2..... دوسری صفت بیان فرمائی کہ وہ (دنیاوی امور میں) غافل ہوتی ہیں اس سے

ان لوگوں کی بھی تردید ہو جاتی ہے جو عورت کیلئے دنیوی امور میں مہارت اور ترقی اندازی کو ضروری سمجھتے ہیں عورت کو مرد کے شانہ بشانہ چلنے اور کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو خواتین دنیوی دھندوں میں دلچسپی نہیں رکھتیں ان کو برا سمجھتے ہیں، وہ عورتیں بھی غور کریں جو اپنے لئے سیاست.... ملازمت وغیرہ کو ضروری سمجھتی ہیں کیونکہ اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ عورت کا دنیوی امور سے غافل ہونا اچھی بات ہے اور عند اللہ پسندیدہ صفت ہے....

3۔ تیسری صفت ایمان کی ہے.... ایمان تو نیکیوں کی قبولیت کیلئے بنیادی چیز ہے اگر کسی میں ایمان نہیں تو اس کی کوئی بھی نیکی عنداللہ قبول نہیں اس لئے سب سے پہلے مسلمان کا اپنے عقائد کو درست کرنا ضروری ہے چنانچہ عقائد کی تفصیلات دینی کتابوں میں دیکھ لیں چونکہ جیسے کہ بہشتی زیور وغیرہ کہ خدانخواستہ اگر عقیدے میں تھوڑی سی بھی گڑبڑ ہوئی تو نہ نماز کام آئے گی نہ روزہ و حج زکوٰۃ اور دیگر عبادات کام آئیں گی.. خلاصہ یہ کہ مثالی خواتین کیلئے مذکورہ تینوں صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے... ([illegible])

اپنا نظام الاوقات بنایئے

۱۔ مدرسے سے چھٹی کے بعد بجائے گھومنے کے سیدھے گھر جانا چاہیے.. ہاں اگر راستے میں کسی نماز کا وقت ہو جائے اور خدشہ ہو کہ گھر جانے سے جماعت فوت ہو گی تو پہلے جماعت کی نماز مسجد میں ادا کریں پھر گھر روانہ ہو جائیں....

۲۔ گھر میں ہمیشہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں....

۳۔ باآواز بلند سلام کریں....

۴۔ سامان و کتب ادھر ادھر نہ ڈالیں بلکہ محفوظ جگہ پر رکھیں تاکہ چھوٹے بچے خراب نہ کرسکیں..

۵۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی اصلاح کے لیے دوستوں کے ساتھ عصر کے بعد جاکر نیکی کی دعوت کی ترتیب بنائیں....

۶۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد عشاء تک یکسوئی اور توجہ سے سبق یاد کریں..

٧- عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں اور جو سبق رہ گیا ہو اسے مکمل کر لیں...

٨- تعلیمی معاملات سے فراغت کے بعد کھانا کھائیں..

٩- مختصر چہل قدمی کریں اور جلد سو جائیں...

١٠- ہو سکے تو تہجد میں اٹھنے کی کوشش کریں ورنہ فجر باجماعت ضرور ادا کریں۔

١١- مدرسے روانہ ہونے سے قبل تیاری اچھی طرح کر لیں۔ کتابیں اور دیگر سامان بھی صحیح طور پر دیکھ لیں...

١٢- مدرسے روانہ ہونے کے وقت والدین کو سلام کر کے اور دعائیں لے کر جائیں...

١٣- چھٹی والے دن پچھلے اسباق دہرائیں اور گھریلو معاملات پر بھی توجہ دیں...

ہمارا ایک ایک منٹ ہیرے موتی اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے.. ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے بہت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت حصول علم.... عمل اور اس کے دوسروں تک پہنچانے میں مشغول رہیں....(وقت ایک عظیم نعمت)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں

حضرت عمران بن نمر ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ لشکر میں چلے جا رہے تھے فرمانے لگے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے کپڑوں کو تو خوب اجلا اور سفید کر رہے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کر رہے ہیں یعنی دین کا نقصان کر کے دنیا اور ظاہری شان و شوکت حاصل کر رہے ہیں. غور سے سنو! بہت سے لوگ دیکھنے میں تو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنے نفس کی بے عزتی کرنے والے ہوتے ہیں.... پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں کے ذریعے سے ختم کرو.. اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلا بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کرے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آ جائے گی... ([illegible])

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن کے دل کی مثال چڑیا جیسی ہے جو ہر دن نہ معلوم کتنی مرتبہ ادھر ادھر پلٹتا رہتا ہے۔ (اس لئے آدمی ہمیشہ اپنے دل کی نگرانی کرتا رہے) ([illegible])

قریب بشرک ایک نئی تعبیر

مسلمان تو دعا چھوڑ کر بزرگوں سے کہتا ہے... آپ دعا کریں... اور جو ان سے کہا جاتا ہے کہ بھائی... آپ خود بھی تو زبان سے دعا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں... تو کہتے ہیں اجی ہماری کیا دعا... اس کے معنی یہ ہیں گویا مومن یوں کہہ رہا ہے... کہ اللہ تعالیٰ میری نہیں سنتے... العیاذ باللہ... اس کے یہ معنی نکلے یا نہیں نکلے کہ آپ اللہ کے آدمی ہیں... آپ کی سنتے ہیں... ہماری نہیں سنتے تو یہ شرک کے قریب پہنچ گیا... اگرچہ شرک نہیں ہوا... یہ نئی تعبیر ہے کہ شرک تو نہیں ہے مگر... قریب بشرک ہو گیا... (ملفوظات حکیم الامت)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا اہتمام تقویٰ

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ ٹرین کا جب سفر ہوتا تھا... تو دوسری ٹرین کی طرف دیکھتے بھی نہ تھے کہ... کہیں کسی ڈبے میں... کسی بے پردہ عورت پر نظر نہ پڑ جائے... اللہ اکبر کیا تقویٰ تھا...

حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے پاکیزہ قلب کیلئے...... جب حکم صادر فرمایا گیا کہ... اے علی رضی اللہ عنہ اچانک نظر کے بعد دوسری نظر پھر نہ کرنا... کیونکہ پہلی تو اچانک ہونے سے معاف ہے مگر دوسری... جو قصد وارادہ سے ہوگی وہ حرام ہے... آج کل وہ لوگ اس روایت سے سبق حاصل کریں... جو کہتے ہیں کہ ہمارا دل صاف اور پاک ہے... ہم بری نیت سے نہیں دیکھتے ہیں... یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ اپنے کو مقدس سمجھنے کا در پردہ دعویٰ ہے یا پھر جہل مرکب اور نفس کے دام میں ہیں... (مجالس ابرار)

کام کی ابتداء

جب بھی کوئی نیک کام کرو... کوئی عبادت کرو... احادیث پڑھو... تو پہلے اسی طرح قلب کی طہارت حاصل کرو... کہ یا اللہ! ہمارے اندر بھی کثافتیں ہیں... ہمارے تخیل میں... ہمارے تصور میں... ہماری استعداد میں بھی کثافتیں ہیں... ہم سب کی صفائی چاہتے ہیں... "استغفر اللہ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین" (ارشادات عارفی)

شہوت سے شکست نہ کھاؤ

جس کے نفس نے اس کو حرام لذت کی طرف کھینچا اور اس کی طرف رغبت نے اسے نتائج میں غور کرنے سے روک لیا جبکہ اس نے عقل کی یہ پکار بھی سنی کہ وہ کہہ رہی ہے کہ

''تیرا برا ہو ایسا نہ کر کیونکہ پھر تو بلندی سے محروم کر دیا جائے گا.... پستی میں گر جائے گا اور تجھ سے کہہ دیا جائے گا کہ جسے تو نے اختیار کر لیا ہے اسی میں پڑا رہ!

لیکن اس کی خواہش نفسانی نے اسے اپنی طرف متوجہ کیے رکھا اور جو کچھ اس سے کہا جا رہا تھا اس کی طرف اس نے توجہ نہیں کی تو وہ ہمیشہ پستی ہی میں گرتا رہے گا....

اور اس کی مثال اس کتے جیسے ہوگی جس کی مثل مشہور ہے کہ ایک کتے نے شیر سے درخواست کی کہ اے درندوں کے بادشاہ! میرا نام اچھا نہیں ہے اس کو بدل کر دوسرا نام رکھ دیجئے.... شیر نے کہا تمہارے اندر خیانت کا مرض ہے اس لیے اس کے سوا کوئی اور نام بہتر نہ ہوگا.... کتے نے کہا میرا تجربہ کر لیجئے؟ شیر نے اسے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا کہ کل تک اس کو حفاظت سے رکھو جب تک میں تمہارے لیے دوسرا نام سوچ رہا ہوں....

(دوسرے وقت) جب کتے کو بھوک لگی تو گوشت کی طرف دیکھا اور صبر کر گیا لیکن پھر جب خواہش نفس کا غلبہ ہوا تو اس نے سوچا کہ بھلا میرے نام میں کیا خرابی ہے؟ ''کلب'' تو بہت اچھا نام ہے.... یہ سوچا اور گوشت کھا گیا....

یہی مثال پست حوصلہ شخص کی ہے کہ تھوڑے مرتبہ پر قناعت کر لیتا ہے اور بعد میں حاصل ہونے والے فضائل پر فوری خواہشات کو ترجیح دے دیتا ہے.... لہٰذا جب خواہشات کی آتش بھڑکے تو اللہ سے ڈرو اور اس کی فکر کرو کہ کیسے اس کو بجھایا جائے کیونکہ بعض لغزشیں ہلاکت کے کنویں میں گرا دیتی ہیں.... بعض نشانات مٹتے نہیں ہیں اور کسی مرتبہ کو چھوڑ دینے والا اس کی تلافی نہیں کر پاتا.... پس فتنہ کے اسباب سے بہت دور رہو کیونکہ اس کے قریب ہونا آزمائش ہے اور ایسے شخص کے محفوظ رہنے کی کوئی توقع نہیں ہوتی....

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر... اور کنیت ابو عمرو ہے والد کا نام فہیرہ ہے...

آپ طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخیافی بھائی اور قبیلہ ازد کے ایک فرد تھے.. آپ بھی ان عظیم الشان ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ابتدائی ایام میں ہی دعوت حق قبول کی...

غلامی و بے بسی کے ساتھ جب اسلام کا اعلان بھی کر دیا تو سخت سے سخت اذیتوں اور مصیبتوں کا آنا تو اس زمانے میں یقینی تھا... چنانچہ آپ نے سخت اذیتیں برداشت کیں...

بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست کرم نے غلامی کی قید سے نجات دلائی...

آپ ان ستر قراء میں سے ایک ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴ھ میں بیر معونہ کی تبلیغ و تعلیم پر مامور فرمایا تھا... رعل و ذکوان کے قبائل نے غداری کی اور اس تمام جماعت کو شہید کر دیا...

اس جماعت میں سے صرف حضرت عمرو بن امیہ ضمری زندہ گرفتار ہوئے تو عامر بن طفیل نے حضرت عامر کی لاش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہے... انہوں نے بتایا یہ عامر بن فہیرہ ہیں... اس نے کہا میں نے انہیں قتل ہونے کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان فرق معلق نظر آئے اور پھر زمین پر رکھ دیئے گئے..

آپ کے جسم میں جس وقت جبار بن سلمٰی کا نیزہ پار ہوا تو آپ کی زبان سے بے ساختہ نکلا...

"خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا" رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ (کاروان جنت)

منصب کا فیصلہ

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہدیہ وغیرہ قبول کرنے کی دو صورتیں ہیں... اگر حاکم کا اکثر مال رشوت اور ناجائز ذرائع کا ہے تو اس کا ہدیہ یا تحفہ وغیرہ قبول کرنا جائز نہیں... الا یہ کہ بصراحت معلوم ہو کہ حلال مال سے جمع رہا ہوں اور اگر اس کا اکثر مال حلال میراث یا تجارت وغیرہ کا ہے تو پھر قبول کرنے میں مضائقہ نہیں جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ بعینہ مال حرام ہے یا شبہ والا ہے البتہ افضل یہ ہے کہ ایسے کی قبول نہ کرے خواہ کیسا بھی ہو... (بستان العارفین)

جب تھیلی دریا میں ڈال دی گئی

صبح صبح کشتی میں شور اٹھا کہ میں لٹ گیا..... میں تباہ ہو گیا

لوگوں نے کہا۔ خیر تو ہے؟..... کیا بات ہوئی کچھ بتاؤ تو سہی؟

مگر وہ آدمی بس چلائے جا رہا تھا۔ ایک ہی رٹ لگی تھی کہ میں لٹ گیا۔ کشتی کے سبھی مسافر ایک جگہ جمع ہو گئے۔ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے؟.. کسی کو کچھ معلوم ہو تو بتائے کہ کیا بات ہے؟....

کشتی بہت بڑی تھی۔ اتنے مرد عورتوں میں ایک طرف بڑے عالم فاضل اللہ کے بندے بھی بیٹھے تھے.. شور کی آوازیں انہوں نے بھی سنیں۔ رونے پیٹنے والے کو سمجھا بجھا کر جب بات پوچھی گئی تو اس نے کہا۔ غریب مسافر ہوں۔ ایک تھیلی میں زندگی بھر کا سرمایہ میں نے چھپا رکھا تھا کسی ظالم نے وہ تھیلی چرا لی۔ سب کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا۔

پوچھنے والوں نے یہ پوچھا کہ کتنا مال تھا تھیلی میں؟

اس نے بتایا... ہزار اشرفیاں تھیں۔ ایک ہزار اشرفیاں بہت بڑی رقم ہوتی ہے.... جس نے سنا اسے افسوس ہوا۔ کچھ لوگ مل کر مشورہ کرنے لگے.... کشتی کے مالک کو بلایا۔ سارا ماجرا اسے کہہ سنایا۔ اس نے کہا کہ اگر تھیلی کشتی میں ہے تو پتہ چل جائے گا۔ میں سب مسافروں کی تلاشی لیتا ہوں...

آناً فاناً یہ خبر سارے کشتی میں پھیل گئی۔ جہاز میں مرد، بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی تھے.... کڑی نگرانی میں تمام مسافروں کی تلاشی ہوئی... مگر کسی کے پاس سے گمشدہ تھیلی نہ نکلی۔

اب لوگ اس شخص پر الٹ پڑے۔ طرح طرح کی باتیں ہوئیں اور ہوتے ہوتے سب کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جھوٹا تھا..

جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

سب اسے برا بھلا کہہ کر اپنی جگہ جا بیٹھے۔

جھوٹا شور مچا کر اپنی جگہ آ بیٹھا ۔ جب تک سفر جاری رہا ۔ مسافر اسے پھٹکارتے رہے ۔

اصل میں ہوا یہ تھا کہ جب سفر شروع ہوا تو یہ جھوٹا پھرتا پھراتا کشتی میں گشت کرتا اس عالم فاضل اللہ کے بندے کے پاس بھی پہنچا تھا اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے اسے معلوم ہو گیا کہ ان اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کے پاس ایک تھیلی میں ہزار اشرفیاں ہیں ۔

تب اس فریبی کا ہر لمحہ یہ فکر کھانے لگی کہ کسی طرح ہزار اشرفیوں کی تھیلی اڑا لے ۔۔ جب کوئی اور تدبیر نہ پائی تو اس نے یہ کھیل کھیلا کہ سب شریف لوگ پریشان ہو گئے ۔ تمام مسافروں کو تلاشی دینا پڑی ۔ تلاشی ان عالم کی بھی ہوئی ۔۔۔ لیکن کسی کے پاس سے وہ تھیلی نہ نکلی ۔۔

جب دریا کا سفر ختم ہوا اور کشتی کنارے لگی ۔ تمام مسافر اتر گئے تو اس جھوٹے نے علیحدگی میں اللہ کے نیک بندے سے پوچھا ۔۔

کیا آپ نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا کہ آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں ہیں؟ ۔۔۔۔

انہوں نے کہا ۔ نہیں میں نے جھوٹ نہیں کہا تھا ۔ میرے پاس واقعی ایک ہزار اشرفیاں تھیں

اس نے پوچھا ۔ ۔ پھر وہ تھیلی کہاں گئی؟

انہوں نے جواب دیا ۔ ۔ جب تم نے اپنی تھیلی گم ہو جانے کا ڈھونگ رچایا تو میں سمجھ گیا کہ تم نے میری تھیلی ہتھیانے کے لئے یہ سب کھیل کھیلا ہے ۔۔۔ تھیلی میرے پاس سے نکلتی تو سب کو یقین ہو جاتا کہ میں چور ہوں ۔ اس لئے میں نے چپکے سے وہ تھیلی دریا میں ڈال دی ۔ ۔

جھوٹے نے کہا ۔۔۔ ہزار اشرفیاں آپ نے دریا میں ڈال دیں؟

جواب ملا ۔ ہاں ۔ اس نے کہا ۔ تب تو آپ کا بڑا نقصان ہوا ۔۔۔

جواب ملا ۔۔۔ نیکی کا بدلہ برائی سے دینے والے ظالم دوست! میرے نزدیک اصل دولت تو لوگوں کے اس اعتماد کی ہے ۔۔۔ جو حدیث نبوی کی خدمت کے لئے مجھے برقرار رکھنا ضروری ہے ۔۔ اگر میں خائن مشہور ہو جاؤں تو میری بیان کردہ حدیثوں پر کون اعتماد کرے گا ۔

اب آپ یہ بھی سن لیں ۔ یہ بزرگ کون تھے ۔ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی بخاری شریف دنیا بھر میں مستند مانی جاتی ہے ۔۔۔ (یادگار ملاقاتیں)

ایک مفید مشورہ

حج فرض والوں کو تو حج کے واسطے جانا ہی چاہیے ۔۔۔۔ وہاں مرد و زن کا اختلاط بڑا سخت ہو گیا ہے ۔۔۔۔ حنفیہ کے نزدیک تو ایسے اختلاط کے ساتھ نماز ہی نہیں ہوتی ۔۔۔۔ ہم لوگ دوسرے آئمہ کے فتووں کے مطابق جواز کا فتویٰ دیتے ہیں ۔۔۔۔ جس آدمی کے ذمہ حج نہیں ۔۔۔۔ وہ تو بس عمرہ ہی کر لے ۔۔۔۔ تو اچھا ہے ۔۔۔۔ (ارشادات مفتی اعظم)

نبوت کا احسان عظیم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔۔۔۔ دائیں ہاتھ میں ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی چمکتی ہوئی کتاب تھی ۔۔۔۔ اور بائیں ہاتھ میں قلب نبوت تھا ۔۔۔۔ جس میں اخلاق کی روشنی بھری ہوئی تھی ۔۔۔۔ کتاب اللہ کے اندر الوہیت کا جلال بھرا ہوا تھا ۔۔۔۔ اگر فقط کتاب اللہ سامنے آتی ۔۔۔۔ پیغمبر نہ آتے تو الوہیت کا جلال مخلوق کو بھسم کر دیتا ۔۔۔۔ مجال نہ تھی کہ کوئی اس کو سمجھ سکے ۔۔۔۔ اس روشنی کو قلب نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اتارا گیا ۔۔۔۔ تو نبوت کی عبدیت کے ساتھ ۔۔۔۔ جب الوہیت کا نور اس پر فائز ہوا تو ٹھنڈی روشنی پیدا ہوئی ۔۔۔۔ جس کو انسان سہہ سکیں ۔۔۔۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر و شغل کسی دنیوی غرض سے نہ ہونا چاہیے

ذکر و شغل کرنا کسی امید دنیوی پر نہ ہو ۔۔۔۔ بلکہ رضاء الٰہی کے لیے ہو ۔۔۔۔ کسی اور نیت سے نہ ہو کہ مال بڑھے ۔۔۔۔ اور زیادہ ہو جائے ۔۔۔۔ قرضہ ادا ہو جائے ۔۔۔۔ مقدمہ میں کامیاب ہو جائے ۔۔۔۔ بیماری گھر سے نکل جائے ۔۔۔۔ غریبی گھر سے نکل جائے ۔۔۔۔ ٹوٹا نکل جائے ۔۔۔۔ دنیوی کوئی غرض نہ ہو ۔۔۔۔ "کل مطیع للہ" ۔۔۔۔ میں لفظ للہ بتا رہا ہے کہ کوئی دنیوی غرض نہ ہو ۔۔۔۔ حتیٰ کہ اس سے بھی خالی الذہن ہو کہ کیا ملے گا ۔۔۔۔ اور کتنا ملے گا اور کب ملے گا ۔۔۔۔ دنیا میں ملے گا یا آخرت میں ملے گا ۔۔۔۔ اس تمام سے خالی الذہن ہو کر بس تم تفویض کرو ۔۔۔۔ نبیوں کی طرح کہ انہوں نے ہمیشہ تفویض سے کام لیا ہے ۔۔۔۔ "وافوض امری الی اللہ" میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ۔۔۔۔ (خطبات مسیح الامت)

امام شافعی رحمہ اللہ سے ہارون الرشید کی ملاقات

امام شافعیؒ نے طلب علم کیلئے ایک طویل سفر کیا ہے جس کا مستقل سفر نامہ ان کے بعض تلامذہ نے ضبط کیا ہے.... اس سفر کے سلسلہ میں بغداد بھی تشریف لے گئے تھے.... آپ فرماتے ہیں کہ میں جس وقت بغداد داخل ہوا تو قدم رکھتے ہی ایک غلام میرے ساتھ ہولیا اور نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ مجھ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

میں نے کہا "محمد" غلام نے والد کا نام دریافت کیا تو میں نے کہا "شافعی" غلام نے یہ سن کر کہا.... آپ مطلبی ہیں.... میں نے کہا کہ "ہاں" غلام نے یہ سب سوال و جواب ایک تختی پر لکھ لئے جو اس کے آستین میں تھی اور اس کے بعد مجھے چھوڑ دیا.. میں بغداد کی ایک مسجد میں جا کر مقیم ہوا اور اس فکر میں تھا کہ غلام نے یہ تحقیق کیوں کی.... اور اس کا اثر کیا مرتب ہوتا ہے یہاں تک کہ جب آدھی رات گزر گئی تو مسجد کے دروازے پر زور سے دستک دی گئی جس سے سب اہل مسجد مرعوب ہو گئے.. دروازہ کھولا گیا تو چند لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک ایک آدمی کے چہرے کو غور سے دیکھتے پھرتے گئے.... یہاں تک کہ وہ میرے پاس آئے میں نے کہا فکر نہ کرو جس کو تم ڈھونڈتے ہو وہ میں ہوں.... انہوں نے کہا کہ امیر المومنین (ہارون الرشید) نے آپ کو یاد فرمایا ہے.... میں فوراً بلا کسی پس و پیش کے ان کے ساتھ ہولیا....

میں نے امیر المومنین کو دیکھا تو سنت کے موافق سلام کیا.... امیر المومنین نے میرے طرز سلام کو پسند کیا اور محسوس کیا کہ درباری لوگ جو تکلفات میں سلام کرتے ہیں وہ غلط ہیں.... سلام مسنون یہی ہے.... مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا تزعم انک من بنی هاشم (تم یہ زعم رکھتے ہو کہ میں بنی ہاشم میں سے ہوں) میں نے کہا امیر المومنین آپ لفظ زعم استعمال نہ کریں کیونکہ یہ لفظ قرآن میں جس جگہ آیا ہے سب جگہ امر باطل کے لئے آیا ہے.. امیر المومنین نے اس قول سے رجوع کر کے زعم کے بجائے تقول کا لفظ استعمال کیا.. تب میں نے جواب دیا کہ ہاں.. امیر المومنین نے میرا نسب نامہ پوچھا.... میں نے اپنا پورا نسب نامہ سنا دیا جو حضرت آدم علیہ السلام تک مجھے محفوظ تھا.... امیر المومنین نے کہا کہ ایسی فصاحت و بلاغت صرف بنی عبدالمطلب ہی میں ہو سکتی ہے اس کے بعد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو

عہدہ قضا سپرد کر دوں اور اس کے عوض اپنی تمام سلطنت اور ذاتی جائیدادوں کا نصف حصہ آپ کو دوں.... سب پر آپ کا اور میرا حکم قرار دہ شرطوں کے مطابق چلے گا اور حکم کا ماخذ قرآن وحدیث اور اجماع امت ہوگا.... میں نے کہا امیر المومنین.... اگر آپ یہ چاہیں کہ اس تمام مال ومنال اور سلطنت وحکومت کے عوض میں محکمہ قضا کا صرف اتنا کام کر دیا کروں کہ صبح کو اس کا دروازہ کھول دوں اور شام کو بند کر دوں تو میں قیامت تک اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں گا.... ہارون الرشید یہ جواب سن کر رونے لگے کہ اچھا.... آپ ہمارا کچھ ہدیہ قبول فرمائیں گے.... میں نے عرض کیا کہ مضائقہ نہیں.... لیکن نقد ہونا چاہئے.... وعدے نہ ہوں.... امیر المومنین نے میرے لئے ایک ہزار درہم کا حکم جاری فرمایا اور میں نے اسی مجلس میں اس پر قبضہ کر لیا.... جب دربار میں واپس آیا تو وہاں کے خشم وخدم نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اپنے انعام میں سے کچھ ہمیں بھی انعام دیجئے چونکہ مجھ سے سوال کیا گیا تھا تو میری مروت نے اس سے کم پر قناعت نہ کی کہ جتنے آدمی بھی تھے سب پر کل مال برابر تقسیم کر لیا اور اس میں ایک حصہ اپنا بھی اسی قدر رکھا جتنا کہ ہر شخص کے حصہ میں آیا تھا.... (ماخوذ از مشکول)

بے فکری کا موٹاپا

مجھے ایک لطیفہ یاد آیا کہ میں اپنے لڑکپن میں شہر میرٹھ میں ایک مسجد میں بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا اور میرے قریب ہی ایک اور مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ ذرا موٹے تھے وہاں ایک شخص رجب علی تھے وہ ان مولوی صاحب سے اکثر مزاح کیا کرتے تھے اس وقت بھی وہ آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اس قدر دبلے کیوں ہو رہے ہو.... میں نے ظریفانہ کہا کہ بھائی حدیث میں آیا ہے: ان اللہ یبغض الحبر السمین.... اس واسطے میں دبلا ہوں اور مجھ کو خیال نہ رہا کہ یہاں مولوی صاحب موٹے بیٹھے ہوئے تھے.... رجب علی ان مولوی صاحب کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں کہ مولوی صاحب آپ سنتے ہیں اس وقت مجھے تنبہ ہوا ہے کہ یہ بھی بیٹھے ہیں تو میں بہت شرمندہ ہوا اور میں نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جو کھا کر بے فکری میں موٹا ہو کہنے لگے کہ جناب آپ جو مطلب چاہیں بیان کریں باقی حدیث مولوی صاحب پر صادق آ ہی گئی.... (امثال عبرت)

کیا آپ کی زوجہ آپ کی خادمہ ہے؟

اسلامی تعلیمات میں حقوق کی بہت اہمیت ہے.. آج کل ہمارے معاشرے میں اس کے اندر بڑی کوتاہی ہو رہی ہے... ان میں سے ایک کوتاہی بیوی کے معاملے میں ظلم کرتا ہے.. بیویوں کو باندیوں کی طرح اپنا محکوم بنا کر رکھنا چاہتے ہیں اسلئے ذرا بھی خلاف طبیعت بات برداشت نہیں کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل واقعات سے آپ اندازہ فرمائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی کس قدر دلجوئی اور ناز برداری فرماتے تھے..

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے... اور جب ناراض ہوتی ہو تو بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے. حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو لا ورب محمد (رب محمد کی قسم) اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو لا ورب ابراھیم (رب ابراہیم کی قسم) تو حضرت عائشہؓ نے اس کو تسلیم کیا اور کہنے لگیں کہ اس وقت بھی آپکا نام چھوڑتی ہوں مگر دل میں تو آپ ہی بسے ہوئے ہوتے ہیں....

واقعہ افک کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ اگر تم سے گناہ ہو گیا ہو تو اقرار کرلو. اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے.. اس کے بعد وحی آئی حضرت عائشہؓ کی براءت کو کھول کھول کر بیان کر دیا اور سورۃ نور کے دو رکوع نازل ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوشی ہوئی.. حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ تمہاری براءت میں قرآن نازل ہو گیا ہے... حضرت عائشہؓ بہت خوش ہوئیں... انکی والدہ نے ان سے فرمایا... اٹھو! اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو. انہوں نے عرض کیا میں تو اپنے خالق و مالک کا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ تم سب مجھ پر شک کرنے لگے تھے..

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ بیوی کبھی شوہر سے ناز میں اگر ناراض ہو جائے تو ایسا جرم نہیں جس کا شوہر برا منائے بلکہ اس کی دلجوئی کرنی چاہئے

اور ہمارے معاشرے میں جتنے بھی گھریلو ناچاقیوں کے واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں سے اکثر صرف میاں بیوی کے ایک دوسرے کے مزاج کی رعایت نہ کرنے سے ہوتے ہیں لہٰذا انسان صحیح معنی میں دیندار مثالی شوہر جبھی بن سکتا ہے.... جب وہ اپنی رفیقہ حیات کی طرف پیش آنے والے خلاف طبیعت اقوال وافعال سے درگزر کرتا رہے.... اور بیوی کی دینداری کا تقاضا بھی یہی ہے.... کہ وہ اپنے خاوند کے مزاج کی ہر چیز مثلاً کھانے پینے لباس گفتگو وغیرہ سب میں رعایت رکھے.... تاکہ صحیح رفیقہ حیات ثابت ہو.... (پرسکون گھر)

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن لکھ رہے تھے اسی اثناء میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے استاذ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اسی دوران وہ وقت آیا جو تصنیف کا تھا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس وقت تصنیف کا معمول ہے اگر اجازت ہو تو کچھ کام کروں تاکہ ناغہ نہ ہو.... پھر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور چند لکیریں لکھیں.... دل نہیں لگا تو پھر واپس آ گئے لیکن بہر حال ناغہ نہ ہونے دیا.... (وقت ایک عظیم نعمت)

غار کی تین راتوں کے دوران بکریاں وہاں لے جانا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت پر روانہ ہوئے تو تین راتیں غار میں رہے اور عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام تھا وہ آپ کی بکریاں چراتے ہوئے رات کو ان کے پاس جاتے تھے صبح کو دوسرے چرواہوں کے ساتھ چراگاہوں میں جاتے اور شام کو ان کے ساتھ واپس آتے ہوئے ان سے پیچھے پیچھے چلتے رہے.... جب اندھیرا ہو جاتا تو اپنی بکریاں ان کی طرف موڑ لیتے اور چرواہے سمجھتے کہ عامر بن فہیرہ ہمارے ساتھ آ رہے ہیں.... (شہدائے اسلام)

دین کے منکرات سے حفاظت

اگر ہمارے گھروں میں کوئی بچہ خبر دیتا ہے ..... کہ بستر پر فلاں بچے نے جوتا رکھ دیا یا دیوار پر لکیر بنا دی ..... یا چائے کی پیالی میں مکھی گر گئی ۔ تو ہم سب کو فکر ہو جاتی ہے ... حالانکہ چائے میں کمی تو نہیں ہوئی ۔ اضافہ ہی تو ہوا ۔ ... چیزوں پر درہم سے اضافہ ہوا ۔ مگر ڈاکٹر کے پاس بھاگے جا رہے ہیں ۔ معلوم ہوا کہ ہر اضافہ اور ہر ترقی آپ پسند نہیں کرتے ... اسی طرح اگر مچھر دانی میں دو ۔ تین مچھر گھس گئے تو بغیر ان کو نکالے چین نہیں ... نیند ہی نہیں آ سکتی ... جب تک ان کو نکال نہ لیں گے ۔ حالانکہ یہ مچھر دو .... تین عدد تک خون پی لیتے ۔ ایک رتی یا ایک ماشہ پی لیتے مچھر وہ بھی آرام سے سوتے آپ بھی آرام سے سوتے لیکن دو تین قطرہ خون دینا گوارا نہیں ..... دوستو سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں اگر منکرات داخل ہو جائیں ۔ خلاف شریعت گھر میں چیزیں داخل ہوتی جا رہی ہیں ہمیں کوئی فکر نہیں ۔ ہمارے بچے انگریزی بال رکھیں ہمارے بچے جانداروں کی تصویریں لائیں ..... ان کی فکر کیوں نہیں ۔ .. گھر میں سانپ بچھو آ جائے تو فوراً نکالنے کی فکر ہو گی .... ان کے نکالنے والوں کو بلائیں گے ... اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہمارے گھر میں آ گئیں ۔ تو ان منکرات کو دور کرنے کیلئے کیا ہم کو اتنی بھی فکر ہے جتنی گھروں سے مچھروں اور مکھیوں کے نکالنے کی فکر ہوتی ہے ۔ منکر کے معنی اجنبی کے ہیں ۔ جب دنیا کی اجنبی چیزوں سے سکون چھن جاتا ہے تو دین کے منکرات سے سکون کیسے باقی رہ سکتا ہے ۔ انگلی میں کانٹا گھس گیا چین چھن گیا اجنبی چیز داخل ہوئی آنکھ میں گرد و غبار آ گیا کھٹک درد شروع ہو گیا .... لیکن اگر سرمہ لگایا اور چمک میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ کیونکہ سرمہ آنکھ کیلئے اجنبی نہیں آنکھ سے سرمہ کو مناسبت ہے ۔ اسی طرح روحانی بیماریاں ہیں ... مثلاً حسد ۔ غضب ۔ کبر ان اخلاق رذیلہ کے آتے ہی سکون چھن جاتا ہے .... (مجالس ابرار)

وقت کا استعمال

وقت کو کسی نہ کسی کام میں لگاؤ خواہ وہ کام دنیا کا ہو یا دین کا .... (ارشادات مفتی اعظم)

نفس کی سرمستی حجاب ہوتی ہے

گنہگار کو اگر عین گناہ کی حالت میں اللہ سے غفلت نہ ہوتی تب تو وہ دشمن کی مانند ہوتا مگر یہ کہ غفلت نفس اس حال کے سمجھنے سے حجاب بن جاتی ہے اور اسے صرف اپنی خواہش پوری کرنے کی دھن ہوتی ہے ورنہ اگر اُسے مخالفت خداوندی کا تصور ہوتا تو اس نافرمانی کے نتیجے میں دین ہی سے نکل جاتا لیکن اسے تو صرف اپنی خواہش کی تکمیل پیش نظر ہے..... خدا کی مخالفت محض ضمناً اور تبعاً ہوگئی ہے.....

اور عموماً یہ حالت اسی وقت پیش آتی ہے جبکہ آدمی کسی فتنہ (گناہ) کے قریب پہنچتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے کہ آدمی گناہ کے قریب پہنچے اور اس کا ارتکاب نہ کرے.....اس لیے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے آتش گیر مادہ کے قریب آگ لے جانا.....

پھر یہ بھی ہے کہ اگر عقلمند آدمی اتنا ہوش کر لیتا کہ خواہش ایک لمحہ کے لیے پوری کرے گا لیکن اس پر ساری عمر حسرت اور ندامت باقی رہے گی تو کبھی اس کے قریب نہ جاتا..اگرچہ اس کو ساری دنیا کی دولت دے دی جاتی مگر نفس کی سرمستی خیال و ہوش کے درمیان حجاب ہو جاتی ہے.....

آہ! کتنی معصیتیں ہیں جو ایک لمحہ میں ختم ہوگئیں لیکن ان کے نتائج و آثار باقی رہ گئے.....کم سے کم ان پر ندامت کی تلخی تو ہمیشہ ہی باقی رہتی ہے.....

گناہوں سے بچنے کا سب سے بہتر راستہ یہ ہے کہ نہ اس کے اسباب کو چھیڑے اور نہ اس کے قریب جائے جس نے اسے سمجھ لیا اور ان سے بچنے کا خوب اہتمام کیا وہ سلامتی کے بہت قریب ہے۔ (مجالس جوزیہ)

حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی شہادت

عوف بن حارث نے عرض کیا.....

یارسول اللہ پروردگار کو بندہ کی کیا چیز ہنساتی ہے یعنی خوش کرتی ہے.....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا.....بندہ کا برہنہ ہو کر خدا کے دشمن کے خون سے اپنے ہاتھ کو رنگ دینا.....عوفؓ نے یہ سنتے ہی زرہ اتار کر پھینک دی اور تلوار لے کر قتال شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ..... (حوالہ بالا) (شہدائے اسلام)

صبر نہ کرنے پر آزمائش

۱... جلد بازی کرنے سے صبر کے فضائل سے محروم ہو جاتا ہے لقولہ تعالیٰ خلق الانسان من عجل... انسان کو چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اس کے ثمرہ کی امید رکھے اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو... ۲... غصہ صبر کے منافی ہے اسی وجہ سے حضرت یونس علیہ السلام غصے کی وجہ سے اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے...

۳... ناامیدی صبر کے منافی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو ناامیدی سے منع کیا جیسا کہ اللہ کا فرمان "ولا تایئسوا من روح اللہ" ہے... (اعمال دل)

ماؤں کا احسان

آج ساری امت کے سر اپنے عظیم محسنوں کے احسانات کے آگے جھکے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی محنت و قربانیوں سے یہ دین کی امانت ہم تک پہنچائی ہے۔ ان میں مفسرین بھی ہیں محدثین بھی ہیں... فقہاء و متکلمین بھی ہیں اور مجاہدین و مبلغین بھی... انہی کے احسانات کے نتیجے میں ہم اور آپ سر اٹھا کر مسلمان کہلاتے ہیں اور کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے ہیں... ان کے تذکرے پڑھ کر ان کی عظمت شان اور جلالت قدر کا سکہ دل میں بیٹھتا ہے لیکن بہت کم لوگوں کی نظر اس طرف جاتی ہے کہ یہ جلالت قدر اور عظمت شان جو ان بزرگوں کو حاصل ہوئی اس میں ان خاموش ماؤں کا کتنا بڑا کردار ہے جس کی گود میں ایک عظیم الشان جلیل القدر شخصیت نے پرورش پائی ہے... اگر دیکھا جائے تو جتنا عظیم کام اس امت میں ان محسنوں نے انجام دیا ہے اس کا سہرا بلاشبہ ان ماؤں کے نامہ اعمال میں ہوگا جنہوں نے ایسی اولاد کی پرورش کی... (پرسکون زندگی)

خوف سے نجات کا وظیفہ

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ (الزخرف: ۶۸)

ترجمہ: اے بندو تمہیں خوف نہیں آج کے دن تم پر اور نہ تم غمگین ہو گے...

اگر کسی کو کسی سے خوف ہو یا اس کی کوئی چیز گم ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے...

ان شاء اللہ کامیابی ہوگی... (قرآنی مستجاب دعائیں)

مراقبہ اصلاح

روزانہ صبح کو نماز کے بعد یا تہجد کے بعد تھوڑی دیر کے لیے گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے رب سے اس طرح عرض معروض کریں کہ اے اللہ! میں آپ کا بندہ ضعیف و ناتواں ہوں۔ آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کا ناچیز فرد ہوں۔ نفس و شیطان میرے ساتھ لگے ہیں۔ معاشرہ فساد آلود ہے۔ میں اگر گناہوں سے بچنا بھی چاہوں۔ تو اس پر قادر نہیں۔۔۔ آپ میرے رب اور قادر مطلق ہیں۔۔ آپ مجھے اور میرے اہل و عیال کو آج کے دن تمام گناہوں سے بچا لیجئے۔ اور مجھ پر اپنا فضل فرما دیجئے۔ یہی مضمون پھر اللہ تعالیٰ سے اسی طرح عرض کریں۔ اور شام کو اپنے تمام اعمال و اشغال کا سرسری جائزہ لے کر جن گناہوں سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی ہے۔۔ اس انعام پر اللہ کا دل سے شکریہ ادا کریں۔ اور اگر کسی گناہ میں ابتلا ہو گیا ہے۔ تو اس سے توبہ و استغفار کر لیں۔ روزانہ اس پر عمل کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ گناہوں سے حفاظت بھی ہوگی۔ اور روزانہ توبہ و استغفار سے گناہ بھی معاف ہوتا رہے گا۔ فرمایا کہ میں اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر اس رات میں موت آ گئی۔۔۔ تو ان شاء اللہ شہادت کی موت ہوگی۔۔۔ (ارشادات عارفی)

نصب العین کی وضاحت

اگر نصب العین اور نظریہ صحیح اور موجب اطمینان و تسلی ہو تو ہر اقدام پر کیف اور پرسکون ہوتا ہے۔ اور انسان خود مطمئن ہو کر دوسروں کو بھی مطمئن کر سکتا ہے۔ اس لیے اگر ہم اپنا نصب العین وہی قائم کر لیں جو قرون اولیٰ کا تھا۔ یعنی قانون الٰہی کی ترویج، دین حق کی اشاعت اور اعزاز نظام دین تو ہمارے ہر دعویٰ میں سچائی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ہمارا ہر اقدام ذاتی مفاد کی تہمت سے پاک ہو کر دنیا کے نزدیک قابل قبول بھی ہو جائے گا۔ نیز کامیابی کی منزل بھی قریب سے قریب تر ہو جائے گی۔۔۔ (خطبات [illegible])

حاکم وقت کی اطاعت واجب ہے

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کے نزدیک حاکم وقت کی اطاعت واجب ہے جب تک کہ وہ معصیت کا حکم نہ دے اور جب معصیت کا حکم دے تو اس کی اطاعت جائز نہیں ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرنا بھی جائز نہیں۔۔۔ ہاں اگر وہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور اس سے بچنے کیلئے ایسا کریں تو ٹھیک ہے اور حاکم وقت کی اطاعت کا وجوب قرآن میں مذکور ہے۔۔۔ ارشاد باری ہے ۔۔۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور اپنے حاکم اور امیر کا) بعض مفسرین نے اولی الامر کی تفسیر امراء اور حکام کے ساتھ کی ہے ۔

حضرت انس بن مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ سنو اور کہا مانو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی کو امیر بنا دیا جائے ۔۔۔

حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے امیر کی کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے (اس کی بیعت نہ توڑے) کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا اور مر گیا تو اس کی یہ موت جاہلیت کی موت ہوگی ۔۔۔۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو جب یزید بن معاویہ کی خلافت کی خبر پہنچی تو فرمایا اگر یہ خیر ہے تو ہم راضی ہیں اور شر ہے تو ہم صبر کریں گے ۔۔۔ بعض حضرات کا مقولہ ہے جب حکام رعایا میں عدل کرتے ہیں تو انہیں اجر ملتا ہے اور رعایا کو شکر لازم ہے اور اگر ظلم کرنے لگیں تو انہیں پر وبال ہوگا اور عوام کو صبر کرنا چاہیے ۔۔۔ اور اگر وہ انہیں معصیت کا حکم دینے لگیں تو ان کی فرماں برداری جائز نہیں ہے ۔۔۔۔

اطاعت اور فرمانبرداری جائز امور میں ہی ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو ۔۔۔

حضرت ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ مسلمان پر امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم ہے پسند ہو یا ناپسند ہو ۔۔۔ جب تک کہ وہ معصیت کا حکم نہ دے

اور معصیت کا حکم سننے کے لائق ہے نہ ماننے کے....

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا... ایک دن ناراض ہو کر امیر نے آگ جلائی اور تمام کو اس میں داخل ہونے کا حکم دیا بعض حضرات اطاعت امیر کے جذبہ میں اس کیلئے تیار ہو گئے... اور بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے یہ سب کچھ کیا ہے لہٰذا ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ داخل ہو جاتے تو کبھی بھی آگ سے باہر نہ نکلتے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہیں... طاعت اور فرمانبرداری تو جائز امور میں ہی ہوتی ہے... (بستان العارفین)

جامع دعائیں جن کے الفاظ کم اور معنی زیادہ ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا... ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کوئی ایسی جامع دعا نہ بتادوں جس میں یہ سب کچھ آ جائے؟ تم یہ دعا مانگا کرو....

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"....

ترجمہ... "اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور ان تمام چیزوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے... اور (ہمیں مقصود تک) پہنچانا (تیرے فضل سے) تیرے ہی ذمہ ہے... برائیوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیاں کرنے کی قوت تیری توفیق سے ہی ملتی ہے..." (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

ایک شخص کی خلیفہ ہارون رشید کے درویش بیٹے سے ملاقات

خلیفہ ہارون رشید کا ایک لڑکا تھا وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا تھا....

ابو عامر بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی محبت میں اس نے گھر کے شاہی آرام کو چھوڑ کر زاہدانہ زندگی بسر کرنا شروع کر دی.... میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہو گئی تھی.... میں اسے بنوانے کے ارادے سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا.... دیکھا کہ مزدور کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے.... اس کے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے.... میں نے اس سے کہا لڑکے کچھ کام کرو گے؟

اس نے جواب دیا.... کیوں نہیں میں نے کہا کہ گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا.... کہا ٹھیک ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لوں گا اور نماز کے وقت اپنی نماز پڑھوں گا....

میں نے کہا منظور ہے چلئے.... میں اسے لے کر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا جب مغرب کا وقت آیا تو آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کام کیا ہے.... میں اسے بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا.... اس نے کہا اے ابو عامر! میں اس کو کیا کروں گا؟

اور لینے سے صاف انکار کر دیا.... دوسرے دن میں پھر اس کی تلاش میں بازار گیا.... لوگوں نے کہا کہ وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے....

جب ہفتہ کا دن آیا تو اس کی تلاش میں بازار آیا.... دیکھا اسی حالت میں موجود ہے.... میں نے اس سے سلام کیا اور کام کے لئے اس سے کہا.... اس نے اسی طرح کی شرطیں کیں.... میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دور بیٹھ کر دیکھتا رہا.... کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اس کو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھے.... دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارا لیا اور اسے دیوار پر تھوپا اور اس کے بعد پتھر خود بخود ایک دوسرے سے ملتے چلے جاتے ہیں.... میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ خدا رسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے....

تیسرے ہفتہ کو پھر میں بازار آیا۔ معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے میں اس جگہ پہنچا دیکھا کہ وہاں لق ودق میدان میں بے کس وبے بس وہ جوان پڑا ہے میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔۔۔ میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہچانا۔۔۔ میں نے اس کا سر لے کر اپنی گود میں رکھ لیا۔۔۔

وہ مجھے کہنے لگا یہ میری زنبیل اور تہبند لو۔۔۔ یہ گورکن کو دینا۔۔۔ یہ قرآن اور انگشتری جناب امیر المومنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا۔۔۔ دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا کہ یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے۔۔۔ جو ایک مسافر مسکین لڑکے نے سپرد کی ہے۔۔۔

اور امیر المومنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو بیدار رہو۔۔۔ اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آ جائے۔۔۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ طائر روح قفس جسدی سے پرواز کر گیا۔۔۔

اس وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے۔۔۔ میں نے اس کی سب وصیتوں کو پورا کیا۔۔۔

ابو عامر کہتے ہیں کہ اس رات جب میں سویا۔۔۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک نور کا قبہ ہے اور اس پر ایک نور کا ابر ہے۔۔۔ ناگاہ ابر پھٹا اور اس میں سے وہ لڑکا یہ کہتا ہوا نکلا۔۔۔

''اے ابو عامر! حق تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے۔۔۔ تم نے خوب میری وصیتوں کو پورا کیا''

میں نے پوچھا بیٹا تم پر کیا گزری؟

''کہا اپنے پروردگار۔۔۔ رحیم وکریم کے پاس ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہے اور مجھے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال تک گزرا اور حق تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ جو بندہ دنیا کی نجاستوں سے ایسا نکل آئے گا جیسا کہ تو نکلا ہے تو اسے ایسی ہی نعمتیں دوں گا جیسے تجھے دی ہیں۔۔۔ (یادگار ملاقاتیں)

نوح علیہ السلام کا صبر

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی جس کی وجہ سے چند لوگ ایمان لائے۔۔۔ اتنی مدت میں ان کو ایذا اور مذاق بنایا گیا ان کو مجنوں جادوگر گمراہ ایسے القابات سے نوازا گیا لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے ان باتوں پر صبر کیا رب تعالیٰ کا فرمان ''لئن لم تنته ینوح لتکونن من المرجومین'' (الشعراء) (اعمال دل)

نہ کرے بلکہ ان باتوں کو اپنے سینہ میں دفن رکھے.....

9.... اگر میں تمہارے پاس متعدد دفعہ ملنے آؤں مگر ہر دفعہ تم سے ملاقات نہ ہو تو مجھے کتنا دکھ ہوگا؟ لیکن اگر میں آ کر تمہیں اپنے کاموں میں مشغول اور فکرمند پاؤں تو مجھے انتہائی زیادہ خوشی اور سرور حاصل ہوگا کیونکہ میری تمنا اور چاہت بھی یہی ہے.....

10.... میری ان نصیحتوں کو پلے باندھ لو اور کم از کم ہر مہینہ میں ان کا ایک دفعہ ضرور مطالعہ کیا کرو.... اب خیریت اور سلامتی کے ساتھ رخصت ہو جاؤ.... میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ (بشکریہ بکھرے موتی)

عبدالمغنی مقدسی کا نظام اوقات

حافظ عبدالمغنی مقدسی علیہ الرحمہ کی سوانح "تذکرۃ الحفاظ" میں ہے کہ آپ ۵۴۱ھ میں اس دنیا میں تشریف لائے اور ۶۰۰ھ میں سفر آخرت فرمایا.....

امام محدث الاسلام..... تقی الدین ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی جماعیلی ثم دمشقی صالحی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب التصانیف بزرگ ہیں..... نقل کتابت..... تصنیف و تالیف..... بیان حدیث اور اللہ کی عبادت میں ہر وقت لگے رہتے تھے اور اسی حالت میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ کے شاگرد رشید ضیاء المقدسی نے کہا کہ وہ (حافظ عبدالمغنی مقدسی) اپنا وقت بالکل ضائع نہیں کرتے تھے..... ان کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن کریم اور بسا اوقات حدیث شریف کا درس دیتے..... پھر وضو فرماتے اور ظہر سے کچھ پہلے تک تین سو رکعات نماز ادا کرتے..... پھر تھوڑا سو جاتے اور پھر نماز ظہر ادا فرماتے..... اس کے بعد مغرب تک سماعت حدیث اور کتابوں کی نقل میں مشغول رہتے اگر روزہ سے ہوتے تو افطار کرتے..... نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کے بعد آدھی رات یا اور تھوڑی دیر تک سوتے..... پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے..... پھر تازہ وضو کر کے قریب الفجر تک نمازیں پڑھا کرتے تھے..... بسا اوقات سات مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ وضو کرتے اور فرماتے "نماز میرے دل کو خوش رکھتی ہے..... جب تک میرے اعضا تر و تازہ ہیں....." پھر نماز فجر سے پہلے تھوڑا سا سو جایا کرتے..... یہ آپ کی عبادت و ریاضت اور جانفشانی تھی۔ تالیفات میں چالیس کتابوں سے زائد چھوڑیں جن میں "تقریب الفوائد" وغیرہ ہیں۔ (وقت ایک عظیم نعمت)

وہ جن کا امتحان سخت ہے

آزمائشیں لوگوں کے مرتبے کے اعتبار سے ہوا کرتی ہیں.... چنانچہ تم بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ جو کچھ دین و دنیا انہیں مل چکی ہے اسی پر راضی اور مطمئن ہیں.... یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یا تو صبر کے مقامات بلند کا ارادہ نہیں کیا یا یہ کہ انہیں امتحان اور آزمائشوں کی تاب ہی نہیں ہے اس لیے ان کے لیے سہولت کی راہ اختیار کی گئی....

بڑا اور کڑا امتحان تو یہ ہے کہ تمہیں ایسی ہمت بلند سے نوازا جائے جو تمہارے حق میں ورع کامل.... حسن اسلام اور کمالات علم کے حصول سے کم پر راضی نہ ہو.... پھر تمہارے ساتھ ایسا نفس بھی لگا دیا جائے جو مباحات کی رغبت رکھتا ہو اور اس کا دعویٰ یہ ہو کہ مباحات کو اختیار کر کے ہی وہ اپنی فکر مجتمع رکھ سکتا ہے اور اپنے مرض سے شفا پا سکتا ہے.... ایسی صورت میں تمہیں فضائل و کمالات کے حاصل کرنے میں اس علت نفس کی مزاحمت سے دوچار ہونا پڑے گا اور یہ دونوں حالتیں (یعنی ہمت بلند اور نفس کی یہ حالت) بالکل ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لیے کہ دنیا اور آخرت آپس میں سوکن ہیں....

اس لیے اس مقام پر واجبات کی رعایت ضروری ہے.... نیز یہ نفس کو جائز امور میں اتنی گنجائش نہ دے دی جائے کہ کسی واجب تقویٰ سے تجاوز کر جانے کا اندیشہ ہو....

اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مباحات کے دروازے کا کھولنا بھی بھی دین میں بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے اس لیے پانی کو کھولنے سے پہلے ہی بند خوب مضبوط کر لو اور جنگ سے پہلے ہی زرہ پہن لو اور جو غلطی کرنے جا رہے ہو اس میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی اس کے نتائج پر غور کر لو اور جس چیز سے نقصان کا اندیشہ ہو.... اگرچہ یقین نہ ہو اس سے سختی سے احتراز کرو.... (مجالس جوزیہ)

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا شوق جنت

عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس وقت کچھ کھجوریں تھیں جن کے کھانے میں مشغول تھے.... یکا یک جب یہ کلمات طیبات ان کے کان میں پہنچے تو سنتے ہی بول اٹھے کہ واہ واہ.... میرے اور جنت کے مابین فاصلہ ہی کیا رہ گیا ہے مگر صرف اتنا کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر ڈالیں اور کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار لے کر جہاد شروع کیا اور لڑنا شروع کیا یہاں تک شہید ہو گئے.... رضی اللہ عنہ.... (کاروان جنت) (شہدائے اسلام)

طالب کے معمولات

طالب اپنے لیے اتنے ہی معمولات اختیار کرے کہ جن پر دوام ہو سکے۔ یعنی مسلسل روزانہ دوام و اطمینان کے ساتھ ان پر عمل کر سکے۔۔۔ (ارشادات عارفی)

ایک وصیت

میں اپنی اولاد، اہل و عیال، احباب و اصحاب، اور تمام مسلمانوں کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس زندگی کا ایک ایک لمحہ ایک گوہر نایاب ہے۔ جس کی قیمت دنیا و مافیہا نہیں ہو سکتی۔۔۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی دائمی نعمتیں خریدی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس بھاری نعمت کو اس کی نافرمانیوں میں صرف کرنے سے بچیں۔ عمر کی جو مہلت اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے اس کے ایک ایک منٹ کی قدر کریں۔۔۔ (ارشادات مفتی اعظم)

صورت فانی سیرت باقی

دانش مند کا کام یہ ہے کہ وہ صورت کے سنوارنے کے بجائے سیرت کو سنوارے اور یہی انسان کی حقیقت ہے اور رہی صورت تو وہ چند روزہ بہار ہے بڑھاپا آ جائے۔ یا چہرہ پر زخم لگ جائے۔ یا کوئی فکر لاحق ہو جائے یا کوئی بیماری لگ جائے تو سارا رنگ و روپ زائل ہو جاتا ہے۔ تو صورت درحقیقت قابل التفات نہیں بلکہ اصل چیز سیرت ہے۔۔۔ (خطبات حکیم الاسلام)

شدت تعلق مع اللہ کا مطالبہ

شدت تعلق مع اللہ کا مطالبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو کہ کسی محبوب سے بھی ایسا تعلق نہ ہو اپنی جان سے بھی ایسا تعلق نہ ہو اہل و اولاد، مال و دولت، باشاہت وغیرہ سے بھی ایسا تعلق نہ ہو جیسا اللہ تعالیٰ سے ہو۔۔۔ اس کے مقابل کسی چیز سے بھی ایسا تعلق نہ ہو ایمان لانے کے بعد مومن سے اللہ تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہے تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ ہم سب ان کی اطاعت میں لگے رہیں اور گناہ سے قطع نظر کر کے ان کو اپنا سمجھتے ہیں۔ اس میں بڑی راحت ہے۔۔۔ (خطبات مسیح الامت)

قابل اعتراض اعمال والے حکام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین کا کام کبھی فاسق فاجر شخص سے بھی لے لیتے ہیں... حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے حاکم مقرر فرمائے گا جو تمہیں عذاب دیں گے... اور اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ میں عذاب دے گا...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے بعد تم پر ایسے حکام بھی مقرر ہونگے جن کے عمل قابل اعتراض ہونگے... اور تمہیں ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کا انہیں کچھ علم نہ ہوگا... ایسے لوگوں کی اطاعت جائز نہیں...

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حجاج کے مظالم کی شکایت کیلئے حاضر ہوئے۔ فرمانے لگے صبر کرو کیونکہ جو زمانہ تم دیکھ رہے ہو بعد والا زمانہ اس سے بھی بدتر ہوگا... میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے...

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قرآن فہمی

جب صحابہ کرامؓ نے روم پر حملہ کیا ہے تو وہاں کے عیسائیوں نے کہا کہ تم بھی اہل کتاب ہو اور ہم بھی اہل کتاب ہیں تو ہم میں تم میں ایسا زیادہ اختلاف نہیں ہے... بہتر یہ ہے کہ اول تم مجوس فارس سے لڑو کہ وہ مشرک ہیں... واقعی ہم تو شاید اس سوال کا جواب نہ دے سکتے لیکن صحابہ کرامؓ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ ہم کو حکم ہے: قاتلوا الذین یلونکم من الکفار اور تم ان کی نسبت نزدیک ہو... وجہ یہ ہے کہ ان کے قلب میں قرآن بسا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا ہاں ارشی ہے کہ تیرے فرش سے خدا کا فرش افضل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے سے ہے اور آج تک چلا آتا ہے نہ دھونا پڑتا ہے نہ کچھ بلکہ اور ناپاکی کو بھی پاک کر دیتا ہے...

یہ وہ فرش ہے کہ حضرت بشر حافیؒ نے جب سنا کہ "والارض فرشنھا" ...... تو جوتا نکال کر پھینک دیا کہ خدا کے فرش پر جوتا لے کر نہ چلنا چاہیے... آخر تمام عمر یہ ہی حکم ہو گیا کہ جہاں جہاں بشر حافی جائیں وہاں بیٹ نہ گرنے پائے... (اسوۂ عبرت)

حج کی سواریاں

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں تفسیر کبیر کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں سفر میں پیدل تشریف لے جا رہے تھے ایک آدمی انہیں ملا جو سوار تھا... اس نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ حج کے لئے جا رہا ہوں... اس شخص نے کہا کہ میں بھی حج کے لئے جا رہا ہوں... پھر اس شخص نے کہا کہ آپ نے اتنا بڑا سفر اختیار کیا اور پیدل سفر فرما رہے ہیں؟ کوئی سواری بھی آپ کے پاس نہیں! حالانکہ سفر حج کے باب میں قرآن کریم میں ہے ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ لوگوں پر حج بیت اللہ لازم ہے لیکن اس شخص پر جو استطاعت رکھتا ہو اور فقہاء لکھتے ہیں کہ آنے جانے کی سواری کا خرچ اور گھر والوں کے لئے وقتوں کا نان و نفقہ دے سکے۔ اتنا طویل سفر ہے اور آپ کے پاس کوئی سواری نہیں دیکھ رہا ہوں! حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس الحمدللہ! بہت سی سواریاں ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو کوئی سواری نہیں دیکھتا ہوں... فرمایا کہ کیوں نہیں! سنو! میں بتاؤں اپنی سواری؟

میں جب سفر حج کے لئے نکلا ہوں راستہ میں مجھے کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو میں صبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں... جب نعمت پیش آتی ہے تو شکر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں... طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آتی ہے تو تسلیم و رضا کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں... رنج و غم کی کیفیت ہوتی ہے تو انا للہ کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں...

نفس و شیطان مزاحمت کرتے ہیں اور طاعت کی طرف طبیعت نہیں چلتی اور عبادت سے طبیعت نہیں لگتی تو حوقلہ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں...

اگر گناہ ہو جاتا ہے تو استغفار کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں۔

جب کسی کی عظمت سامنے آتی ہے تو اللہ اکبر کی سواری پر سوار ہو جاتا ہوں۔

جب طبیعت کا میلان کسی اور شی کی طرف ہوتا ہے تو حمد کی تنزیہ اور سبحان اللہ کی

سواری پر سوار ہو جاتا ہوں....

غرض یہ کہ مختلف سواریاں میرے پاس ہیں حسب حال اور حسب موقع میں ان سواریوں کو اختیار کرتا ہوں.... عارف تھے.... دل جلے تھے.... صاحب سلسلہ شیخ ہیں.... بہت بڑے شخص ہیں.... مشائخ چشتیہ میں بھی آپ کا نام آتا ہے.... غیر معمولی شخص ہیں۔ بادشاہت چھوڑ کر آپ نے ولایت اختیار کی) اس شخص کو بڑا ناز ہوا.... اس نے معذرت کی اور معافی چاہی کہ حضرت! معاف فرمائیں.... مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ ہی ہیں اس لئے کہ اگر میری سواری کے پیر ٹوٹ جائیں تو میں بالکل تنہا اور بے بس ہو جاؤں گا.... مولیٰ نے آپ کو وہ سواریاں عطا فرمائی ہیں کہ جن کے لئے کوئی رکاوٹ ہی نہیں ہمیں اتنی اعلیٰ قسم کی سواریاں نصیب نہیں ہیں اس لئے کہ ہم ان حقائق سے غافل ہیں.... (فیض ابرار جلد چہارم)

اکابر کے عجیب حالات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے جس طرح باقی سب حالات نرالے تھے اسی طرح صحت و امراض کا مسئلہ بھی عجیب ہے کہ سر مبارک پر سردیوں میں بھی گرمی رہتی تھی اور کوئی کپڑا وغیرہ استعمال نہیں کر سکتے اور پاؤں اور ٹانگوں میں گرمیوں میں بھی سردی لگتی تھی گرمیوں میں گرم کمبل ٹانگوں پر رہتا تھا.... عورتوں کو بیعت یا تلقین وغیرہ پردے کے پیچھے بٹھا کر ان کے محرم کے واسطے سے کرواتے تھے گرمی میں ایک دفعہ ایک بے پردہ عورت اپنی درد ناک حالت سنانے کیلئے سامنے ظاہر ہو گئی تو حضرت نے فوراً ٹانگوں والا کمبل چہرہ پر ڈال لیا.... وہ کچھ دیر تک بات سناتی رہی حضرت اسی طرح گرمی برداشت کرتے رہے.... (حکایات اسلاف)

بھٹکے ہوئے کی اصلاح کا عمل

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ (سورۃ)

ترجمہ: پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کا سینہ اسلام کیلئے کشادہ کر دیتے ہیں۔

جو راستے سے بھٹک گیا ہو اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

والد کا بیٹی کے نام نصیحت آموز خط

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا اسعد مدنی رحمہ اللہ نے اپنی پریشان حال بیٹی کے نام درج ذیل خط لکھا تھا جسے ہر خاتون عمل کی نیت سے تین بار پڑھ لے تو ان شاء اللہ گھر جنت بن سکتا ہے....

عزیزہ بیٹی! اللہ تم کو دارین میں بامراد خوش و خرم رکھے آمین

بیٹی! یہ دنیا چند روزہ ہے اس لئے اس کی کسی خواہش کی خاطر آخرت کی اصلی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنا سخت دھوکہ اور اپنے سے دشمنی ہے.... تم اب اپنی زندگی کی خود ذمہ دار ہو ہم بوڑھے ہو گئے ہیں کسی کے ماں باپ ہمیشہ ساتھ نہیں دیا کرتے.... اس لئے اب ہر بات کے سمجھنے کو سوچ سمجھ کر کرنا.... دراصل چاہنے والا نفع نقصان کا جاننے والا اور سب سے بڑا خیر خواہ اللہ ہے تمہارا خاندانی ورثہ دولت و جاہ و شاہت نہیں بلکہ دین داری اور تعلق باللہ ہے.... اس لئے کسی وجہ سے اگر دولت باقی رہے تو جانے دینا.... دنیا کی کوئی عظیم سے عظیم چیز نہ تمہارے لئے قائم فخر ہو سکتی ہے اور نہ ہی کام آسکتی ہے.... تم ایک جگہ اور خاندان میں جا رہی ہو کہ وہاں ہر قریب و بعید تمہارے ہر کام اور ہر حرکت اور ہر چیز کو غور سے دیکھے گا اور اگر تم نے کوئی کام یا بات اپنے دادا (حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ) کے طریقے کے خلاف کی تو ان کو رسوا کرو گی اور خود بھی ذلیل ہو گی.... لباس میں فیشن اور نقل کی بجائے دین داری کا لحاظ اور شرم و حیاء کا پاس ضروری ہے بہت سے لوگوں سے تعلقات مناسب نہیں ہیں کم سے کم تعلق اور کم سے کم باتیں بہت سی مصیبتوں سے بچاتی ہیں.... تعلقات میں اپنے بڑوں کی مرضی کو سامنے رکھو (جس سے اور جتنا وہ پسند کریں.... وہی مناسب ہے).... ملنے اور آنے والیوں سے خوش اخلاقی خندہ پیشانی اور انکساری سے پیش آنا ہمیشہ اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھنا دوسرے کتنے ہی خراب ہوں اپنے سے بہتر سمجھنا اگر سسرال کے بڑوں کو اپنا بڑا اور اپنا خیر خواہ سمجھو گی تو ان شاء اللہ کبھی ذلیل نہ ہو گی.... شادی سے پہلے ماں باپ کا درجہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد سب سے بڑا ہوتا ہے مگر شادی کے بعد شوہر کا درجہ ماں باپ سے

بڑھا ہوا ہوتا ہے... اس کی مرضی کے خلاف چلنا بہت بری عادت ہے اس کو قریب مت آنے دینا خود کام کرو خدمت کرو سب تمہارے محتاج ہوں گے اور دلوں میں عزت ہوگی آرام طلبی... کاہلی اور خدمت لینے کی خوگر ہوگی تو لوگوں کی نظروں سے گر جاؤ گی۔

گھر کی ہر چیز پر نگرانی رکھو کوئی چیز ضائع نہ ہو کسی چیز سے بے پرواہی نہ برتو گھر اور گھر کی چیز کو برابر صاف ستھرا اور اپنی جگہ پر رکھنا... جو چیز جس جگہ سے اٹھاؤ کام ہوتے ہی اسے اپنی جگہ پر رکھنے کا اہتمام کرنا... مصالحوں... چائے... اچار وغیرہ سے لو... تو کام ہوتے ہی بند کر کے اس کی جگہ پر رکھو کسی چیز کو کھلا اور بے جگہ مت چھوڑنا... کپڑوں اور دوسری چیزوں کی اپنی جگہ ہونی چاہیے تاکہ جس چیز کی ضرورت ہو... وقت پر مل جائے...

نماز کو ٹھیک وقت پر صحیح اور اطمینان سے دل لگا کر پڑھنے کی عادت ڈالو... ناشکری اور غیبت عورتوں کی بدترین عادت ہے... اس سے بچنے کی کوشش کرنا... فقط السلام اسعد غفرلہ

رات کو جب نیند نہ آئے یا گھبرا جائے تو کیا کہے؟

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کو کچھ ڈراؤنی چیزیں دیکھتے ہیں جن کی وجہ سے وہ رات کو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکتے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد بن ولید! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم ان کو تین مرتبہ پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری یہ تکلیف دور کر دیں گے... حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور سکھائیں میں نے آپ کو اپنی یہ تکلیف اسی لئے تو بتائی ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہا کرو...

"اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ" میں اللہ کے غصہ اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وساوس سے اور شیاطین کے میرے پاس آنے سے اس کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں... (حیات الصحابہ جلد ۳)

اصلاح ظاہر کی اہمیت

کیوں صاحب اگر امام صاحب... نماز کے وقت اپنے حجرے سے محراب مسجد کی طرف اپنے کپڑے اتارے ہوئے آ گئیں... تو آپ تڑپ نہ اٹھیں گے... یہ سمجھیں گے کہ عقل میں فتور آ گیا حالانکہ امام صاحب کہہ رہے ہیں... بھائی مجھ کو نماز پڑھانے دو... مجھے نماز کے سب مسائل اور سورتیں یاد ہیں۔ میرا باطن بالکل ٹھیک ہے۔ صرف ظاہر کی خرابی سے آپ لوگ کیوں گھبرا گئے... آپ ان کی ایک بات نہ سنیں گے اور سیدھے مسجد سے نکال کر دماغ کے ڈاکٹر یا پاگل خانے لے جائیں گے....

کیوں بھائی۔ ظاہری خرابی سے آپ کو باطن کی خرابی پر یقین آ گیا۔ اور دین کے معاملہ میں ہماری ظاہری وضع قطع۔ ظاہری صورت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہو تو یہاں ہماری باطنی خرابی اور ایمان کی خرابی پر یقین کیوں نہیں ہوتا اور اس کی اصلاح کی فکر کیوں نہیں ہوتی... ایسے شخص کو دین کے ڈاکٹروں۔ یعنی اولیاء و مشائخ کرام کے پاس کیوں نہیں لے جاتے....(مجالس ابرار)

تلافی مافات

اگر کبھی بہت ہی ضرورت مشغولیت کی وجہ سے اپنے مقررہ اوقات... میں مقررہ معمولات پورے نہ ہوں۔ تو جب بھی وقت مل جائے ان کو پورا کر لیا جائے... یہ خیال نہ کیا جائے... کہ چونکہ وقت پر یہ کام نہ ہو سکا تو اب چھوڑ دیا جائے طالب و سالک کے لیے یہ بہت ہی نقصان دہ ہوتا ہے....(ارشادات عارفی)

دین کی سمجھ

کسی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔ سب سے زیادہ نفع دینے والا ادب کون سا ہے؟ فرمایا دین کی سمجھ حاصل کرنا اور دنیا سے بے رغبتی کرنا۔ کیونکہ دین کی ساری سمجھ یہ ہے۔ اور یہ کہ اللہ کی رضا معلوم کرے۔ اس کی ناپسند باتوں سے بچے قرآن و حدیث سب کا خلاصہ یہی ہے کہ دین کی سمجھ مل جائے...(ارشادات مفتی اعظم)

نظام الاوقات

شب و روز کے اوقات کے لیے ایک نظام عمل متعین کرنے.... آنے والے وقت کے لیے ایک مخصوص پروگرام بنانے اور زندگی کے تمام اوقات کے لیے کاموں کی ترتیب و تشکیل کے عمل کو نظام الاوقات کہا جاتا ہے۔ ہر انسان کے ذمہ مختلف کاموں اور امور کی ادائیگی ہوتی ہے.... ان کاموں سے عہدہ برآں ہونے کی آسان.... سہل اور بہترین صورت یہی ہے کہ انسان پہلے سے ایک نظام عمل کو تشکیل دے اور اس پر پابندی سے عمل پیرا ہو.... اوقات کا یہ نظام بناتے ہوئے کاموں کی تقدیم و تاخیر کی ترتیب میں وقت اور کام دونوں کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کونسا عمل کس وقت زیادہ بہتر طریقہ سے ادا ہو سکتا ہے اور کون سا وقت کس کام کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتا ہے جو کام زیادہ نشاط طبیعت میں تازگی اور ذہن و دماغ کی توجہ کا تقاضا کرتا ہو اس کی ادائیگی کے لیے وقت کا انتخاب بھی ویسا ہونا چاہیے جب انسان کی طبیعت میں تازگی اور نشاط ہو.... مثلاً صبح کے وقت انسان کی قوتوں اور صلاحیتوں کی فضا پر تازگی اور رعنائی چھائی ہوتی ہے.... یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اوقات صبح میں برکت کی دعا فرمائی ہے.... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

اللّٰهُمَّ بارک لامتی فی بکورها

"اے اللہ! میری امت کے لیے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما...."

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس صبح کے وقت تشریف لے گئے.... آپ ابھی آرام فرما رہی تھیں.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جگاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یا بنیۃ قومی اشهدی رزق ربک ولا تکونی من الغافلین فان اللہ عزوجل یقسم ارزاق الناس مابین طلوع الفجر الی طلوع الشمس.

"بیٹی اٹھئے.... اپنے رب کے رزق کی تقسیم کے وقت حاضر رہیے اور غفلت والوں سے نہ بنئے کیونکہ اللہ جل شانہ طلوع فجر اور طلوع صبح کے درمیان لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے...."

چونکہ صبح کا وقت انسان کا نشاط کا با برکت وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں تقریر بھی

ایسے کاموں کا ہونا چاہیے جو اس نوعیت کا متقاضی ہو..... اسی طرح شب و روز کی دیگر اوقات کے لیے بھی کاموں کے انتخاب میں وقت اور کام دونوں کی کیفیت..... نوعیت اور فطری ماحول اور مزاج کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے..... زندگی کو نظام الاوقات کا پابند بنانے سے جہاں اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب پہلے سے ایک پروگرام طے ہوگا اور آنے والے وقت کے لیے ایک نظام عمل مقرر ہوگا تو اس وقت کی آمد پر انسان کی توجہ از خود اس کام کی ادائیگی کی طرف مبذول ہوگی اور یوں تردد اور سوچنے میں ضیاع کا شکار نہیں ہوگا..... کہا جاتا ہے وقت ایک ظالم خونریز کی مانند ہے..... ما وہی ہے جو اس کو پکڑ کر قابو میں کرے لیکن اس کی چوٹی پیچھے کے بجائے آگے کی جانب ہے اس لیے اس کو قابو کرنے میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو پیش بین ہو اور آنے والے وقت کے بچاؤ کے لیے اس نے پیشگی تدبیر کر رکھی ہو..... مولانا محمد حسین آزاد اپنی مشہور کتاب "نیرنگِ خیال" میں "وقت" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔ "وقت ایک پیرانہ کہن سال کی تصویر ہے۔ اس کے بازوؤں میں پریوں کی طرح پرواز کرنے کے پر ہیں کہ گویا ہوا میں اڑا چلا جاتا ہے..... ایک ہاتھ میں شیشۂ ساعت ہے کہ جس سے اہلِ عالم کو اپنے گزرنے کا اندازہ دکھایا جاتا ہے اور ایک ہاتھ میں درانتی ہے کہ لوگوں کی کشتِ امید یا رشتۂ عمر کاٹا جاتا ہے یا ظالم خونریز ہے کہ جو وار ہے اسے پکڑ کر قابو میں کر لیتے ہیں لیکن اوروں کی چوٹیاں پیچھے ہوتی ہیں اس کی چوٹی آگے رکھی ہے..... اس میں نکتہ یہ ہے کہ جو وقت گزر گیا وہ قابو میں نہیں آ سکتا ہاں جو پیش بین ہو وہ پہلے ہی سے روک لیں....." (نیرنگِ خیال..... صفحہ ۱۱)

اس پیش بینی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے سبب ہر کام اپنے مقررہ وقت میں پوری دلجمعی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے ورنہ عموماً ہوتا یہ ہے کہ جب انسان کے ذمہ بہت سے کام ہوں اور ان کے لیے اوقات کا نظام مقرر نہ ہو تو ایک کام کی ادائیگی کے وقت دل دوسرے کاموں میں اٹکا رہتا ہے اور یوں انسان کی طبیعت ایک انجانی سی الجھن کا شکار رہتی ہے.....

تاریخ میں جتنی علمی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے عظیم الشان کارنامے انجام دیے ہیں ان کی پابندی نظام الاوقات ضرب المثل ہے اور یہی ان کے کارناموں کا بنیادی راز ہے..... (وقت ایک عظیم نعمت)

اپنا قیمتی وقت نفیس علوم میں لگاؤ

طالب علم کے لیے مناسب یہ ہے کہ حفظ و مذاکرہ کا پورا اہتمام رکھے اس لیے اگر سارا وقت اسی میں صرف ہو تو بہتر ہے لیکن بدن ایک سواری ہے اور سواری کو مسلسل چلاتے رہنے میں سفر کے رُک جانے کا اندیشہ ہے....

اور چونکہ قوی تھک جایا کرتے ہیں اس لیے انہیں تجدید نشاط کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ لکھنا.. مطالعہ کرنا اور تصنیف بھی ضروری ہے لیکن علوم کو حفظ کرنا زیادہ اہم ہے اس لیے اوقات کو دونوں پر تقسیم کرنا ضروری ہے.... پس مناسب یہ ہے کہ یاد کرنا تو صبح و شام کے اوقات میں ہو اور باقی اوقات کو لکھنے.... مطالعہ کرنے اور بدن کی راحت اور اس کے حقوق حاصل کرنے کے درمیان تقسیم کر لیا جائے....

پھر یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ وقت کے ان شرکاء کے درمیان بے انصافی ہو کیونکہ جب ان میں سے کوئی ایک اپنے حق سے زیادہ وقت لے لے گا تو دوسرے کا حق مارا جائے گا اور اس کا غلط اثر ظاہر ہوگا (یہ تنبیہ اس وجہ سے کی گئی کہ) نفس مذاکرہ و تکرار سے گھبراتا اور لکھنے.... مطالعہ کرنے اور تصنیف کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے کیونکہ یہ مشاغل اس پر آسان بھی ہوتے ہیں اور خواہش کے مطابق بھی....

آدمی اپنی سواری کو بیکار بھی نہ چھوڑے اور اتنا بوجھ بھی نہ لادے جو اس کے بس سے باہر ہو....

اور عدل و انصاف ہی سے مقاصد کا حصول ممکن ہے....

اور جو شخص جادۂ مستقیم سے ہٹا اس کی راہ طویل ہوئی.

اور جس نے ایک منزل کی مدت میں کئی منزلیں طے کر ڈالیں اندیشہ ہے کہ اس سے وہ مقصد ہی فوت ہو جائے جس کے لیے اس نے محنت کی ہے ... باوجودیکہ انسان کو تحریص و ترغیب کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ محنت کے مقابلے میں کاہلی اس کو زیادہ دامن گیر ہوتی ہے.

بہرکیف! منصب علم میں اہم علوم کا اہتمام ضروری ہے کیونکہ مثلاً ایک حدیث کے طالب علم نے اس حدیث "من اتی الجمعة فلیغتسل" (جو جمعہ کی نماز میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہو اسے غسل کر لینا چاہیے) کو بیس سندوں کے ساتھ یاد کیا.... حالانکہ حدیث تو ایک سند سے بھی

ثابت ہوئی یکجی تھی کی(؟) اس مشغولیت نے ان آداب غسل کی معرفت سے غافل کر دیا.....

زندگی تھوڑی ہے اور اس سے قیمتی ہے کہ اس کا ایک سانس بھی ضائع کیا جائے.....

اور صحیح فیصلوں کی طرف رہنمائی کے لیے عقل ہی کافی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے.....(مجالس جوزیہ)

حضرت خارجہ بن زید ابی زہیر رضی اللہ عنہ

نام ونسب:.....خارجہ نام ہے.....خزرج کے خاندان اغر سے ہیں.....نسب نامہ یہ ہے.....

خارجہ ابن زید ابی زہیر بن مالک بن امراء القیس بن مالک اغر بن ثعلب بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر.....رئیس قبیلہ اور کبار صحابہ میں تھے.....

اسلام: عقبہ میں بیعت کی.....

غزوات اور عام حالات: ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ آ کر انہی کے ہاں قیام کیا تھا.....اور انہی سے مواخاۃ ہوئی.....

بدر میں شریک تھے اور امیہ بن خلف کو کئی آدمیوں کے ساتھ مل کر مارا تھا.....امیہ کے بیٹے صفوان نے اپنے باپ کے قاتلوں کو تاڑ لیا تھا.....چنانچہ دوسرے سال جب غزوۂ احد واقع ہوا تو اس کو ان لوگوں کے قتل کی فکر ہوئی.....

شہادت:.....حضرت خارجہ شجاعت بہادری سے لڑے اور دس سے اوپر نیزوں کے زخم کھا کے زمین پر گر گئے.....صفوان نے ان کو شناخت کر کے ناک.....کان اور دیگر اعضاء کاٹے اور کہا کہ اب میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا.....میرے باپ کے عوض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے بہادر کام آئے.....

ان کے بھتیجے سعد بن ربیعؓ بھی اس معرکہ میں داد شجاعت دے کر شہید ہوئے تھے.....

چچا بھتیجے دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے..... (سیر الصحابہ)

منکر وملحد کی اصلاح کیلئے وظیفہ

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۔ (سورۃ الزمر)

ترجمہ: اور جس کو ہدایت دے اللہ پس نہیں اس کو گمراہ کرنے والا.....

کوئی شخص خدا کی طرف سے پھر گیا ہو اس کو یہ آیت پڑھ کر دم کرے کہ پلٹ آئیں.....

ابراہیم علیہ السلام کا صبر

ابراہیم علیہ السلام نے ایک موحد کے ہونے کی حیثیت سے صبر کیا پہلے ان کو آگ میں ڈالا گیا آگ میں جانے سے قبل آپ صرف یہ دعا پڑھتے "حسبی اللہ ونعم الوکیل" پھر بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری کی نوک کو بیٹے کو لٹایا اور اللہ کے حکم کی تعمیل کی اس پر آپ علیہ السلام نے صبر فرمایا...

بچہ جب چھوٹا تھا تو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ دینے کا حکم آیا آپ علیہ السلام نے ان کو بے سروسامانی کی حالت میں چٹیل میدان میں اکیلے چھوڑ دیا جب یہ جانے لگے تو ان کی بیوی نے کہا ہمیں کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو فرمایا اللہ کے پھر بیوی خاموش ہو گئیں اس کے بعد وہ شام ہو نے اللہ نے پھر حضرت اسحاق علیہ السلام دیئے.. (الدلائل)

قابل ملامت آدمی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی جھگڑا پیش کیا اور دوران گفتگو کہنے لگا حسبنا اللہ ونعم الوکیل... آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امت ہار جانے والے بندہ کو ملامت کرتے ہیں اپنی عقل اور وسائل کی پوری قوت استعمال کرو پھر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو.. (بستان العارفین)

عورت اپنے رب کے زیادہ قریب کب ہوتی ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عورت پردے کے اندر رہنے کے قابل ہے... جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان... اس کو تکتا ہے اور عورت اللہ کی رحمت کے قریب تر اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے.. (مشکوٰۃ)

سر درد کا وظیفہ

لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ (الواقعہ: ۱۹)

ترجمہ: نہیں سر میں درد ہوگا ان سے اور نہیں وہ اس میں بہکیں گے..

سر درد کیلئے یہ دعا پڑھیں جس کے سر میں درد ہو وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اس دعا کو پڑھ کر دم کریں.. (قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت عبداللہ بن مبارک کی
اپنے شاگردوں سے آخری ملاقات

استاذ المحدثین حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حدیث پاک پڑھنے والے ہزاروں طلباء ہوتے تھے .... "مستملی" جیسے نماز میں آگے تکبیر کہتے ہیں ... اسی طرح لوگ ان سے حدیث پاک آگے نقل کرتے تھے ... ایک مجمع میں "مستملین" کی تعداد زیادہ ہو گئی .... مجمع کا اندازہ آپ خود لگائیں ... ایک مجمع میں دواتوں کو گنا گیا تو اس مجمع میں چالیس ہزار دواتیں تھیں ... اتنے بڑے مجمع میں وہ حدیث پاک کا درس دیا کرتے تھے ... جب ان کے آخری لمحات آئے ... بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور کیفیت بدل رہی تھی ... اسی اثناء میں اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ مجھے اٹھا کر نیچے زمین پر لٹا دو ... شاگرد حیران تھے کہ اب کیا کریں؟

اس وقت جیسے کے فرش نہیں ہوتے تھے ... ننگی زمین ہوتی تھی ... پھر فرمایا مجھے اٹھاؤ زمین پر لٹا دو ... شاگردوں نے حکم کی تعمیل کی اور مٹی پر لٹا دیا ... انہوں نے دیکھا کہ وقت کے اتنے بڑے شیخ اپنے رخسار کو زمین پر رگڑنے لگے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! تو عبداللہ کے بڑھاپے پر رحم فرما ... میرے دوستو! جن کی زندگی حدیث پاک کی خدمت میں گزری ... جب وہ اپنے آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح عاجزی کرتے تھے تو ہمیں بھی عاجزی و انکساری کرنی چاہئے ... ([illegible])

نماز جمعہ کی تاکید کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے ایک میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آ جاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا پھر دوسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے دو میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آ جاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا پھر تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا جو آدمی مدینہ سے تین میل دور رہتا ہے اور جمعہ کا دن آ جاتا ہے اور وہ جمعہ پڑھنے نہیں آتا اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا ... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

صحابہ ہر تنقید سے بالاتر

ہمارے صحابہ جتنے ہیں ... عادل اور پاکباز ہیں ۔ اور ہماری ہر تنقید سے بالاتر ہیں ... ہماری ہر حالت سے اونچے ہیں ... ہمارا فرض ہو گا کہ ان کو سامنے رکھ کر اپنے ایمان اور اپنے اعمال کو پرکھیں ۔ اگر ان کے اعمال اور ایمان کے مطابق ہو جائے ... تو ہمارا ایمان اور ہمارے اعمال درست ہیں ۔ ورنہ غلط ہیں ۔ اس لئے کہ علم کی روایت بھی انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے ۔ اور عمل کی روایت بھی انہوں نے حق اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے ... (خطبات حکیم الاسلام [illegible])

طریق اطمینان وہی ہے

ہر شخص اس دنیا میں اطمینان کا طالب ہے ... کوئی ایسا نہیں جو اطمینان نہ چاہتا ہو ... اب ایک صورت تو یہ تھی ۔ کہ اپنی عقل سے اطمینان حاصل کرنے کا طریقہ سوچتا اور ایک یہ کہ احکم الحاکمین نے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی بتلا دیا ۔ ظاہر ہے کہ اگر اپنی عقل سے سوچے ۔ تو اطمینان حاصل کرنے کا صحیح باب نہ تھا ۔ اسی لیے جن لوگوں نے اپنی عقل سے اطمینان حاصل کرنے کا طریقہ سوچا ۔ ان کی عقل میں بادشاہت ہے ... وہ یہ سمجھے کہ بادشاہت میں پورا اطمینان حاصل ہے ... بھلا بادشاہ اور چین ؟ ... اس کو چین ہو ہی نہیں سکتی ۔ ... اور یہ ایک موٹی سی بات ہے ۔ کیونکہ ہر وقت اس کو یہ فکر لگی ہوئی ہے ... کہ کبھی میرے ملک پر کوئی حملہ نہ کر دے ۔ کبھی کوئی وزیر اندرونی بغاوت نہ کر دے ۔ کبھی مجھے کوئی قتل نہ کر دے ۔ وغیرہ (خطبات [illegible])

متکبرین کی وضع سے بچنے کی ضرورت

ٹخنہ ڈھانکنے سے منع فرمایا گیا ۔ کیونکہ یہ متکبرین کی نشانی ہے ۔ حکمت یہاں یہ ہے ۔ کہ اگر تم متکبرین کی صورت کی نقل بھی کر دو گے ۔ تو متکبرین کی حقیقت بھی تمہارے اندر منتقل ہو جائے گی ۔ جیسے "[illegible]" کہتے ہیں کہ صورت کی نقل کرو تو حقیقت کا عکس بھی اترے گا ... ([illegible])

خاوند کی خوشنودی کا اجر

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ غور سے سن اور سمجھ اور جن عورتوں نے تجھ کو بھیجا ہے... ان کو بتا دے کہ عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے... یہ جواب سن کر اسماء رضی اللہ عنہا نہایت خوش ہوتی ہوئی واپس ہو گئیں... (اسد الغابہ)

فائدہ... عورتوں کا اپنے خاوندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کی خدمت کرنا اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا بہت ہی قیمتی چیز ہے مگر عورتیں اس سے بہت ہی غافل ہیں... صحابہ کرام نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں آپ اس کے مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں... ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت ایسی حالت میں مرے کہ خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں جائے گی... ([illegible])

کشادگی رزق کا عمل

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ... وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ... اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ . قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (الطلاق: ۲-۳)

ترجمہ: اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کر دیتا ہے اس کے لیے نکلنے کا راستہ اور روزی دیتا ہے اس کو جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر تو وہ کافی ہے اس کو بے شک اللہ پورا کر لیتا ہے اپنا کام اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ...

اس آیت کی ایک تسبیح پڑھ کر ایک تسبیح "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کی پڑھ کر رزق کیلئے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کیلئے رزق کے دروازے ایسی جگہ سے کھول دے گا جہاں سے آپ کو گمان بھی نہ ہوگا۔ (قرآنی مستجاب دعائیں)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

اس گوشے کو بھی ملاحظہ کیجئے کہ ان کے ہاں وقت کی کیا اہمیت تھی... وقت کو کس طرح بچاتے... مہمانوں کی آمد یا بے کار و بے مشغلہ افراد کے آنے کے وقت آپ کا طریقہ کیا رہا ہے... اپنی معروف کتاب "صید الخاطر" کی جلد اول اور صفحہ ۲۰۶... ۲۰۱ اور جلد دوم کے صفحہ ۳۱۸... ۳۱۹ اور تیسری جلد کے ص ۶۲۶ میں فرماتے ہیں:

"انسان کو چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانے... ایک لمحہ کو بھی بے کار ضائع نہ کرے بلکہ ہر لحظہ کو ذریعہ ثواب بنائے... البتہ اس میں اپنی نیت کو فساد سے بچائے اور ہر قول و عمل میں نیت کو صاف اور خالص رکھے...."

جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"نیة المؤمن خیر من عمله" (مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے)

سلف صالحین اپنے ہر لحظے کی حفاظت کرتے... فضول گوئی سے بچاتے چنانچہ مشہور تابعی حضرت عامر بن عبد قیس جو عابد و زاہد تھے سے کسی نے کہا مجھ سے بات کیجئے تو فرمایا "سورج کو روکو"

میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وقت کو عجیب انداز سے برباد کرتے ہیں.... رات اگر لمبی ہو جائے تو فضول گوئی یا بے فائدہ قصے کہانیوں اور ناولوں کو پڑھنے میں وقت صرف کرتے ہیں اور رات کوتاہ ہو جائے تو رات نیند میں اور دن کو تفریح گاہوں اور بازاروں میں ضائع کرتے ہیں... وقت ضائع کرنے والوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو ایک کشتی میں سوار محو گفتگو ہوں اور کشتی ان کو انجان مقام کی طرف لے جا رہی ہو اور یہ اپنے انجام سے بے خبر ہیں.... بہت کم لوگ ایسے ہیں جو وقت کی قدر و قیمت اور اپنے وجود کے مقصد کا ادراک رکھتے ہیں... عمر بڑا قیمتی سرمایہ ہے..... ہاتھ سے نکلنے سے پہلے کام لو اور اس کو قیمتی بناؤ....

بے کاروں کی صحبت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں.... اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی عام وقت ضائع کرنے والوں کی طرح معاملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو زیارت یا خدمت کا نام دے دیتے ہیں اور پاس بیٹھنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور بیٹھ کر بے مقصد باتوں میں لگ جاتے ہیں.... درمیان میں غیبت بھی شروع ہو جاتی ہے.... یہ

ہمارے زمانے کے اکثر لوگوں کا طریقہ ہے... خصوصاً عام خوشیوں اور عیدین کے موقعوں پر ایک دوسرے کے پاس جاتے ہیں... صرف مبارک باد دینے اور سلام عرض کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ایسی گفتگو بھی چھیڑ دیتے ہیں جس سے وقت برباد ہوتا ہے... جب میں نے دیکھا کہ وقت قیمتی ترین سرمایہ ہے... اس کو نیکی میں صرف کرنا فرض ہے تو اس کو ضائع کرنے کو ناگوار سمجھا اور لوگوں کے مذکورہ طریقے سے پہلو تہی کی بلکہ ان کے ساتھ بین بین رہا کیونکہ مکمل انقطاع بھی ممکن نہ تھا... مکمل ان کا ساتھ دینا بھی غلطی سے خالی نہ تھا تو ملاقاتوں کو کم سے کم کرنے کی کوشش کر کے وقت بچانے کی تدبیر کی... پھر ایسا کام ڈھونڈ نکالا جو بات چیت کے درمیان بھی چلتا رہتا کہ وقت کم سے کم خرچ ہو... چنانچہ یہ طریقہ نکالا کہ کسی کی آمد کے وقت کاغذ کاٹ کر لکھنے کے لیے درست کرنا اور قلم تراش کر ٹھیک کرنا اور وہ کام جو بات چیت کرتے ہوئے بھی انجام دیا جا سکتا ہے کرنے لگا جس کے لیے فکر... حضور قلب کی ضرورت نہیں ہوتی... میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر لوگ مقصد زندگی ہی سے غافل ہیں... زندگی کا مطلب ہی نہیں سمجھتے... ان میں بعض ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراوانی سے نوازا ہے... کمائی کی انہیں ضرورت نہیں... وہ اپنے اوقات کو بازاروں میں آنے جانے میں ضائع کرتے ہیں جس کی وجہ سے منکرات میں بھی مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ فضول کھیلوں میں قیمتی وقت کو بے دردی سے ضائع کرتے ہیں یا فضول قصے کہانیوں اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی بے فائدہ بحث میں ضائع کرتے ہیں... اس سے میں نے یہ سمجھا کہ وقت کی قدر و قیمت کی پہچان کی دولت اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عطا نہیں فرمائی... یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے... کم ہی لوگ اس کو غنیمت سمجھتے ہیں... "وَمَا يُلَقَّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ" اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمر کے اوقات کی قدر و قیمت پہچاننے اور اس کو غنیمت جاننے کی توفیق مرحمت فرمادے... (وقت ایک عظیم نعمت)

موسیٰ علیہ السلام کا صبر

موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم اور فرعون کی قوم نے کتنی ایذائیں پہنچائیں لیکن آپ علیہ السلام نے ان دونوں قوموں کو دعوت دیتے اور ان کی باتوں پر صبر کرتے... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کر دی... (اصلاحی ادب)

حادثات کسوٹی ہیں

کس قدر پاکیزہ ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کو ان کے وطن سے دور کرکے اور اسباب کے سامنے جھکا کر ان کا صبر آزماتی ہے اور آزمائش کے زمانہ میں ان کے جوہر کو ظاہر کرتی ہے....

وہ دیکھو! حضرت آدم علیہ السلام کو کہ ابھی ملائکہ انہیں سجدہ کر رہے تھے اور کچھ ہی مدت کے بعد جنت سے نکالے جا رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مار کھاتے ہوئے بیہوش ہو ہو جاتے ہیں پھر کچھ ہی دنوں بعد کشتی میں بیٹھ کر نجات پا رہے ہیں اور ان کے دشمن ہلاک ہو رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جا رہے ہیں اور چند لمحے بعد سلامتی کے ساتھ نکالے جا رہے ہیں....

وہ دیکھو! حضرت ذبیح اللہ (اسماعیل علیہ السلام) کو کہ اللہ کے حکم کے سامنے جھک کر (ذبح کے لیے) لٹائے جا رہے ہیں پھر بچا لیے جا رہے ہیں اور مدح باقی رہ جاتی ہے....

وہ دیکھو! حضرت یعقوب علیہ السلام کی نگاہ حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں ختم ہو گئی ہے پھر وصال کے ذریعے واپس بھی آ گئی ہے.... وہ دیکھو! حضرت موسیٰ کلیم اللہ بکریاں چرا رہے ہیں پھر ترقی کرکے خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف پا رہے ہیں....

اور وہ دیکھو! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کل تک یتیم کہا جا رہا تھا.... عجیب عجیب حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الٹ پلٹ رہے تھے جو بھی دشمنوں سے پہنچتے تھے اور کبھی فقر کے مکاید سے.... لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو جبل حرا سے بھی زیادہ ثابت قدم ہیں....

پھر دیکھو فتح مکہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حاصل ہو رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے بادشاہوں اور حکمرانوں تک اپنا لایا ہوا دین پہنچا رہے ہیں....

پھر دیکھو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے والا مہمان آ جاتا ہے اور شدت کرب سے پکار رہے ہیں "واکرباہ!" ہائے تکلیف کی شدت....

پس جس نے دنیا کے سمندر میں غور کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ موجیں آپس میں کس طرح ملتی ہیں اور زمانہ کے دھکوں پر کیسے صبر کیا جاتا ہے.... وہ کسی بلا و مصیبت کے نزول سے گھبرائے گا نہیں اور کسی دنیوی راحت پر زیادہ مسرور نہیں ہوگا.... (مجالس جوزیہ)

بے قصور مظلوم کیلئے قرآنی عمل

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ۝ (سورۃ البروج ۱۲)

ترجمہ: تحقیق تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے.....

اگر کسی کا ظلم تمہارے اوپر بہت ہو رہا ہو..... مظلوم اس کے ظلم سے عاجز آ گیا ہو اور وہ بے قصور ہو وہ یہ دعا روزانہ ۱۰ دفعہ پڑھ کر آسمان پر پھونکیں..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

جنگ صفین میں شہادت

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی خلافت راشدہ کے زیر سایہ گزاری..... جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے..... حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان کے معاون و مددگار تھے لڑائیوں میں ان کا ساتھ دیا بلکہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لشکر کے بڑے لوگوں میں سے تھے..... آپ کے ساتھ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور یہ بنو خطمہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ صفین میں شہید ہوئے.....

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں بھی شریک ہوئے لیکن نہ انہوں نے تلوار نیام سے نکالی اور نہ کسی سے لڑے اور جب یہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تو فرمایا ”میں اس وقت تک کسی سے نہیں لڑوں گا جب تک عمار بن یاسر کو قتل نہیں کر دیا جاتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا“.....

جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی..... پھر معرکہ آرائی کے قریب ہوئے..... لڑتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کرتے ہوئے زمین پر گر گئے اور یہ ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے..... اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گواہیوں والے یعنی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ”جس کے حق میں خزیمہ گواہی دے وہ اس کے لئے کافی ہے“۔ (سیر الصحابہ)

عیسیٰ علیہ السلام کا صبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل نے جھوٹے الزام لگائے حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم دیا اور انکو سولی پر لٹکایا پھر بھی انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو اٹھا لیا..... (اعمال دل)

کام کرنے کا طریقہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ...... اللہ تعالیٰ نے تصنیف ...... وتالیف کا جو غیر معمولی کام لیا ...... ظاہری اسباب میں اس کا ایک سبب یہ بھی تھا ...... کہ آپ اس استقصا کی فکر کرنے کے بجائے ...... جتنی مفید بات جس وقت زیر قلم آ گئی ...... اسے مزید کے انتظار میں نہیں ٹالا ...... بلکہ اسے لکھ کر شائع فرما دیا ...... تکمیل اور اضافے بعد میں بھی ہو سکتے ہیں ...... لیکن جو بات مفید ہو ...... اسے استقصا کے انتظار میں ٹالنے سے ضروری بات بھی رہ جاتی ہے ...... (ارشادات مفتی اعظم)

علم بنیادی ضرورت

اسلام کی بنیاد علم پر ہے ...... اس لئے پہلی اور فوری ضرورت یہ ہے ...... کہ دینی علوم کو اس قدر عام اور سہل الحصول بنا دیا جائے ...... کہ کوئی بھی دین سے ناآشنا نہ رہے ...... ضروری نہیں کہ ...... ہر شخص کو بھرپور معلومات ہونی چاہئیں ...... اگر کوئی کسی معاملے کے بارے میں علم نہیں رکھتا ہے ...... تو وہ اہل علم سے رجوع کرے ...... اور درپیش معاملے میں ان سے رہنمائی حاصل کرے ...... '' ...... '' اب ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں لگن پیدا کی جائے ...... کہ وہ دینی علوم سیکھیں ...... جب دلوں میں یہ لگن پیدا ہو جائے گی تو وہ یقیناً عالمان دین سے رجوع کریں گے ...... جب وہ دینی تقاضوں سے آگاہی حاصل کر لیں گے ...... تو اس کا اطلاق اپنی عملی زندگی پر بھی کرنے کے قابل ہو جائیں گے ...... اس طرح ماحول اور معاشرے میں خود بخود اصلاح کے رجحانات پیدا ہوں گے ...... اور یہی رجحانات فلاحی برگ و بار لائیں گے ...... (خطبات حکیم الاسلام)

علم غیر نافع لائق تحصیل نہیں

جو علم نفع نہ دے وہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ...... بلکہ لائق اعراض ہے اسی لیے ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب علم کے سلسلہ میں درخواست ذات باری تعالیٰ سے جو دعا کی ...... ایک تو اس جملہ کے ساتھ "اللّٰھم انی اسئلک علمًا نافعًا" اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کی درخواست کرتا ہوں ...... نافع کی قید لگا دی ...... جس سے معلوم ہو گیا کہ جو علم نافع نہ ہو وہ لائق تحصیل نہیں ...... (خطبات مسیح الامت)

تمیم داری کے بھائی کا دجال کو دیکھنا

فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشاء کی نماز کیلئے دیر سے تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ تمیم داری مجھے ایک قصہ سنا رہا تھا.. اس وجہ سے دیر ہوگئی وہ قصہ یہ تھا کہ اس کا چچازاد بھائی سمندر کے سفر پر گیا اور وہ کسی جزیرہ میں پہنچ گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک محل ہے جس میں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے... وہ اپنے لمبے بالوں کو گھسیٹ رہا ہے.... اس نے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا میں دجال ہوں... کیا ابھی رسول امی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا... اس نے کہا ہو گیا ہے پھر اس نے پوچھا تو کیا لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی ہے یا نہ فرمایا: اس نے کہا اطاعت قبول کی ہے وہ بولا کہ یہ ان کے حق میں تو خیر ہے مگر میرے لئے شر ہے ...(بستان المحدثین)

دین کی مشقت باعث پریشانی نہیں

میں یہ نہیں کہتا کہ عمل کرنے سے ہر تعب سے نجات ہوتی ہے مگر پریشانی سے ضرور نجات ہوتی ہے اور اصل کلفت یہی ہے اور اگر پریشانی نہیں تو خود تعب و مشقت میں بالذات کوئی کلفت نہیں.. اسی پر حکایت یاد آئی کہ مولوی غلام محمد صاحب جو میرے دوست ہیں وہ ایک رئیس کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے اور نماز بھی پانچوں وقت پڑھواتے تو ان لڑکوں کی ماں کہتی تھی کہ اس مولوی نے میرے بچوں کو ایک کام میں مبتلا کردیا صبح کو وضو کراتا ہے صاحب ایسی مشقت تو دین میں ہوتی ہے...

مولانا فضل الرحمن صاحب سے ایک شخص نے آکر پوچھا کہ ایک عورت کا شوہر گم ہو گیا ہے.... مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرد کی نوے برس کی عمر تک انتظار کرو.... کہنے لگا کہ جناب! اس میں تو بڑا حرج ہے اور دین میں حرج ہے نہیں مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر یہ حرج ہے تو جہاد بھی تو حرج ہے... سو حرج کے یہ معنی نہیں حرج کہتے ہیں پریشانی اور الجھن کو.... سو اسلام میں یہ معنی نہیں کہ مطلق تعب و مشقت نہ ہوگی ہاں دنیا کے کاموں میں تعب و مشقت نہیں ہے....(اشرف العبرت)

شاگرد کی باکمال استاد سے ملاقات

ابوزرعہ رحمہ اللہ ایک محدث گزرے ہیں.... ان کی محفل میں ایک شاگرد آیا کرتا تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی.... ایک دن محفل ذرا لمبی ہوگئی تو اس کو گھر جانے میں دیر ہوگئی.... جب وہ رات دیر سے گھر پہنچا تو بیوی الجھ پڑی کہ میں انتظار میں تھی تم نے آنے میں کیوں دیر کی؟

اس نے سمجھایا کہ وقت ضائع نہیں کر رہا تھا میں تو حضرت کے پاس تھا.... وہ کچھ زیادہ غصے میں تھی.... غصے میں کہہ بیٹھی کہ تیرے حضرت کو کچھ نہیں آتا.... تجھے کیا آئے گا.... استاد کے بارے میں بات سن کے یہ نوجوان بھڑک اٹھا....

جب بیوی نے یہ کہا کہ تیرے استاد کو کچھ نہیں آتا.... تجھے کیا آئے گا تو یہ سن کر نوجوان کو بھی غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر میرے استاد کو ایک لاکھ احادیث یاد نہ ہوں تو تجھے میری طرف سے تین طلاق ہیں....

صبح اٹھ کر دماغ ذرا ٹھنڈا ہوا تو سوچنے لگے کہ میں نے تو بہت بڑی بے وقوفی کی.... بیوی نے خاوند سے پوچھا کہ میری طلاق مشروط تھی.... اب بتائیں کہ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں.... اس نے کہا کہ یہ تو استاد صاحب سے پوچھنا پڑے گا.... اس نے کہا کہ جائیں پتہ کر کے آئیں.... چنانچہ یہ نوجوان اپنے استاد کے پاس پہنچا اور کہا کہ رات یہ واقعہ پیش آیا.... اب آپ بتایئے کہ نکاح سلامت رہا یا طلاق واقع ہو چکی ہے.... ان کے استاد یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمانے لگے کہ جاؤ تم میاں بیوی والی زندگی گزارو.... کیونکہ ایک لاکھ احادیث مجھے اس طرح یاد ہیں جس طرح لوگوں کو سورہ فاتحہ یاد ہوتی ہے.... سبحان اللہ! یہ قوت حافظہ کی برکت تھی اور علم کی برکت تھی جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی تھی.... (یادگار ملاقاتیں)

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا نسخہ

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا وَجَعَلَ
بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

اگر آپ کا اپنی بیوی سے اختلاف ہے.... آپس میں محبت نہیں ہے تو اس آیت کو ننانوے دفعہ کسی مٹھائی پر تین دن پڑھ کر دم کریں اور دونوں کھائیں.... (قرآنی [illegible])

گھر جنت کیسے بنتا ہے

آج کل اکثر شکایت رہتی ہے کہ گھر میں ناچاقی اور فساد رہتا ہے اگر آپ اپنے گھر کو جنت بنانا چاہتے ہیں تو درج ذیل مضمون کو بار بار عمل کی نیت سے پڑھئے... اگر ہم ان باتوں پر سنت کی نیت سے عمل کریں تو ثواب علیحدہ ہوگا اور ان شاء اللہ آپ کا گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا... اس کے علاوہ کتاب "اصلاح دل کورس" "تحفۂ زوجین" کا مطالعہ رکھیں اور کسی مستند بزرگ سے دونوں میاں بیوی اپنا باقاعدہ اصلاحی رابطہ رکھیں تو سونے پر سہاگہ کا مصداق ہوگا۔

جو خاوند اپنی بیوی کا دل پیار سے نہیں جیت سکا وہ سختی سے ہرگز نہیں جیت سکتا... دوسرے الفاظ میں جو عورت اپنے خاوند کو پیار سے اپنا نہ بنا سکی وہ کبھی اپنی بد زبانی سے بھی اپنے خاوند کو اپنا نہیں بنا سکے گی... کئی مرتبہ عورتیں سوچتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کو کہوں گی وہ میرے خاوند کو ڈانٹے گا... میں اپنے ابو کو بتاؤں گی وہ میرے خاوند کو سیدھا کر دیں گے... ایسی عورتیں انتہائی بے وقوف ہوتی ہیں بلکہ پرلے درجے کی بے وقوف ہوتی ہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کے بھائی اور آپ کے باپ ڈانٹیں گے اور آپ کا خاوند ٹھیک ہو جائے گا... یہ تیسرے بندے کے درمیان میں آنے سے ہمیشہ فاصلے بڑھ جاتے ہیں... جب آپ نے اپنے اور خاوند کے معاملے میں اپنے ماں باپ کو ڈال دیا تو آپ نے تیسرے بندے کو درمیان میں ڈال کر خود فاصلہ کر لیا... تو جب آپ خود اپنے اور اپنے میاں کے درمیان فاصلہ کر چکیں تو اب یہ قرب کیسے ہوگا؟ اس لئے اپنے گھر کی باتیں اپنے گھر میں رکھی جاتی ہیں... لہٰذا یاد رکھئے... اپنا گھونسلہ اپنا کیا ہوا اپنے خاوند کے گھر میں اگر آپ فاقے سے بھی وقت گزاریں گی تو اللہ رب العزت کے یہاں درجے اور رتبے پائیں گی اپنے والد کے گھر کی آسائشوں اور ناز و نعمت کو یاد نہ کرنا... ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ بیٹیاں ماں باپ ہی کے گھر میں رہتی رہیں... بالآخر ان کو اپنا گھر بسانا ہوتا ہے... اللہ کی طرف سے جو زندگی کی ترتیب بنائی وہ اپنانا ہوتا ہے تو اس لئے اگر خاوند کے گھر میں رزق کی تنگی ہے یا خاوند کی عادتوں میں سے کوئی عادت خراب ہے تو صبر و تحمل کے ساتھ اس کی اصلاح کے بارے میں فکر مند رہیں... سوچ سمجھ کر ایسی باتیں کریں... خدمت کے ذریعے خاوند کا دل جیت لیں... تب آپ جو بھی کہیں گی خاوند مان لے گا... (پرسکون گھر)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نظام الاوقات کے پابند تھے ہر کام کا وقت مقرر تھا اور ایک ایک لمحہ کو تول تول کر خرچ کرتے تھے یہاں تک لکھنے کے دوران قلم پر قط رکھنے کی ضرورت پیش آتی تو اتنی دیر بیکار نہ گزارتے اس وقفے میں زبان سے ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے تھے.... (ابن حجر العسقلانی للدکتور شاکر بحوالہ الجواھر والدرر.... ص ۲۳۳.... جہان دیدہ.... ص ۱۵۵)

(ف) وقت کی اس قدر دانی ہی کی برکت تھی اللہ نے ان سے وہ کام لیا کہ آج اگر ان کی تصانیف کو کوئی شخص صرف نقل ہی کرنا چاہے شاید وہ عمر بھر وہ نقل بھی نہ ہو سکیں اور تصانیف بھی کوئی عامیانہ نہیں ایسی محققانہ کہ جو بات قلم سے نکلی وہ سند بن گئی بلکہ حدیث کے معاملے میں تو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا محض سکوت (یعنی کسی حدیث کو بیان کر کے اس پر بلا تبصرہ گزر جانا) بھی فتح الباری اور تلخیص میں بہت سے علماء کے نزدیک حجت قرار دیا گیا....

فائدہ: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: طلبہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے اور اس دور میں سہل پسندی اور کاہلی سے کام لے کر اپنی عمر کے قیمتی حصے کو برباد کر دیتے ہیں.... یاد رکھو! ایک ایک لمحہ آپ کا قیمتی ہے اس کو یوں ہی نہ گزارو.... (مجالس مفتی اعظم ص ۶۳۱)

خاندانی نظام کی تباہی

جو لوگ یورپ اور امریکہ دیکھ کر آئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صبح کے بعد گھر کو تالا لگ جاتا ہے شوہر اپنی ملازمت میں مشغول ہو جاتا ہے اپنی بیوی کا پتہ نہیں، بیوی کو شوہر کا پتہ نہیں، بیٹے کو باپ کا اور باپ کو بیٹے کا پتہ نہیں.... اس طرح کی زندگی بنالی کہ خاندان کا شیرازہ بکھر گیا.... یہ بھی نہیں سوچا کہ بچے کو بڑے فعال ادارے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ماں کی گود کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا ہے.... اگر موازنہ کیا جائے کہ جتنی پیداوار انہوں نے عورت کو باہر نکال کر حاصل کی ہے اس کے مقابلے میں جو کچھ کھویا یعنی خاندانی نظام یہ اس کے مقابلے میں بہت بڑا نقصان ہے.... (پرنور دکرنیں)

شہوت کا غلبہ

شہزادوں کے حالات میں میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نافرمانی کے ارادے سے گناہ نہیں کرتے وہ تو بس اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور تبعاً نافرمانی ہو جاتی ہے۔

میں نے پھر سوچا کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی معلوم ہونے کے باوجود اس پر اقدام کیسے کر لیتے ہیں تو یہ سمجھ میں آیا کہ اس کے بے انتہا کرم اور بے پایاں فضل پر نگاہ رکھنے کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے.... اگر اس کی عظمت اور ہیبت پر نظر کرتے تو کبھی اس کی نافرمانی کی ہمت نہ کرتے کیونکہ ایسی ذات سے بہت ڈرنا چاہیے جس نے اپنی مخلوق پر موت مسلط کر دیا اسی طرح جانوروں کو ذبح کے لیے مقرر کر دیا... بچوں کو مبتلائے مرض کر دیتا... عالم کو تنگدست اور جاہل کو مالدار بنا دینا ایک معمولی اور روزمرہ کا کام ہے....

پھر جس کی یہ شان ہو تو گناہ کی طرف قدم بڑھانے والے کو اس سے بہت ڈرنا چاہیے... خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ... "اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے..."

گناہوں سے بچنے کے لیے اسباب رجاء پر نظر رکھنے کے مقابلے میں اسباب خوف پر نگاہ رکھنا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ ڈرنے والا احتیاط کا پہلو اختیار کرتا ہے اور امیدوار شخص طمع کی رسی تھامے رہتا ہے جبکہ معاملہ کبھی امید کے خلاف ہو جاتا ہے.... (مجالس جوزیہ)

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ

☆... قدیم الاسلام اور فضلاء صحابہ میں سے تھے..

☆... اللہ کی راہ میں حبشہ ہجرت فرمائی...

☆... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی کہ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما..

☆... زید بن حارثہ کے ساتھ سریہ موتہ میں شریک ہوئے.

☆... ملک شام میں ۱۴ ہجری میں شہید ہوئے..

ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ سلمہ بن ہشام ولید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ مل کر چھپ کر مکہ سے ہجرت کرنے کے لئے نکلے مگر مشرکین انہیں واپس لے آئے اور انہیں بڑی اذیتیں دیں وہ پھر دوبارہ نکلے اور ان سے لڑائی کی بعض بچ نکلے اور بعض شہید ہو گئے.... ([illegible])

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی ایذائیں دی گئیں ان کو مجنون..... جادوگر..... جھوٹا..... خیانت دار اور سب سے بڑی چیز کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق المصدوق ہونے کے باوجود ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے اور عاقل مند آدمی پر سب سے سخت چیز ناگوار یہ ہوتی ہے کہ اس کو مجنون کہا جائے اور امین پر سب سے سخت ناپسندیدہ چیز یہ ہوتی ہے کہ اس کو خائن کہا جائے اور مومن پر سب سے ناپسندیدہ چیز یہ ہے کہ اس کو ساحر مجنون کہا جائے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل الخلق ہیں اور سب سے زیادہ صادق ہیں.....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہر سے باہر نکالا گیا اور طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذائیں دی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لہولہان کر دیا لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے بددعا نہیں فرمائی بلکہ ہدایت کی دعا فرمائی..... (اعمال دل)

دجال کی پیدائش کے بارے میں اختلاف

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے دجال کے بارے میں مختلف قول ہیں..... بعض فرماتے ہیں کہ وہ محبوس ہے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوگا..... اور بعض کہتے ہیں کہ ابھی پیدا نہیں ہوا آخر زمانہ میں پیدا ہوگا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیگا..... بے شمار یہودی اس کی اتباع کر لیں گے..... وہ شہر شہر گھومے گا..... اور بہت سے لوگ اس کے فتنہ کا شکار ہو جائینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس میں باب لد پر قتل کریں گے اور اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا.....

ایک بچے کی خلیفہ معتصم سے ملاقات

معتصم باللہ خاقان کے پاس اس کی عیادت کو گئے اور فتح بن خاقان ابھی بچے تھے تو معتصم نے ان کو کہا امیر المومنین کا (میرا) گھر اچھا ہے یا تمہارے والد کا..... بچے نے جواب دیا امیر المومنین ہمارے والد کے گھر ہوں تو والد کا گھر ہی اچھا ہے..... پھر اپنے ہاتھ میں امیر نے نگینہ دکھایا اور پوچھا اس سے بہتر کوئی دیکھا ہے بچے نے کہا ہاں وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے..... (کتاب الاذکیاء)

عورت کا کردار

آج بچے کو تعلیم کی ضرورت نہیں بلکہ نمونہ کی ضرورت ہے بچے کے لئے بہترین کردار کے نمونے کی ضرورت ہے تا کہ اس کی کردار سازی اچھی طرح سے ہو سکے ماں باپ کو چاہئے کہ وہ بچے کے سامنے ایسا کردار پیش کریں تا کہ وہ بھی اچھی خوبیاں اپنے اندر جذب کر سکے خالی باتیں بچے کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتیں...بچہ جو عملی طور پر دیکھتا ہے وہ اپنا لیتا ہے اس لئے آئندہ نسل کو باکردار بنانے کیلئے پہلے والدین اپنے آپ کو باکردار بنا لیں... ہر عظیم انسان کے پیچھے کسی باکردار عورت کا ہاتھ ہوتا... چاہے وہ عورت کسی بھی روپ میں ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت خدیجہ الکبریٰ کا ہاتھ تھا... جو ابتدائے وحی کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتی تھیں... حضرت عمرؓ کے پیچھے ان کی بہن کا ہاتھ تھا جو ان کے ایمان لانے کا سبب بنی تھیں... حضرت عکرمہؓ کے ایمان کے پیچھے ان کی بیوی کا ہاتھ تھا... حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ان کی ماں کا ہاتھ تھا جس نے انہیں وصیت کی تھی کہ بیٹا کچھ بھی ہو جائے جھوٹ نہیں بولنا... حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بھی ان کی ماں کا ہاتھ تھا جو ہمیشہ انہیں باوضو ہو کر دودھ پلاتی تھیں... حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ان کی ماں کا ہاتھ تھا انہوں نے یہ پلان بنا رکھا تھا کہ میں اپنے بیٹے کو اللہ پر اعتماد اور محبت سکھاؤں گی تو سارا دین آسان ہو جائے گا...

حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ جب ابھی طالب علم تھے تو ان کی والدہ محترمہ نے انہیں ایک خط میں لکھا کہ میں آپ کے لئے یوں دعا مانگتی ہوں...

سدا سے ترے مجھ پہ انعام ہیں　　ہیں انعام بھی اور اکرام ہیں

جو مانگا دیا، اور دیا بے طلب بھی　　ملیں ترے در سے مرام سب

تھی جو کچھ مجھے فکر سب دور کی　　مری لائق جو حاجت وہ منظور کی

ترے فضل کی کچھ نہیں انتہا　　جو آیا ترے در پہ وہ خوش ہوا

تری شان رحمت سے ہے یہ بعید　　پھرے در سے تیرے کوئی ناامید

کرم کر میرے حال پر بھی — کریم کہ ہے نام تیرا غفور و رحیم
مری سعی و کوشش نہ برباد کر — ترے در پہ آئی ہوں امداد کر
دعاء جلدی میری یہ ہو مستجاب — علی ہو تیرے فضل سے کامیاب
وہ ہو کامیابی جو ہو باسند — ہو ایسی سند جو کہ ہو مستند
نہ ہو فکر کوئی نہ رنج و تعب — تمنائیں بر آئیں میری یہ سب
خطاؤں پہ ان کے نہ کر تو نظر — یہ بندے ہیں تیرے تو ہی رحم کر
جہاں میں سدا دونوں پھولیں پھلیں — سدا یہ شریعت پہ قائم رہیں
یہ سب بہن بھائی رہیں شاد کام — جہاں میں ہو اقبال ان کا غلام
خزاں میں جو ہے آج فصل بہار — یہ سب فضل تیرا ہے پروردگار
یہ فصل بہاری رہے تاحیات ہو — بہتر کی بہتر حیات اور ممات

(پرسکون گھر)

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور جانشین تھے۔ تحصیل علم میں مولانا عبدالرحمٰن کو اتنا انہماک تھا کہ زمانہ طالب علمی میں اگر کوئی ہم عمر یا عزیز دلی ملاقات کے لیے جاتا تو اس سے السلام علیکم یا سرسری ملاقات کے بعد صاف طور پر فرما دیتے کہ اس سے زیادہ فرصت نہیں.... جب اللہ تعالیٰ یا مراد ملائے گا اس وقت ملیں گے.... (حکایات اسلاف)

حاتم الزاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چار کی قدر چار ہی جانتے ہیں....

جوانی کی قدر صرف بوڑھے جانتے ہیں....

عافیت کی قدر صرف مصیبت والے جانتے ہیں....

صحت کی قدر مریضوں کے سوا کوئی نہیں جانتا....

زندگی کی قدر مُردے ہی جانتے ہیں.... (وقت ایک عظیم نعمت)

استغناء عالم کیلئے تکمیل دین ہے

میں نے بہت سے امراء کو دیکھا ہے کہ علماء سے خدمت لیتے ہیں اور تھوڑی سی زکوٰۃ دے کر انہیں ذلیل سمجھتے ہیں... چنانچہ اگر کسی کے ہاں ختم قرآن وغیرہ کی کوئی تقریب ہوتی ہے تو اسے تلاش ہوتی ہے کہ فلاں صاحب نہیں آئے؟ اور اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو پوچھتا ہے فلاں صاحب نہیں دکھائی دیئے؟

حالانکہ ان کا سارا احسان ایک شے حقیر ہے جسے اس پیسے کے منہ پر مار دینا چاہیے...

افسوس کہ علماء بھی اپنی ضروریات کا بہانہ بنا کر اس ذلت پر راضی ہو گئے ہیں... لیکن میرا خیال ہے کہ یہ علماء کی اپنے فرض منصبی یعنی علم کی حفاظت سے ناواقفیت ہے جس کا علاج دو تدبیروں سے ممکن ہے...

(۱) ایک تو تھوڑے پر قناعت ہے... جیسا کہ کہا گیا ہے: من رضی بالخل والبقل لم یستعبدہ احد... "جس نے سرکہ اور ترکاری پر اکتفا کر لیا اسے کوئی غلام نہیں بنا سکتا..."

(۲) دوسری تدبیر یہ ہے کہ جو اوقات علم کی خدمت میں لگ رہے ہیں ان میں سے تھوڑا وقت کسب مال میں خرچ ہو کیونکہ یہ عزت علم کا سبب بنے گا...

اور یہ صورت طلب علم میں پورے وقت لگانے سے بہتر ہے جبکہ اس میں ذلت کا احتمال ہو...

اور جو بھی اس پہلو پر غور کرے گا جسے میں نے ذکر کیا اور اس کو غیرت کا علم بھی ہوگا وہ اپنی روزی میں کفایت شعاری اور اپنے آبرو کی حفاظت کرے گا یا بقدر کفایت کمانے کی کوشش کرے گا... اور جس کو ان چیزوں سے غیرت نہیں ہے اسے علم کی صرف صورت میسر ہے حقیقت نہیں... (مجالس جوزیہ)

اولاد کی شادی کے لئے عمل

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا... وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (الفرقان ۵۴)

جس کے بیٹے یا بیٹی کا عقد نہ ہوتا ہو تو وہ اس مراد کیلئے ۲۱ دن تک ۳۱۳ دفعہ پڑھے...
(قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا جذبہ شہادت

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا مشہور شاعرہ ہیں..... اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ آ کر مسلمان ہوئیں..... ابن اثیر کہتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی عورت نے ان سے بہتر شعر نہیں کہے..... نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد..... حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۶ھ میں قادسیہ کی لڑائی ہوئی جس میں خنساءؓ اپنے چاروں بیٹوں سمیت شریک ہوئیں.....

لڑکوں کو ایک دن پہلے بہت نصیحت کی اور لڑائی کی شرکت پر بہت ابھارا کہنے لگیں کہ میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے ہو اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی.....

اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اسی طرح ایک باپ کی اولاد ہو..... میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا..... نہ میں نے تمہاری شرافت پر کوئی دھبہ لگایا نہ تمہارے نسب کو میں نے خراب کیا..... تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے لئے کافروں سے لڑائی میں کیا کیا ثواب رکھا ہے..... تمہیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے کہیں بہتر ہے اللہ جل شانہ کا پاک ارشاد ہے.....

یا یھا الذین امنوا اصبروا و صابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (النساء ۳: ۲۰۰)

"اے ایمان والو! تکالیف پر صبر کرو (اور کفار کے مقابلہ میں) صبر کرو اور مقابلہ کے لئے تیار رہو تا کہ پورے کامیاب ہو....." (بیان القرآن)

لہٰذا کل صبح کو جب تم صحیح و سالم اٹھو تو بہت ہوشیاری سے لڑائی میں شریک ہو اور اللہ تعالیٰ سے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد مانگتے ہوئے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زوروں پر آ گئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو اس کی گرم آگ میں گھس جانا اور کافروں کے سردار کا مقابلہ کرنا..... ان شاء اللہ جنت میں اکرام کے ساتھ کامیاب ہو کر رہو گے.....

چنانچہ جب صبح کو لڑائی زوروں پر ہوئی تو چاروں لڑکوں میں سے ایک ایک نمبروار آگے بڑھتا تھا اور اپنی ماں کی نصیحت کو اشعار میں پڑھ کر امنگ پیدا کرتا تھا اور جب شہید ہو جاتا تھا تو اسی طرح دوسرا بڑھتا تھا اور شہید ہونے تک لڑتا رہتا تھا آخر چاروں شہید ہوئے

اور جب ماں کو چاروں کی شہادت کی خبر ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ان کی شہادت سے مجھے شرف بخشا..... مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس کی رحمت کے سایہ میں ان چاروں کے ساتھ میں بھی رہوں گی..... (اسد الغابہ)

ایسی بھی اللہ کی بندی مائیں ہوتی ہیں جو چاروں جوان بیٹوں کو لڑائی کی تیزی اور زور میں گھس جانے کی ترغیب دیں اور جب چاروں شہید ہو جائیں اور ایک ہی وقت میں سب کام آ جائیں تو اللہ کا شکر ادا کریں.....(حکایات صحابہ)(شہدائے اسلام)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا صبر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مصائب پر صبر کیا... مثلاً حضرت بلال رضی اللہ عنہ... سمیہ رضی اللہ عنہا... صہیب رضی اللہ عنہ... عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ... ان صحابہ کو تپتی ہوئی دھوپ میں لٹایا گیا اور طرح طرح کے عذاب دیے گئے اور ایک صحابی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ہیں جن کو قید میں ڈالا گیا قتل کر کے سولی پر لٹکایا گیا جن کے بارے میں شاعر نے یوں ذکر کیا.....

ولست ابالی حین أقتل مسلما علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

اسی طرح وہ عورت جس کا بھائی... باپ... اس کا شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے اس پر اس عورت نے صبر کیا اور کہا کہ وہ دین کی سربلندی اور دین کی مدد کرتے وقت شہید ہو گئے... (اعمال دل)

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

حضرت مجاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا کسی جانور کی تصویر ہو.... تصویر کا سر کاٹ دینا چاہئے یا بچھانے کی چیز تو فرش پر بچھالے... روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر مورتیاں بنی ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جہاں کتا یا تصویر ہو... یا تو ان کے سر کاٹ دو (مٹا دو) یا اس پردہ کو فرش پر بچھا لو... فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارا بھی اسی پر عمل ہے کہ تصویر دار کپڑا بچھا لینے میں کوئی حرج نہیں.....

حضرت عطا اور عکرمہ فرماتے ہیں کہ تصویروں کی ممانعت اس وقت ہے کہ اچھے انداز میں سیدھی کھڑی یا لٹک رہی ہوں اگر نیچے پامال ہو رہی ہیں تو حرج نہیں... (بستان العارفین)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے آخری لمحات

''ان کے انتقال کا بھی عجیب واقعہ ہے.... ابوجعفر تستری کہتے ہیں کہ ہم امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابوحاتم.... محمد بن مسلم.... منذر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے....

لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ (اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو) مگر ابوزرعہ شرما رہے تھے اور ان کو تلقین کی ہمت نہ ہو رہی تھی.... آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہئے.... چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتدا کی حدثنا الضحاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی.... اس پر ابوزرعہ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا اور اپنی سند بیان کرنے کے بعد متن اپنی حدیث پر پہنچے....

من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ اتنا کہہ پائے تھے کہ طاہر روح قفس عنصری سے عالم قدس کی طرف پرواز کر گیا.... پوری حدیث یوں ہے''من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا....) (جواہر پارے)

خواتین کیلئے خوشخبریاں

اسلام دین فطرت ہے جس نے مرد و زن کے حقوق و فرائض کی ایسی تقسیم فرمائی کہ زندگی کا سفر پرسکون ماحول میں بسر ہو سکے ... اسلام نے عورت پر اسلام نے قدم قدم پر اجر و ثواب کے جو وعدے فرمائے ہیں ... ذیل میں دیئے جاتے ہیں ... جنہیں صرف نیت کی درستگی سے بآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے ... یہی وجہ ہے کہ بزرگ فرماتے ہیں کہ عورت بہت جلد ولیہ بن سکتی ہے ...

اس مضمون کا مرکزی خیال مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے افادات سے لیا گیا ہے ...

اسلام نے عورت پر روزی کمانے کا کسی بھی حالت میں بوجھ نہیں ڈالا ہاں یہ کہ کوئی سخت مجبوری ہو دیکھئے اگر بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ پرورش کرے ... اگر بہن ہے تو بھائی پر اس کی ذمہ داری ہے اگر بیوی ہے تو خاوند نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے ... اگر ماں ہے تو یہ اولاد کا فرض ہے کہ وہ اس کی ہر طرح سے خدمت بجا لائیں ... عورت گھر کی ملکہ بن کر رہے بچوں کی تربیت کرے اور خانگی معاملات سنبھالے تو اسلام نے عورت کو آسان ترین زندگی بخشی ...

گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا گویا اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلنے کے مترادف ہے اگر دو بیٹیاں ہو گئیں تو پرورش کرنے والا باپ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں ...

شادی کے بعد عورت اللہ کی عبادت کے ساتھ خاوند کی اطاعت بھی کرتی ہے تو اس کے اجر و ثواب میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے ... بعض فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے تو ایک ہی نماز کا ثواب ملے گا لیکن شادی کے بعد ہر نماز کی ادائیگی پر 21 نمازوں کا ثواب ملے گا ... اس طرح بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں اٹھائی جانے والی ہر مشقت پر بے شمار اجر و ثواب کا وعدہ ہے اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے اور درد یں محسوس ہو رہی ہیں تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ ہر دفعہ عورت کو جو درد محسوس ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک عربی النسل غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں ... بچہ کی پیدائش کے دوران اگر عورت فوت ہو گئی تو روز محشر شہداء کی قطار میں کھڑی کی جائے گی ...

اسی طرح بچے کی دینی تربیت کے ہر ہر مرحلہ پر اجر وثواب ہے کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ کا لفظ نکالتا ہے تو اس کے والدین کے پچھلے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں اگر بیٹا یا بیٹی حافظ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے... جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی... لوگ حیران ہو کر پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ انبیاء بھی نہیں شہدا بھی نہیں بلکہ یہ وہ خوش نصیب والدین ہیں... جنہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرایا تھا... تو آپ نے دیکھا کہ شریعت نے خواتین کو کس طرح قدم قدم پر اجر وثواب مل رہے ہیں.... (پرسکون گھر)

آدابِ وقت

حق تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور اس نے اس اپنے کلام پاک میں وقت اور وعدے کی پابندی کی تاکید فرمائی ہے... اہل مغرب وقت کے جس قدر پابند ہیں اہل مشرق اس معاملہ میں اس قدر آزاد ہیں ان کے نزدیک وقت کی کوئی قدر... اہمیت اور قیمت نہیں... حالانکہ دنیا میں ہر چیز کا نعم البدل مل سکتا ہے مگر وقت کا نہیں جو لمحہ گزر جائے وہ کسی قیمت پر واپس نہیں لایا جا سکتا... اس کی قیمت کا صحیح اندازہ اس وقت لگے گا جب عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لیے آئے گا اور وہ ایک ثانیہ کے لیے بھی مہلت نہ دے گا... خواہ اس کے قدموں پر کل کائنات کی دولت کا ڈھیر لگا دیا جائے....

اس لیے انسان پر وقت کی پابندی لازمی ہے... گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے اوقات مقرر ہیں جس طرح وہ سفر کے لیے بروقت اسٹیشن پر پہنچ جاتا ہے... اس طرح جس جس عبادت کا وقت مقرر ہے اس کے لیے بروقت اہتمام کرے اور عین وقت پر ادا کرے جیسے نماز کہ اس کا وقت مقررہ پر ادا کرنے کے لیے جس قدر اہتمام کرے گا اس سے زائد ثواب و درجات حاصل کرے گا... عبادات کا زیور پہنائے... دین کی پابندی سکھائے... سنت کا عطر لگائے... صبر و رضا اور توکل و تقویٰ کا سنگار کرائے... حسن اخلاق سے مالا مال کرے... علم و عمل کا سرمایہ دے اور شرم و حیاء کا پردہ کرائے... (اسلامی اخلاق و آداب)

حدود کے قریب نہ جانا

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے فتنہ کے قریب جانے سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں دیکھا... کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ فتنہ کے قریب جانے والا اس میں پڑ نہ جائے اور جو بھی کسی حد کے قریب پہنچا اندیشہ ہے کہ اس میں جا پڑے گا...

ایک عقل مند کا قول ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایک ایسی لذت کی چیز پر قدرت ہوئی جو بظاہر حرام معلوم ہوتی تھی لیکن اس کے مباح ہونے کا بھی احتمال تھا۔ میں نے اس کے ترک کے لیے نفس سے مجاہدہ کیا تو اس نے کہا چونکہ تم قادر نہیں ہو اس لیے مجھ سے ہو اس کے قریب تو چلو جب اس پر قادر ہو جاتا تب چھوڑ دینا اس وقت تم حقیقتاً تارک ہو گے میں نے ایسا ہی کیا اور اس پر قابو پا کر اسے چھوڑ دیا... پھر دوسری مرتبہ بھی ایک ایسی ہی تاویل کر لی جس سے جواز کا پہلو نکلتا تھا۔ اگرچہ دوسرے پہلو کا بھی احتمال تھا لیکن جب میں نے اس کی موافقت کر لی تو میرے دل میں اس اندیشے سے ظلمت پیدا ہو گئی کہ کہیں حرام نہ ہو تب میں نے سمجھا کہ کبھی وہ مجھ پر رخصت اور تاویل کے بہانے سے غالب آ جاتا ہے اور کبھی میں اس پر عزیمت سے غالب آ جاتا ہوں۔

اور جب میں رخصت کو اختیار کرتا ہوں تو اس سے مطمئن نہیں ہو پاتا... سوچتا ہوں کہیں وہ حرام نہ ہو پھر جلدی اس فعل کا اثر دل میں محسوس بھی ہو جاتا ہے... پھر چونکہ نفس کی تاویلات پر اطمینان نہیں ہوا اس لیے میں نے سوچا کہ اس کام کی طمع کا جڑ سے خاتمہ ہی کر دینا چاہیے... اس باب میں غور کرنے کے بعد اس کے سوا اور کوئی بات نہیں سمجھ میں آئی کہ نفس سے صاف صاف کہہ دیا جائے کہ مان لیا کہ یہ کام قطعی طور پر مباح ہے لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں... اب میں یہ کام بالکل نہ کروں گا... اس قسم اور اس عہد کے بعد اس کی طمع ختم ہو گئی اور نفس کو اس جیسے عمل سے باز رکھنے کی سب سے بہتر تدبیر یہی ہے کیونکہ اس کی تاویل میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ قسم کو توڑنے اور کفارہ کے ادا کرنے پر مجبور کر دے...

لہٰذا سب سے عمدہ اور بہتر صورت یہی ہے کہ فتنے کے اسباب ہی کو ختم کر دیا جائے اور جب جائز رخصتیں ناجائز امور تک پہنچانے لگ جائیں تو بہتر یہی ہے کہ رخصتوں کو ترک کر دیا جائے اور توفیق اللہ ہی کی جانب سے ہے...(مجالس جوزیہ)

حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ

ابوسعید حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کے خاندان سے ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار۔۔

ہجرت سے قبل اسلام لائے۔۔ حضرت صہیب رومیؓ سے جو راہ خدا میں سخت سے سخت مصیبتوں کا مقابلہ کر چکے۔۔ اخوت قائم ہوئی۔۔۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روحاء نامی ایک مقام پر پہنچے تھے کہ چوٹ آ گئی۔۔۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ واپس کر دیا اور غنیمت و اجر میں شامل فرمایا۔

غزوۂ احد میں جبکہ تمام لوگ منتشر ہو گئے تھے۔۔۔ حارث نے نہایت پامردی سے داد شجاعت دی اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تمام سامان ان کو دیا۔۔۔ ان کے علاوہ اس غزوہ میں اور کسی مسلمان کو کسی کافر کا سامان نہیں دیا۔۔۔

اسی معرکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث سے پوچھا کہ تم نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا ہے؟ بولے پہاڑ کی طرف مشرکین کے نرغے میں تھے۔۔ میں نے چاہا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑ گئی تو اس طرف چلا آیا۔۔ ارشاد ہوا ان کو فرشتے بچا رہے ہیں۔۔ حارث حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پاس گئے۔۔ دیکھا تو ان کے سامنے سات آدمی بچھڑے پڑے ہوئے ہیں۔۔ پوچھا۔ یہ سب تم ہی نے مارے ہیں؟ بولے ارطاۃ اور فلاں فلاں کو تو میں نے قتل کیا ہے۔۔ باقی ان لوگوں کے قاتل مجھ کو نظر نہیں آئے۔۔ حارث نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا تھا۔۔۔

بئر معونہ کے معرکہ میں عمرو بن امیہ کے ساتھ کسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ چیلیں اور دوسرے پرندے نظر آئے۔۔۔ یہ عمرو کو ساتھ لے کر اسی سمت چلے۔۔۔ دیکھا تو مسلمانوں کی لاشیں خاک و خون میں غلطاں ہیں۔۔۔ عمرو سے کہا کہو! کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔۔۔ یہ تو ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔۔۔ کہا تو ہم تیار بیٹھے ہیں اور عمرو کو ساتھ لے کر کفار کی طرف بڑھے جنہوں نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی جو بدن میں ہر جگہ پیوست ہو گئے اور حارث کی روح مطہر نے داعی اجل کو لبیک کہا۔۔۔ دوسرے ساتھی اسیر ہو گئے۔۔۔

اولاد۔۔۔ دو بیٹے یادگار چھوڑے۔۔۔ سعد اور ابو جہم۔۔۔ یہ دونوں صحابی تھے۔ (سیر صحابہ)

عروہ بن زبیر التابعی رحمہ اللہ کا صبر

عروہ بن زبیر افضل تابعین میں سے تھے ان کا ایک بیٹا جس کا نام محمد تھا لوگوں کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ تھا... ایک دفعہ ان کا بیٹا خوبصورت کپڑے پہن کر ولید کے پاس آئے... ولید نے کہا کہ یہی قریش کا لڑکا ہے جس نے اپنی برکت کیلئے دعا نہیں فرمائی اور ولید کے ساتھی کہنے لگے اس کو بدنظری پڑ گئی... یہ اس مجلس سے اٹھے اور جانوروں کے باڑے میں چلے گئے... وہاں جانوروں نے اس کو روند کر مار ڈالا وہاں عروہ کا ایک آدمی تھا اس نے سوچا کہ یہ بات عروہ کو بتانی چاہیے لیکن وہاں ولید کے لوگوں نے کہا کہ اس کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو آرے کے ساتھ... تا کہ وہ یہ بات نہ بتا سکے اس کو کاٹا گیا جب یہ ہوش میں آیا تو اس نے کہا اے اللہ میں حرام کے ارتکاب کیلئے نہیں آیا اور نہ گناہ کا ارادہ کیا جس سے تو راضی نہ ہو پھر اس کو غسل دیا گیا... پھر کفن دفن کیا... اس کے جنازہ میں عروہ بھی تھے... جب وہ واپس ہوئے تو دیکھا کہ بیٹا نہیں ہے تو فرمانے لگے "لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا"... اس وقت موجود لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو شک تھا کہ ان کی عقل زائل ہو جائے گی لیکن ان کو اس مصیبت کا کوئی اثر نہ ہوا اور ہم نے ان سے صبر کو دیکھا... (ابن جوزی صفۃ الصفوۃ ج۲ احوال دل)

مقروض کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے

حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں کسی نے کہا آپ قرض کیوں لیتی ہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایسے مقروضوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جو اپنے قرضہ کو ادا کرنے کا قصد رکھتے ہوں تو میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد میرے شامل حال ہو... (بستان الواعظین)

دشمن سے حفاظت و بے خوفی کا عمل

ان اللہ یدافع عن الذین امنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور (الحج:۳۸)

اگر کسی شخص کو ہر وقت دشمن سے خوف رہتا ہو یا اس کی دشمنی بڑھتی جارہی ہو تو دشمن سے حفاظت کیلئے اس آیت کو اول و آخر روزانہ پڑھتے... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک بزرگ کی ملاقات

ایک دن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خاندانی بزرگ اسحاق بن حنبل ان سے ملنے جیل میں گئے..... انہوں نے امام صاحب کو سمجھایا "احمد! آپ کے تمام ساتھی ہتھیار ڈال چکے ہیں وہ "خلق قرآن" کے مسئلہ میں اپنے موقف سے دستبردار ہو گئے ہیں آپ کے علاوہ سب لوگ جیل سے رہا ہو چکے ہیں ان حالات میں آپ بھی عنداللہ معذور ہیں....

بس آپ بھی اپنے نظریات کو خیرباد کہہ دیں تاکہ آپ کی رہائی بھی عمل میں آ سکے...."

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت متانت کے ساتھ جواب دیا:

"اگر اہل علم ہی تقیہ اختیار کرنے لگ جائیں تو استقامت کون دکھائے گا.... جاہل لوگ تو معذور ہیں۔ اس لئے کہ وہ حقائق سے بے خبر ہیں.... یہ صرف اہل علم کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ جاہل لوگوں کو حقیقت سے آگاہ کریں.... اگر وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں تو حق وصداقت کی راہوں کا کیسے پتہ چل سکے گا...." (زاد کاروان عزیمت)

کردار کی عظمت

کردار بظاہر چھوٹی سی اور بے قیمت چیز لگتی ہے مگر اس کردار کے ذریعے دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز خریدی جا سکتی ہے.... لوگ تلوار کا مقابلہ کر سکتے ہیں مگر کردار کا مقابلہ نہیں کر سکتے.... آج جو آپ کے لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا تھا ان سے یہ سوال ہے کہ مکی دور میں تو کوئی تلوار نہیں چلی تھی پھر اتنے لوگوں کو کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع کر دیا تھا جو کہ جان کی بازی لگانے کے لئے بھی تیار ہو جاتے تھے.... اچھی طرح جان لیں کہ وہ کردار کی تلوار تھی جس نے لوگوں کے سینوں کو نور ایمان سے منور کر دیا اور لوگ دیوانہ وار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد کھنچے ہوتے تھے۔ (پرسکون گھر)

برائے حفاظت سرطان وطاعون

یَامَلِکُ.... یَا قُدُّوْسُ.... یَا سَلَامُ

ہر شخص کو چاہئے کہ سرطان یا طاعون یا پھوڑے پھنسی کی بیماری سے بچنے کیلئے اس دعا کو صبح وشام گیارہ مرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام العلماء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب پڑھا کرتا تو جہاں کھانا مقرر تھا...آتے جاتے راستہ میں ایک مجذوب ہوا کرتے...ایک دن وہ بولے: "مولوی! روزانہ اس راستے تو کہاں جایا کرتا ہے...کوئی دوسرا راستہ نہیں؟"

میں نے عرض کیا "کھانا لینے جایا کرتا ہوں...دوسرا راستہ چونکہ بازار سے ہوکر گزرتا ہے اور وہاں ہر قسم کی اشیاء پر نظر پڑتی ہے اس لیے اس راہ سے آتا جاتا ہوں..."

مجذوب کہنے لگے: شاید تجھے معاشی تنگی اور خرچ کی تکلیف ہے...میں تجھے سونا بنانے کا نسخہ بتاتا ہوں...کسی وقت میرے پاس آجانا...

فرماتے تھے...اس وقت تو حاضری کا اقرار کر آیا مگر پڑھنے لکھنے میں انہماک کی وجہ سے بعد میں یاد ہی نہیں رہا...دوسرے دن مجذوب نے پھر یاددہانی کی...میں نے کہا پڑھنے سے فرصت نہیں...جمعہ کے دن کوئی وقت نکال کر آؤں گا...جمعہ آیا تو مطالعہ میں مشغولیت کی وجہ سے یاد نہیں رہا...

مجذوب پھر ملے...کہا کہ تم حسب وعدہ نہیں آئے...میں نے بھول جانے کا عذر کیا اور آئندہ جمعہ کا وعدہ کیا لیکن مطالعہ میں مصروفیت کی وجہ سے جمعہ سے جمعہ کے دن یاد ہی نہیں رہتا تھا...اس طرح کئی جمعے گزر گئے...

آخر ایک جمعہ کو وہ مجذوب خود میرے پاس آئے اور درگاہ شاہ نظام الدین کی طرف لے جاکر ایک قسم کی گھاس مجھے دکھائی...ساتھ ساتھ ان مقامات کی بھی نشاندہی کی جہاں یہ گھاس اگتی ہے...پھر وہ گھاس توڑ کر لائے اور مجھے طریقہ بتانے کی غرض سے میرے سامنے اس سے سونا بنایا...پھر سونا مجھے دے کر کہنے لگے...یہ بیچ کر اپنے کام میں لائیں...

تاہم مجھے کتاب کے مطالعہ سے اتنی فرصت بھی نہ تھی کہ سونا بازار جا کر بیچوں...مجذوب نے ایک دن خود جا کر وہ سونا بیچا اور رقم لا کر مجھے دی...(آپ بیتی ج۲ ص۸۱)

☆..... تذکرۃ الرشید میں ہے کہ دہلی میں بزمانہ طالب علمی جتنا بھی آپ کو قیام کرنا پڑا اس کی مدت کو دیکھئے کہ بمشکل چار سال ہوتی ہے اور ان کی استعداد کو ملاحظہ فرمایئے جس کا مخالفین کو بھی اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں..... بہت ہی تعجب ہوتا ہے کہ اتنے تھوڑے ایام میں آپ کو یہ سمندر کیوں کر پایا گیا اس میں شک نہیں کہ آپ اعلیٰ درجہ کے ذکی اور مغلق مضمون کو جلد سمجھنے والے طالب علم تھے اور اس کے ساتھ ہی شوقین اور محنتی اس شب و روز کے چوبیں گھنٹوں میں شاید سات آٹھ گھنٹے بمشکل سونے کھانے اور دیگر ضروریات شرعیہ اور طبعیہ میں خرچ ہوتے ہوں گے اور اس کے علاوہ سارا وقت ایسی حالت میں گزرتا تھا کہ کتاب نظر کے سامنے ہے اور خیال مضمون کی تہ میں ڈوبا جاتا ہے.....

فائدہ: حضرت علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے کے لیے ایک نصیحت نامہ "لَفْتَةُ الْكَبِدِ فِيْ نَصِيْحَةِ الْوَلَدِ" کے نام سے لکھا..... وقت کی اہمیت اور عمر عزیز کی قدر و منزلت کے سلسلے میں وہ اس میں لکھتے ہیں:

بیٹے! زندگی کے دن چند گھنٹوں اور چند گھڑیوں سے عبارت ہیں..... زندگی کا ہر سانس گنجینہ ایزدی ہے..... ایک ایک سانس کی قدر کیجئے کہ کہیں بغیر فائدہ کے نہ گزرے تاکہ کل قیامت میں زندگی کا دفینہ خالی پا کر ندامت کے آنسو بہانے نہ پڑیں..... ایک ایک لمحہ کا حساب کریں کہ کہاں صرف ہو رہا ہے اور اس کوشش میں رہیں کہ ہر گھڑی کسی مفید کام میں صرف ہو..... بیکار زندگی گزارنے سے بچیں اور کام کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ آگے چل کر آپ وہ کچھ پا سکیں جو آپ کے لیے باعث مسرت ہو..... (قیمۃ الزمن عند العلماء ص ۶۴)

حفاظت دشمن

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (الرعد)

ترجمہ اس کے واسطے چوکیدار ہیں آگے سے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے..

اگر کسی کو کسی دشمن سے کوئی خطرہ ہو یا خوف ہو وہ روزانہ اس آیت کو ۷ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر اپنے گھر پر اپنے مال پر پھونکے ان شاء اللہ حفاظت ہوگی..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

اظہارِ باطن میں اعتدال

سمجھدار آدمی کو چاہیے کہ جب اپنے متعلق طاقت و ہمت کا اندازہ لگا لے تب عزیموں پر عمل کرنے کے لیے قدم بڑھائے.... بعض عزیموں پر مخلوق سے چھپ کر پہلے تجربہ کرلے کیونکہ اس کا اندیشہ ہے کہ وہ ایسے مقام پر دیکھ لیا جائے جس پر وہ جما نہیں رہ سکا اور لوٹ آیا... لہٰذا رسوا ہوگا...

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے زاہدوں کا ذکر سن کر اپنے عمدہ کپڑے پھینک دیئے... معمولی لباس پہن لیے اور ساری مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ میں بیٹھ رہا اور اس کے دل پر موت اور آخرت کی یاد کا غلبہ بھی ہوگیا... لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد طبیعت نے ان چیزوں کا مطالبہ شروع کردیا جن کا وہ عادی تھا....

ایسے وقت میں کچھ لوگ تو ایک دم میں بے صبری کی طرف لوٹ جاتے ہیں جیسے بیماری سے اٹھنے والا مریض جو کمزور و نحیف ہو غذائیں استعمال کرنا چاہتا ہے اور کچھ لوگوں کا حال متوسط رہتا ہے تو وہ کبھی اِدھر ہوتے ہیں اور کبھی اُدھر..

لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو متوسط درجہ کا لباس اختیار کرکے لوگوں سے اپنا حال چھپائے رکھتا ہے نہ اپنے کو نیکوں کی جماعت سے نکالتا ہے اور نہ ہی اہلِ فاقہ کی جماعت میں داخل کرتا ہے اور اگر عزیمت پسند ہوتی ہے تو اپنی کوٹھڑی ہی میں بقدرِ قوت عمل کرلیتا ہے اور اپنا حال چھپائے رکھنے کے لیے جہاں زینت کا لباس بھی چھوڑ دیتا ہے.... مخلوق کے سامنے کچھ ظاہر نہیں کرتا اس طرح وہ ریا سے دور رہتا ہے اور رسوائی سے محفوظ....

ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر فکر اور یادِ آخرت کا ایسا غلبہ ہوا کہ انہوں نے کتابیں دفن کردیں حالانکہ یہ فعل میرے نزدیک بڑی غلطی ہے... اگرچہ یہ اکابر کی ایک جماعت سے منقول ہے... چنانچہ میں نے اپنے ایک استاد سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ "سب نے غلطی کی"!

لیکن میں نے تو یہ بات سنی ہے کہ ان کی کتابوں میں ضعیف روایتیں بھی تھیں جن میں وہ تمیز نہ کرسکے... جیسا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا اسی نیت سے کتابیں دفن کرنے کا واقعہ منقول

ہے یا انھوں نے متن کے اندر اپنی رائے سے کچھ باتیں لکھ دی تھیں پھر ان کو یہ خوف ہوا کہ ان کی کوئی بات لی جائے... اسی طرح یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نیت سے مصاحف جلوا دینے کی قبیل سے ہو گیا تا کہ غیر صحیح مصحف سے کوئی چیز نہ حاصل کی جائے...

مگر یہ تاویل علماء کے حق میں صحیح ہے... رہا احمد بن ابی الحواری اور ابن سبع وغیرہ کا اپنے لکھے ہوئے نسخوں کو دھو کر مٹا دینا تو یہ بحث کرتا ہی ہے....

پس ایسے کام سے بہت بچو جس سے شریعت روکتی ہے اور ایسے کام سے بھی جسے عزیمت سمجھا جا رہا ہو لیکن وہ در حقیقت غلط ہو اور ان احوال کے اظہار سے بھی احتراز کرو جن پر تم پوری طرح قادر نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ الٹے پاؤں واپس ہو جاؤ..

اور اپنے اوپر ان امور کو لازم کرو جن کی طاقت رکھتے ہو جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے....(تلبیس [illegible])

حکام سے وظائف و تحائف قبول کرنا

۱... حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ سلطان کے پاس حلال و حرام دونوں طرح کا مال آتا ہے تجھے جو دے لے لیا کرو کہ وہ حلال ہی سے دیتا ہے...

۲... حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بلا طلب جو کچھ ملے لے لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جو اسے عطا ہوا ہے..

۳... امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ ابراہیم حکام سے ہدیہ قبول کرنے میں حرج نہیں سمجھتے تھے...

۴... حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ مختار بن عبید کے ہدایا حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آتے اور یہ دونوں حضرات قبول فرما لیتے تھے..

۵... حضرت حسن بصری بھی امراء کے ہدیے قبول کر لیتے تھے ... (محمد بن حسن امام ابو حنیفہؒ سے اور وہ حماد سے نقل کرتے ہیں کہ) ابراہیم نخعی اور عبدالرحمن زبیر بن عبداللہ ازدی کے پاس وظیفہ وصول کرنے گئے تھے اور یہ زبیر دونوں حلوان کا حاکم تھا... امام محمد فرماتے ہیں ہم بھی اسی کے قائل ہیں جب تک کسی شے کے خاص طور پر حرام ہونے کا یقین نہ ہو جائے اور امام اعظمؒ کا بھی یہی قول ہے (کتاب الآثار [illegible])

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق اس گھرانے سے ہے جس گھرانے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اے اہل بیت ام پر اللہ کی رحمت کی بارش ہو... اے اہل بیت ام پر اللہ کی برکتیں نازل ہوں۔"

ان کی ماں ام عمارہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون تھیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے دفاع اسلام کی خاطر تلوار اٹھائی۔ یہاں تک کہ وہ خاتون مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی کوشش میں بھی گئی ہیں...

ان کے بھائی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہ بہادر اور جانباز ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنا لیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا ہر تیر اپنے سینے پر روک کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے... یہ وہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں... جو مسیلمہ کذاب کے قتل میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے...

یہ قصہ اس وقت کا ہے جس وقت اسلام کو عروج حاصل ہو رہا تھا اور دین اسلام دور دور تک پھیلتا ہی جا رہا تھا... ہاں جس وقت ہوذہ بن علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ اگر آپ مجھے حکومت میں شامل کر لیں تو میں آپ کی پیروی کروں گا... جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا... اس کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب اس کا جانشین ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یوں خط لکھا...

"خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام"

"مجھے آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے... اس لئے آدھا ملک ہمارے لئے ہونا چاہئے اور آدھا قریش کے لئے... مگر قریش کی قوم زیادتی کرنے والی ہے..."

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب لکھوایا:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام"

"سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے! زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لئے ہے۔ (مکتوبات نبوی ص ۲۲۳)

یہ خط لے کر جب مسیلمہ کذاب کے پاس حضرت حبیب بن زید بن عاصم خزرجی رضی

اللہ عنہ پہنچے تو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کو آزمانے کا موقع مل گیا.....

اللہ تعالیٰ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ پر کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے اور امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر دے! کہ وہ نہ صرف آزمائش پر پورے اترے بلکہ رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے اور اہل باطل کو دین حق کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کا موقع فراہم کیا.....

آپ بھی سنئے اور اپنی زندگی کا جائزہ لیجئے.....

آج خلاف معمول مسیلمہ کی مجلس میں لوگوں کی کثرت تھی کیونکہ آج عوام الناس کو بھی حاضر ہونے کی اجازت تھی تاکہ وہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کی اہانت کو دیکھ کر مسیلمہ کے قہقہے میں شامل ہو سکیں اور مسیلمہ کے حکم پر داد دے سکیں.....

جب مجلس میں سب لوگ جمع ہو گئے تو مسیلمہ کے حکم سے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کو بیڑیوں میں جکڑ کے حاضر کیا گیا مگر جس شخص نے دشمن خدا سے آنکھ ملانے والی ماں کا دودھ پیا..... وہ کہاں دبنے والا تھا..... سینہ تان کر کھڑے ہو گئے.....

مسیلمہ نے پوچھا! کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کا رسول ہے؟

تو فرمایا جی ہاں..... اور جب کہا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو فرمایا میں بہرا ہوں..... میں نہیں سنتا.....

بھلا..... مسیلمہ جو وقت کا حاکم تھا اپنے درباریوں اور عوام کے سامنے اہانت آمیز مذاق کہاں برداشت کر سکتا تھا..... جلاد سامنے حاضر تھا کہا..... اس کے جسم کا ایک حصہ کاٹ دو ..... پھر وہی سوال و جواب ہوئے پھر یہ سلسلہ چلا.....

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے جسم سے ایک ایک حصہ کٹ کٹ کر گر رہا تھا اور زمین پر پھڑ پھڑا رہا تھا مگر ان کی قوت ایمانی اور عشق رسول کے اندر کوئی جنبش نہ ہوئی اور ثابت قدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات اور مسیلمہ کی تکذیب کرتے رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے.....

اور تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہونے والوں کو عظیم پیغام دے گئے.....

حالانکہ ایسے وقت میں کلمہ کفر کہنے کی اجازت بھی تھی مگر مصلحت کے تمام دروازے بند کر کے رب کے پاس حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ (روشن ستارے)

ایک شخص کی خلیفہ ولید بن عبدالملک سے ملاقات

قبیلہ بنو عبس کا ایک وفد دارالخلافہ (دمشق) آیا اس میں ایک صاحب نابینا تھے... خلیفہ نے ان کے اعزاز و اکرام کے بعد ان نابینا صاحب سے پوچھا آپ کی دونوں آنکھیں کیونکر ضائع ہوئیں؟

کہنے لگے امیر المومنین میں اپنے قبیلہ بنو عبس کا امیر ترین فرد تھا میرے ہاں مال و دولت کے علاوہ اولاد کی بھی کثرت تھی اور اللہ نے عزت و شان بھی بخشی تھی میرا قیام قبیلے کی سرسبز وادی میں تھا.... ہم نہایت آسائش و مسرتوں میں اپنی زندگی گزار رہے تھے ہمیں کسی بات کا اندیشہ نہ تھا... دکھ درد.... رنج و غم کو ہم بھول گئے تھے.... ایک رات ایسی طوفانی بارش ہوئی کہ وادی جل تھل ہو گئی پھر کچھ دیر بعد پانی کا سیلاب ٹوٹ پڑا... دیکھتے ہی دیکھتے ہمارا مال و متاع... عالیشان مکان.... بیوی بچے سب طوفان کی نذر ہو گئے میں کسی طرح بچ گیا....

سیلاب ختم ہونے کے بعد مجھ کو صرف اپنا ایک شیر خوار بچہ زندہ ملا اور ایک اونٹ جو اونچے مقام پر پناہ لئے ہوئے تھا... میں نے اپنے بچے کو درخت کے نیچے لٹا دیا اور اونٹ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا... اونٹ جو خوفزدہ تھا بھاگ پڑا میں اس کے پیچھے دوڑا ہی تھا کہ بچہ کی ایک بھیانک چیخ سنی پلٹ کر دیکھا ایک بھیڑیا بچے کا سر اپنے منہ میں لے چکا ہے اور اسکو چیر پھاڑ رہا تھا میں تیزی سے بچے کی طرف آیا لیکن بھیڑیا اپنا کام تمام کر چکا تھا... انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر اونٹ کی طرف آیا... اونٹ خوف و ہراس میں پاگل ہو چکا تھا قریب ہوتے ہی اس نے ایک زبردست لات ماری میری پیشانی پھٹ گئی اور آنکھیں ضائع ہو گئیں....

امیر المومنین بس ایک ہی رات میں اپنے بیوی بچوں .... مال و متاع.... صحت و بصارت سب سے محروم ہو گیا.....

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (القرآن)

خلیفہ ولید بن عبدالملک کی آنکھیں اس واقعہ سے پرنم ہو گئیں اپنے خادم سے کہا ان نابینا شیخ کو ہمارے عزیز مہمان عروہ بن الزبیرؓ کے پاس لے جاؤ اور یہ قصہ خود ان کی سنوا دو... خلیفہ کا یہ مقصد تھا کہ حضرت عروہ بن الزبیرؓ کو ایسے اقعات سننے سے تسلی ہو گی اور ان کا غم ہلکا ہو گا....

نابینا صاحب نے اپنی داستان سنائی حضرت عروہ بن الزبیرؓ نے بوڑھے نابینا کی کہانی سنی اور دعا دی اور اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے نابینا جیسی حالت سے دوچار نہ کیا....

فلک الحمد یا ربنا..... (تذکرۃ التابعین)

گھر کو جنت بنائیے

گھر وہی جنت کا نمونہ پیش کر سکتا ہے جس کی مالکہ سگھڑ اور سلیقہ شعار ہوگی... ملا پھوہڑ اور سست قسم کی عورتیں گھر کو دوزخ سے بھی بدتر بنا دیتی ہیں... خود بھی گندگی کے ڈھیر میں پڑی رہتی ہیں اور اپنے خاوند اور بچوں کو گندگی میں گزارہ کرنے پر مجبور کرتی ہیں... یاد رکھیں ایسی زندگی... زندگی نہیں بلکہ سزا ہوتی ہے... اپنے ذہن کو فرسودہ خیالات سے آزاد کرو... گھر کو جنت کا نمونہ بناؤ... فارسی کے مشہور بزرگ شیخ سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے... اگر مجھے کہا جائے کہ افلاس اور بیوی کے بدلے قارون کا خزانہ لے لو اور بیوی کے بغیر بہشت میں بھی کی منظور نہ کروں... اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کے بغیر زندگی کا تصور ایسا ہی ہے جیسے روح کے بغیر زندہ جسم کا تصور... صادق بیوی وہی ہے جو نمائشی سامان کی طرح اپنے آپ کو نمائش کے طور پر نہیں بناتی... وہ بے جا فیشن کی دلدادہ نہیں ہوتی... اچھی بیوی دولت مند ہونے کے باوجود سادہ مزاج ہوتی ہے... اس کا دل وسیع اور پاک صاف ہوتا ہے... مخلص بیوی کبھی خاوند کو اس بات پر مجبور نہیں کرے گی میرے لئے عمدہ سواری کا بندوبست کرو یا کوئی اعلیٰ درجے کا مکان لے کر دو... وہ سادہ لباس پہن کر گزارہ کرے گی... وہ ایک چھوٹے مکان میں رہنا پسند کرے گی... خاوند گھر آئے گا تو وہ ایسے لہجے میں خوش آمدید کہے گی کہ مفلسی کو بالکل بھول جائے گی... وہ مہمانوں کی طرح خاوند کی خاطر تواضع کرے گی...

اگر کسی عورت میں یہ ملکہ اور لیاقت نہ ہو کہ وہ اپنے گھر کو خوش و خرم... روشن و چمکدار... خاوند کے آرام کیلئے صاف ستھرا بنا سکے... جس میں داخل ہو کر بیرونی دنیا کی تکالیف و مصائب سے اسے چین مل جائے تو اس خاوند کا خدا ہی حافظ ہوتا ہے جس کی وہ بیوی ہو... وہ بے چارہ گھر ہوتے ہوئے بھی بے خانماں ہوتا ہے...

ہر بیوی کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خاوند صرف اپنے لئے کمائی نہیں کرتا... اس کے ساتھ اس کی بیوی اور بچوں کا نصیب بھی ہوتا ہے... وہ ہمیشہ یہی سوچتا ہے کہ اپنی بیوی اور بچوں کا معیار زندگی کیونکر بلند کرے... لہٰذا ایک اچھی بیوی کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ وہ خاوند کو جتنا خوش رکھے گی اتنا ہی وہ ترقی کے راستے پر گامزن ہوگا... فکر و پریشانی انسان کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے اور جس شخص کو گھر میں اطمینان حاصل نہ ہو وہ اپنے کام سے بھی مخلص نہیں ہو سکتا... اپنے گھر کو جنت بنائیے... ایسی جنت جہاں آپ کا خاوند اور بچے خوش و خرم زندگی کے پر لطف لمحات دیکھ سکیں... ایک اچھی بیوی ہی اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے... (پرسکون گھر)

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جب میں دیوبند میں طالب علم تھا تو ایک مرتبہ میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی عمارت کی مسجد میں پڑھی جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی... نماز کے بعد میں نے اپنی چادر ہی کے فرش پر بچھا دی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی... جمعہ کی نماز تک ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر چھبیس (۲۶) پارے پڑھ لیے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لیے کسی دوسری مسجد میں جانا ضروری تھا اس لیے پورا نہ کر سکا ورنہ پورا قرآن ختم کر لیتا... (عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات ص ۱۰۸)

فائدہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تلاوت کلام پاک میں اس قدر انہماک پیدا کرو کہ تلاوت کرتے وقت یہ کیفیت ہو کہ گویا میں کسی کو پڑھ رہا ہوں... اللہ تعالیٰ مجھ سے پڑھوا رہے ہیں جیسے گراموفون کے اندر سے آواز نکل رہی ہے لیکن وہ آواز گراموفون کی نہیں کسی آدمی کی ہے... اسی طرح تلاوت کا عالم بن جائے... (مجالس علم و ذکر ج ۳ ص ۵۰)

☆ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اوقات بہت قیمتی ہیں... زندگی کا جو وقت مل رہا ہے اس کی قدر پہچاننی چاہیے... حدیث میں آیا ہے۔

فلیتزود العبد من نفسه لنفسه ومن حیاته لموته ومن شبابه لکبره ومن دنیاه لآخرته...

"بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی ذات میں سے اپنے لیے اور اپنی زندگی میں سے اپنی موت کے لیے اور اپنی جوانی میں سے اپنے بڑھاپے کے لیے اور اپنی دنیا میں سے آخرت کے لیے توشہ لے لے۔"

تیرا ہر سانس نخل موسوی ہے   یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

(صحبت با اولیاء ص ۱۵)

☆ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے کاموں کے لیے اوقات مقرر کرو ان کے درمیان چھوٹے بڑے کسی کی پروا نہ ہونی چاہیے بعض لوگ اخلاق کا عذر کرتے ہیں کہ اگر کوئی آجائے تو اخلاق برتنا چاہیے تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر اس وقت قضائے حاجت کی ضرورت پیش آ جائے تو کیا اس کا عذر نہ کرو گے؟!

کیسے لگے، نیت کے باحسن اخلاق (اقتباس تحفۃ المتقین)

بلند ہمت اور پست حوصلہ میں فرق

سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ تمہیں عالی ہمتی سے نوازا جائے پھر اس کے مقتضی پر عمل سے مدد کا دشمن پیدا کر دیا جائے یعنی تمہاری ہمت کی تاثیر یہ ہوئی کہ مخلوق کے احسانات کو گراں سمجھتے ہوئے ان کے عطیوں کے قبول کرنے سے نفرت ہو لیکن وہ تمہیں فقر میں مبتلا کر دے تا کہ تم ان سے قبول کرو۔ تمہارا مزاج لطیف بناتا ہے اس طرح کہ تم ردی غذائیں استعمال کر سکو جن کا حصول سہل ہو اور ان کے لیے زائد خرچ کی ضرورت ہو لیکن وہ تم پر کی روزی کم کر دیتا ہے۔ تمہاری ہمت خوبرو خوبصورت عورتوں سے متعلق کر دیتا ہے اور فقر میں مبتلا کر کے ان سے حاصل کرنے کا راستہ بند کر دیتا ہے... جسم کو تمہارا محبوب بنا دیتا ہے اور تمہارے جسم کو ان کے مطالبہ کا تکرار کرتے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے سبب کوئی نہیں کرتا بلکہ تمہیں ان جتنے مال سے محروم بھی رکھتا ہے جس سے تم تمنائیں خرید سکو۔ تمہارے شوق کو عارفین و زہاد کے درجات حاصل کرنے کے لیے ترقی دیتا ہے اور اسی کے ساتھ اسباب دنیا سے خلاصی کے اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے اور یہ سب کی آزمائشیں ہیں...

ہاں! پست حوصلہ شخص جسے مخلوق سے مانگنے سے نفرت نہیں ہوتی... بڑی بات کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا... تھوڑے علم پر قناعت کیے رہتا ہے۔ عارفین کے احوال حاصل کرنے کا شوق نہیں رکھتا... ایسے شخص کے لیے کسی حالت کا تھوڑا تکلیف دہ نہیں ہوتا کیونکہ جو کچھ وہ پا چکا ہے اسی کو اچھا سمجھتا ہے اور وہ اس حالت میں ویسے ہی خوش رہتا ہے جیسے بچے ٹھیکریوں پر خوش ہوتے ہیں ایسے شخص پر دنیا میں قیام کا معاملہ کس قدر آسان ہے...

آزمائش اور مصیبت تو بلند حوصلہ عارف پر ہوتی ہے جس کی ہمت بلندیوں کو تمام اضداد کے جمع کرنے کی دعوت دیتی ہے تا کہ کمال کے مراتب بڑھتے رہیں لیکن اس کے قدم کو مقصود تک پہنچنے سے روک دیا جاتا ہے...

"ہائے وہ مقام! جس کے راستہ ہی میں صبر کرنے والوں کا توشہ ختم ہو جائے..." (اور وہ پہنچ نہ سکیں) اگر اس مبتلا آزمائش کو بھی کبھی غفلت کے حالات پیش آتے جن کی وجہ سے وہ زندہ رہتا ہے تو اس کا ہمیشہ بلند مقامات کو دیکھتے رہنا (ورنہ پہنچ پانا) اس کی بصارت ختم کر دیتا اور اس کا مسلسل چلتے رہنا اس کے پاؤں گھس ڈالتا لیکن کبھی بعض مرادوں تک پہنچ کر مسرت مدد کی جھلک اور کبھی غفلت میں مبتلا کر دینا اس کے لیے زندگی کو آسان کیے ہوئے ہے...

یہ نہایت نادر مضمون ہے جسے کم ہی لوگ سمجھتے ہیں بلکہ اس حقیقت تک وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جن کے اندر قدرت ہو... ([illegible])

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابوعمارہ خزیمہ اور ذوالشہادتین لقب ہے... سلسلہ نسب یہ ہے... خزیمہ بن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ (عبداللہ) بن جشم بن مالک بن اوس... والدہ کا نام کبشہ بنت اوس تھا اور قبیلہ خزرج کے خاندان ساعدہ سے تھیں...

ہجرت سے پیشتر مشرف باسلام ہوئے اور عمیر بن عدی بن خرشہ کو لے کر اپنے قبیلہ (خطمہ) کے بت توڑے... (شہدائے اسلام)

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنی قوم اوس کے لئے قابل فخر تھے جب وہ قابل تعریف کارناموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے جنہوں نے فضائل و مناقب کا ان کے لئے ایک محل نہیں بلکہ کئی محلات تعمیر کئے... وہ اپنی مجلسوں میں دوران گفتگو ان فضائل کو اپنے لئے باعث فخر گردانتے تھے...

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج آپس میں ایک دوسرے سے فخر کا اظہار کرنے لگے...

اوس کہنے لگے ہم میں غسیل الملائکہ حنظلہ بن راہب ہے اور ہم میں وہ بھی ہے جس کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں اور بھڑوں نے کی اور وہ ہے عاصم بن ثابت بن ابی افلح... اور ہم میں وہ عظیم ہستی بھی ہے جس کی ایک گواہی دو آدمیوں کے برابر تھی اور وہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم ہے...

قبیلہ خزرج کے افراد نے کہا ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قرآن حکیم جمع کرنے کی سعادت حاصل کی اور وہ ہیں زید بن ثابت... ابوزید... ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم...

بخدا یہ ہے قابل تعریف مقابلہ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون (المطففین ۲۶)

"جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں"...

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ جو انہوں نے اپنے بارے میں روایت کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر

رہا ہوں میں سے اس کی اطلاع ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے فرمایا ...

"ان الروح لاتلقی الروح" "روح روح سے نہیں ملتی"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خاطر لیٹ گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا ...

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے یوں تو بہت سے فضائل و مناقب ہیں لیکن شہسواری اور بہادری کے میدان میں انہوں نے بہت عمدہ کردار ادا کیا ... انہوں نے روایت حدیث کے آسمان پر بھی ایک ممتاز عالیشان اور بلند طلقہ بنایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۳۸ احادیث روایت کیں جو صحاح اور سنن کی کتابوں میں جمع کر دی گئیں ...

ان سے اس کے بیٹے قادہ بن خزیمہ اس کے علاوہ ابو عبداللہ الجدلی ... عمرو بن میمون ۔ عمرو بن سعد بن ابی وقاص اور دیگر شخصیات نے روایت کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ (شہدائے اسلام)

احمد بن نصر الخزاعی رحمہ اللہ کا واقعہ

احمد بن نصر الخزاعی بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں یہ حق بات کہنے اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر پر عمل پیرا تھے ان کو خلق قرآن کے مسئلے میں وقت کے بادشاہ نے طلب کیا ....

بادشاہ کی پولیس نے ان کو قید کر کے بادشاہ کے پاس لے آئے بادشاہ نے ان سے کہا کہ آپ اس بات سے رجوع کر لیں کہ قرآن منزل من اللہ ہے اور اس بات کا اقرار کریں کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے انکار کر دیا ... بادشاہ کی پولیس نے ان کے ساتھ تنازعہ جھگڑا شروع کر دیا وقت کے قاضی نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ اس کا خون حلال ہے پھر اس قاضی کی بات کی تائید وہاں موجود تمام افراد نے کی لیکن امام احمد بن ابی داؤد نے کہا کہ یہ شیخ کبیر ہے یا احمد بن نصر پر شفقت فرمانے لگے ۔ وقت کے خلیفہ نے کہا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے کفر کا دعویٰ کیا پھر خلیفہ نے تلوار لی اور کہا کہ میں اس کافر کا محاسبہ کروں گا ... پھر نصر کی گردن پر تلوار ماری جب ان کو گلے میں رسی ڈال کے کھینچ کر بادشاہ کے پاس لائے گئے ان کا سر مشرق کی جانب بغداد میں مدفون ہے .... (رواہ الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد) (عمال دل)

فقیر کے حساب کا ہلکا ہونا

ان سب باتوں سے قطع نظر فقیر کیلئے یہی ایک فضیلت کافی ہے کہ اس کا حساب آخرت میں بالکل ہلکا پھلکا ہوگا... کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ یہ جتلائیں گے کہ میں نے تیرے متعلق کوئی دولت نہیں بخشی تھی... (بستان العارفین)

امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک شخص کی ملاقات

امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اللہ کو کیسے پہچانا؟

فرمایا میں نے شہتوت کے پتے سے پہچانا... اس طرح کہ شہتوت کا پتہ بکری کھاتی ہے تو مینگنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں... ہرن کھاتا ہے تو مشک نکلنا شروع ہو جاتا ہے... ابریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو ریشم نکلنا شروع ہو جاتا ہے... تو ایک پتہ ہے کہیں مینگنی نکلی... کہیں مشک نکلا... کہیں ریشم نکلا... یہ پتے کی طبیعت کے اوپر کوئی بنانے والا ہے کہ کبھی یہ بنا دیا کبھی وہ بنا دیا میں نے اس حقیر سے پتے سے خدا کے وجود کو سمجھا... اگر آدمی سمجھنا چاہے تو ایک پتے سے خدا کے وجود کو نکال سکتا ہے اور نہ سمجھنا چاہے تو انبیاء علیہم السلام ہزاروں دلیلیں پیش کر دیں رات دن معجزے دکھلائے نہیں سمجھتا... ابوجہل کو نہیں سمجھنا تھا... مرتے دم تک نہیں سمجھا... ابولہب کو نہیں ماننا تھا آخر تک نہ مانا اور مان لیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے... عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے... جس نے مانا تو کوئی صدیق بنا... کوئی فاروق بنا... جس نے نہیں مانا تو کوئی ابوجہل رہ گیا کوئی ابولہب رہ گیا... معلوم ہوا جب آدمی نہیں ماننے پر آتا تو پیغمبر بھی نہیں منوا سکتے اور ماننے پر آتا ہے تو شہتوت کے پتے سے خدا کی پہچان ہو سکتی ہے... سچ ہے کہ ایں سعادت بزور بازو نیست (یادگار ملاقاتیں)

پریشانی دور کرنے کی قرآنی دعا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۔ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (فاطر: ۳۴)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہی ہے جس نے غم کو ہم سے دور کیا بے شک ہمارا رب البتہ بخشنے والا قدردان ہے... (پریشانی کے وقت اس دعا کو پڑھیں انشاء اللہ غم سے اس پریشانی کو دور کرا دے گا)... (قرآنی مستجاب دعائیں)

اس کے قیدی کو چھوڑ دو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوالعاص بن ربیع ان لوگوں میں تھے جو بدر میں مشرکین کے ساتھ مل کر لڑے تو ابوالعاص کو حضرت عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے قید کرلیا تو جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو رہا کرانے کیلئے رقم وغیرہ بھیجی تو ابوالعاص نے فدیے کیلئے ان کے بھائی عمرو بن ربیع آئے اور ان کے ہاتھوں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جو ابوالعاص کی بیوی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر تھی اپنا ایک ہار بھیجا جو ان کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد نے شادی کے وقت دیا تھا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی اور حضرت خدیجہ کی یاد آ گئی اور حضرت زینب پر بڑا رحم آیا پھر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کیلئے اس کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کی چیز بھی واپس کر دو صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ اور انہوں نے ابوالعاص کو بھی رہا کر دیا اور حضرت زینب کا ہار بھی لٹا دیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے وعدہ لیا کہ وہ زینب کو چھوڑ دیں تا کہ وہ یہاں آ جائیں تو ابوالعاص نے جو وعدہ کیا وہ پورا کر دیا.... (طبقات الکبریٰ)

معتصم کے دور میں امام احمد رحمہ اللہ کو قید کیا جانا

مامون کے بعد اس کا بھائی معتصم باللہ خلیفہ بنا جب امام احمد بغداد پہنچے تو رمضان شریف کا مہینہ تھا آپ کو جیل خانہ میں محبوس کر دیا گیا جہاں آپ تقریباً اٹھارہ مہینے اور بقول بعض کچھ اوپر تیس مہینے مقید رہے.... امام احمد بن حنبل جیل خانہ میں پاؤں میں بیڑیاں پہنے پہنے ہی نماز ادا فرمایا کرتے تھے.... (اعمال دل)

برائے حصول اولاد

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهٖ (...)

ترجمہ پس جب ڈھانکا اس کو اٹھا لیا اس نے بوجھ ہلکا پس چلتی رہی ساتھ اس کے....

جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو.... ۲۱ بار روزانہ اس آیت کو پڑھ کر دودھ پر دم کر کے دونوں آدھا آدھا پئیں.... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی....

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ "حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو وقت کی قدر و قیمت کا بڑا احساس تھا اور آپ ہر وقت اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھتے تھے اور حتی الامکان کوئی لمحہ فضول جانے نہیں دیتے تھے۔۔ آپ کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کی بات یہ تھی کہ آپ کے وقت کا کوئی حصہ ضائع چلا جائے آپ سنت کے مطابق گھر والوں کے ساتھ ضروری اور بسا اوقات تفریحی گفتگو کے لیے بھی وقت نکالتے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے دل میں کوئی الارم لگا ہوا ہے جو ایک مخصوص حد تک پہنچنے کے بعد آپ کو کسی اور کام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے.... چنانچہ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بعد آپ اپنے کام میں مشغول ہو جاتے... سفر ہو یا حضر.... آپ کا قلم چلتا ہی رہتا... ریل گاڑی میں تو آپ اسی روانی سے لکھتے تھے جیسے ہموار زمین پر بیٹھے ہوں اور تحریر میں کوئی خاص بگاڑ بھی پیدا نہیں ہوتا تھا... حد یہ ہے کہ احقر نے آپ کو موٹر کار، رکشہ اور ٹیکسی میں بیٹھ کر لکھتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ کار اور رکشہ کے جھٹکوں میں کچھ لکھنا انتہائی دشوار ہوتا ہے مگر آپ ہلکے پھلکے مضامین اس میں بھی لکھ لیتے تھے یہاں تک کہ طرز میں کچھ تبدیلی پیدا ہوتی تھی لیکن خط پھر بھی آرام سے پڑھ لیا جاتا تھا....

آپ وقت کی وسعت کے لحاظ سے مختلف کاموں کی ایک ترتیب ہمیشہ ذہن میں رکھتے اور جتنا وقت ملتا اس کے لحاظ سے وہ کام کر لیتے جو اتنے وقت میں ممکن ہو مثلاً اگر گھر میں آنے کے بعد کھانے کے انتظار میں چند منٹ مل گئے ہیں تو ان میں ایک خط لکھ لیا یا کسی سے فون پر کوئی مختصر بات کرنی ہو تو وہ کر لی.. گھر کی کوئی چیز بے ترتیب یا بے جگہ ہے تو اسے صحیح جگہ رکھ دیا... کوئی مختصر سی چیز مرمت طلب پڑی ہے تو اپنے ہاتھ سے اس کی مرمت کر لی... غرض جہاں آپ کو تھوڑا سا کاموں کے درمیان کوئی مختصر وقفہ ملا... آپ نے سوچے ہوئے مختلف کاموں میں سے کوئی کام انجام دے لیا...

ایک روز ہم لوگوں کو وقت کی قدر پہچاننے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ

تو بظاہر تو یہ ذرا سی بات لیکن تمہیں نصیحت دلانے کے لیے کہتا ہوں کہ مجھے بے کار وقت گزارنا انتہائی شاق معلوم ہوتا ہے ... انتہا یہ ہے کہ جب میں قضاء حاجت کے لیے بیت الخلاء جاتا ہوں تو وہاں بھی خالی وقت گزارنا مشکل ہوتا ہے .. چنانچہ جتنی دیر بیٹھنا ہوتا ہے... اتنے اور کوئی کام تو ہو نہیں سکتا... اگر کوئی میلا کچیلا لوٹا ہو تو اسے دھو لیتا ہوں....

مجھے یاد ہے کہ جب حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پہلی ہاتھ کی گھڑی بازار سے لا کر دی تو ساتھ ہی فرمایا کہ "یہ گھڑی اس نیت سے اپنے پاس رکھو کہ اس کے ذریعے اوقات نماز کی پابندی کر سکو گے اور وقت کی قدر و قیمت پہچان سکو گے... میں بھی گھڑی اس لیے اپنے پاس رکھتا ہوں کہ وقت کو تول تول کر خرچ کر سکوں...." اللہ تعالیٰ انہیں قرب خاص کے مقامات میں ابدی راحتیں عطا فرمائے.... وہ اسی طرح زندگی کے چھوٹے چھوٹے معمولات میں زاویہ نظر درست فرما کر انہیں عبادت بنا دینے کی فکر میں رہتے تھے.... (میرے والد ماجد ۱۵۱)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کوئی اہم بات پیش آئی ہے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی بات نہ فرمائی بلکہ وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے اور میں حجروں کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں فرماتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آ جائے کہ تم دعا کرو اور میں قبول نہ کروں اور تم سوال کرو اور میں اسے پورا نہ کروں اور تم اپنے دشمنوں کے خلاف مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بس اتنا ہی بیان فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

(حیاۃ الصحابہ ج ۳)

جھگڑے سے دور رہنا

زمانے کے تجربات نے مجھے بتایا کہ حتی الامکان کسی سے دشمنی کا اظہار نہ کرنا چاہیے کیونکہ کبھی اس شخص سے ضرورت پیش آ سکتی ہے خواہ وہ کسی درجے کا آدمی ہو......

کبھی انسان تو یہ گمان کرتا ہے کہ اسے ایسے شخص سے ضرورت نہیں پڑ سکتی جیسے زمین پر پڑے ہوئے ایسے تنکے سے جس کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا لیکن کتنی حقیر چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی ضرورت پڑ جاتی ہے..... اگر حصول نفع کے لیے اس کی ضرورت نہ ہوئی تو دفع ضرر کے لیے اس کی ضرورت ہو سکتی ہے.....

خود مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ لطف اور مہربانی کرنے کی ضرورت پیش آئی جن کے ساتھ اس طرح کے معاملے کا مجھے وہم بھی نہ ہوا تھا.....

اور یہ سمجھ لو کہ دشمنی کا اظہار کبھی ایسی ایذاء کا سبب ہو جاتا ہے جس کا پہلے سے اندازہ نہیں ہوتا..... اس لیے کہ جس سے دشمنی کا اظہار کیا جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص تلوار سونتے نشانہ کی تاک میں ہو..... کسی وقت وہ شخص کوئی تنگی کا وقت دیکھ لیتا ہے..... جب خواہ کوئی زرہ پہن کر اپنے کو چھپائے ہو لیکن دشمن اس تنگی کو غنیمت سمجھ کر (اس راہ سے حملہ) کر دیتا ہے.....

لہذا جسے دنیا میں رہنا ہے اس کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ کسی سے دشمنی کا اظہار نہ کرے جس کی وجہ میں نے بیان کی کہ آجکل لوگوں کو ایک دوسرے سے ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور ایک دوسرے پر ایذا رسانی کی قدرت ہوا کرتی ہے.....

یہ ایک کار آمد بات ہے جس کا فائدہ تجربات سے ظاہر ہوگا..... (مجالس جوزیہ)

مانعین صلح کی دعا

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (الشعراء)

ترجمہ: یعنی عمل سے درمیان میرے اور درمیان ان کے فتح اور نجات دے مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے۔

اگر کسی شخص کا آپس میں جھگڑا ہو گیا ہو وہ اس آیت کو پڑھیں..... (قرآنی مستجاب دعائیں)

سیدنا ذکوان بن عبد قیس انصاری رضی اللہ عنہ

اسعد بن زرارہ (انصاری) کے ہمراہ مکہ شریف عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے.... وہاں پہنچ کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے بارے میں سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے.... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی.... قرآن مجید پڑھ کر سنایا بات ان کے دل کو لگی بس کلمہ پڑھ لیا اور عتبہ سے ملے بغیر واپس مدینہ روانہ ہو گئے.... یوں یثرب کی سرزمین میں سب سے پہلے اسلام سے روشناس کرانے والے یہی دو حضرات تھے....

حضرت ذکوانؓ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں موجود تھے کچھ عرصہ کے لئے مکہ شریف میں اقامت اختیار کر لی.... ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ بھی مدینہ منورہ چلے گئے یوں وہ واحد صحابی ہیں جنہیں.... "مہاجر انصاری" ہونے کا اعزاز حاصل ہوا گویا دوہرے ثواب کے مستحق ٹھہرے ہجرت کے بھی نصرت کے بھی....

احد کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دامن کوہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے پوچھا مشرکین کے چیلنج ھل من مبارز (ہے کوئی جو ہمارے مقابلے میں نکل آئے؟) کے جواب میں کون نکلے گا؟ تو ذکوان کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنی خدمت پیش کیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا....

من احب ان ینظر الی رجل یطاء بقدمہ غدا خضرۃ الجنۃ فلینظر الی ھذا

(اصابہ ص ۴۸۲ ج ۱) (جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جو کل اپنے پاؤں سے جنت کی ہریالی کو روندتا پھرے گا.... تو وہ اس کو دیکھ لے....)

پھر اسی معرکہ میں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا.... رضی اللہ عنہ وارضاہ

(کاروان جنت)

بچیوں کے رشتہ کا قرآنی عمل

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (سورۃ القصص ۲۴)

ترجمہ: میرا رب تحقیق جو اتارے میرے لئے بہتر ہے میں اس کا فقیر ہوں....

لڑکی کے رشتے کیلئے روزانہ ۳۱۳ بار پڑھیں.... اگر کوئی رزق سے تنگ ہو تو ۱۰۰ مرتبہ صبح کی نماز کے بعد پڑھے.... جس چیز کی طلب ہو اور جائز ہو اسکیلئے پڑھے ان شاء اللہ کامیابی ہو گی.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

خلیفہ کے دربار میں پیشی

معتصم باللہ نے حکم دیا کہ امام احمد کو اس کے سامنے پیش کیا جائے... پیشی سے آدور پر بیڑیوں میں اضافہ کر دیا گیا... امام احمد فرماتے ہیں کہ بیڑیاں اتنی وزنی تھیں کہ میں ان کے ساتھ چلنے کی سکت نہ رکھتا تھا تو میں نے ان کا سرا کرتے کی گھنڈی میں باندھ دیا اور ہاتھوں سے بیڑیوں کا وزن اٹھاتے ہوئے چلا جیل کے عملے نے لوگ میرے لیے ایک سواری لائے جس پر مجھے سوار کر کے شاہی محل لے جایا گیا کئی دفعہ میں بیڑیوں کے وزن کی وجہ سے منہ کے بل گرتے گرتے بچا ان لوگوں نے میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چھوڑا جو مجھے سواری پر سہارا دیتا... اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی ہو بالآخر ہم معتصم کے محل تک پہنچ گئے مجھے ایک تاریک اور اندھیرے کمرے میں بند کر دیا گیا میں نے وضو کا ارادہ کیا اور اپنا ہاتھ بڑھایا تو ایک برتن ہاتھ لگ گیا جس میں پانی موجود تھا اس سے میں نے وضو کیا اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا مجھے قبلہ کی سمت معلوم نہ تھی مگر صبح کا اجالا ہونے پر معلوم ہوا کہ بحمد اللہ میرا قبلہ درست تھا صبح کو معتصم باللہ کے سامنے میری پیشی ہوئی... اس کے پاس قاضی ابن ابی داؤد بھی موجود تھا ...(اقبال دل)

قرض ادا کرنیکا ارادہ رکھنا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سخت ضرورت کے وقت قرض لینے میں کوئی حرج نہیں... جبکہ ادا کرنے کا ارادہ بھی ہو... اگر قرض لے رہا ہے اور دل میں ہے کہ ادا نہیں کروں گا تو یہ شخص حرام کھاتا ہے ...(بستان العارفین)

برائے کشادگی رزق

وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ... اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (سورۃ العنکبوت ۶۰)

ترجمہ: اور کتنے چلنے والے ہیں جو زمین کے جو نہیں اٹھاتے پھرتے رزق اپنا اللہ رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا...

رزق کی کشادگی کیلئے اٹھتے بیٹھتے اس آیت کو پڑھیں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی ... (قرآنی مجربات ...)

رونے پر میت کو عذاب ہونا یا نہ ہونا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں علماء نے کلام کیا ہے... بعض حضرات فرماتے ہیں اہل خانہ کے رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے اور دلیل حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً میت کو اس کے اہل خانہ کی آہ وبکا سے عذاب ہوتا ہے اور بعض اہل علم اس کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخری (کوئی نفس کسی دوسرے کے عمل کا بوجھ نہیں اٹھائیگا)...

۲.. قاسم بن محمد راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ بیشک میت کو اس کے اہل خانہ کی آہ وبکا سے عذاب ہوتا ہے اور یہی مضمون حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے.. آپ نے ارشاد فرمایا تم ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہو.... وہ جھوٹے نہیں اور نہ ان کو جھوٹا کہا جا سکتا ہے .. تاہم سننے میں غلطی ہوسکتی ہے اور ان کی روایت کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں مرتے وقت لوگ اپنے اہل خانہ کو نوحہ وغیرہ کرنے کا حکم کیا کرتے تھے.. اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً ایسی میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے کیونکہ وہ ان کو حکم دے کر گیا ہے... دوسری توجیہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر سے گزرے اس کے اہل خانہ وہاں پر رو رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کے جانے پر رو رہے ہیں اور وہ اپنی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے.... راوی نے یہ سمجھا کہ عذاب ان کے رونے کی وجہ سے ہو رہا ہے اس کی تائید عروہؒ کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں جب حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا ذکر ہوا تو ارشاد فرمایا ابو عبدالرحمٰنؓ کو ذہول ہو گیا ... آپ کا ارشاد تو یہ تھا کہ اہل میت اس کے جانے پر روتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں کے سبب مبتلائے عذاب ہے۔ (بستان العارفین)

خلاصی قرض کی دعا

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ [illegible]

ترجمہ: اور اللہ افزوں کرتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

جس پر قرض ہو گیا ہو اور اترنے کی کوئی صورت نہ ہو اس آیت کو کثرت سے پڑھے .. ان شاء اللہ کامیابی ہوگی... (قرآنی مستجاب دعائیں)

امام ربیعۃ الرائے رحمہ اللہ

فروخ تابعین میں سے ہیں... بیوی حاملہ تھی... کہنے لگے اللہ کے راستہ میں جانے کی آواز لگ رہی ہے... چلا نہ جاؤں؟

بیوی کہنے لگی میں تو حاملہ ہوں... میرا کیا بنے گا؟

کہا تو اور تیرا حمل اللہ کے حوالے... ان کو تیس ہزار درہم دے کر گئے کہ یہ تو خرچہ رکھ اور میں اللہ کے راستے میں جاتا ہوں... کتنی خزائیں اور بہاریں آئیں اور کتنے دن صبح سے شام میں بدلے... شام ڈھل کر صبح میں بدلی... پر فروخ نہ آیا... دو... تین... چار... پانچ ... دس... بیس... پچیس... ستائیس... انتیس... تیس سال گزر گئے... ایک عورت نے دیوار کے ساتھ جوانی گزار دی... فروخ لوٹ کے نہ آیا... تیس سال گزر گئے... ایک دن ایک بڑے میاں مدینے کی گلیوں میں داخل ہوئے... پراگندہ شکستہ حال... بڑھاپے کے آثار اور اپنے گھوڑے پہ چلے آرہے ہیں... تیس برس میں ایک تو نسل ختم ہو جاتی ہے... اب یہ پریشان ہیں کوئی مجھے پہچانے گا کہ نہیں پہچانے گا؟

وہ مرگئی یا زندہ ہے؟... کیا ہوا؟... گھر وہی ہے کہ بدل گیا؟

انہیں پریشانیوں میں غلطاں و پیچاں گھر کے دروازے پر پہنچے... پہچانا کہ وہی ہے ... اندر جو داخل ہوئے تو گھوڑے کی آواز... اپنی آواز ہتھیاروں کی آواز... بیٹا بیدار ہو گیا ... دیکھا تو ایک بڑے میاں چاند کی چاندنی میں کھڑے ہوئے ہیں... تو ایک دم جھپٹے اور اس پر لپکے اور گریبان سے پکڑا... جان کے دشمن... تجھے شرم نہیں آئی؟

بڑھاپے میں مسلمان کے گھر میں بن اجازت داخل ہوئے ہو؟

ایک دم جھٹکا دیا... جھنجھوڑا... وہ ڈر سے گھبرا گئے... وہ سمجھے کہ شاید میں غلط گھر میں آگیا ہوں... میرا گھر بک گیا... کوئی اور اس میں آگیا... کہنے لگے بیٹا معاف کرنا... غلطی ہوگئی... میں سمجھا میرا ہی گھر ہے... تو ان کو اور غصہ چڑھ آیا... کہنے لگے اچھا... ایک غلطی کی ... اور اب گھر ہونے کا دعویٰ بھی... چلو... میں ابھی تجھے قاضی کے پاس لے چلتا ہوں... تیرے لئے وہ سزا تجویز کرے گا... اب وہ چھڑا رہے ہیں اور یہ دب رہے ہیں... ادھر

بڑھاپا... ادھر جوانی... ادھر سفروں نے مار دیا... ہڈیاں کھوکھلی ہو گئیں اور پھر شک بھی ہے
کہ پتہ نہیں میرا گھر ہے یا کسی اور کا؟

ابھی کشمکش میں اوپر سے ماں کی آنکھ کھلی... اس نے کھڑکی سے دیکھا تو فروخ کا چہرہ
بیوی کی طرف سے اور بیٹے کی پشت بیوی کی طرف... تو تیس سال کے دریچے کھل گئے اور
بڑھاپے کی جھریوں میں سے فروخ کا پکا چہرہ نظر آنے لگا اور اس کی ایک چیخ نکلی... سے
ربیعہ! او ربیعہ! کے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی... یہ میری ماں کو کیا ہوا؟

دیکھا تو اوپر کھڑی ہو... ہائے ربیعہ! کیا ہوا اماں؟ کون ہے؟... پتہ نہیں!

اے ظالم! باپ سے لڑ پڑا... تیرا باپ ہے... جس کیلئے تیری ماں کی جوانی گزر گئی اور
اس کی رات دن میں ڈھل گئی... بال جس کے چاندی بن گئے یہ وہ ہے تیرا باپ! جس
کیلئے میں نے ساری زندگی کاٹ دی... ربیعہ دوڑے... معافی مانگتے ہوئے گئے...
رات گھر گزاری میں گزر گئی... فجر کی اذان پر اٹھے... کہنے لگے... ربیعہ کہاں ہے؟

کہا وہ تو اذان سے پہلے چلا جاتا ہے... یہ گئے تو نماز ہو چکی تھی... اپنی نماز پڑھی...
روضہ اطہر مسجد سے باہر ہوتا تھا... آ کے صلوٰۃ والسلام پڑھنے لگے... پڑھتے پڑھتے ادھر
کی طرف نظر پڑی تو یوں مجمع بھرا پڑا اور ایک نوجوان حدیث پڑھا رہے ہیں... دور سے
دیکھا... نظر کمزور تھی... پتہ نہ چلا کون ہے؟

ادھر ہی پیچھے بیٹھ گئے اور سننا شروع کر دیا... حدیث پاک کا درس ہو رہا ہے... جب
فارغ ہو گئے تو برابر والے سے کہنے لگے: بیٹا یہ کون تھا جو درس دے رہا تھا۔

اس نے کہا... آپ جانتے نہیں... آپ مدینے کے نہیں ہیں؟

کہنے لگے... بیٹا میں مدینے کا ہوں... زندگی باہر رہے گزری...

کہا... یہ ربیعہ ہیں... ملک کے استاذ... سفیان ثوری کے استاذ... ابو حنیفہ کے استاذ
... وہ اپنے جوش میں تھا... تو سنتے سنتے کہنے لگے بیٹا تو نے پوری بات نہیں بتائی... بیٹا کس کا ہے؟

کہا... اس کے باپ کا نام فروخ تھا... مدت سے راستے میں چلا گیا... ماں کی شفقت کی
چادروں میں اسلام نے سفر کیا ہے... (تاریخ بغداد)

خواتین کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ارشادات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا کہ عورتوں کیلئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت مجبوری
(اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کیلئے راستوں میں (چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے
کناروں کے۔ (اسوۂ رسول اکرم)

مذکورہ حدیث میں عورتوں کیلئے دو باتوں کی تعلیم دی گئی ہے ایک یہ کہ بغیر ضرورت
شدیدہ گھر سے نہ نکلیں دوسری یہ کہ اگر نکلنا ناگزیر ہو تو پھر راستے کے کناروں پر چلیں...
درمیان سڑک لوگوں کے ساتھ مل کر ہرگز نہ چلیں... آج سے چند سال قبل تک تو یورپ کی
عورتیں مردوں کے ساتھ گھل مل کر بھرے بازار میں چلتی تھیں مگر اب تو.. اللہ معاف کرے
مسلمان عورتیں بھی ان کی طرح بے پردگی سے بھرے بازار میں گھستی چلی جاتی ہیں بلکہ کئی کئی
عورتیں گروپ بنا کر بازار جاتی ہیں اور جب سڑک پر چلتی ہیں تو دائیں بائیں قطار باندھ
لیتی ہیں جس کی وجہ سے آدھی سے زیادہ سڑک روک کر چلتی ہیں جس کی وجہ سے دوسرے
لوگوں کو بالخصوص سواری پر چلنے والوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات تو
ایسی عورتیں مردوں سے ٹکرا بھی جاتی ہیں مگر جب بھی احساس نہیں ہوتا (اور ایسے مردوں
کیلئے جو کہ عورتوں سے ٹکرا جائیں حدیث میں بڑے سخت الفاظ وارد ہوئے ہیں چنانچہ ابو
داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبودار سڑی ہوئی کیچڑ
میں لتھڑے ہوئے سور سے ٹکرا جانا گوارا ہے اس کے مقابلہ میں کہ اس کے شانے کسی ایسی
عورت سے ٹکرا جائیں جو اس کیلئے حلال نہ ہو... لیکن اگر عورتیں خود بھی بے احتیاطی کرتے ہوئے
مردوں میں گھل مل کر چلیں گی تو اس صورت میں بھی مردوں کے ساتھ گناہ میں برابر کی
شریک ہوں گی) یہ عورتیں اپنے اس عمل کی بناء پر بھی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچانے
کی بناء پر بھی گنہگار ہوتی ہیں حضرت عمار بن یاسرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے....

1 ... دیوث 2. مردانہ شکل بنانے والی عورتیں

3. ... ہمیشہ شراب پینے والا

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ دیوث کون ہے؟ فرمایا جس کو اس کی پرواہ نہیں کہ اس کے گھر والی کے پاس کون آتا جاتا ہے.... (اسوۂ رسول اکرم)

مذکورہ روایت سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جو عورت مردوں کی سی شکل و صورت بنائے گی.... ان جیسے بال اور ان جیسا لباس اپنائے گی وہ جنت سے محروم رہے گی اور ایک دوسری روایت میں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو بتایا گیا کہ وہ مردوں جیسا جوتا پہنتی ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانہ وضع قطع بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے.... پس جن عورتوں کو بیوٹی پارلر جا کر بوائے کٹنگ کا یا پھر پینٹ شرٹ کا شوق ہے ان کو مذکورہ روایت میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں جنت سے محرومی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کی مستحق ہو رہی ہیں....

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عورت کا سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے بدن کھولنا درست نہیں (سر کے بال کھولنے پر فرشتوں کی لعنت آتی ہے) اس لئے غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی کھلا نہیں رکھنا چاہئے... (اسوۂ رسول اکرم)

مگر آج کل ننگے سر گھومنے کا عام رواج ہو گیا ہے.... بھلا بتلائیے کہ جو عورتیں ننگے سر گھوم کر فرشتوں کی لعنتیں اپنے سر لیتی ہیں ان کو اس ننگے سر گھومنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ نہ تو کچھ نفع دنیا کا نہ آخرت کا.... بلکہ دنیا میں فرشتوں کی لعنت حاصل ہوئی اور آخرت میں خدا تعالیٰ کی گرفت ہوگی....

اسی طرح عورت کیلئے اپنی آواز کی حفاظت بھی ضروری ہے کہ غیر محرم کے کان تک نہ پہنچے ضرورت شدیدہ میں بقدر ضرورت غیر محرم سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں الغرض عورت کو چاہئے کہ گھر میں ہو یا باہر پردہ.... لباس... وضع قطع اور دیگر امور میں اتباع شریعت کا پورا پورا اہتمام کرے... (پرسکون گھر)

ورع و تقویٰ میں احتیاط ہے

میں نے سہولت کے خیال سے ایک مرتبہ ایک ایسا کام کیا جو بعض آئمہ کے نزدیک جائز ہے لیکن اس سے مجھے اپنے دل میں بڑی قساوت کا احساس ہوا اور ایسا لگا جیسے میں بارگاہِ حق سے دھتکار دیا گیا ہوں.... بعد اور دوری کے ساتھ گہری تاریکی محسوس ہوتی تھی....

میرے نفس نے پوچھا یہ کیوں ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ تم نے فقہاء کے اجماع سے خروج نہیں کیا ہے؟

میں نے کہا اے بدبخت نفس! تیرا جواب دو طرح سے ہے.. ایک تو یہ کہ تو نے اسکی تاویل کی ہے جس کا تو خود قائل نہیں ہے کیونکہ اگر تجھ سے کوئی دوسرا ایسی بات پوچھتا تو کبھی اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیتا....

نفس نے کہا اگر میں اس کے جواز کا منکر ہوتا تو کبھی یہ کام نہ کرتا.. میں نے کہا لیکن دوسروں کے حق میں تو اپنے اس خیال پر مطمئن نہیں ہے (یعنی دوسروں کے لیے جواز کے قائل نہیں ہو)

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ تجھے اس ظلمت پر خوش ہونا چاہیے کیونکہ اگر تیرے دل میں پہلے سے نور نہ ہوتا تو اس ظلمت کا اثر نہ محسوس ہوتا....

نفس نے کہا مجھے دل کی اس تازہ ظلمت سے وحشت ہورہی ہے میں نے کہا تو اب ایسے کام کے نہ کرنے کا عزم کر لے اور یہ سمجھ لے کہ جس کام کو تو نے ترک کیا ہے اس کے جواز پر اجماع نہیں ہے اس لیے اس کا ترک کرنا ورع اور تقویٰ میں داخل ہے.... (مجالس جوزیہ)

برائے کشادگیٔ رزق

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ (الحاقۃ: ۲۱ تا ۲۴)

ترجمہ: پس وہ پسندیدہ زندگی میں خوش ہیں.... بلندی والی جنت میں ہیں جس کے میوے اس کے نزدیک ہیں کھاؤ اور پیو اس سبب کے جو کر چکے ہو گزرے ہوئے دنوں میں....

رزق کی کشادگی کیلئے صبح کی نماز کے بعد ۳۴ دفعہ پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ

نام ونسب: خلاد نام ہے... قبیلہ خزرج سے ہیں... نسب نامہ یہ ہے... خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امراء القیس بن مالک اغر بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج اکبر...

اسلام: عقبہ ثانیہ سے قبل مسلمان ہوئے اور بیعت کی... (شہدائے اسلام)

غزوات اور شہادت: بدر... احد... خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے... قریظہ کی جنگ میں غزوہ کی نیت سے نکلے... ایک قلعہ کے نیچے کھڑے تھے... بنانہ نام ایک یہودی عورت نے دیکھ لیا اور اس زور سے پتھر مارا کہ سر پھٹ گیا... اسی کے صدمہ سے انتقال ہو گیا... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ان کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا... لڑائی ختم ہونے کے بعد جب قبیلہ قریظہ اسیر ہو کر سامنے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس جرم کی سزا میں قتل کروا دیا... اس واقعہ میں عورتیں قتل سے محفوظ رہی تھیں...

اولاد:... دو لڑکے چھوڑے اور دونوں صحابی تھے... ان کے نام گرامی یہ ہیں...

ابراہیم... سائب... (سیر الصحابہ)

پیر سے بھی پردہ فرض ہے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض بے حیاء... عورتیں پیر سے پردہ نہیں کرتیں اور بعضے مرد بھی اپنی عورتوں کو جلوت وخلوت میں پیر کے سامنے کر دیتے ہیں... ایسا پیر بھی جو اس کو منع نہ کرے شیطان ہے اور جو مرد اس پر راضی ہو وہ پکا دیوث ہے... پیر... ولی... استاد سب سے پردہ کرنا فرض ہے... جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صحابیات سے پردہ فرماتے تھے تو یہ لوگ کس شمار میں ہیں... (ملفوظات حکیم الامت)

حصول علم کا وظیفہ

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الدخان: ۳۲)

ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے بنو اسرائیل کو علم پر دونوں جہان کے عالم پر چن لیا...

جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو اور وہ چاہتا ہو کہ وہ عالم بنے وہ اس دعا کو روزانہ پڑھے... ان شاء اللہ کامیابی ہو گی... (قرآنی مستجاب دعائیں)

مناظرہ

خلیفہ: اے عبدالرحمٰن ان سے مناظرہ و جادلہ خیالات کرو...

عبدالرحمٰن: اے احمد تمہارا قرآن کے بارے میں کیا قول ہے؟ (میں نے کوئی جواب نہ دیا تو معتصم نے کہا اس کو جواب دیجئے)

احمد: تمہارا علم باری تعالیٰ کے بارے میں کیا قول ہے؟ عبدالرحمٰن خاموش رہا تو میں نے کہا... قرآن اللہ کا علم ہے... اور جو یہ گمان کرے کہ اللہ کا علم مخلوق یعنی بعد میں پیدا ہوا ہے اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا (عبدالرحمٰن پھر خاموش رہا اور حاضرین مجلس آپس میں کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! اس نے آپ کو بھی کافر بنا ڈالا اور ہمیں بھی... مگر خلیفہ نے اس کی بات کا کوئی خاص نوٹس نہ لیا اور اس پر کان نہ دھرے)

عبدالرحمٰن: اللہ کی ذات تھی اور قرآن نہ تھا....

احمد: کیا اللہ کی ذات تھی اور اس کا علم موجود نہ تھا؟ کوئی عقل کی بات کرو عبدالرحمٰن... اس تیسری بات پر بھی خاموش رہا... اس کے بعد حاضرین مجلس ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے...

بعض حاضرین مجلس: کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمایا اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (اللہ ہر چیز کا خالق ہے....) اور کیا قرآن بھی ایک شئی نہیں؟ (شئی ہے تو پھر وہ بھی مخلوق ہوا)

احمد: اللہ تعالیٰ نے تو یہ بھی ارشاد فرمایا ہے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ (قوم عاد پر مسلط ہوا ہر چیز کو نیست و نابود کر رہی تھی) تو جس چیز کو اللہ نے باقی موجود رکھنا چاہا اس کو ہوا نے ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ مستثنیٰ ہے اسی طرح مذکورہ بالا آیت میں خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ سے قرآن وغیرہ بعض اشیاء مستثنیٰ ہیں کہ وہ مخلوق نہیں بلکہ ازلی و قدیم ہیں...

بعض حاضرین مجلس: ارشاد خداوندی ہے مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِکْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ (ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی بھی نئی نصیحت نہیں آتی مگر...) تو کیا کوئی محدث اور نئی چیز ازلی اور قدیم بھی ہو سکتی ہے؟

احمد: دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے... صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ (ص قسم ہے نصیحت والے قرآن کی) تو قرآن ہی الذکر ہے الف و لام کے ساتھ اور مذکورہ آیت میں ذکر آیا ہے بغیر الف و لام کے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہاں ذکر سے مراد قرآن کے علاوہ کوئی

اور ذکر ہے مثلاً ذِكْرُ الرَّسُوْلِ یا وَعْظُ الرَّسُوْلِ (اور احتمال ہے کہ محدث سے مراد تنزیل قرآن ہو نہ کہ خود قرآن اور تنزیل بلاشبہ محدث اور نئی چیز ہے)

بعض حاضرین مجلس: عمران بن حصین کی حدیث ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الذِّكْرَ (یقیناً اللہ نے ذکر کو پیدا کیا) یہاں تو ذکر الف ولام کے ساتھ ہے جس سے مراد قرآن ہے....

احمد: یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت یوں ہے.... وَكَتَبَ اللّٰهُ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ (یعنی اللہ نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی ہے اور قرآن کی کتابت کو محدث کہا گیا مگر خود کلام قدیم ہے اور یہ الگ بات ہے)

بعض حاضرین مجلس: ابن مسعود کی حدیث میں ہے مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ جَنَّةٍ وَلَا نَارٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ (اللہ نے آیۃ الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی جنت نہ جہنم... آسمان نہ زمین) معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی بھی مخلوق ہے....

احمد: پیدا کرنے کا لفظ جنت وجہنم.... آسمان وزمین کے بارے میں بولا گیا ہے خود آیۃ الکرسی اور قرآن کے بارے میں نہیں بولا گیا ہے.... تو مقصد یہ ہوا کہ اللہ کی صفات کی کوئی حد نہیں اور ان کے مقابلے میں مخلوقات محدود ہیں.... اور صفات خداوندی میں سے بھی بعض بعض چیزیں مثلاً آیۃ الکرسی وغیرہ مزید خصوصیات کی حامل ہیں...

بعض حاضرین مجلس: خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے....

يَا هَنَتَاهُ تَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّكَ لَنْ تَتَقَرَّبَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهٖ (ارے! جن جن ذریعوں سے تم طاقت رکھتے ہو ضرور اللہ کا قرب حاصل کرتے رہو مگر کسی بھی ایسی چیز سے تم ہرگز اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو جو اسے اس کے کلام سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہو.... یعنی قرب خداوندی کا سب سے بڑا اور محبوب ترین ذریعہ کلام پاک ہے... اس سے بڑھ کر ہرگز کوئی بھی ذریعہ نہیں ہے)

احمد: دیکھو ایسے ہوتی ہے کوئی بات!

ابن ابی داؤد: اے امیر المومنین! واللہ یہ شخص گمراہ... گمراہ کنندہ اور بدعتی ہے اور یہاں آپ کے سامنے قضات اور فقہاء حضرات موجود ہیں ان سے مسئلہ پوچھ لیجئے...

خلیفہ: قضات و فقہاء کو مخاطب کرتے ہوئے... آپ لوگ ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد نے کہا تھا... (الخ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ کی وفات پر رونا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ہمیں رونے سے منع نہیں کیا ہوا ارشاد فرمایا میں نے تمہیں حماقت اور گناہ کی دو آوازوں سے منع کیا ہے...

ایک راگنی کی آواز کہ وہ لہو ولعب اور شیطانی ترنم ہے اور دوسری چہرہ نوچنا... گریبان چاک کرنا اور شیطانی واویلا کرنا... لیکن جو تم دیکھ رہے ہو یہ تو رحمت ہے جسے اللہ رحیم لوگوں کے قلوب میں پیدا فرماتے ہیں...

پھر فرمایا دل غمگین ہے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر ہم ایسی بات نہیں کریں گے جو ہمارے رب کو ناراض کرے ... ([illegible])

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے فائدہ دینے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ یوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گی... اللہ کی قسم! میری رشتہ داری دنیا و آخرت میں جڑی ہوئی ہے اور میں جلد فائدہ دینے والا ہوں لوگو! میں تم سے پہلے (تمہاری ضروریات کو خیال کرنے کے لئے) حوض کے پاس جاؤں گا اور قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ملوں گا...

کچھ لوگ (وہاں) کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں یعنی آپ کا رشتہ دار ہوں... میں کہوں گا نسب تو میں نے پہچان لیا لیکن تم نے میرے بعد بدعت سے کام لیا تھا اور الٹے پاؤں کفر میں واپس چلے گئے... (ایمان و عمل کے بغیر میری رشتہ داری کام نہیں دیتی اور ایمان و عمل کے ساتھ خوب کام دیتی ہے) (حیاۃ الصحابہ ج ۲)

ایک عجیب صابر و شاکر شخص

مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر مصائب و تکالیف پر بہت صبر کرنے والے تھے ...
صبر و استقامت کے پیکر تھے .... ایک مرتبہ ولید بن یزید سے ملنے دمشق روانہ ہوئے تو راستے میں چوٹ لگ کر پاؤں زخمی ہو گیا ... درد کی شدت سے چلنا دوبھر ہو گیا .... سخت تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور دمشق پہنچ گئے .... ولید نے فوراً طبیبوں کو بلوا بھیجا .. انہوں نے زخم کا بغور جائزہ لینے کے بعد پاؤں کاٹنے کی رائے پر اتفاق کیا .... حضرت عروہ کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے منظور کر لیا مگر پاؤں کاٹنے سے پہلے بے ہوشی کے لئے نشہ آور دوا کے استعمال سے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ میں کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غفلت میں نہیں گزار سکتا ... چنانچہ اسی حالت میں آرہ گرم کر کے ان کا پاؤں کاٹ دیا گیا اور انہوں نے کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کیا ... پھر اپنا کٹا ہوا پاؤں سامنے رکھ کر فرمایا .... " کیا غم ہے اگر مجھے ایک عضو کے بدلے میں آزمائش میں ڈال کر باقی اعضاء کے سلسلے میں امتحان سے بچا لیا گیا ہے " ابھی دوا تک نہ پائے تھے کہ انہیں خبر ملی " ان کا ایک بیٹا چھت سے گر کر انتقال کر گیا ہے " انہوں نے " انا للہ وانا الیہ راجعون " پڑھی ..

اور فرمایا " اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ایک جان لی اور کئی جانوں کو سلامت رکھا "
(کیونکہ باقی بیٹے سلامت تھے) ...

اس واقعہ کے بعد ولید کے پاس قبیلہ عبس کے کچھ لوگ آئے جن میں ایک بوڑھا اور آنکھوں سے اندھا شخص بھی تھا ... ولید نے اس سے اس کا حال پوچھا اور اس کی بینائی کے ختم ہونے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا : " میں اپنے اہل و عیال اور تمام مال و اسباب لئے ایک قافلے کے ساتھ سفر میں نکلا ... اہل قوم میں سے شاید ہی کسی کے پاس اتنا مال ہو جتنا میرے پاس تھا ... ہم نے ایک پہاڑ کے دامن میں رات گزارنے کے لئے پڑاؤ ڈالا . آدھی رات کے وقت جب سب گہری نیند سو رہے تھے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اچانک سیلاب آ گیا جو انسان .... حیوان .... مال و اسباب سب کچھ بہا لے گیا .. میرے اہل و عیال مال و اسباب میں سے سوائے ایک اونٹ اور میرے ایک چھوٹے بچے کے علاوہ کچھ نہ بچا

حسن بصری رحمہ اللہ کی ایک نوجوان سے ملاقات

حضرت حسن بصریؒ کی ایک شاگردہ تھی جو آپ کے حلقہ درس میں حاضری دیا کرتی تھی ....اس کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا آپ سے اس کا حل پوچھتی ...اس کا ایک ہی نوجوان بیٹا تھا جو گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا وہ حضرت سے بیٹے کے بارے میں پوچھتی کہ حضرت میں کیا کروں؟ حضرتؒ اسے سمجھاتے کہ اسے یوں سمجھاؤ اور یوں سمجھاؤ.....وہ بہت سمجھاتی مگر اس نوجوان پر کوئی اثر نہ ہوتا اسی طرح ایک مدت گزر گئی اس کے باوجود وہ گناہوں سے باز نہ آیا ...ماں تو پھر ماں تھی وہ ہر چند دنوں بعد حضرت سے دعا کی درخواست کرتی رہتی ...حضرت بھی بڑے عرصہ دعائیں کرتے رہے.... یہاں تک کہ ان کے دل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی اور حضرت سمجھے کہ اب اس نوجوان کا راہ راست پر آنا مشکل ہے گویا ناامید ہو گئے....

ایک مرتبہ وہ نوجوان بیمار ہوا بیماری بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ اس کو موت نظر آنے لگی علامات موت دیکھ کر اس نے محسوس کر لیا کہ اب وقت تھوڑا ہے اس نے اپنی ماں کو بلایا اور اس سے کہا.... امی! میرا وقت اب تھوڑا ہے... میں حسن بصریؒ کے پاس نہیں جا سکتا اور آپ مجھے لے کر نہیں جا سکتیں اس لئے میرا دل کہتا ہے کہ آپ ان کے پاس جائیں اور عرض کریں کہ وہ یہاں تشریف لا کر مجھے توبہ کا طریقہ بھی بتائیں اور جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ بھی وہی پڑھائیں....

ماں بھاگی بھاگی گئی اور اس نے جا کر حضرت سے کہا کہ آپ میرے گھر چلیں اس وقت حضرت حسن بصری حدیث... تفسیر یا لوگوں کو مسائل کے جواب دے رہے تھے جب اس نوجوان کی حالت سنی تو سوچا کہ وہ تو ایسا ہی ہے اتنا سمجھاتے رہے مگر اس پر اثر ہی نہ ہوا لہٰذا فرمایا کہ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا اس نے توبہ نہیں کرنی اور اس کا جنازہ بھی کسی اور سے پڑھوا لینا ماں یہ سن کر واپس چلی گئی اور بیٹے سے کہا کہ حضرت حسن بصری نہ تیرے پاس آنے کو تیار ہیں اور نہ ہی تیرا جنازہ پڑھانے کو تیار ہیں۔

جب نوجوان نے یہ سنا تو اس کے دل پر ایک چوٹ لگی کہ میں ایسا برا ہوں کہ بڑے بڑے علماء اور مشائخ بھی مجھ سے بدظن ہیں [illegible] حسن بصری

میرا جنازہ پڑھانے کو تیار نہیں تو آپ میری ایک وصیت سن لیں.... ماں نے کہا.... بیٹا کیا وصیت ہے؟ بیٹے نے کہا.... امی جب میری وفات ہو جائے تو آپ اپنے دوپٹے کو میرے گلے میں پھندے کی طرح ڈال کر میری لاش کو زمین کے اوپر گھسیٹنا تا کہ دنیا والوں کو پتہ چل جائے کہ جو اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اس کا یہی حشر ہوتا ہے امی! شاید میری یہ ذلت اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے اور میری بخشش کر دی جائے ان الفاظ کے کہتے ہی اس کی روح قبض ہو گئی ماں رو رہی تھی کہ بیٹا کیسی وصیت کر کے مرا ہے....

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حسن بصری کھڑے ہیں پوچھا حضرت! کیسے تشریف لائے تو حضرت نے فرمایا جب تو آنکھ لگی تو میں سو گیا تھا جیسے ہی میں سویا تو مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی .... فرمایا.... اے حسن! تو میرا دوست ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور میرے ایک ولی کا جنازہ پڑھانے سے انکار کرتا ہے اسی وقت میری آنکھ کھلی.... میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی دعا اور توبہ کو قبول کر لیا ہے.... (زادِ راہ تقی)

بیان کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں بیان فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دشمن کے لشکر سے ڈرا رہے ہوں اور فرما رہے ہوں کہ دشمن کا لشکر تم پر صبح حملہ کرنے والا ہے شام کو حملہ کرنے والا ہے پھر شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر ارشاد فرماتے تھے اور قیامت کو اس طرح ملا کر بھیجا گیا ہے پھر فرماتے سب سے بہترین سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو نئے ایجاد کئے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو مر جائے اور مال چھوڑ کر جائے تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرضہ یا چھوٹے بچے چھوڑ کر جائے جنہیں سنبھالنے والا کوئی نہ ہو تو وہ میرے ذمہ ہیں وہ قرضہ میں ادا کروں گا اور ان بچوں کو میں سنبھالوں گا.... (حیاۃ الصحابہ جلد ۳)

خواتین کیلئے خوشخبریاں

بارگاہ نبوت میں خواتین کی قاصدہ

اسماء بنت یزید انصاریہ صحابیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں مسلمان عورتوں کی طرف سے بطور قاصدہ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں ... بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل شانہ ... نے مرد اور عورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ... اس لئے ہم عورتوں کی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی اور اللہ پر ایمان لائی لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہے اور مردوں کی خواہشیں ہم سے پوری کی جاتی ہیں ... ہم ان کی اولاد کو پیٹ میں اٹھائے رہتی ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے رہتے ہیں ... جمعہ میں شریک ہوتے ہیں جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں ... جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں ، بیماروں کی عیادت کرتے ہیں ... جنازوں میں شرکت کرتے ہیں ... حج پر حج کرتے رہتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کرتے رہتے ہیں اور جب وہ حج کیلئے یا عمرہ کیلئے یا جہاد کیلئے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے لئے کپڑا بنتی ہیں ... ان کی اولاد کو پالتی ہیں ... کیا ہم ثواب میں ان کی شریک نہیں ... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سنی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے ... ([illegible])

شرک و بدعت سے حفاظت

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِينَ ۝ (یونس ۱۰۶)

ترجمہ: اور مت پکارو سوائے اللہ کے جو نہ نفع پہنچا سکے نہ نقصان دے سکے ...

شرک اور بدعت سے بچنے کیلئے یہ دعا پڑھیں ... ([illegible])

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

وہ سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ جنہوں نے اسلام دشمنی میں سرداران قریش کے کندھوں کے ساتھ اپنا کندھا ملایا تھا... جنہوں نے خداداد خطابت کی صلاحیت... جادو بیانی کا ملکہ... شعر و شاعری کا درک... قبیلہ میں اپنا اثر و رسوخ... خاندانی شرافت... ذاتی وجاہت... موہوب مال و دولت سب کچھ اسلام کے خلاف جھونک دیا...

جن کے دل میں اسلام سے ایسی نفرت تھی کہ اپنے لخت جگر اور اپنے ہاتھوں پلے ہوئے عبداللہ اور ابو جندل نے اسلام قبول کیا تو ان کو قید کر کے بیڑیاں ڈال دیں اور اتنی سختی سے بیڑیاں ڈالیں کہ ٹخنوں اور پنڈلیوں سے خون رسنے لگا۔

ہاں وہی سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے وقت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھنے پر اعتراض کیا تھا جن کو "محمد رسول اللہ" لکھنے سے انکار تھا... جو صلح کے وقت اپنی ایک طرفہ شرائط پر عمل کروانا چاہتے تھے اور اس پر بضد تھے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی درخواست پر بھی کوئی رعایت کرنے والے نہ تھے...

ہاں ہاں وہی سہیل جن کے اسلام کے خلاف شعلہ نوائی اور زور خطابت کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں اس کے سامنے کے دو دانت توڑ دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو... ممکن ہے ایک وقت وہ تمہیں خوش کر دیں...

وہ سہیل جو فتح مکہ تک تمام غزوات میں دشمنان اسلام کی طرف سے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے میدان جنگ میں ڈٹے رہے جو غزوہ بدر میں قید ہوئے حتیٰ کہ فتح مکہ کے روز بھی انہوں نے مزاحمت کی...

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ جہاندیدہ... معاملہ فہم... حلم اور عقل و دانش کے حامل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سانحہ ارتحال پر جب حضرت عتاب رضی اللہ عنہ جو مکہ

مکرمہ کے عامل (گورنر) تھے شدت غم سے نڈھال ہو کر اطراف مکہ چلے گئے تو یہی ان کو ڈھونڈ کر لائے اور انہیں سنبھالا دیا... پھر جب حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں اپنے اندر قوت گویائی نہیں پاتا... تو مسجد الحرام میں موجود لوگوں کو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی خطبہ دیا جیسا خطبہ مسجد نبوی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا...

جب کئی روز تک عتاب رضی اللہ عنہ مکہ کی ذمہ داری نبھانے سے عاجز رہے تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ ہی نے فرائض انجام دیئے...

پھر حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کو اس کا بھی شدت سے احساس تھا کہ میں نے اسلام کے خلاف لڑائیاں لڑیں... اب اس کی تلافی کرنی چاہیے تو اس تلافی کے لئے انہوں نے قسم کھائی کہ اتنی لڑائی کفار کے خلاف لڑوں گا جتنی مسلمانوں کے خلاف لڑی اور اتنے مال راہ خدا میں وقف کروں گا جتنا کفر کے راستے میں صرف کیا...

چنانچہ بیک لڑکی اور پوتی کے سوا پورے گھرانے کو لے کر شام کے جہاد میں شامل ہو گئے... اور سب کو راہ خدا میں لگا دیا... وہیں خود نے بھی جام شہادت نوش کیا...

(رضی اللہ عنہ وارضاہ) (روشن ستارے)

اس حالت میں بھی روزہ پورا کیا اور نماز ادا کی

جب امام احمد بن حنبل کو خلیفہ کے شاہی دربار سے اسحاق بن ابراہیم کے گھر میں نیم مردہ ہونے کی حالت میں اٹھا کر لایا گیا... تو ان لوگوں نے روزہ کھولنے کے لیے آپ کے سامنے ستو پیش کیے مگر آپ نے روزہ کھولنے سے انکار کر دیا اور شام تک روزہ پورا کیا... نماز ظہر کا وقت آیا تو ان کے ساتھ نماز ادا فرمائی...

تو بعض اہل محلہ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے زخموں سے خون بہنے کی حالت میں نماز ادا کی ہے؟ فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس حالت میں نماز ادا فرمائی جب کہ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا... اس پر وہ بھی لاجواب ہو گیا۔ (اعمال)

اللہ تعالیٰ کی معیت

محمد بن علیؒ کے متعلق آیا ہے کہ وہ قرض حاصل کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ کے پاس فلاں فلاں مال ہے پھر بھی آپ قرض لیتے ہیں فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ادائے قرض تک مقروض کے ساتھ ہوتے ہیں مجھے پسند ہے کہ اس بہانے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کروں... (بستان المحدثین)

یزیدؒ بن حبیب مصر کے گورنر کے سامنے

حضرت یزیدؒ بن حبیب جو مروان کے اس دور میں ہوئے جب امراء وسلاطین تقویٰ اور پرہیزگاری سے بہت دور ہو چکے تھے... ان کو خدا کا خوف مطلق نہیں رہا تھا... اس کی جگہ امراء وخلفاء میں ظلم وزیادتی نے لے لی تھی... اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کا خون بہانے میں بھی ان کو کوئی دریغ نہ ہوتا تھا... حضرت یزید بن حبیب رحمہ اللہ علیہ ایسے بے خوف مردِ مجاہد تھے کہ وہ امراء وسلاطین کی اس روش سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوتے تھے بڑے سے بڑے حاکم کے سامنے اور بے روک ٹوک اظہار حق کر دیتے تھے...

حضرت یزیدؒ بن حبیب علم کا بڑا وقار قائم رکھتے تھے... کسی امیر کے آستانے پر جانا گوارا نہیں تھا... جس کو کوئی ضرورت ہوتی تھی آپ کو اپنے یہاں بلاتے تھے ایک مرتبہ ایک سردار زبان بن عبدالعزیز نے آپ سے کچھ معلومات کرنے کے لئے بلا بھیجا... آپ نے جواب میں کہلا بھیجا "تم خود میرے پاس آ جاؤ میرے پاس تمہارا آنا تمہارے لئے زینت اور میرا تمہارے پاس جانا تمہارے لئے عیب ہے..." ایک مرتبہ یزیدؒ بن حبیب بیمار پڑے تو مصر کا گورنر حوثرہ بن سہیل ان کی عیادت کو آیا بات چیت کے دوران حوثرہ نے پوچھا "کیوں ابورجاء! جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

یہ سوال سن کر حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حوثرہ کی طرف سے منہ پھیر کر جواب دیا واہ واہ! کیا خوب... جو لوگ اللہ کے بے گناہ بندوں کا خون بہانے میں دریغ نہ کرتے ہوں وہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتے ہیں"... (تذکرۃ الحفاظ)

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی اسلام دوستی

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلیل القدر صحابیات میں سے ہیں ان کی دینداری اور اسلام دوستی کے عجیب و غریب واقعات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک دو واقعات خواتین کی تعلیم و تبلیغ کیلئے ذکر کئے جا رہے ہیں۔

پہلا واقعہ ان کے نکاح کے متعلق ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا قبل از نکاح اسلام قبول کر چکی تھیں جبکہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ابھی تک اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے... انہوں نے حالت کفر میں ہی ان کو شادی کا پیغام دیا... جواب میں ام سلیم نے کہا کہ اے ابوطلحہ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم نے ایک ایسی لکڑی کو معبود بنا رکھا ہے جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی غلام نے گھڑا ہے؟ کہنے لگے کہ معلوم ہے... ام سلیم نے کہا کہ کیا تمہیں ایسی لکڑی کو معبود بناتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ تم جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جاتا مگر میں اسلام قبول کر چکی ہوں اور تم ابھی تک کفر پر ہو اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو بس میرے لئے یہی مہر کافی ہے۔

ابوطلحہ کہنے لگے کہ تم اس مرتبہ کی عورت ہو کہ آپ کا یہ مہر نہیں ہو سکتا تو پھر میرا کیا مہر ہو گا؟ ام سلیم نے سوال کیا... تمہارا مہر سونا چاندی ہو گا ابوطلحہ نے جواب دیا... ام سلیم نے کہا کہ مجھے نہ سونا پسند ہے نہ چاندی... بس اسلام پسند ہے چنانچہ حضرت ابوطلحہ کے دل میں بھی اسلام کی اہمیت پیدا ہو گئی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کو آتے دیکھا تو فرمایا ابوطلحہ اس حال میں آ رہے ہیں کہ ان کی آنکھوں کے درمیان اسلام کا نور چمک رہا ہے چنانچہ ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد ان کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی ہو گیا...

دوسرا واقعہ جو بہت زیادہ مشہور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کا بچہ بیمار تھا... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس دوران کہیں تشریف لے گئے چنانچہ ان کے شام کو آنے سے قبل ہی صاحبزادہ انتقال کر چکا تھا.. حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس بچہ کو نہلا دھلا کر کمرے میں انتقال ہونے کی خبر کسی کو نہ دی اور خود آ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا تیار

کرنے لگیں خود اس روز ان کے شوہر روزے سے تھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کو پریشان کرنا پسند نہ کیا اس لئے اپنے غم پر بھی قابو پایا اور شوہر پر بھی بیٹے کے فوت ہونے کو ظاہر نہ ہونے دیا... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ شام کے وقت بچے کو دیکھنے کیلئے کوٹھڑی کی طرف جانے لگے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ بہت اچھی حالت میں ہے اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں تو حضرت ابو طلحہ واپس آ گئے اور مطمئن ہو کر افطار کرنے لگے... ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کیلئے حسب معمول سنگھار بھی کیا اور گھر کی فضا پر ذرا بھی اثر نہ ہونے دیا اور رات چین سے گزری... تہجد کے وقت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سے کہا کہ ابو طلحہ فلاں قبیلے کے لوگ عجیب ہیں انہوں نے اپنے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریۃً مانگی انہوں نے دے دی مگر یہ اس کو اپنی سمجھ کر بیٹھ گئے واپس ہی نہیں کرتے وہ مانگتے ہیں تو یہ اس پر ناراض ہوتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بہت برا کیا یہ تو انصاف کے صریح خلاف ہے اس پر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کا بیٹا بھی اللہ نے آپ کو عاریۃً دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا اور ہمیں صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں... ابو طلحہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر حیران رہ گئے اور جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی...

بارک اللہ لکما فی لیلتکما اللہ تمہاری رات میں برکت دے...

فائدہ: حضرت ام سلیم کے مذکورہ واقعات سے ان کی دینی پختگی اور اسلام دوستی بالکل نمایاں ہو رہی ہے چنانچہ پھر اسی کا ثمرہ ہے کہ ان کو صادق مصدوق پیغمبر نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت عظمیٰ سے بھی نوازا ہے چنانچہ بروایت حضرت جابرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میری نظر (ابو طلحہ کی بیوی) رمیصا پر پڑی (جو کہ ام سلیم کا نام ہے) اگر آج بھی خواتین اپنے اندر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جیسے دین میں پختگی اور اپنے شوہر کی راحت کا خیال کرنے والی بن جائیں تو ان شاء اللہ حضرت ام سلیم کے پڑوس میں جنت کے مکانات ان کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں... (بستان گھر)

وقت بڑی تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے

جتنا بھی وقت ہے اس کی قدر کرلیں ۔ وقت بڑی تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے ۔ صبح شام ... صبح شام ... کچھ پتہ نہیں چلتا ۔ نیا سال شروع ہوتا ہے کہ فوراً پرانا بھی ہو جاتا ہے ۔ اب تو وقت گزرتے ہوئے کچھ دیر نہیں لگتی ۔ ایک وقت آئے گا آپ فارغ ہوں گے جوانی بھی ختم ہو جائے گی ۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ موت کا فرشتہ پروانہ لے کر آئے گا یہ کہتے ہوئے کہ پہلے وقت ختم ہو چکا ہے ... پھر وہی کہ

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے　　　اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

حدیث میں بھی آیا ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی تو اس وقت سال مہینوں کی طرح ... مہینے ہفتہ کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح گزر جائے گا ... اس لیے جو وقت طلب علم کے لیے ملا ہے اسے غنیمت جانئے اور اس کی پوری حفاظت کیجئے ... ہر آنے والا دن ہماری زندگی کا ایک دن کم کرتا ہے لیکن کتنے طلبہ ہیں جو اس حقیقت پر نظر رکھتے ہوں ... ایک شعر تو بہت مشہور ہے مگر ہے بڑا معنی خیز اور حقیقت آفریں ...

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　　عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کو اپنے شعر میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ ادا فرمایا ہے ... وہ فرماتے ہیں

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم　　　رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

ایک برف کا تاجر تھا اور وہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا ... اے خریدارو! جلدی آؤ کہ اگر تم نے دیر کی تو میری پونجی ختم ہو جائے گی اور برف آہستہ آہستہ پگھل جائے گی ... پھر میرے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا ... اسی طرح اللہ نے جن طلبہ کو تحصیل علم کے لیے وقت عطا فرمایا ہے انہیں بھی چوکنا اور ہوشیار رہنا چاہیے ... سوچنا چاہیے کہ برف کی طرح طالب علمی کی زندگی ہر دن اور ہر لمحہ پگھل رہی ہے ... یہاں تک کہ ایک دن یہ طالب علمی کی زندگی ختم ہو جائے گی اس سے پہلے کہ طالب علمی کی زندگی ختم ہو ... اسے کام میں لے آئیں ... کتب بینی ... مطالعہ ... تکرار و مذاکرہ ... اسباق کو یاد کرنا اور علمائے صالحین سے اپنے وقت کو مرتب بنانا چاہیے ورنہ اسے عظیم نقصان اور خسران اٹھانا پڑے گا ... اس وقت کو صحیح استعمال کیجئے ... خدا کی رضا والا کام کرتے

رہئے... اس طرح آپ حضرات فارغ ہوں گے تو بعد میں دنیا آپ کو یاد کرتی رہے گی...

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے "میں اس بات کو بہت معیوب سمجھتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسی زندگی بسر کرے... نہ وہ دنیا کے لیے کوئی عمل کرے نہ آخرت کے لیے..."

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو زمانہ گزر چکا وہ تو ختم ہو چکا اس کو یاد کرنا عبث ہے اور آئندہ زمانہ کی طرف اُمید رکھنا بھی اُمید ہی ہے... تمہارے اختیار میں تو وہی تھوڑا وقت ہے جو اس وقت تم پر گزر رہا ہے... بس اسی کی قدر کرلو..."

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قیمتی جملہ لوح دل پر نقش کر لیجئے کہ "فرصت عمر نہایت مختصر ہے" ضائع کوئی لمحہ نہ ہونا چاہیے... ساری عمر تحصیل کمال یا تکمیل ہی میں بسر ہونا چاہیے..." (وقت ایک عظیم نعمت)

عافیت کی دعاء

نیک بخت وہ ہے جو اللہ کے سامنے جھک گیا اور عافیت کا سوال کیا کیونکہ کسی کو صرف عافیت ہی نہیں دی جاتی آزمائش اور بلاء بھی ضروری ہے اس لیے سمجھدار آدمی ہمیشہ عافیت کا سوال کرتا ہے تاکہ عام حالات میں عافیت شامل حال رہے... پھر تھوڑی سی بلاء پر صبر آسان ہو... مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس کا یقین رہنا چاہیے کہ صرف پسندیدہ چیزیں پانے کی کوئی سبیل نہیں ہے کیونکہ ہر گھونٹ میں اچھو ہوتا ہے اور ہر لقمہ میں کانٹا...

وکم من یعشق الدنیا قدیما — ولکن لا سبیل الی الوصال

"کتنے لوگ زمانہ دراز سے دنیا کی محبت میں لگے ہیں لیکن اب تک وصال کی راہ نہیں پیدا ہوئی"

اور واقعہ تو یہ ہے کہ صبر تقدیری پر ہوتا ہے اور عموماً تقدیری فیصلے خواہش نفس کے خلاف ہوتے ہیں... پس سمجھدار وہی ہے جس نے صبر کے سلسلے میں اجر کا وعدہ اور معاملہ کی سہولت دکھلا کر اپنے نفس کی خاطر داری کی تاکہ تکلیف کا زمانہ کسی قسم کی شکایت کے بغیر گزر جائے... پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت کا سوال کرتا رہے... رہا قوت کا مظاہرہ کرنے والا تو اس نے اللہ کی ذرا بھی معرفت نہیں پائی... ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس کی شان سے ناواقف ہونے سے اور سوال کرتے ہیں اس کی معرفت کا... بیشک وہ کریم اور دعا سننے والا ہے... (ابن جوزی)

نوحہ کرنیوالوں پر اللہ کی لعنت ہے

فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنا حرام ہے۔ صرف رونے میں حرج نہیں اور صبر بہرحال افضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب (صبر کرنیوالوں کو ان کا صلہ بے شمار ہی ملے گا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ نوحہ کرنیوالی اور اس کے آس پاس کے سننے والے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور سب انسانوں کی طرف سے لعنت ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ حسن بن حسنؓ کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی فاطمہ بنت حسینؓ سال بھر تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے بیٹھی اعتکاف کیئے رہی۔۔۔ سال ختم ہونے کو ہوا خیمہ اکھاڑا تو ایک جانب سے ندا سنائی دی۔۔۔ کیا ان لوگوں نے اپنا گم شدہ پا لیا ہے۔ دوسری جانب سے جواب سنائی دیا کہ نہیں بلکہ مایوس لوٹ رہے ہیں۔۔۔ (ابن الجوزی)

امام مالک رحمہ اللہ خلیفہ وقت کے دربار میں

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس بن سمعان اور ابن ابی ذئب رحمتہ اللہ علیہم وغیرہ علماء اس کی حکومت سے ناراض ہیں۔۔۔ اس نے ان سب کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نہا دھو کر کفن کے کپڑے پہن کر اور عطر (حنوط وغیرہ) مل کر دربار میں پہنچے خلیفہ نے دریافت کیا کہ اس نے ان لوگوں کو کیا شکایات ہیں پھر جب اس نے ابن سمعان اور ابن ابی ذئب کو رخصت کر دیا تو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا۔۔۔ "امام صاحب آپ کے کپڑوں سے حنوط کی خوشبو آ رہی ہے آپ نے یہ خوشبو کیوں لگائی ہے یہ تو مردے کو لگائی جاتی ہے۔۔۔"

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "آپ کے دربار میں اس وقت بغیر کسی وجہ کے طلبی ہوئی تھی۔۔۔ اس بات سے مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھ سے کچھ پوچھا جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری حق گوئی آپ کو پسند نہ آئے اور آپ میرے سر قلم کرانے کا فیصلہ کر لیں اس لئے میں مرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا۔۔"

موت تجھ سے مذاق زندگی کا نام ہے　　　　خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

(اقبال)

گھر کے کاموں پر اجر و ثواب

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ... حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اور حضرت عائشہؓ کی سوتیلی بہن ہیں... تقریباً سترہ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوگئی تھیں... صحیح بخاری میں ان کی طرز زندگی خود ان کی زبانی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے... جس میں وہ فرماتی ہیں کہ جب میرا نکاح حضرت زبیر سے ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں حضرت زبیر کو گھوڑ میں زمین دی تھی جو دو میل کے فاصلہ پر تھی میں وہاں سے سر پر کھجور کی گٹھلیاں لایا کرتی تھی ایک مرتبہ اسی طرح آرہی تھی کہ راستے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اونٹ پر تشریف لا رہے تھے اور انصار کی ایک جماعت ساتھ تھی مجھے دیکھ کر اونٹ ٹھہرا دیا اور اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تاکہ میں سوار ہو جاؤں... مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آئی اور یہ بھی خیال آیا کہ زبیرؓ بہت غیرت مند ہیں ان کو بھی ناگوار ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے انداز سے سمجھ گئے کہ مجھے اس پر بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے تو آپ تشریف لے گئے میں نے گھر آ کر زبیرؓ کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت زبیرؓ نے کہا خدا کی قسم تمہارا سر پر گٹھلیاں لاد کر لانا میرے لئے اس سے زیادہ گراں ہے اس کے بعد میرے والد حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا میرے پاس بھیج دیا جس کے بعد گھوڑے کی خدمت سے مجھے خلاصی مل گئی گویا بڑی قید سے آزاد ہوگئی...

فائدہ:... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھریلو کام کاج عورتوں کو کرنا چاہئے کھانا پکانا ہو یا جھاڑو لگانا ہو وغیرہ خصوصاً اگر شوہر کا ہاتھ تنگ ہو اور وہ کسی خادم یا خادمہ کا انتظام نہ کر سکے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اور فاطمہؓ نے کام تقسیم کئے ہوئے تھے باہر کے کام میرے ذمہ اور گھریلو کام فاطمہؓ کے ذمہ تھے... اور یہ کہ عورتوں کو چاہئے کہ کچھ سینا پرونا بھی سیکھا کریں تاکہ چھوٹے موٹے سلائی کے کام گھر میں ہی نمٹا لیا کریں جیسے کہ حضرت اسماء ڈول کی رسی خود ہی سلائی کیا کرتی تھیں... اس میں گھر کا بہت سا خرچ بھی بچ جائیگا اور دوسروں کی احتیاجی بھی نہ ہوگی... اور ایک یہ کہ عورتوں کو چاہئے کہ شوہروں کے مزاج کی شناخت کریں اور پھر ان کے مزاج کی رعایت بھی کیا کریں جیسا کہ حضرت اسماء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پر سوار

ہونے سے گھبرائیں کہ ان کے شوہر زبیر بہت غیرت مند ہیں کہیں ان کو ناگوار نہ ہو آپ نے شوہر کے مزاج کی رعایت کر کے مسلمان بہنوں کو سبق سکھلا دیا کہ آج بھی بیوی کو ہر جگہ شوہر کے مزاج کی رعایت کرنی چاہیے آج کل شوہر بیوی میں اختلاف کا ایک سبب ایک دوسرے کے مزاج کی رعایت نہ کرنا بھی ہے اس لئے عورتوں کو اس میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے تاکہ اختلاف اور رنجش کی نوبت پیش نہ آئے... اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کوتاہیوں سے محفوظ فرمائیں... آمین (پُرسکون گھر)

جنت میں محبوب کا قرب ملنا

حدیث میں ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آیا ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم جنت میں گئے بھی تو ہم کو وہ درجہ تو نصیب نہیں ہو سکتا جو درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور جب ہم اس درجہ میں نہ پہنچ سکیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جب آپ کا دیدار نصیب نہ ہوگا تو ہم جنت کو لے کر کیا کریں گے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر سکوت فرمایا آخر وحی نازل ہوئی کہ

من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم (الآیہ)

ترجمہ: "جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یہی لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے..." (انبیاء و صدیقین و شہداء) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی فرمائی... (بینات ص ۱۲ ص ۱۱)

دفع غم کا قرآنی عمل

قال انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون ۞ (پ ۱۳)

ترجمہ: کہ تحقیق میں شکوہ کرتا ہوں اپنے غم کا اور بے قراری کا اللہ کی طرف اور میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

کسی غم و پریشانی کے وقت اس آیت کو پڑھیں ان شاء اللہ غم و پریشانی سے نجات مل جائے گی... (قرآنی مجربات...)

وعدہ اور وقت

وعدہ خلافی ضعف بے ایمانی ہے.... یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی الحسماء
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت کے زمانہ سے پہلے
ایک چیز خریدی تھی اور بیع کی کچھ قیمت میرے ذمے باقی رہ گئی تھی.... میں نے آپ سے
وعدہ کیا تھا باقی قیمت اسی جگہ لے آؤں گا مگر میں بھول گیا اور تین روز کے بعد آیا تو کیا دیکھتا
ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں....

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے مجھے سخت تکلیف دی.... میں تین روز
سے اسی جگہ انتظار کر رہا ہوں.... مگر آج کل وعدہ ایفائی کی طرف قطعاً دھیان ہی نہیں دیا جاتا
جس کی وجہ سے ہمارے معاشرتی نظام سے یقین اور اعتماد مفقود ہو رہا ہے.... کسی سے وعدہ
کر کے اسے پورا نہ کرنا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے حالانکہ یہ سخت خسارے کا سودا ہے...
اس سے انسان عند الناس.... بے ایمان.... منافق اور وعدہ خلاف مشہور ہو جاتا ہے.. اللہ
تعالیٰ اور اس کے بندوں کی نظروں میں گر جاتا ہے جس سے وعدہ خلافی کرتا ہے اس کی
تکلیف کا وبال اس پر پڑتا ہے اور بعض اوقات وہ وعدہ ایفائی نہ کرنے کو جواز میں جھوٹ
فریب سے کام لے کر ایک مزید گناہ کا مرتکب ہوتا ہے....

اس لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ وعدہ کرنے سے قبل اچھی طرح سوچ لے کہ وہ اسے
کتنے عرصے میں پورا کر سکے گا.... اس کے بعد وعدہ کرے.... وعدہ کرتے وقت برکت کے
لیے ان شاء اللہ کہے کہ یہ سنت ہے کام لینے والے کو بار بار آنا اور کبیدہ خاطر نہ ہونا
پڑے.... جب وعدہ کر بیٹھے تو اسے ہر قیمت پر پورا کرے ورنہ اگر اس کو پورا کرنے میں کوئی
غیر اختیاری رکاوٹ پیدا ہو جائے تو جس سے وعدہ کیا تھا اسے اس مجبوری کا قبل از
وقت آگاہ کر دے تاکہ اسے عین وقت پر پریشان نہ ہونا پڑے اور اگر وہ چاہے تو اپنا کوئی دوسرا
انتظام کر لے اس سے معذرت طلب کرے اور اس تکلیف کے ازالہ کے لیے اس کا کسی نہ
کسی طرح دل خوش کر دے تاکہ یہ معاملہ یہیں صاف ہو جائے اور آخرت میں اس کا
حساب نہ دینا پڑے۔ (وقت ایک عظیم دولت)

عذاب برزخ سے متعلق ایک حکایت

سب سے بڑا نادان وہ شخص ہے جس نے اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیدی جس کے برے انجام سے مطمئن نہیں ہوا جا سکتا...

ہم نے کتنے بادشاہوں اور دولت مندوں کے متعلق سنا کہ انہوں نے خواہشات نفسانی کے سلسلے میں آزادروی اختیار کی... حلال و حرام پر نظر نہیں کی مگر موت کے وقت ان لذتوں سے کہیں زیادہ نادم ہونا پڑا اور حسرتوں کی ایسی تلخیاں برداشت کرنا پڑیں جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکے ورنہ نتیجہ کسی قسم کی کوئی لذت ان کے پاس نہ تھی... اگر اتنے ہی پر معاملہ ختم ہو جاتا تو بھی غم کے لیے کافی تھا جبکہ اس کے بعد دائمی سزا بھی ہوگی...

دنیا طبیعت کو محبوب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے... لہٰذا اس کے طلب کرنے والے اور اس کی مرغوب چیزوں کو ترجیح دینے والے پر نکیر نہیں کرتا البتہ یہ کہوں گا کہ اس کو اپنے طریقہ کسب پر نظر رکھنی چاہیے اور یہ دیکھنا ہے کہ اس کے حصول کا کیا طریقہ ہے؟ تا کہ اس لذت کا انجام ٹھیک رہے ورنہ ایسی لذت میں کوئی خیر نہیں جس کے بعد آگ میں جلنا پڑے...

کیا ایسا شخص عقل مند کہلائے جس سے کہا جائے کہ ایک سال یہ حکومت کر لو پھر تمہیں قتل کر دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں... معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی عقل مند وہ ہے جو ایک سال نہیں کئی سال مشقت کی تلخیاں برداشت کر لے تا کہ انجام کار ہمیشہ راحت میں رہے...

"ایسی لذت سے کیا فائدہ؟ جس کے بعد سزائیں جھیلنی پڑیں..."

ہم کو بسند متصل واقف ابن ابی رلف کا واقعہ پہنچا انہوں نے بیان کیا کہ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا چلو حاکم شہر نے بلایا ہے میں اس کے ساتھ چل پڑا وہ مجھے ایک ایسے گھر میں لے گیا جس میں ہر طرف وحشت ہی وحشت تھی... خوف ہی خوف تھا... دیواریں سیاہ تھیں اور دروازے اکھڑے ہوئے تھے پھر اس نے مجھے ایک زینے پر چڑھایا اور ایک بالا خانہ میں لے گیا میں نے دیکھا کہ اس کی دیواروں پر آگ کے اثرات ہیں اور زمین پر راکھ کے

اشرات ہیں اور دیکھا کہ میرے والد ننگے بدن اپنا سر گھٹنوں کے درمیان کیے بیٹھے ہیں انہوں نے مجھے تعجب سے دیکھتے ہوئے پوچھا....

ارے دلف تم؟ میں نے کہا جی ہاں! پھر میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

تو انہوں نے یہ پڑھا: ابلغن اھلنا ولا تخف عنھم مالقینا فی البرزخ الخفای للمسکنا عن کل مالد فعنا فارحموا وحشتی وما قبالاتی۔

"ہمارے خاندان والوں تک پہنچا دو ان سے کچھ چھپانا نہیں جو کچھ حالات ہمیں برزخ میں پیش آئے ہیں ہم سے پوچھا گیا جو کچھ ہم نے کیا تھا.... لہٰذا تم لوگ میری وحشت اور میرے احوال پر ترس کھاؤ...."

پوچھا سمجھ گئے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر یہ شعر پڑھا:

فلو انا اذا متنا ترکنا لکان الموت راحۃ کل حی.... ولکنا اذا متنا بعثنا ونسأل بعدہ عن کل شیء....

"اگر مرنے کے بعد ہم چھوڑ دیے جاتے تو موت زندہ کے لیے راحت کی چیز ہوتی لیکن مرنے کے بعد ہمیں پھر زندہ کیا گیا ہے اور اب ہر چیز کے متعلق پوچھ ہوگی..." (مجالس جوزیہ)

عفت کا تحفظ

منقول ہے کہ جب آپ کو مار کے لیے کھڑا کیا گیا تو مار کے دوران آپ کی شلوار کی گھنڈی ٹوٹ گئی جس پر آپ کو شلوار کے نیچے گر جانے کا اور اپنی بے پردگی کا ڈر ہوا تو ہونٹ ہلاتے ہوئے اللہ سے یوں دعا کی

یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَائِمٌ لَکَ بِحَقٍّ فَلَا تَہْتِکْ لِیْ عَوْرَتِیْ

اے فریاد خواہوں کے فریاد رس! اے تمام جہانوں کے معبود! اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری رضا کے لیے حق پر قائم ہوں تو میری پردہ دری نہ فرما۔ یہ دعا کرتے ہی آپ کی شلوار اپنی اصل حالت میں لوٹ آئی۔ (عطائی دو)

زہیر بن قیس البلوی رضی اللہ عنہ

حضرت زہیر قیس البلویؓ کے بیٹے تھے... ان کی کنیت ابو شداد تھی۔ انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کمسن ہونے کی وجہ سے اس وقت جہاد میں حصہ نہ لے سکے... انہوں نے عمرو بن العاص کی قیادت میں فتح مصر میں حصہ لیا پھر فتح افریقہ میں بھی حصہ لیا... ٦٢ھ میں عقبہ بن نافعؓ کی جگہ افریقہ کے والی مقرر ہوئے... انہوں نے کسیلہ کے خلاف ممس میں فیصلہ کن جنگ کی جس میں وہ مارا گیا اور تونس فتح ہوا اور کسیلہ کی فوج پر ہیبت طاری ہوگئی... اور بعد کی فتوحات پر اس کا بڑا خوشگوار اثر پڑا۔

اس کے بعد زہیر قیروان آئے مگر وہاں ٹھہرے نہیں بلکہ باہر ٹھہرے اور کہنے لگے میں تو صرف جہاد ہی کے لئے نکلا ہوا ہوں اور مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں دنیا کی طرف مائل ہو کر ہلاک نہ ہو جاؤں...

وہ بڑے عابد و زاہد و متقی و پارسا شخص تھے... ان میں شجاعت کی صفت بڑی زیادہ تھی... انہوں نے عقبہ بن نافعؓ کی قیادت میں بھی جہاد میں حصہ لیا تھا... انہوں نے ہی عقبہ کے قاتل کسیلہ سے ان کے خون کا بدلہ لیا تھا... برقہ میں رومیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں اور ان کی عورتوں کو قیدی بنا کر کشتیوں میں سوار کر رہی تھی انہوں نے ان سے لڑائی کی... یہ اپنے آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچے تھے... مگر برداشت نہ کر سکے اور اپنے آدمیوں کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کا عبدالملک کو بہت صدمہ ہوا... دشمن کے خلاف ان کی یہ کارروائی فوجی نقطہ نظر سے درست نہ تھی کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے معقول وقت اور مناسب فوج دونوں ضروری ہوتے ہیں مگر انہوں نے دینی غیرت میں یہ قدم اٹھایا۔

وہ بڑے دلیر اور بہادر تھے... دشمن سے بہت قریب ہو کر لڑتے تھے۔ شہادت کی تڑپ ہمیشہ ان کو بے چین رکھتی تھی... اپنے ماتحت آدمیوں سے محبت کرتے اور وہ بھی ان سے پیار کرتے تھے اور ان پر جان نثار کرتے تھے... انہوں نے میدان جنگ میں جان دی، زندگی کی تلوار ہاتھ سے نہ چھوڑی... انہوں نے اپنے پیچھے نیک نام چھوڑا۔ ([illegible])

برائی اور بے حیائی

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ کہنے لگے اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو تلوار اس پر چلاؤں.... یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کیا سعد کی غیرت تمہارے لئے تعجب کا باعث ہے خدا میں اس سے کہیں بڑھ کر غیور ہوں.... اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیور ہیں اسی لئے ہر برائی و بے حیائی کو اس نے حرام قرار دیا ہے.... خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ.... اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی معذرت کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے اس نے بشیر و نذیر مبعوث فرمائے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر مدح کو پسند رکھنے والا نہیں اسی لئے جنت کا وعدہ فرمایا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ فرمانے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں جاتی اور نوجوانوں سے خلط ملط کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس مؤمن آدمی کا ناس کرے جسے غیرت نہیں آتی.... ([illegible])

نیک رفیق سفر کا اکرام

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ سواری کے لئے دیا تھا... جنگل میں تو ہم میں سے دو سوار ہو جاتے ہیں... ایک پیچھے سے اونٹ کو چلاتا اور پہاڑوں میں ہم سب ہی اتر جاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت پیدل چل رہا تھا.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے رباح! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پیدل چل رہے ہو؟ (کیا بات ہے؟) میں نے کہا میں تو ابھی اترا ہوں اس وقت میرے دونوں ساتھی سوار ہیں.... اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم (آگے) پہنچ گئے اور آپ کا گزر میرے دونوں ساتھیوں کے پاس سے ہوا جس پر انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور دونوں اس سے اتر گئے.... جب میں ان دونوں کے پاس پہنچا تو دونوں نے کہا تم اس اونٹ پر آگے بیٹھ جاؤ اور (مدینہ) واپسی تک تم یوں ہی بیٹھے رہو.... ہم دونوں باری باری سوار ہوتے رہیں گے (تم نے اب پیدل نہیں چلنا) میں نے کہا کیوں؟ ان دونوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ابھی فرما کر گئے ہیں کہ تمہارا ساتھی بہت نیک آدمی ہے تم اس کے ساتھ اچھی طرح رہو.... (اخرجہ الطبرانی)

شاہ مصر کی شاہ مصر کا عجیب خواب

چار نوجوان اتفاق سے مصر کی ایک جامع مسجد میں جمع ہو گئے... چاروں طالب علم تھے ایک دوسرے سے تعارف ہوا تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی... چاروں کا نام محمد تھا... ایک نے اپنا نام محمد بن جریر بتایا... دوسرے نے محمد بن اسحاق... تیسرے نے محمد بن مروزی اور چوتھے نے محمد بن ہارون بتایا... چاروں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا... "سبحان اللہ" ان کا کام بھی ایک ہی تھا اور نام بھی ایک... تمام دن استاد صاحبان سے حدیث کا علم حاصل کرتے... شام کو اپنے مکان میں آ کر دن بھر کی پڑھی ہوئی احادیث کو ایک دفتر میں لکھ لیتے... ایک دن ایک نے کہا بھائیو! ہماری جمع شدہ رقم ختم ہو چکی ہے... کوئی بات نہیں ہم مزدوری کر لیں گے... دوسرے نے کہا...

مزدوری کرنے پر اعتراض نہیں... اس طرح ہم احادیث کا علم کس طرح حاصل کریں گے تیسرے نے کہا... ہاں! اس طرح تو ہم رہ جائیں گے... چوتھے نے کہا تب پھر اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم میں سے صرف ایک مزدوری کرے... باقی تین علم حاصل کریں... قرعہ اندازی کر لی جائے... قرعہ ڈال دیا گیا محمد بن اسحاق کا نام نکلا وہ بولے پہلے میں اپنے رب سے استخارہ کر لوں... یہ کہہ کر انہوں نے نماز کی نیت باندھ لی... ایسے میں باہر سے آواز آئی... کیا وہ یہی گھر ہے؟

کسی نے کہا ہاں یہی ہے... نشانیاں تو وہی ہیں باہر کی آواز سن کر یہ چونک گئے... گھبرا گئے... سارا شہر اس وقت نیند کی آغوش میں تھا پھر یہ کون لوگ تھے جو ان کے مکان کے باہر جمع تھے... ایسے میں دستک ہوئی... آواز آئی... السلام علیکم! کیا ہم اندر آ سکتے ہیں ... ہم بادشاہ کے قاصد ہیں... وہ ایک ساتھ بولے...

وعلیکم السلام! تشریف لائیے... محمد بن ہارون نے دروازہ کھول دیا... وہ کئی آدمی تھے... ان کے ہاتھوں میں روشنی کے لئے قندیلیں تھیں... چہروں سے وہ بڑے بوجھل لگ رہے تھے

" ان میں سے ایک نے کہا... آپ میں سے محمد بن جریر کس کا نام ہے... جی میرا نام ہے... یہ سن کر اس نے کہا یہ لیجئے پانچ سو دینار کی تھیلی پھر اس نے کہا آپ میں سے محمد بن نصر کون ہے"

آنے والوں نے ایک تھیلی انہیں تھما دی... پھر پوچھا محمد بن اسحاق کون ہے یہ جو نماز پڑھ رہے ہیں... محمد بن نصر نے بتایا... یہ تھیلی ان کی ہے آپ میں سے محمد بن ہارون کون ہیں؟

نام معلوم کر کے ایک تھیلی انہیں دے دی گئی... اب یہ چاروں حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے آنے والوں میں سے ایک نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے کہا... مصر کے

بادشاہ احمد بن طولون کل دوپہر اپنے محل میں سو رہے تھے.... انہوں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا وہ ان سے کہہ رہا تھا محمد نام کے چار طالب علم بھوک سے پریشان ہیں اور تو میٹھی نیند سو رہا ہے.... بادشاہ نے اس شخص سے آپ لوگوں کا پتہ نشان پوچھا اور یہ تھیلیاں بطور ہدیہ بھیجی ہیں اور اس نے قسم دے کر کہا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو انہیں ضرور اطلاع دی جائے تاکہ وہ مزید رقم ارسال کر سکیں.... بادشاہ کے آدمی تھیلیاں دے کر چلے گئے لیکن اس کے بعد یہ چاروں پھر مصر میں نہ ٹھہرے وہاں سے نکل گئے تاکہ دولت کے چکر میں دین کے علم سے محروم نہ ہو جائیں.... (یادگار ملاقاتیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کنواری لڑکی اپنے پردے میں جتنی شرم و حیا والی ہوتی ہے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ حیا والے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ناگوار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اس ناگواری کا صاف پتہ چل جاتا تھا.... (اخرجہ احمد و مسلم کذا فی المنتخب ۳/۲۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر زرد رنگ دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا محسوس ہوا جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ اسے یہ کہہ دو کہ وہ یہ زرد رنگ دھو ڈالے تو بہت اچھا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کسی کی کوئی چیز ناگوار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے منہ پر براہ راست نہ کہا کرتے....

فرض نماز کے بعد کی ایک قرآنی دعا

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ
كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (سورۃ نحل ۳۱)

ترجمہ: جنت ہوگی ہمیشگی والی.... وہ داخل ہوں گے اس میں چلتی ہوں گی اس کے نیچے نہریں ان کیلئے اس میں جو کچھ وہ چاہیں گے ہوگا اسی طرح بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو....

ہر فرض کے بعد اس آیت کو پڑھیں.... (قرآنی مستجاب دعائیں)

خواتین اور زبان کا استعمال

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے اندر جن بیماریوں میں پائے جانے کی نشاندہی فرمائی ان میں سے ایک بیماری یہ بھی ہے کہ زبان ان کے قابو میں نہیں ہوتی... حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے خواتین میں نے اہل جہنم میں سب سے زیادہ تعداد میں تم کو پایا... یعنی جہنم میں مردوں کے مقابلے میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے۔ خواتین نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تکثرن اللعن و تکفرن العشیر (صحیح بخاری)" تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری بہت کرتی ہو... اس وجہ سے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ ہے... دیکھئے اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو چیزیں بیان فرمائیں ان دونوں کا تعلق زبان سے ہے لعنت کی کثرت اور شوہر کی ناشکری... معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے اندر جن بیماریوں کی تشخیص فرمائی اس میں زبان کے بے جا استعمال کو بیان فرمایا... کہ یہ خواتین زبان کو غلط استعمال کرتی ہیں... مثلاً کسی کو طعنہ دے دیا کسی کو برا کہہ دیا... کسی کی غیبت کر دی... کسی کی چغلی کھالی یہ سب اس کے اندر داخل ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے آپ کے گھر تشریف لے گئے... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور آپ پر گریہ طاری ہے... جب میں نے آپ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ اور کس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا رو رہے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے شب معراج میں اپنی امت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا اور ان کو جو عذاب ہو رہا تھا... وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے۔ چنانچہ پھر آپ نے چند عورتوں کے عذاب کی تفصیل بیان فرمائی ایک عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنم میں زبان کے بل لٹک رہی تھی (العیاذ باللہ) اور اس کا جرم یہ تھا کہ وہ زبان سے اپنے

شوہر کو تکلیف دیا کرتی تھی... مذکورہ بالا احادیث معلوم ہونے کے بعد ہم سب مسلمانوں کو اپنی
اپنی زبان کی خوب حفاظت کرنی چاہیے خصوصاً خواتین کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ان
کے متعلق بہت زیادہ تاکید آئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں فضول باتوں میں زبان چلانے کی بجائے
اپنے ذکر میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں... آمین۔ (پرسکون گھر)

کوڑوں کی برسات اور امام احمد رحمہ اللہ کی استقامت

اس پر خلیفہ نے میرے متعلق حکم دیا کہ مجھے مجمع کے بیچ میں کھڑا کر دیا جائے اور ایک کرسی
لائی گئی جس پر مجھے کھڑا کر دیا گیا۔ حاضرین میں سے کسی نے آواز دی کہ کرسی کے دو بازوؤں
میں سے کسی ایک کو پکڑ لوں مگر میں اس کی بات نہ سمجھ سکا اور میرے ہاتھ یوں ہی چھوٹے کے
چھوٹے رہ گئے اور جلادوں کو بلا لیا گیا جن کے ہمراہ کوڑے تھے... ایک ایک جلاد نے باری باری
مجھے دو دو کوڑے مارنے شروع کیے اور خلیفہ ہر جلاد کو برابر تلقین کرتا جاتا تھا کہ "ارے زور سے
مار... اللہ تیرے ہاتھ توڑ دے" (پہلا کوڑا لگا تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: بسم اللہ۔ دوسرا لگا تو
کہا: لاحول ولا قوة الا باللہ تیسرا لگا تو کہا: القرآن كلام الله غير مخلوق یعنی
قرآن اللہ کا کلام ہے... چوتھا لگا تو کہا: قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا آپ فرما دیجئے
ہمیں ہرگز کوئی گزند مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے)... ان
جلادوں نے مجھے اتنے درے مارے کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی اور ہر دفعہ کی مار میں مجھے
دیوانگی اور عقل اڑ جانے کا احساس ہوتا تھا۔ لیکن پھر جب مار ختم ہو جاتی تو میرے ہوش و حواس
بحال ہو جاتے تھے... معتصم میرے قریب کھڑا ہو کر مجھے ان لوگوں کے نظریہ کی دعوت دیتا لیکن
میں نے اس کی دعوت پر لبیک نہ کہا۔ تیسری مرتبہ کی مار میں میری عقل زائل ہو گئی اور مجھے مار کا
احساس بالکل ختم ہو گیا... میری یہ حالت دیکھ کر خلیفہ خوفزدہ اور پریشان سا ہو گیا جس پر اس نے
مجھے چھوڑ دیا۔ پھر مجھے ہوش اس وقت آیا جب کہ میں نے اپنے آپ کو کسی گھر کے ایک کمرہ میں
پایا اور میرے پاؤں سے بیڑیاں کھول دی گئی تھیں... یہ ۲۵ رمضان ۲۲۱ھ کا دن تھا۔ پھر خلیفہ
نے مجھے میرے اہل و عیال میں چلے جانے کی اجازت دے دی... کل وہ سب جو مجھ کو پڑے تیس
سے کچھ اوپر اور بقول بعض ۸۰ تھے... لیکن زمانہ کی سختی کا صلہ عطا کرنے والی۔

بلند ہمت طالب علم سے خطاب

لذتیں دو قسم کی ہیں: حسی اور عقلی

حسی لذتوں کا انتہائی مرتبہ اور اعلیٰ درجہ نکاح ہے اور عقلی لذتوں کی غایت وانتہا علم ہے... پس دنیا میں جسے یہ دونوں مرتبے حاصل ہو گئے اسے ساری لذتیں حاصل ہو گئیں...

میں طالب لذات کو ان دونوں میں سے اعلیٰ افضل کا راستہ دکھانا چاہتا ہوں مگر یہ خوب سمجھ لو کہ ایسے طالب کو جسے اعلیٰ مطلوب سے نوازا جاتا ہے اس کی ایک علامت یہ ہے کہ اسے علو ہمت یعنی بلند ہمتی سے نوازا جاتا ہے اور یہ ہمت بچپن ہی سے پیدا ہو جاتی ہے... چنانچہ اسے بچپن ہی سے دیکھو گے کہ وہ بڑے بڑے کام پسند کرتا ہے... حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلب کا ایک بستر مقام حجر میں بچھا ہوا تھا... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچپن میں جب تشریف لاتے تو اسی بستر پر بیٹھتے (جبکہ دوسروں کی ہمت نہ ہوتی تھی) یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ آگے چل کر میرے اس بیٹے کی ایک بڑی حیثیت ہوگی...

اگر کوئی پوچھے کہ اگر میرے پاس ہمت موجود ہو لیکن میں جس چیز کا طالب ہوں وہ مجھے نہ دی جائے تو کیا تدبیر اختیار کی جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تم ایک راستے سے محروم کر دیئے گئے تو دوسری قسم کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے... (اس کو حاصل کرو) پھر یہ تو بہت بعید ہے کہ وہ ذات تمہیں ہمت سے نوازے اور تمہاری اعانت نہ کرے... اپنے حال پر نظر ڈالو ممکن ہے اس نے تمہیں کسی نعمت سے نوازا ہو اور تم نے اس کا شکر ادا نہ کیا ہو یا تم کو کسی خواہش نفسانی میں آزمایا ہو اور تم صبر نہ کر سکے ہو...

یاد رکھو! کہ تم سے بہت سی دنیوی لذتیں اس لیے چھڑا دی جاتی ہیں تاکہ تم علمی لذتوں کو ترجیح دو کیونکہ تم ضعیف و کمزور ہو اس لیے ممکن ہے جمع کی طاقت و قوت نہ رکھتے ہو...

(ذہن میں یہ سمجھ لو کہ) وہ ذات تمہاری مصلحتوں کو تم سے زیادہ جاننے والی ہے...

عزیزم! میں تمہارے لیے جس مضمون کو بیان کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ وہ نوجوان جو طلب علم کی ابتداء کرنے جا رہا ہے اس کو چاہیے کہ ہر طرح کے علم کا ایک ایک حصہ حاصل

کرلے پھر مصطلح اہتمام کے ساتھ حاصل کرے۔ تاریخ (اسماء الرجال) کی معرفت میں بھی کوتاہی نہ کرے کیونکہ اسی کے ذریعے کاملین کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور اگر فطری فصاحت و بلاغت سے نوازا گیا ہو اور اس کے ساتھ لغت و نحو کی مہارت بھی حاصل کرے تو گویا اس کی زبان کی تلوار عمدہ سان پر تیز کی گئی ہے....

ان سب کے بعد اگر علم اسے اللہ کی معرفت اور اس کی اطاعت تک پہنچا دے تو اس کے لیے ایسے دروازے کھول دیئے جائیں گے جو دوسروں پر نہیں کھل سکتے....

پھر اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ سہولت کے ساتھ اپنے اوقات کا ایک حصہ تجارت اور حصول معاش میں بھی لگائے لیکن خود اس میں نہ لگے بلکہ دوسرے کو نائب اور وکیل بنائے اور اپنے سفر زندگی میں اسراف اور فضول خرچی سے بچتا رہے کیونکہ علمی مشاغل اور اس پر اس طرح عمل کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے درجہ تک پہنچا دے.... یہ چیزیں خود حواس کو قید کر سکتی ہیں اور بعض اوقات اپنے مرتبہ کی لذت بھی اس کو ہر چیز سے مشغول کر لیتی ہے....

"ہائے وہ حالت! جو قسمت سے مقدر ہو جاتی ہو...."

اور ایسا شخص اگر نکاح کی طرف رغبت رکھتا ہو تو باندیوں سے کرے کیونکہ آزاد عورتیں عموماً طوق بن جاتی ہیں اور باندیوں سے بھی اس وقت تک عزل کرتا رہے جب تک ان کے اخلاق و عادات اور ان کی دلی حالت کا تجربہ نہ کر لے.... پھر اگر طبیعت آمادہ ہو تو ان ہی سے اولاد حاصل کرے ورنہ ان کا بدلنا آسان ہے.... (بدل کر دوسری لے آوے)

اور اگر حرہ یعنی آزاد عورت سے نکاح کرنا چاہے تو پہلے یہ معلوم کر لے کہ وہ اپنے ساتھ دوسری سوکن کو یا باندی سے ہمبستری کو برداشت کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس سے صرف یہ نیت رکھے کہ لذت حاصل ہو اور اس کی زیادہ کوشش نہ کرے کیونکہ اس سے قوت پر اثر پڑے گا اور وہ اپنے اصل مقصد سے رہ جائے گا....

یہ حالت حسی اور عقلی لذتوں کی جامع ہے جس نے اشارہ کے طور پر ذکر کیا ہے لیکن ذہین شخص کی فہم اس سے دوسری باتیں بھی سمجھ جائے گی جن کو میں نے ذکر نہیں کیا ہے.... ([illegible])

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ

ان کی شہادت کا قصہ بھی بڑا سبق آموز ہے... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابھی خلافت کی باگ سنبھالی ہی تھی کہ مرتدین نے ہر طرف سے سر اٹھایا... جھوٹے مدعیان نبوت نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا... زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کا فتنہ الگ تھا.... ملکی انتظام کی پریشانی تھی.... اپنے لوگوں کو بچانے کی ذمہ داری تھی....

ان سب فتنوں میں مسیلمہ کذاب کا فتنہ بہت سخت تھا... اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ لوگ جوق در جوق اس کی تصدیق کر رہے تھے... ہر طرف اس کا شور تھا... اس نے قائدوں کی ایک بات اسے یہ بھی حاصل تھی کہ ایک شخص نہار بن عنفوہ تھا جو ہجرت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا... اسے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تھا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی تعلیم حاصل کی تھی... یہ شخص مسیلمہ کذاب کے دام میں تھا اور دعویٰ اس نے یہ کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت میں شریک کیا ہے اس کی باتوں سے بہت سے لوگ مسیلمہ پر ایمان لے آئے اور ان سب کے مرتد ہونے کا سبب یہ شخص بنا...

یہ فتنہ روز بروز ترقی کر رہا تھا اس کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا اور ان کے پیچھے کمک کے طور پر انصار و مہاجرین کے الگ الگ لشکر بھی بھیجے... انصار کی جماعت کا علم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا تو مہاجرین کا علم حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جن کا یہ تذکرہ چل رہا ہے....

انہوں نے واقعی ہی اس علم کا حق ادا کر دیا... صف بندی کے بعد مسیلمہ کذاب کی طرف سے جب "دعوت مبارزت" (تنہا مقابلہ جنگ کی جرأت کی) دعوت دینے والا نہار بن عنفوہ تھا تو اس کے مقابلے کے لئے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے... نہار تجربہ کار اور آزمودہ کار جنگجو تھا مگر حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایمانی حرارت اور دینی جذبے کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس کو واصل جہنم کیا... اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہوئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

متعلق فرمائی تھی... جس کا واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمایا: "ایک مرتبہ میں چند لوگوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ایک آدمی ہے جس کا ایک دانت جہنم میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا... پھر ایک وقت آیا کہ اس مجلس کے سارے لوگ مر گئے سوائے میرے اور رجال بن عنفوہ کے میں خوفزدہ تھا مبادا وہ شخص میں نہ ہوں... یہاں تک کہ رجال مسیلمہ کے ساتھ مل گیا اور اس کی جھوٹی نبوت کی گواہی دی اور یمامہ کے روز حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا"...

اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوئی مسیلمہ کذاب کے لشکر کا حملہ اتنا شدید اور یکبارگی ہوا کہ مسلمانوں کے پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ پیچھے ہٹتے گئے یہاں تک کے خیموں تک پہنچ گئے... اس وقت بعض بہادران قوم نے مسلمانوں کو ابھارا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آخر تک خود بھی لڑتے رہے اور مسلمانوں کو بلاتے رہے ان میں حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی پیش پیش تھے انہوں نے مسلمانوں کو جوش دلایا اور خود علم تھام کر آگے بڑھتے رہے اور بآواز بلند اللہ تعالیٰ سے استغفار اور معذرت کرتے رہے... یا اللہ میں اپنے ساتھیوں کے راہ فرار اختیار کرنے پر معذرت خواہ ہوں اور مسیلمہ اور محکم جو کچھ کررہے ہیں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور دشمنوں کی صف میں گھستے چلے گئے اور اس وقت تک شمشیر زن رہے جب تک اپنی تمنا یعنی شہادت نہ پالی...

ان کی شہادت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا غم لاحق ہوا... فرماتے تھے جب ہوا چلتی ہے تو اس سے زید (رضی اللہ عنہ) کی خوشبو آتی ہے... جس سے ان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے... (روشن ستارے)

دیوث کے حق میں بددعا

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں دیوث سے بڑھ کر کوئی شخص برا نہیں...

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا منقول ہے۔ اللہ تعالیٰ دیوث مرد اور دیوثہ عورت پر لعنت بھیجتے ہیں دیوث وہ مرد ہے جو اپنی بیوی کی بے حیائی پر راضی ہے... اور دیوثہ وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کی بد معاشی پر راضی ہو... (تنبیہ الغافلین)

حصول علم کا عجیب انداز

اندلس کے علاقے سے چلنے والا ایک مسافر بقی بن مخلد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے حدیث سننے کی غرض سے بغداد کا رخ کرتا ہے... اگر کوئی تیز رفتار کار پر سفر کرے تو اندلس سے بغداد آنا چاہے تو شاید مہینہ بھر میں پہنچ سکے گا مگر وہ علم دین کا شیدائی پیدل ہی سفر کرتا ہے... بغداد پہنچنے کے لئے نہ جانے کتنی راتیں ان تھک کھلے آسمان کے نیچے کسی درخت کی مہربانی کے بغیر گزاری ہوں گی... سچ ہے کہ

عزائم جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اس دور دراز کے سفر کو طے کرنے کے بعد بغداد پہنچنے پر پتہ چلا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مسئلہ خلق قرآن کے اختلاف کی پاداش میں گھر میں نظر بند ہیں کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں... ذرا سوچئے کہ اتنی مشقت سے سفر کر کے آنے والے کے دل پر کیا گزری ہوگی؟

لیکن دل میں سچی تڑپ ہو تو منزل مل ہی جایا کرتی ہے... بقی بن مخلد روزانہ صبح کے وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دروازے پر پہنچ کر بیٹھ جاتے کہ شاید کسی وقت امام صاحب سے ملاقات ہو جائے تو کم از کم آنے کا مقصد ہی بتا دوں گا... ایک دن گھر سے باندی نکلی... بقی بن مخلد نے اس کو اپنا تعارف کرایا اور آنے کا مقصد بتلا کر کہا کہ ذرا امام صاحب کو میرا پیغام پہنچا دیجئے... چنانچہ امام صاحب نے پیغام سن کر باندی سے فرمایا کہ کسی طریقے سے اس کو اندر لے آؤ... آخر اندر پہنچ گئے ملاقات کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ حالات تو آپ نے دیکھ لئے... اس لئے کوئی صورت نکالیں کہ آپ کے آنے کا مقصد بھی حاصل ہو جائے اور کسی کو ہماری ملاقات کا علم بھی نہ ہو... چنانچہ یہ صورت طے ہوئی کہ بقی بن مخلد فقیرانہ بھیس میں روزانہ دروازے پر آ کر بھیک مانگنے کی صدا لگائیں گے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بذات خود بھیک دینے کے بہانے دروازے پر تشریف لائیں گے اور ایک حدیث جلدی سے سنا دیا کریں گے۔

چنانچہ اس صورت پر عمل شروع ہو گیا اور تین سو ساٹھ دن تک وہ طالب علم فقیرانہ لباس میں آ کر ایک ایک حدیث حاصل کرتا رہا اور سال گزرنے کے بعد واپس وطن روانہ ہوئے... آج بھی اس اولو العزم مسافر کی یادگار "مسند بقی بن مخلد" دنیا کو علم دین سے سیراب کر رہی ہے... صاحب کتاب دنیا کی ہر تکلیف سے آزاد ہو کر جنت کی نعمتوں سے ان شاء اللہ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے... (یادگار ملاقاتیں)

شوہر کا ایک حق

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا ان کی زوجہ حضرت زینب بنت ابی معاویہ دستکاری کا کام کرتی تھیں اس لئے اپنے شوہر اور بچوں کی خود کفالت کرتی تھیں... ایک دن اپنے شوہر سے کہنے لگیں کہ تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ وخیرات سے روک دیا ہے کیونکہ میں جو کچھ کماتی ہوں تم کو کھلا دیتی ہوں بھلا اس میں میرا کیا فائدہ؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ تم اپنے فائدے کی صورت نکال لو مجھ کو تمہارا نقصان منظور نہیں ... تو حضرت زینب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا میں دستکاری کرتی ہوں اس سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ شوہر اور اپنے بچوں پر خرچ ہو جاتا ہے کیونکہ میرے شوہر کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے... اس بناء پر میں محتاجوں کو صدقہ وخیرات نہیں دے سکتی اس حالت میں کیا مجھ کو کوئی ثواب ملتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم کو ان کی خبر گیری کرنا چاہیے۔ (صحیح مسلم)

فائدہ:.... مذکورہ بالا دونوں واقعوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت کے ساتھ ساتھ بوقت ضرورت اپنا مال بھی شوہر پر خرچ کرے بالخصوص اس وقت جبکہ شوہر نادار اور اپنی بیوی مالدار ہو... اس لئے کہ شوہر کے بیوی پر بہت سارے حقوق ہیں جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اے عورتوں کی جماعت اگر تم اپنے اوپر اپنے شوہروں کے حقوق کو جان لو تو تم ان کے قدموں کے گرد وغبار کو اپنے رخساروں سے صاف کرو۔ (کتاب الکبائر) تو جس کے اس قدر حقوق ہوں تو اس پر مال خرچ کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہونا چاہئے.... (پرسکون گھر)

برائے حصول رزق حلال

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (القصص ۵۷)

ترجمہ: کیا نہیں جگہ دی ہم نے ان کو امن والے حرم میں کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میوے ہر چیز کے رزق ہے ہماری طرف سے لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے....

حلال رزق کیلئے ۱۴۱ مرتبہ فجر کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی...

(قرآنی مستجاب دعائیں)

قبولیت دعاء میں تاخیر کیوں ہوتی ہے؟

اپنی غرض اور مقصد برآری میں تیرا الحاح کرنا نہایت قابل تعجب ہے اور جوں جوں اس کی قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے تیرا اصرار بڑھتا جاتا ہے.... حالانکہ تو یہ بھولا رہتا ہے کہ دو میں سے ایک امر کی وجہ سے تو محروم کیا جا رہا ہے.... نمبر ۱ یا تو تیری ہی مصلحت کی وجہ سے یہ محرومی ہے کہ بعض مرتبہ فوراً پوری ہو جانے والی چیز مضر ہو جاتی ہے.... نمبر ۲ اور یہ تیرے گناہوں کی وجہ سے کیونکہ گناہ گار کی دعا قبولیت سے دور ہوتی ہے....

لہٰذا قبولیت کے راستے کو گناہوں کے میل سے صاف رکھ اور پھر اس غرض پر نظر ڈال جو مانگ رہا ہے کہ آیا وہ تیرے دینی اصلاح کے لیے ہے یا محض خواہش نفس پوری کرنے کے لیے....

اگر محض خواہش نفس کے لیے ہو تو اس کا یقین کر کہ قبولیت میں تاخیر تیرے ساتھ لطف اور تجھ پر رحمت ہے اور تیری مثال اس مطالبہ میں اس بچے کی سی ہے جو اپنے لیے کسی مضر چیز کا سوال کرے کیونکہ اس کی رعایت یہی ہے کہ اسے نہ دیا جائے اور اگر تیرے دین کی اصلاح کے لیے ہو تو پھر بھی تاخیر ہی میں بسا اوقات مصلحت ہوتی ہے یہ تیرے دین کی صلاح قبول نہ کرنے ہی میں ہوتی ہے....

"حاصل یہ کہ تیرے لیے اللہ کی تدبیر خود تیری تدبیر سے بہتر ہے...."

اور کبھی وہ خواہشات سے اس لیے محروم کر دیتا ہے تاکہ تیرا صبر آزمائے... تجھ تو اس کے سامنے صبر جمیل کا مظاہرہ کر.... جلد ہی (ان شاء اللہ) سرور تمیں دیکھے گا

اور جب تو نے قبولیت و اجابت کے راستوں کو گناہوں کے میل سے صاف کر لیا اور قضا و قدر کے فیصلوں پر صبر کر لیا تو پھر کھولے رزق یا ہر فیصلہ خواہ عطا ہو یا منع کا تیرے لیے بہتر ہی ہوگا... (مجالس جمعیہ)

بے پردہ عورت کی ہلاکت

جو عورت بالوں کے بل لٹکی ہوئی تھی یہ وہ تھی جو ننگے سر بے پردہ غیر محرم مردوں کے سامنے آیا کرتی تھی (چنانچہ آجکل ننگے سر گھومنے کا فیشن عام ہو گیا ہے) اور باریک دوپٹہ استعمال کرنا کہ جس سے بالوں کی رنگت ظاہر ہو وہ بھی ننگے سر کے حکم میں ہے... (پردہ ضروری کیوں)

امام احمد رحمہ اللہ نے سب کو معاف فرما دیا

جب امام احمد بن حنبل اپنے گھر واپس آ گئے تو جراح آ گیا.... اور اس نے آپ کے جسم میں سے مردہ گوشت کو کاٹ دیا اور برابر علاج معالجہ کرتا رہا اور امیر بغداد باقاعدہ روزانہ آپ کی حالت کے متعلق استفسار کرتا تھا.... جو اس کی یہ تھی کہ معتصم نے امام احمد کے ساتھ جو برتاؤ کیا تھا اس پر اسکو بعد میں بہت زیادہ ندامت ہوئی تھی اور وہ برابر اپنے حاکم بغداد سے امام احمد کی حالت دریافت کرتا تھا.... اس لئے حاکم کو لامحالہ آپ کی صحت کی خبر کی فکر رہتی تھی.... جب آپ کو صحت و عافیت تندرستی ہوئی تو معتصم کو اور تمام مسلمانوں کو اس سے بے حد فرحت و خوشی ہوئی.... اور جب رب کریم نے امام احمد کو صحت و عافیت نصیب فرما دی تو ایک مدت تک پھر بھی آپ کے دونوں انگوٹھوں کو سردی کی وجہ سے اذیت اور تکلیف پہنچتی رہی لیکن آپ نے سوائے اہل بدعت کے اپنے سب ایذاء پہنچانے والوں کو معاف فرما دیا اور اس بارے میں یہ آیت تلاوت فرماتے تھے....

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا (آخر آیت تک) اور فرماتے تھے۔

اے احمد! اگر تیری وجہ سے کسی مسلمان کو عذاب دیا جائے گا تو تجھے اس سے کیا نفع اور فائدہ حاصل ہوگا.... علاوہ ازیں ارشاد باری ہے فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ.... پھر جو شخص معاف کر دے اور باہمی اصلاح کر لے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے.... واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں فرماتے ہیں.... نیز قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا" جس آدمی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ کھڑا ہو جائے" اس پر وہی لوگ کھڑے ہوں گے جنھوں نے اپنے مجرموں کو معاف کر دیا تھا اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں ایک یہ کہ صدقہ کی وجہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا.. دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دینے والے بندے کی عزت زیادہ فرماتے ہیں تیسری یہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کی اللہ اس کو بلندی عطا فرما دیتے ہیں... (اعلام س)

حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ

نام و نسب ... سلیط نام... والد کا نام عمرو تھا... نسب نامہ یہ ہے... سلیط بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی... ماں کا نام خولہ تھا... نانہالی شجرہ نسب یہ ہے... خولہ بنت عمرو بن حارث بن عمرو بن عبس...

اسلام... دعوت اسلام کے آغاز میں مکہ میں مشرف باسلام ہوئے اور حبشہ کی ہجرت کا شرف حاصل کیا... پھر مدینہ آئے...

غزوات... مدینہ آنے کے بعد بدر احد... خندق وغیرہ تمام معرکوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے...

سفارت... ۶ھ میں جب آپ نے آس پاس کے امراء اور سلاطین کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجے تو ہوذہ بن علی حنفی کے پاس خط لے جانے کی خدمت سلیط کے سپرد ہوئی... ہوذہ نے بڑی خاطر و مدارت کی اور انعام و اکرام اور خلعت سے نوازا اور جواب میں لکھا کہ تم جس چیز کی دعوت دیتے ہو بہت بہتر ہے لیکن میں بھی عرب کا ایک معزز و مقتدر شخص ہوں... اس لئے اگر بعض امور میں مجھے بھی شریک کر لو تو میں تمہاری پیروی کے لئے تیار ہوں... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب سنا تو فرمایا کہ اگر وہ زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دے سکتا...

شہادت... حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں فتنہ ارتداد کی مشہور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اولاد میں صرف ایک لڑکے سلیط بن سلیط تھے... (اصابہ)

ہر چیز میں صدقہ

مثل مشہور ہے کہ ہر چیز میں کچھ صدقہ ہوتا ہے اور ریاست و سرداری کا صدقہ سفارش ہے اور کمزور لوگوں سے ہمدردی کرنا ہے... کسی ادیب کا مقولہ ہے کہ جو شخص امراء و حکام کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے اور پھر کسی کی سفارش نہیں کرتا وہ مشکوک النسب ہے... (بستان العارفین)

امام زین العابدین رحمہ اللہ سے باندی کی ملاقات

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنین متقین کی خاص صفات و علامات بتلائی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے وہ غصہ کو پی لیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے سید الساوات حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ "امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر امام زین العابدینؒ کے اوپر گرا۔۔۔ آپ کے تمام کپڑے بھیگ گئے۔۔۔ غصہ آنا طبعی امر تھا۔۔۔ کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی آپ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا بالکل خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کرتے ہیں) پڑھ دیا۔۔۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے دل سے معاف کر دیا۔۔۔ پھر اس نے تیسرا جملہ بھی سنا دیا۔۔۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں) امام زین العابدین رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کر دیا۔"

(یادگار ملاقاتیں)

شوہر کی فرمانبرداری

شوہر کے ہر جائز حکم کی تعمیل کرنا عورت کیلئے لازم ہے۔۔۔ کیونکہ اسلام نے بیوی کو حکم دیا کہ شوہر کی اطاعت کرے اور اس کا حکم مانے۔۔ اسے خاوند کے تمام جائز احکام کو ماننا ہو گا۔۔۔ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت نفل عبادت بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وہ شوہر کو اپنی ذات سے ہر طرح خوش رکھے۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ بیوی خاوند کا ہر جائز حکم مانے۔۔۔ بیوی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کو کسی بھی وقت اور کتنی ہی بار ملے بشرطیکہ شرعی تقاضوں کی پاسداری رہے۔۔۔ لیکن اگر اس کا شوہر عزیز و اقارب سے ملنے کی مخالفت کرتا ہے تو شریعت کا حکم ہے کہ وہ شوہر کا حکم مانے۔ (پاکیزہ گھر)

اے پریشان حال! سچی توبہ کر

بچو! گناہوں سے بچو! کیونکہ اس کے نتائج برے ہیں...

کتنے گناہ ایسے ہیں جن کے کرنے والے مسلسل پستی میں گرتے رہے... کس طرح کہ ان کے قدم پھسلتے رہے... ان کا فقر بڑھتا رہا... جو کچھ دنیا فوت ہوئی اس پر حسرت بڑھتی رہی جنہوں نے دنیا پائی تھی ان پر رشک ہوتا رہا اور اگر اپنے کیے گناہ کا بدلہ ملنے لگا یعنی اغراض سے محرومی ہونے لگی تو تقدیر پر اس کا اعتراض نئے نئے عذاب لاتا رہا...

''کس قدر افسوس ہے اس مبتلا مرا پر! جسے سزا کا احساس نہ ہو اور ہائے وہ سزا! جو اتنی تاخیر سے ملے کہ اس کا سبب بھلا دیا جائے...''

کیا حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نہیں فرماتے تھے کہ میں نے ایک آدمی کو اس کے فقر پر عار دلایا تو چالیس سال کے بعد خود میں فقر میں مبتلا ہو گیا؟ اور کیا حضرت ابن الجلاء نہیں فرماتے تھے کہ میں نے ایک خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھ لیا تو چالیس سال کے بعد قرآن شریف بھول گیا... پس ہر گرفتار سزا پر سخت افسوس ہے جسے یہ خبر نہیں ہے کہ سب سے بڑی سزا... سزا کا احساس نہ ہونا ہے...

سچی توبہ کرو! ممکن ہے سزا کا ہاتھ رک جائے اور گناہوں سے خصوصاً خلوت کے گناہوں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ کرنا بندے کو اس کی نگاہ سے گرا دیتا ہے... اپنے اور اس کے راز کے تعلقات کو سنوارے رکھو جیسا اس نے تمہارے ظاہری احوال کو سنوارا ہے...

اے گنہگار! اس کی ستاری سے دھوکہ میں نہ پڑ کیونکہ کبھی وہ تیری ستر کھول کر رکھ دیتا ہے اور اس کے حلم و بردباری سے دھوکہ مت کھا کیونکہ کبھی سزا اچانک آ پڑتی ہے...

گناہوں پر قلق اور خدا سے التجا کا اہتمام کر کیونکہ تیرے حق میں یہی نافع ہو سکتا ہے

''حزن وغم کی غذا کھا اور آنسوؤں کا پیالہ پی''

''غم کی کدال سے خواہشات کے دل کا کنواں کھود تاکہ اس سے ایسا پانی نکلے جو تیرے جرم کی نجاست کو دھو دے۔'' (مجالس جوزیہ)

اخلاص کی ضرورت

قرآن کریم میں احسن عملاً فرمایا گیا ہے۔ اکثر عملاً نہیں فرمایا۔ ہر عمل میں حسن عمل کو دیکھا جائے گا۔ کثرت عمل کو نہیں دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل کے وزن کے اعتبار سے جزا ملے گی۔ اعمال میں جس قدر اخلاص ہوگا۔ اسی قدر اعمال وزنی ہوں گے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

چار اصلاحی نسخے

علم و اخلاق میں کمال پیدا کرنے کا۔ ایک طریقہ تو فیض صحبت ہے جہاں یہ میسر نہ ہو تو مایوسی کی بات نہیں۔ پھر ایک اور تدبیر ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی آدمی سے اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی قائم کرے۔ اور معاہدہ کریں کہ ہم آپس میں اللہ کے لئے دوستی کرتے ہیں۔ کہ میں تمہارے دین کی حفاظت کروں گا اور تم میرے دین کی حفاظت کرنا۔ اگر میں نماز میں سستی کروں تو تو مجھے لے جانا۔ اور اگر تم نے سستی کی تو میں لے جاؤں گا۔ اس دوستی کی وجہ سے ایک دوسرے کی دین کی حفاظت بھی ہو جائے گی اور علم و اخلاق میں کمال بھی پیدا ہوگا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

طلبہ کو مطالعہ کس طرح کرنا چاہیے؟

اے طلبہ صاحبان!.. مطالعہ دیکھا کرو تو اس نیت سے دیکھا کرو کہ مجھے کل پڑھانا ہوتا ہے۔ پڑھنے کے لئے نہیں دیکھتا ہے۔ جب یہ نیت ہوگی تو مطالعہ کا طریق کچھ اور ہوگا۔ وہ تلاش کرے گا کہ عبارت پر یہ نمبر کیوں پڑا ہوا ہے۔ اس کے اوپر حاشیہ پر نظر گئی تو وہاں بھی نمبر چڑھا ہے وہ سوچے گا کہ آخر اس کے متعلق حاشیہ میں کچھ لکھا ہے۔ بس وہ حاشیہ دیکھنا شروع کرے گا۔ ذہن کھلے اور چلنے لگے گا۔ (خطبات حکیم الامت)

نمائش کی حرمت

چار چیزیں ہیں۔ ضرورت، آسائش، آرائش، نمائش۔ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر گزر نہ ہو۔ ضرورت، آسائش، آرائش جائز ہے۔ مگر نمائش حرام ہے۔ اپنی بڑائی

ایک صحابی کی شہادت

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ چلے یہاں تک کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر (مقام) پر پہنچ گئے.... مشرکین بھی آ گئے.... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیش قدمی نہ کرے یہاں تک کہ میں خود اس کے بارے میں کچھ کہوں یا کروں.... پس مشرکین قریب ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے....

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کہ عمیر بن حمام انصاری کہنے لگے یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا واہ واہ.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے واہ.... واہ پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اس امید کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ میں اس جنت میں جانے والوں میں سے ہوں....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم بھی جنت میں جانے والوں میں سے ہو.... پس انہوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں ان کو کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی تو لمبی ہوگی جو کھجوریں ان کے پاس تھیں ان کو اس نے پھینک دیا پھر ان مشرکین سے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے''....

(مسلم، الامارۃ، صحیح مسلم)

مومن کی حاجت روائی

جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ بتایا کہ میرا کوئی بندہ ایک نیکی کرتا ہے جس کی بدولت میں اسے جنت میں داخل کر دیتا ہوں.... عرض کیا یا اللہ وہ کونسی نیکی ہے....

ارشاد ہوا جو شخص کسی مومن کی پریشانی دور کرتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ..

جنت کے خریدار سے ملاقات

امام ابی داؤد رحمہ اللہ بہت بڑے محدث گزرے ہیں....

ان کے واقعات میں لکھا ہے کہ یہ سمندر کے ایک کنارے پر کھڑے تھے اور سمندر میں جہاز ایک آدھ فرلانگ کے فاصلے پر کھڑا تھا چونکہ کنارے پر پانی کم ہوتا تھا وہ جہاز کے لئے کافی نہیں ہوتا تھا اور لوگ کشتیوں میں بیٹھ کے جہاز میں جاتے اور سوار ہوتے....

جہاز میں کسی شخص کو چھینک آئی... اس نے زور سے الحمد للہ کہا تو مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور جس کے کان میں الحمد للہ پڑے وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے.... اس شخص نے الحمد اللہ اس زور سے کہا کہ امام ابو داؤد کے کان میں آواز آئی... اب ان کا جی چاہا کہ میں شریعت کی اس چیز پر عمل کروں اور یرحمک اللہ کہوں تاکہ مجھے ثواب ملے....

تو تین درہم کرائے کی کشتی لی اور اس کشتی میں بیٹھ کر سفر کر کے جہاز میں پہنچے اور یرحمک اللہ.... یہ گویا نیکی کمائی.... مورخین لکھتے ہیں جس وقت انہوں نے جا کر یرحمک اللہ کہا غیب سے ایک آواز آئی کہنے والا نظر نہیں آتا تھا... آواز یہ آئی کہ.... "اے ابی داؤد! آج آپ نے تین درہم میں جنت خرید لی...." (یادگار ملاقاتیں)

ایمان اور کفر کی مثال

فرمایا! ایمان ایک آفتاب ہے اگر ہزاروں بدلی کے ٹکڑے اس پر حائل ہوں تب بھی اس کا نور دفاقس ہو کر رہے گا اور چھنک چھنک کر روشنی پڑے گی اور کافر کی خوش اخلاقی آئینہ کی سی چمک ہے جو بالکل عارضی ہے....

دوسری مثال: اگر ایک گلاب کی شاخیں کسی گملا میں لگا دی جائیں اور اس کے مقابل کاغذ کے ویسے ہی پھول بنا کر رکھ دیئے جائیں تو اگرچہ اس وقت کاغذ کے پھولوں میں زیادہ رونق اور شادابی ہے اصل گلاب کی وہ حالت نہیں لیکن ایک چھینٹ بارش ہو جائے پھر دیکھئے کہ گلاب کیا رنگ لاتا ہے اور کاغذ کے پھول کیسے بدرنگ ہوتے ہیں یہی مسلمان گو چہ دنیا میں کسی حالت میں ہو لیکن قیامت میں جب ابر رحمت برسے گا تو دیکھنا کہ اس کا اصلی رنگ کیسے نکھرتا ہے اور کافر کی زرق برق حالت پر کیا پانی پڑتا ہے....(مثالی عبرت)

شوہر کی اطاعت پر والد کی مغفرت

امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء العلوم باب نکاح میں مذکور ہے کہ ایک شخص سفر پر گیا... روانگی سے قبل اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ وہ بالاخانہ سے نہ اترے... نچلے حصے میں اس عورت کا باپ رہتا تھا... اتفاقاً وہ بیمار ہوا تو اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اجازت لینے کیلئے آدمی بھیجا کہ وہ نیچے اتر کر اپنے والد کی عیادت کر سکے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اطاعت کر... اس کا باپ فوت ہو گیا... اس نے پھر اترنے کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کر... اس کا باپ دفن بھی کر دیا گیا مگر وہ نہ اتری... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو نے جو اپنے شوہر کی اطاعت کی اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کی مغفرت فرما دی...

عورت کی اپنی خواہش شوہر کی مرضی کے تابع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو آگاہ کیا ہے کہ ان کے خاوند یا تو ان کی جنت ہیں یا جہنم...

شوہر کی اطاعت عورت کیلئے جنت میں ہمیشگی کی مسرت و شادمانی کی ضمانت ہے اور شوہر کے احکام کی خلاف ورزی اللہ کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہے مسلمان بیوی کو خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے.... (پرسکون گھر)

نافرمان اولاد کی اصلاح کا نسخہ

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ [illegible]

ترجمہ: اور نہیں تمہارے لئے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار۔ ہر کام کی مدد کیلئے اس کو پکارو اور پھر قدرت کا کرشمہ دیکھو۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [illegible]

ترجمہ: کہہ تحقیق مجھ کو ہدایت دی میرے رب نے سیدھے رستے کی طرف۔

جو والدین اپنے بچے سے نالاں ہوں اور آپ چاہتے ہیں وہ فرمانبردار ہو جائیں تو اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں... ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔ ([illegible])

باطن کی درستگی ہی مقبولیت کی اصل ہے

جب عالم کی نیت درست ہوتی ہے تو وہ تکلفات کی مشقت سے بچ جاتا ہے.....

جب کہ بہت سے علماء "لا ادری" (مجھے یہ معلوم نہیں) کہنے سے گھبراتے ہیں اس لیے وہ فتویٰ دے کر اپنے مرتبہ کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ انہیں جواب معلوم نہ تھا... اگرچہ انہیں خود اپنے فتویٰ پر یقین واطمینان نہ ہو، دریں حالیکہ یہ بے توفیقی ہے.....

چنانچہ امام مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آدمی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا... انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں..... اس نے عرض کیا میں آپ کے پاس بہت لمبا سفر طے کر کے آیا ہوں ... آپ نے فرمایا... اپنے وطن واپس جاؤ اور وہاں لوگوں سے کہہ دینا میں نے مالک سے یہ مسئلہ پوچھا تھا اور انہوں نے کہہ دیا تھا مجھے معلوم نہیں.....

ملاحظہ کیا تم نے اس امام کی دیانت وعقلمندی کو! انہوں نے تکلف سے کیسی راحت پائی اور اللہ عزوجل کے نزدیک بھی محفوظ رہے.....

پھر اگر مقصود لوگوں کے نزدیک جاہ اور مرتبہ ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ لوگوں کے دل تو دوسروں کے قبضہ میں ہیں... واللہ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو نماز روزہ کا بڑا اہتمام کرتے تھے... بکثرت خاموش رہا کرتے تھے اور اپنی ذات اور لباس سے خشوع کا اظہار کرتے تھے لیکن لوگوں کے دل ان سے نفرت کرتے تھے اور دلوں میں ان کا مرتبہ کچھ بھی نہ تھا.....

اور ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو لباس فاخرہ پہنا کرتے تھے زیادہ نفل وغیرہ بھی نہیں پڑھتے تھے..... اظہار خشوع بھی نہ کرتے تھے لیکن دل ان کی محبت پر ٹوٹے پڑتے تھے.....

میں نے اس کے سبب پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا سبب باطن ہے... جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کی نمازیں اور ان کے روزے زیادہ نہ تھے ہاں! باطن ان کا بہت اچھا تھا.....

لہٰذا جس نے اپنا باطن درست کرلیا اس کے فضل کی خوشبو پھوٹنے لگی اور لوگوں کے دل اس کی خوشبو سے معطر ہو جائیں گے..... باطن کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو اور اس کا لحاظ رکھو کیونکہ فساد باطن کے ہوتے ہوئے اصلاح ظاہر کچھ مفید نہیں..... (مجالس جوزیہ)

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ چھ اصحاب شوریٰ میں سے اور آٹھ سابقین الی الاسلام میں سے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں....

☆ جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہؓ نے واجب کر لی (جنت اپنے لئے)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان مبارک القاب سے نوازا... طلحہ خیر... طلحہ فیاض... طلحہ جود... آپ فصیح و بلیغ خوبصورت نوجوان تھے....

☆ جن کی شرافت... سخاوت... متانت... سنجیدگی کی حکایتیں مشہور تھیں اور ان کی ذہانت کے حکیمانہ اقوال بھی مشہور ہیں..

☆ ان سے ۳۸ روایتیں مروی ہیں ... جنگ جمل میں ایک تیر آ کر لگا جس سے شہید ہو گئے اس وقت آپ کی عمر ۶۲ سال تھی.... (مشاہیر، علم)

شیطان کی ناکامی

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحبزادگان عبداللہ اور صالح کہتے ہیں کہ جب ہمارے والد گرامی کا آخری وقت آیا تو بہت کثرت سے یوں کہنے لگے لا بعد لا بعد یعنی ابھی نہیں ابھی نہیں ہم نے عرض کیا ابا جان! ایسے وقت میں یہ آپ کیا لفظ بول رہے ہیں؟ فرمایا میرے بچو! اس وقت شیطان گھر کے کونے میں دانتوں میں انگلی دبائے کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اے احمد! تم مجھ سے بچ کر جا رہے ہو.... میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اے ملعون! ابھی نہیں ابھی نہیں ... یعنی جب تک نفس عنصری سے روح کر توحید پر پرواز نہیں کر جاتی کچھ نہیں کہا جا سکتا.. جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس نے کہا... اے پروردگار! تیری عزت اور تیری جلالت کی قسم! جب تک آپ کے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں باقی ہیں میں برابر ان کو گمراہ کرتا رہوں گا... اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری عزت اور میری جلالت کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی برابر ان کو بخشتا رہوں گا... (ذوالنون، ل ؟)

عالمگیر رحمہ اللہ کا دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی جنگ شیواجی سے ہو رہی ہے کہ اس کا راشن ختم ہو گیا۔ اس نے وزیر سے مشورہ کیا۔ اس نے کہا عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کر۔ اس نے کہا وہ تو دشمن ہے۔ کہا دشمن ضرور ہے مگر دین کا پابند ہے۔ مسلمانوں کے دین میں ہے: "المستشار مؤتمن" (مشکوٰۃ شریف) "مشورہ صحیح دیا جائے۔" اس لئے مشورہ صحیح دے گا۔ چنانچہ مشورہ کیا راشن ختم ہو گیا کیا کروں؟ فرمایا صلح کر لو پھر تیاری کرو۔ جب تیاری ہو جائے اس کے بعد جنگ کرنا۔ کہا کیا آپ صلح کریں گے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کب تک کے لئے؟ جواب دیا دس برس تک کے لئے اور عالمگیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔ وزیروں نے پوچھا ایسا کیوں؟ فرمایا قرآن شریف میں ہے "الصلح خیر" کہا پھر دس برس کی مہلت کیوں دی؟ جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ پر دس برس کے لئے ہی صلح فرمائی تھی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی میں کامیابی ہے۔

تین چیزیں مجھے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) محبوب ہیں

(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑے پہنانا (۳) قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

جادو کا ایک اور موثر علاج

مٹی کا نیا کوزہ لے کر اس میں یہ آیت مبارکہ لکھیں اور سات دن تک صبح پاک صاف ہو کر نہار منہ اس کو چاٹیں

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

توفیق کی ناقدری

خبردار! اپنے کسی عمل خیر کی ناقدری نہ کرو کیونکہ دراصل یہ توفیق عمل خیر ادھر سے ہوتی ہے اس لئے توفیق کی ناقدری ہوگی۔ البتہ عمل میں نقص و کوتاہی پر کیونکہ وہ تمہاری طرف سے ہے استغفار کرتے رہو۔ (حضرت عارفی)

لطیفہ جو ایک حقیقت ہے

دو بھائیوں میں کسی زمین کے سلسلہ میں تنازع ہوا۔ ان میں سے ایک خاصے دیندار تھے انہوں نے پریشان ہو کر اور لوگوں کے کہنے سے اپنے دوسرے بھائی پر مقدمہ کر دیا۔ اور وکیل کے پاس جا کر دعویٰ کر دیا وکیل نے بڑی مبالغہ آمیز تحریر لکھی (جیسا کہ ان کا طریقہ کار ہے) یہ تحریر سن کر وہ دعویٰ کئے بغیر واپس آ گئے کہ ایسی باتیں تو میں نے نہیں لکھوائیں یہ تو خلاف واقعہ ہیں وکیل صاحب نے کہا کہ حضور ان کے بغیر مقدمہ نہیں ہو سکتا یہ سن کر واپس آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر پریشان ہو کر دوبارہ وکیل کے پاس گئے تو اس نے سابقہ تحریر کی بنیاد پر مقدمہ دائر کر دیا۔ اب یہ بھائی وکیل سے اٹھ کر سیدھے اپنے بھائی کے پاس گئے اور اسے کہا کہ اس طرح میں نے مقدمہ کر دیا ہے اور میرے کہے بغیر وکیل نے مبالغہ آمیز تحریر لکھی ہے لہٰذا تم اس مقدمہ میں کسی اچھے وکیل کو کھڑا کرو۔

اس واقعہ سے حالات کی مجبوری اور خدا ترسی عیاں ہے۔

کرایہ دار کا تنگ کرنا

کرایہ دار شرارت کر رہا ہو تو مذکورہ وظیفہ پڑھا جا سکتا ہے تمام مشکلات کے حل کیلئے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایک سو گیارہ مرتبہ اول آخر گیارہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دعا کرلیا کرے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ نے اس عمل کی بہت تعریف لکھی ہے۔